GOVERNMENT OF INDIA.
IMPERIAL LIBRARY, CALCUTTA.

Class No. VII D a 7
Book No. 7

I. L. 38.

VII D.(a)
7

Indian Veterinary Journal
Quarterly (January to October)
1901

انڈین ویٹیرنری جرنل

یعنی

رسالہ طب حیوانات ہند

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

مصنفہ

ایچ-ٹی-پیز صاحب-ایم-آر-سی-وی-ایس-لنڈن

مفید عام

لاہور

دی آفیشیل مشین پرنٹنگ

IMPERIAL LIBRARY
No. 1658
Date 11.8.33
CALCUTTA

DBA000001658URD

یہ

سہ ماہی رسالہ

بامداد عہدہ داران

لاہور

ویٹیرنری کالج

شایع

ہوتا ہے

دربیان امراض متعدی

مضمون مصنفہ ویٹیرنری کپتان ایچ - ٹی - پینر صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا

مترجمہ لالہ پربھو لعل ہیڈ کلرک لاہور ویٹیرنری کالج

جملہ [illegible] اسپوریڈک یا پھیلنے والے اینزوٹک یا مقامی وبائی اور اپی زوٹک یعنی وبائی امراض کہلاتے ہین۔

اسپوریڈک قسم مین وہ بیماریان شامل ہین جو علیحدہ شدہ جانورون پر ادہر اُدہر حملہ کرتی رہتی ہین۔ اسپوریڈک کے لفظ سے اِدہر اُدہر تخم ریزی کرنا مراد ہے۔

اینزوٹک قسم مین وہ بیماریان شامل ہین جو کسی خاص جگہ قریبًا ہمیشہ ہی موجود رہتی ہین اور جو کم و بیش اُس مقام کے حالات کے مطابق ہوتے ہین۔ اور اپی زوٹک امراض وہ ہین جو بہت دور دراز ملکو نمین پھیل جاتے ہین گو صرف تھوڑے ہی عرصہ رہتے ہین۔ اپی زوٹک امراض عمومًا متعدی قسم کے اور علی العموم ایک مرکز کے زہر متعدی کے ذریعہ پہونچائی جا سکتے ہین۔ اور خود بھی پھیل جایا کرتے ہین۔ مثلاً اگر کوئی آدمی کسی دور دراز کے میلہ مویشی سے ایک بیل خرید کر اپنے گانو کو لا دے اور وہ بیل مرض رینڈر پسٹ مین مبتلا ہو تو یہ مریض بیل دیہہ مذکور کے باقی مویشیان کو بھی مریض کر دیگا جس سے باری باری سے باقی دیہات مین بھی مرض مذکور کی وبا پھیل جائیگی پھر اسی طرح ارد گرد کے دیہات مین پھیلتے پھیلتے میلون تک پھیل جائیگی یا جیسا کہ کوئی گھوڑا مبتلائے مرض گلینڈرس کسی جگہ ریماؤنٹ یا رسالہ مین خرید کر لایا جاوے تو مریض مذکور سے ریماؤنٹ یا رسالہ مذکور کے دیگر گھوڑے بھی مریض ہو جائینگے۔ اینزوٹک

یہہ زمانہ محفوظیت طویل ہوتا ہے جیسا کہ مرض رنڈرپسٹ اور پلیورونیومونیا مین ہوتا ہی کہ اسکے ایک حملہ کے بعد مریض کو اسکی زندگی بہر دوسرا حملہ ان امراض کا نہین ہو سکتا مگر بعض اوقات یہ زمانہ قلیل بھی ہوتا ہی جیسا کہ مرض مُنہ و کھُر مین ہوتا ہی - علاوہ برین امراض متعدی کی بہت سی وباؤن مین ایک اور خصوصیت بھی ہوتی ہی اور وہ یہہ ہی کہ بعض وبا کے پہلے پہلے مریض عموماً بہت سخت قسم کے ہوتے ہین جسکے بعد اسکی تیزی کم ہوتی جاتی ہی - یہانتک کہ آخر کار رفتہ رفتہ یہہ مرض بالکل رفع ہو جاتا ہے - اسلئے بہت سے امراض متعدی کے بناے چھوت ایک قسم کا زہر یا بیج ہوتا ہے جو بہت سے حالات مین تو نباتاتی قسم کا مگر بعض حالات مثلاً سرا ملیریا کے بخار وغیرہ مین حیوانانی قسم کا ہوتا ہے یہ نباتاتی قسم کے پیرےسایٹ اپنی جنس کے مطابق اندازاً اقسام ذیل پر منقسم کئے گئے ہین - اوّل بیکٹیریا یا چھوٹے چھوٹے اجسام - دویم مایکروکوکشیا یا چھوٹے چھوٹے گول گلا بیولس - سویم بیسیلی اور وایبریو یا لمبے کرم - چہارم اسپائریلم یا اسپایروچیٹ یعنی گھماؤدار اجسام -

یہہ سب کے سب بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہین اور صرف کسی اچھی تیز خوردبین کے ذریعہ ہی معلوم کئے جا سکتے ہین مگر اس موقعہ پر مین یہہ ضروری خیال کرتا ہون کہ ان اجسام کے متعلق کچھ باتین تمکو بتلا دون جن مین سے ایک یہہ ہی کہ یہہ کتنا جلد بڑہجاتے ہین یعنی بعض بعض قسم کے جرمس بیس بیس منٹ کے بعد بڑہتے رہتے ہین جتنے کہ بروے علم ریاضی ضرب کے طریق سے انکے اس طرح پیر بڑہتے رہنے سے تین یا چار روز مین ایک بے شمار تعداد بے معلوم پیدا ہو جاتی ہے -

بعضون مین بیج بنجانیکی خاصیت ہوتی ہے جو اصلی بیسی لی کی نسبت زیادہ عرصہ تک اور بہت زیادہ خراب حالات میں بھی زندہ رہنے کی قابلیت رکھتے ہین جو پودہ کے بیج کی مطابق رہتے ہین اور اُس سے کئی درجہ زیادہ ہوتے ہین -

چونکہ یہہ مائکروب زندہ اجسام ہوتے ہین اسلئے انکی پرورش اور موجودگی کے لئے اچھی پرورش کرنیوالی اشیا اور پانی بھی درکار ہوتا ہی اگرچہ انکے خشک بیج بہت عرصہ تک زندہ رہ سکتے

ہین معتدل آب وہوا مین یہہ بیکٹیریا بہت اچھی طرح پر پرورش پاتے ہین اور سردی مین عام
بیکٹیریا آسانی سے نہین مرجاتے اور بعض تو ایسے ہوتے ہین کہ اگر انکے بیجون کو تھوڑی دیر تک
اوبالا بھی جاوے تو بھی نہین مرتے مگر بیکٹیریا کی نسل ۴۰ سے زیادہ یا اُسکے قریب پہونچکر عموماً
بند ہوجاتی ہے۔ بعض بیکٹیریا کے زندگی کے لئے اکسیجن ہوا کی کافی مقدار ضروری ہوتی ہے
مگر بہت سے بیکٹیریا اکسیجن کی موجودگی مین بالکل نشو ونما نہین پاتے اسلئے پہلی قسم کو تو
اصطلاح مین ایروبک اور دوسری کو انے ایروبک کہتے ہین جس مقام پر بیکٹیریا نشو نما پا رہی ہون
اُسمین بیرونی اجسام کی موجودگی سے اُنکے بڑہنے مین بہت کچھ خلل اندازی ہوجاتی ہے۔ بہت
سی اشیاء مثلاً کلورایڈ۔ آیوڈین۔ کاربالک ایسڈ۔ اور سالے سیلک ایسڈ وغیرہ بیکٹیریا کے
ہلاک کرنے یا اُسکے نشو نما کو روکنے مین خاص اثر رکہتے ہین یہہ اشیاء بہت ضروری ہوتی ہین
اور اصطلاح مین کرم کش۔ اینٹی سیپٹک اور ڈس ان فیکٹنٹ کے نام سے موسوم کیجاتی
ہین۔ جبکہ بیکٹیریا کچھہ عرصہ تک کسی خاص جگہ مین رہتے رہے ہون تو اُنکی زندہ نسل کا بڑہاو
جلد یا بدیر بند ہوجاتا ہے اور اسکی دلچسپ مثال چینی کے آلکوہل والے خمیر مین دیکھی جاتی ہے
یعنی جب آلکوہل کی مقدار ۱۲ سے ۱۴ درجہ تک بڑہہ جاتی ہے۔ تو خمیر بند ہوجاتا ہے۔ بیکٹیریا
کی نسل پر روشنی کا اثر اچھا نہین پڑتا اور بوسیلہ تمازت آفتاب سے اُنکی بڑی صفائی ہوجایا
کرتی ہے۔ مرض کے کرمون کے مردہ جسم مین زندہ رہنے کی میعاد وقت بہت مختلف ہوتی ہے
سڑاو۔ خمیر اور مرض کی پیدایش بیکٹیریا کی زندگی کے نہایت ضروری نتایج ہین۔
علاوہ برین اور بھی ہوسکتے ہین مگر یہہ نتایج واقعی وہ ہین جو ہمکو دلچسپ معلوم دینگے۔

بیماری کو پیدا کرنیوالے بیکٹیریا اصطلاح مین پیتھاجینک کہلاتے ہین ان سے پیدا شدہ
امراض جسم مین زندہ بیکٹیریا کی موجودگی اور اُنکے بڑہتے رہنے کے نتیجے ہوتے ہین مثلاً یہہ ہوسکتا
ہے کہ کوئی کرم جانور کے جسم مین داخل ہوکر بہت جلد بڑہنے لگے یہانتک کہ بڑہتے بڑہتے خونی
اور لمف کی رگون کو اسقدر بند کردین کہ اُنکا دوران خون بند ہوجاوے تو نتیجہ یہہ ہوگا کہ مریض مرجاوے

ہلاک ہو جسم کے کسی حصہ مین ہو اُن کی زندگی اور اُسکے نشو نما پانیکے لیئے عمدہ جگہ ہو کسی بیکٹیریا کا پکڑنا شاید بہت اچھی مثال ہوگی کیونکہ اُس مقام پر اُنکی موجودگی۔ اور اُنکے فعل سے سوزش پیدا ہو جاتی ہی بلکہ اکثر تو پتھا جینک قسم کے بیکٹیریا سے بڑی طاقت کے زہر مثلاً ٹاکسین پٹومینس وغیرہ پیدا ہو جاتے ہین جن سے یا تو مقام ماؤف کے اجزا بالکل مردہ ہو جاتے ہین یا تمام جسم مین انکا دوران ہو کر بخار اور تحریک اعصاب وغیرہ پیدا ہو جاتے ہین۔ اب ہم وہ طریق بیان کرینگے جنکے ذریعہ یہہ بیکٹیریا جسم حیوانات مین داخل ہو جاتے ہین۔

اوّل ہاضمہ کی نالی کے ذریعہ - یہہ سب سے عام طریق ہی جس سے بیکٹیریا جسم مین داخل ہو جاتا ہے۔ یعنی یہہ خوراک اور پانی کے ہمراہ جسم مین چلے جاتے ہین۔ رینڈرپسٹ اور انیتھراکس کے بلکہ امراض مُنہ کُھر کے بیکٹیریا بھی بہت ہی عام طور پر اس طریق سے جسم مین داخل ہو جاتے ہین۔

دوئم تنفس کی نالی کی راہ سے کثیر المقدار بیکٹیریا ہرا نکائی کی راہ داخل ہو کر نیومونیا۔ انیتھراکس اور گلینڈرس وغیرہ امراض پیدا کر دیتے ہین بلکہ ٹیوبرکلاسس بھی اسی طور پر پیدا ہوتا ہے۔

جلد اور استری جھلی کی راہ سے - جب تک کہ جلد کہین سے شکستہ نہ ہو جاوے یہہ بیکٹیریا جسم مین داخل نہین ہو سکتے تاہم چند قسم کے بیکٹیریا ایسے بھی ہین جو نا شکستہ استری جھلی مین سے گذر کر جسم مین داخل ہو جاتے ہین۔

زخم مین سے یہہ تو سبھی جانتے ہین کہ زخمونکی راہ سے بیکٹیریا بہت ہی جلد جسم مین داخل ہو جاتے ہین تازہ زخم خصوصاً بہت خوفناک ہوتے ہین مگر جب وے گرینولیشنس یعنی انگور سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہین تو چندان خطرناک نہین بھی ہوتے اگر ہم زخمونکو بیکٹیریا سے محفوظ رکھین تو جیساکہ تم جانتے ہو زخم بلا پکنے کے جلدی سے مُندمل ہو جاتے ہین۔

پلے سینٹا یعنی جیر کے ذریعہ بہت دفعہ کوئی خاص بیماری مثلاً رینڈرپسٹ جبکہ بحالت حمل غالب آتی ہی تو اسقاط حمل کا باعث ہوتی ہے۔ چند حالات مین اس بیماری کا خاص

زہر ہیر کے ذریعہ سے بچہ کو بھی لگ جاتا ہے اور چیچک کے مریضون و اینتھراکس و گلینڈرس و بعض سیپٹو میٹک اینتھراکس مین بھی یہی وتوجہ ثابت ہو چکا ہے پس جبکہ اتنی مختلف اقسام کے موذی جرمس یا بیج موجود ہون اور اُنکے جسم مین داخل ہونیکے لئے بھی بہت سے راستے ہون اور جبکہ ہمارے جسم کے کسی نہ کسی حصہ کو یہہ ہر لمحہ ضرور چھوتے رہتے ہون تو یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیشہ ہم کیون بیمار نہین رہتے سو اسکا دار و مدار مادہ محفوظیت و تاخذ پر ہوتا ہے۔ مگر یہہ کیفیت اگر ماہیت و افعال اعضا سے مطالعہ کیا جاوے تو یہہ معلوم کرکے کہ چند قسم کے جانور بعض بیماری کے بیجون کے حملون سے اپنے جسم کو بچا لیتے ہین نہایت ہی تعجب ہوگا جیسے کہ آدمی کو ٹائیفاید قسم کا بخار ہیضہ وغیرہ دیگر وبائی امراض ہوتے ہین جو پلاؤ جانورون مین کبھی نہین دیکھے جاتے۔ مویشیون کو پلوری نیومونیا ہو جاتا ہے مگر اُنکے تیمارداروں اور پاس آنے جانے والون پر اسکا اثر نہین پڑتا اسی طرح انسان گائے اور خصوصاً خنازیر کو بہت جلد مرض ٹیوبرکلاسس یعنی سل ہو جاتا ہے حالانکہ کُتے بلی اور گھوڑے اِس سے بالکل بچے رہتے ہین۔ اِن باتون کی مفصل کیفیت کا سمجھنا ذرا مشکل ہوگا لہذا اِس موقعہ پر اُس کا بیان کرنا ضروری نہین سمجھا گیا۔

محفوظیت۔ جسم کی اُس حالت کو کہتے ہین جبکہ جانور بیماری پیدا کرنیوالے بیجون کو یا تو اندر داخل ہونے سے بالکل روک دیتا ہے یا اُنکے بڑھاؤ اور اُنکے فعل کو روک لیتا ہے۔

تاخذ۔ بالکل اسکے برعکس حالت کو کہتے ہین۔

محفوظیت۔ قدرتی۔ بھی ہو سکتی ہے۔ جس سے ہماری یہہ مراد ہے کہ قدرتی طور پر ہمیشہ کے لئے اِن سے بچا رہے جیسا کہ چند خاص قسم کے تندرست جانورون مین چند امراض کی بابت دیکھنے مین آتی ہے مثلاً سفید موش خصوصیت کے ساتھ مرض اینتھراکس کے حملہ کو روک لیتا ہے لیکن اگر وہ بہت لاغر کمزور یا بیمار ہو تو پھر بیماری غالب آ جائیگی۔ یکایک پیدا شدہ حوادث یا ٹیکہ لگانے کے بعد بھی یہی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

میعاد انکیوبیشن۔ جب کسی بیماری کا زہر کسی جانور کے جسم مین دخل پاتا ہے تو اگر

جانور اُسکے قبول کرنیکے لئے طیار ہوگا تو علامات مرض ایک دم پیدا نہین ہوجاوینگی یا یون کہنا چاہیئے کہ زہر کے داخل ہونیسے مرض کی علامات کے اوّل اوّل ظاہر ہونے تک کچھ وقفہ۔

(باقی آیندہ)

مضمون مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی

مرض ٹرومیٹک پریکارڈائٹس

مرض مندرجہ عنوان (پریکارڈائٹس) دو قسم کے اسباب سے پیدا ہوتے ہین۔ ٹرومیٹک یعنی خارجی اسباب از قسم چوٹ وصدمہ سے اور ایڈیوپی تھک یعنی اندرونی اسباب وعوارض سے۔ جگالی لینے والے جانورونمین اوّل مذکورہ قسم کے مرض عام۔ اور آخر مذکورہ بہت کم ہوتی ہے۔ جگالی لینے والے جانورونکے سامنے جب چارہ رکھا جاتا ہی تو وہ بلا خوب چبائی کے جلد جلد کھاتے اور نگلتے جاتے ہین۔ اور جب اپنی اشتہا اور ضرورت کے مطابق کافی مقدار خوراک کے اندر داخل کر لیتے ہین تب جگالی کا فعل شروع کرتے ہین اور لقمہ لقمہ کر کے معدہ سے غذا نکالکر منہ مین لاتے اور خوب چباتے ہین اور جب باریک ہوجاتی ہے تو پھر نگلتے جاتے ہین۔ پس خوراک کے پہلی دفعہ کھانیکے وقت اگر گھاس پات مین کوئی استخوان یا لکڑی کا نوکیلا ٹکڑا لوہے کی میخ یا سوئی وغیرہ موجود ہو تو وہ بھی خوراک کے ہمراہ نگلی جاتی ہے۔ اور جب جانور وہی غذا جگالی کے لئے منہ مین نکالنا چاہتا ہے تو پردہ ڈایافرام کو اندر کی طرف سے اور دیوار شکم کو باہر کی طرف سے معدہ پر دباتا ہے تاکہ غذا کا کچھ حصہ معدہ کے دبنے سے مری مین چلا جاوے۔ پس اس وقت جبکہ پردہ ڈایافرام معدہ کی دیوار کے ساتھ لگتا اور اُسے دباتا ہی تو وہ نوکیلی چیز یا سوئی اگر دیوار معدہ کے قریب ہو تو پردہ ڈایافرام مین لگ جاتی ہے۔ اور اُسکی نوک وار پار ہوکر جب ڈایافرام چھاتی کے خانہ کی طرف محدب ہوتا ہے تو وہ دل کے غلاف یعنی پریکارڈیم جھلی یا خاص دل مین چُبھ جاتی ہے جس سے

دل کے غلاف مین بسبب اُسکے زخمی ہونیکے جلن پیدا ہوکر اس مرض کا ظہور ہوتا ہی۔ اب مرض کی شدّت یا خفت اور تیزی یا نرمی اُس میخ یا سوئی کے قد اور نقصان کی کمی بیشی کی مطابق ہوتی ہے۔ اس قسم کے بہت سے مریض گائے بیل اور بھینس وغیرہ راقم نے اپنے مطب مین دیکھی ہین۔ جنکے مری کے گردسے۔ چھاتی کی دیوار کے نچلے حصّہ سے گلے سے اور استخوان صدر کے قریب سے سوئی برآمد ہوئی۔ پہلے یہ مریض بعارضہ دُنبل و زخم وغیرہ شفاخانہ مین لائے گئے اور جب دُنبل کھولے گئے تو سوئیان برآمد ہوئین۔ ٹرلیٹک پیریکارڈائٹس کے مریض بھی اکثر میرے زیر علاج رہے۔ جنمین سے کچھ شفایاب اور کچھ ہلاک ہوئے۔ اور اُنکی لاش کے امتحان کرنے سے دل اور اُسکے غلاف سے سوئی نکلی۔ اسی قسم کی ایک مریضہ بھینس پچھلے ایّام تعطیل مین بھی میرے زیر علاج رہی جسکی تشخیص بسبب عدم موجودگی علامات تشخیصی مرض کی اُسکی زندگی مین پوری ہوئی لیکن بعد مرگ اُسکی لاش کے امتحان کرنے پر اُسکے دل سے سوئی برآمد ہوئی جس سے یقینی طور پر ثابت ہوا کہ وہ مریضہ بھی اسی مرض کی نذر ہوئی۔ ناظرین رسالہ ہذا کے خوب ذہن کرنیکے لئے پہلے مین اس مرض کی کیفیت۔ اسباب۔ علامات اور علاج مفصل بیان کرتا ہون۔ اور بعد ازان اُس مریضہ کی ہڈی کا ذکر کرونگا۔

جیسے پہلے بیان کر آیا ہون یہ مرض وقتاً فوقتاً مطب مویشی مین دیکھنے مین آتی ہے اور علی العموم مویشی مین ٹرومیٹک کاز یعنی صدمہ اور چوٹ کے سبب پیدا ہوتی ہے۔ علامات۔ ٹرومیٹک پیکارڈائیس یہ ہین۔ مریض سست ہوجاتا ہے ناخواہش حرکت اور اگلے اطراف کسیقدر جکڑے ہوئے۔ نبض چھوٹی۔ تیز اور بیقاعدہ کبھی غیر منتظم۔ بدہضمی۔ نفخ۔ قبض اور سانس چھوٹی اور کبھی دوہری اندرونی حرارت زیادہ۔ اور بیرونی نابرابر۔ اطراف اکثر سرد رہتے ہین۔ کھانسی بھی کم وبیش مقدار مین ہمیشہ دیکھی گئی ہے۔ لرزہ اور عضلات شانہ و اطراف بعض مین کھچاؤ۔ رفتہ رفتہ ہنگا پر اور چھاتی کے سامنے ورم نکل آتا ہے۔ مادہ گاؤ مین پیدائش شیر پہلے کم اور پھر بند ہوجاتی ہے۔ ظاہرا جھلیان پھیکی۔ مریضہ درد کے مارے بیچین اور اکثر داہنی طرف لیٹنے پر مائل رہتی ہے۔ مرض کے

پہلے درجہ مین دل کے مقام پر کان لگا کر سننے سے دل کی آواز مین منتشر اور بیقاعدہ اور پیریکارڈیم کی رگڑ کی آواز سنائی دیتا ہے۔ رفتہ رفتہ پیریکارڈیم مین پانی پیدا ہوجاتا ہے۔ اسوقت پانی مین دل پھڑکنے کے سبب گڑگڑ کی آواز سنائی دیتی ہی۔ کندھے اور شانہ کے عضلات مین کھچاوٹ ہونے کے باعث اور نیز چھاتی مین درد کے سبب مریض آزادانہ رفتار نہین کرسکتا۔ یہ مرض اکثر کرانک یعنی مزمن شکل اختیار کرتے ہین اور مریض عرصہ تک تکلیف مین مبتلا بےخواب و خورش زندگی کاٹکر آخر مرجاتا ہے۔ مرنے سے پہلے بہت کمزور نحیف اور دبلا ہوجاتا ہے۔ آنکھین چمکدار چلنے کیوقت لڑکھڑانا۔ دم لینے مین تواتر و تکلیف۔ نبض کمزور نامعلوم بہت بیقاعدہ۔ رفتہ رفتہ بیہوشی اور آخر سنکوپی یعنی غشی سے موت۔ اس مرض مین کبھی ریزولیوشن بھی ہوتا ہے۔ اور عرصہ تک سوئی بلانقصان بھی پریکارڈیم یا چھاتی مین رہ سکتی ہی۔ کبھی سوئی دیوار صدر کی طرف رفتار کرکے باہر کو دنبل پیدا کرکے گرجاتی ہے۔ لیکن جب اچھی طرح دل اور اسکے غلاف مین لگ کر پیوست ہوجاوے تو جلن پیدا ہوکر وہان لمف ڈیپازٹ ہوجاتا ہے جس سے دل کے اوپر اسکی جھلی چپک جاتی ہے۔ کبھی پریکارڈیل سیک مین بہت سی رطوبت جمع ہوجاتی ہے۔ دل اور اسکے بالائی غلاف کے باہم سٹ جانے سے فعل قلب بند ہوجاتا ہے۔ غرضیکہ جب تحقیق ہوجاوے کہ ٹرومیٹک پریکارڈائٹس ہے اور اسکی سادہ علامات ظاہر ہوجاوین۔ تو مریض لاعلاج ہوتا ہے لہذا اسے مریضونکو انسانی غذا کیلئے بےخطر ہونیکی وجہ سے ذبح کرنیکی ہدایت کردینی چاہیئے۔ علاج بےسود ہی۔ ہان اگر ایڈیو پیتھک شکل کے مرض ہو جو بسبب سردی وغیرہ کے یا اور امراض مثلاً پلوریسی۔ انفلوانزا۔ روماٹزم وغیرہ مین بطور عارضہ یا پیچیدگی کے پیدا ہو تو وہ قابل علاج ہے۔ اور علاج سے علی العموم شفا کی امید ہوتی ہے۔ اس موقعہ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جو علامات نفخ اور بدہضمی وغیرہ کی ٹرومیٹک مرض کے ضمن مین بتلائی گئی ہین وہ دوسری قسم مین نہین ہوتی۔

علاج:۔ ٹرومیٹک شکل کا علاج جبتک سوئی دلمین لگی رہے کوئی نہین۔ لیکن چونکہ دونو شکلون مین کم تفاوت ہی لہذا جبتک صحیح صحیح نتیجہ تشخیص معلوم نہو علاج کرنا چاہیئے۔ مریض کو آرام مین سردی اور

تیز ہوا سے محفوظ کسی ٹھنڈا مکان مین رکھنا چاہئے۔ جن امراض مین بطور پیچیدگی کے اس مرض کا مرض پیدا ہونا اوپر ذکر کیا گیا ہے اُنکو بھی ملحوظ رکھنا۔ اور جو موجود ہو اُسکا علاج کرنا چاہئے۔ ملایم زود ہضم خوراک دین۔ چھاتی کے بائین جانب دل کے مقام پر خراشندہ دوائی کی مالش اور ٹکور کرین۔ بخار اور جلن کو موقوف کرنے والی دوا اندر دین۔ حرکات قلب کو باقاعدہ کرنیوالی دوا مثلاً اکونائٹ اور ڈیجی ٹیلس بھی حسب المعمول استعمال کرنا چاہئے۔ مریض کمزور ہو تو محرک و مقوی باہم مرکب کرکے دین۔ غذا بھی پرورش کرنیوالی ہو۔ خصوصاً جب مریض کھانا جگالنا بالکل چھوڑ دے تو دودھ اور آتش وگروئل وغیرہ دین۔ جب بخار کی علامات خاتمہ پر ہین تو مقوی اور جاذب مثلاً آیوڈائیڈ آف آیرن دینا چاہئے۔ اس سے جسم کو طاقت آتی ہے۔ اور انجماد لمف وغیرہ جذب ہوجاتی ہے۔ اس مرض مین قبض اکثر موجود رہتا ہے۔ لہذا گرم اینما اور روغنی ملین کی مداومت ضروری ہے۔ اگر درد بہت ہو اور مریض بہت بےچینی ظاہر کرے تو اندرونی نسخہ مین افیون۔ اور اکونائیٹ وغیرہ مغذر مسکن درد دوائی شامل کرین۔ اگر چھاتی مین پانی کی موجودگی بہت معلوم ہو تو مُدر و معرق اور مُسہل کے علاوہ آخر ایک عمل جراحی بھی کیا جاتا ہے اور آلہ ٹروکار کنیولا کے ذریعہ رطوبت کو باہر نکال لیا جاتا ہے۔

کیس نمبر ۱۔ مورخہ پانچ اگست سنہ ۱۹۱۱ء کی صبح کو ایک سائیس نے مجھے رپورٹ دی کہ راجہ غلام حسین خان کی بھینس بیمار ہے اور رات سے کھانا جگالنا چھوڑ دیا ہے۔ مریضہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ سست ہے۔ کھانا اور جگالنا بند۔ مقعل خشک۔ قبض۔ شکم پُر۔ گوبر بہت کم خشک۔ سیاہی مائل آنو سے ڈھکا ہوا۔ بمشکل خارج ہوتا ہے۔ نیز سائیس نے بیان کیا کہ اس بھینس کی عادت مین داخل ہوچکا ہے کہ ہر ماہ اسکو بدہضمی قبض اور نفخ کا مرض عائد ہوتا ہے اور علاج کرنے سے جلد رفع ہوجاتا ہے۔ چونکہ ظاہرہ علامات مریض کی اور ہسٹری سے یہی معلوم ہوا کہ مریضہ کو تداخل معدہ ہے لہذا نسخہ ذیل مسہل کے طور پر دیا گیا۔ میگنیشم سلفاس ۱ ایک پونڈ۔ جنجر پوڈر ۲ ڈرام پانی ڈیرہ پائینٹ۔ اور گرم پانی و صابون کا اینما بھی دیا گیا۔ دوسرے روز تک کچھ اثر جلاب کا

حونہین ہوتا تاہم ایک روزکا انتظار کیا گیا اور بعد ازان ایک اور جلاب دیا گیا جسمین سلفٹ مگنیشیا کی مقدار بجائے ایک حصے کے ڈیڑہ پونڈ اور اسمین نمکین عرق مصبّر (۴ اونس) ایزاد کیا گیا۔ اور ریڈز اینما پمپ سے حقنہ بھی جاری رکھا۔ اور ایک روز اور انتظار کرکے جب جلاب کا اثر نہ دیکھا تو محرک دوائی اندر دینا تجویز کیا گیا۔ اور چونکہ مریضہ کی خورش بند تھی لہذا دودہ اور آش آرد گندم پکا کر دو وقت پلائی جاتی رہی۔ جب چار روز گذر گئے اور کچھ منفعت علاج ظاہر نہ ہوئی اور نہ ہی جلاب نے کچھ اثر کیا تو دوبارہ مریضہ کو بغور ملاحظہ کیا گیا۔ علامات ذیل دیکھی گئی۔ مریضہ سست کھانا جگالنا بند۔ قبض۔ کسی وقت قدرے نفخ۔ حرارت جسمانی برابر تندرستی کی۔ مریضہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے۔ کبھی متحیر کھڑی ہی اور کبھی لیٹ جاتی ہے۔ آنکھین بھی کسیقدر چمکدار ہین۔ اور گوبر آٹھ پہر کے بعد قلیل مقدار اور سیاہ رنگ کا خارج ہوتا ہے۔ لہذا پھر بھی معدونکا سوئے مزاج تشخیص ہوا اور کچھ شبہ کسی اور مرض کا نہ ہوا۔ پھر علاج بدستور جاری رکھا۔ مگر اب سہ بارہ جلاب مگنیشیا خلاف مصلحت خیال کرکے اُسے روغنی مسہل سادہ تیل اور کاسٹرائیل کا دیا گیا۔ اور اُسکے اثر کو تیز کرنے کے لئے اسمین پندرہ قطرہ روغن حب الملوک ایزاد کیا گیا۔ اور بعد ازان سابقہ نسخہ اسٹومیولنٹ صبح و شام دیا گیا۔ اور اینما بھی جاری رکھا طاقت بحال رکھنے کیلئے اسی کی چا مع دودہ اور گروئل متواتر دیتے رہے۔ اور دو وقت مریضہ کو قدم قدم ٹہلایا گیا۔ باوجود اسقدر علاج اور توجہ سے پرورش کرنے مریضہ کی علامات مین کچھ تفاوت نہوا اور مرض بدستور جاری رہے۔ آخر کسیقدر مرض پریکارڈائٹس کا بھی شبہ ہوا لیکن جو اُسکی تشخیصی علامات ہین اور راقم نے اس مرض کے ہر ایک مریض پر کم و بیش دیکھے ہین۔ اُن مین سے کوئی بھی موجود نہ تھے۔ اور اس وجہ سے اُس مرض کا شبہ جاتا رہا۔ اور مرض کا مقام معدون اور آنتون تک ہی محدود معلوم ہوا۔ جو تشخیصی علامات مرض پریکارڈائٹین کی ہمنے تلاش کی اور جنکی عدم موجودگی سے مرض کو شناخت نہین کیا گیا وہ حسب ذیل ہین :-

بخار کا کم و بیش حالت مین موجود ہونا۔ مریض کا کبھی کبھی کھانسنا۔ اطراف پیش کی چھوٹی زفتار سے لنگ اور چھاتی کے سامنے دھینکا پر آخر ورم استلائی ورم بھی نکل آتا ہے۔ اور یہ مرض کے دوسرے درجہ

مین راقم نے ہر ایک مریض مین مشاہدہ کیا ہے۔ مریضہ کو نسخہ ذیل مقوی اور ہاضم کے طور پر دیا گیا:۔
نکس وامیکا پوڈر (۳۰ گرین) ۔ اکسٹریکٹ آف بلاڈونہ (ایک ڈرام)۔ جنجر پوڈر (۲ ڈرام)۔ جنشن پوڈر (۲ ڈرام)
کاڑھا آش السی (ایک پائنٹ)۔ دو دفعہ دن مین۔ لیکن اس نسخہ کے دو روزہ استعمال سے بھی کچھ افاقہ
نہوا اور مریضہ بدستور کمزور ہوتی چلی گئی۔ اور اُسی طرح قبض اور سیاہ قدرے سخت گوبر ذیر کو خارج کرتی
تھی لہذا ایک پہر بعد ایک جلاب سلفٹ آف مگنیشیا (۱۲ اونس)۔ سلوشن آف ایلوز (۶ اونس)۔ سفوف
زنجبیل (½ اونس)۔ پانی ایک پائنٹ طیار کر کے پلایا گیا۔ اور بعد ازان مریضہ کا منہ غرارہ کرا کر
دھو دیا گیا۔ اور غذا و اینما وغیرہ بھی حسب المعمول جاری رہا۔ مورخہ ۱۵ اگست تک مریضہ کا حال
بدستور رہا۔ کچھ اثر جلاب یا قبض کشائی کا ظہور پذیر نہین ہوا۔ مریضہ بہت کمزور ہے۔ اور اُس کا چمڑا
ہڈیون پر سٹا ہوا ہے۔ مورخہ ۱۵ اگست کی شام کو راقم بتقریب رخصت ایام گرما گھر روانہ ہوا۔ اور
ہاسپٹل کا چارج راجہ غلام حسین خانصاحب کو دیا۔ باقی کیفیت مریضہ کی حسب ذیل وہ لکھتے ہین:۔
مورخہ ۱۶ اگست کی صبح کو مریضہ کی علامتون پر غور کر کے۔ نکس وامیکا پوڈر نصف ڈرام۔ جنجر پوڈر
۲ ڈرام۔ جنشن پوڈر ۲ ڈرام۔ السی کی گرویل مین ملا کر دیا گیا۔ ۱۸ ماہ حال کو بھی علامات بدستور تھی
اسلئے اسٹومولنٹ ڈرافٹ دن مین تین دفعہ پلانا شروع کیا۔ ۱۹ اگست سنہ ۱۹ء کو بھی جلاب کا اثر نہ ہوا
علامات بدستور تھی۔ پھر ایک روغنی مسہل تجویز کیا نسخہ کسٹرائیل ۱۲ اونس۔ السی کا تیل ۱۲ اونس
ملا کر دیا گیا۔ ۲۰ اگست تک جلاب کا اثر نہ ہوا۔ اور اسٹومولنٹ ڈرافٹ جاری رکھا۔ ۲۱ اگست علامات
مریضہ بدستور تھی۔ نیز گوبر سخت اور سیاہ کرتی رہی مجبورن پھر سیل آئل ایک پینٹ۔ کروٹن آئل ۱۲ قطرہ
ملا کر دیا گیا۔ مگر ۲۳ اگست تک بھی جلاب کا اثر نہ ہوا۔ حالانکہ اسٹومولنٹ ڈرافٹ تین دفعہ دنمین دیتے
رہے۔ ۲۴ اگست تک کوئی اثر جلاب کا نہ ہوا اور مریضہ نڈھال لاغر کمزور ہوتی گئی لیکن پھر چند بار لید
اسکو بہت کم مقدار مین سخت اور سیاہ رنگ کا تھا چمڑا بدن پر سوکھ گیا اور ہڈیان نظر آنے لگین اسلئے
دودہ اور روغن زرد ملا کر دیا گیا۔ ۲۵ اگست شام کے ۴ بجے لیٹ گئی اور ٹانگین مار مار کر مر گئی۔ بندہ نے
بھینس کو واسطے پوسٹ مارٹم دیکھنے کی گاڑی پر لاد کر دریائے راوی کے کنارے پر لیگیا اور طلباء سینیر

گلابس کے جو اسوقت ڈیوٹی پر موجود تھے بمعہ سامان پوسٹ مارٹم کے لیے گیا۔ پہلے پیٹ کا خانہ کھولا معدہ اور انتڑیان جگر تلی گردے وغیرہ سب تندرست تھے چھاتی کا خانہ کھولنے پر پھیپھڑہ بھی تندرست پایا۔ دل کا جب ملاحظہ کیا بہت بھاری معلوم ہوا پری کارڈیم میلی رنگ کی دکھی اور ایبسس کا شبہ ہوا شگاف دیا تو بکثرت ایکوئس پس کا اخراج ہوا جو نہایت بدبودار خراشندہ تھی اور تخمیناً مقدار مین چار پونڈ معلوم ہوتی تھی اور ہر دو ونٹریکل کی دیوار انٹری کیولر سسٹم۔ بھی گلکر پیپ مین تبدیل ہوگئی تھی۔ اور بغور امتحان کرنے سے ہر دو ونٹریکل کے درمیان ایک سوئی زنگ آلودہ برآمد ہوئی۔ جو قد مین دو انچہ لمبی تھی۔ اور اُسوقت معلوم ہوا کہ ٹرومیٹک پریکارڈائٹس تھا۔ مین اپنے ۱۹ سال کی ملازمت مین آج تک اس قسم کا ایک کیس بھی نہین دیکھا ہی۔ اسلیئے مین اپنے سب بھائیونکو واسطے آگاہ کرنیکے یہہ کیس ویٹیرنری جرنل مین درج کرتا ہون:۔

کیس نمبر ۲۔ ٹرومیٹک پریکارڈائٹس

(مریضہ مورخہ ۴ اکتوبر کو داخل شفاخانہ ہوئی اور مورخہ ۱۰ اکتوبر کو راہی ملک بقا ہوئی)

ایکراس گائے بھوری بعمر ۶ سال (حاملہ) ملکیتہ لالہ دہرم داس سوری پلیڈر چیف کورٹ بعارضہ بدہضمی مبتلا ہوکر شفاخانہ مین لائی گئی۔ اور مالک کے خدمتگار نے آنکر بیان کیا کہ یہہ گائے عرصہ پانچ یوم سے کچھ کھاتی پیتی نہین اور کسی وقت بہت تھوڑی خشک گھاس چباتی ہے۔ لیکن جگالی نہین کرتی۔ اسکو ایک جلاب بھی دیا گیا لیکن کچھ اثر نہین ہوا۔ مریضہ کا بغور ملاحظہ کرنے پر علامات ذیل مشاہدہ مین آئین۔ مریضہ سست۔ چہرہ متفکر۔ بال کہڑے ہوئے دم لینے مین کسیقدر تواتر۔ بہت خفیف سا نفخ۔ کھانا جگالنا بالکل بند۔ گوبر سیاہ پتلا اور بہت کم خارج ہوتا ہے۔ چھاتی اور ہنگا پر ورم امتلائے نکل آیا ہے۔ یہہ علامات دیکھتے ہی مرض ٹرومیٹک پریکارڈائٹس کا شبہ ہوا لیکن مریضہ گلے اطراف سے خوب آزادی سے چلتی ہے۔ اندرونی حرارت کا اندازہ کیا گیا ایکسو دو ڈسمل چار درجہ پر ہے۔ چھاتی کے بائین طرف دل کے مقام پر آسکلٹیشن کرنے سے دل کی حرکات بہت نامعلوم لیکن پراگندہ اور چھاتی مین پانی کی موجودگی معلوم ہوئی (گرگلنگ ساونڈ سے) اُسیوقت مریضہ کی شفایابی سے قطعی

نا امیدی ہوگئی لیکن اس خیال سے کہ شاید مریضہ اتفاقیہ طور پر بچ جاوے یا ممکن ہی کہ تشخیص مین غلطی ہو علاج ذیل کیا گیا۔ مریضہ کو آرام سے صاف تھان مین لگا کر اسکی متورم چھاتی پر محرک لنیمینٹ کی مالش کی گئی۔ اور اندر نسخہ ذیل دیا گیا۔ مگنیشم سلفاس ۱۲ اونس۔ جنجر پوڈر ۴ ڈرام۔ ٹنکچر آف انڈین ہمپ ایک اونس پانی ایک پاینٹ۔ اس نسخہ کے استعمال سے مریضہ کا قبض کھلا اور چند اسہال با فراغت آگئے۔ مریضہ کی قدرے اشتہا کھلی اور کسیقدر کھانے کی طرف راغب ہوئی۔ کھانیکے لئے دودھ اور نمکین آش آرد گندم کے دو وقت پلانیکی ہدایت کیگئی۔ لیکن نا معقول نوکر نے گامئے کو خوراک کھانے پر مائل دیکھ کر رات کو چوری چوری کچھ سبز گھاس دیدیا۔ جس سے قریب دس ۱۰ رہ سیر کے مریضہ کھا گئی۔ اور پھر دوبارہ مریض ہو کر اسی طرح قبض مین مبتلا ہوئی۔ چونکہ اسکے مجگالی بند تھی اس گھاس کو ہضم نکر سکی۔ اور شکم مین بوجھ ہوگیا۔ اور اشتہا بالکل مفقود ہوگئی۔ اس موقعہ پر یہہ بتلا دینا ضروری ہی کہ جیسے ابھی آگے چلکر ناظرین کو معلوم ہوجاویگا اس مریضہ کے رٹیکولم معدہ اور دل کے غلاف مین ایک ۴ انچ کے قریب لمبی سوئی لگی ہوئی تھی۔ جو پردہ ڈایافرام کے آرپار تھا۔ میرا خیال یہہ ہی کہ مسہل دینے سے جو حرکات معدہ مین ہوئین اور معدہ ہلکا بھی ہوگیا غالباً اسوقت دل کے غلاف سے سوئی نکل فقط معدہ مین رہگئی تھی۔ اسی لئے شدید علامات موقوف ہوگئی تھی۔ اور ممکن تھا کہ اگر فوراً زیادہ غذا نہ جاتی تو سوئی اپنا رخ کسی اور طرف بدلتی۔ یا پریٹونیل سیک مین چلا رہتی اور اس طرح پر مریضہ دل کے مرض سے نجات پا جاتی لیکن فعل مجگالی شروع ہونے سے پہلے پہلے جو جلدی کر کے نوکر نے اسے خوراک دیدی اور معدہ پھر پر ہوگیا تو سوئی کی نوک پھر دوبارہ ڈایافرام سے گذر کر دل کے غلاف مین لگ گئی۔ دوسری دفعہ پھر مسہل دیا گیا لیکن اسکا چندان اثر نہ ہوا اور علامات مین بھی کچھ تخفیف نہوئی۔ بلکہ حرارت قدری بڑہگئی پھر نسخہ ذیل ۳ دفعہ دن مین دیا گیا۔ اور ورم پر محرک لنیمنٹ کی مالش بھی جاری کی۔ امونیا کلورائیڈ ۲ ڈرام پوٹاسی نٹراس ۳ ڈرام۔ پوٹاسی آیوڈائیڈ ۲ ڈرام۔ پانی ۱۲ اونس۔ اور غذا کا بھی بدستور بندوبست جاری رکھا لیکن مریضہ مین کچھ صورت افاقہ نظر نہین آئی۔ آخر مالک کو اسکے نوکر کے ذریعہ اطلاع دیگئی۔ نیز اس کے منشی کو بھی مطلع کیا گیا کہ غالباً اس گائے کے دل مین سوئی یا میخ لگی ہوئی ہے۔ اور

اسلئے ہمارا علاج اسکی شفایابی مین کارگر نہین ہوسکا۔ اور یہ جانور لاعلاج ہی۔ گو مالک اور آنکے منشی صاحب ہماری یہ تشخیص اور اسکے نتیجہ سے چندان مطمئن معلوم نہوئے اور کسیقدر متحیر بھی ضرور ہوئے ہونگے کہ کن علامات سے ایسے مخفی ٹرومیٹک مرض کو ایسا یقینی طور پر انہون نے معلوم کرلیا ہی لیکن موءرخہ ۱۰ اکتوبر کی صبح کو جب مریضہ مرگئی اور اسکی لاش کا امتحان کیا گیا تو بعینہ ہماری پیشین گوئی ثابت ہوگئی۔ اور مریض کے دل کے غلاف سے سوئی ۳ انچ لمبی برآمد ہوئی۔ تو اسوقت جو طلباء (سینیر جماعت کے کل طلباء) موجود ہوئے سب کے سب متحیر ہوئے۔ اور رفتہ رفتہ مالک کو بھی اسکی اطلاع ہوئی کہ ہماری تشخیص مین سر مو غلطی نہین ہوئی۔ علامات تشریح بعد وفات حسب ذیل ہین۔

مریضہ کی جلد اُتارنے پر معلوم ہوا کہ سب کیوٹینیش اریولر ٹشو مین سیرم کا اجتماع ہی۔ رگون مین خون بہت رقیق ہی۔ پیٹ کا خانہ چاک کرنے سے بہت سی پتلی سُرخ نما رطوبت پیٹ کے خانہ سے نکلی اور اسمین لمف کے چھیچڑے تیرتے ہین۔ جگر اور ریٹی کیولم معدہ کا باہم ایڈہیژن ہو رہا ہے۔ اور ریٹی کیولم معدہ اور ڈایافرام کا بھی باہمی اتصال ہی اُس مقام پر چاقو لگانے سے بہت ہی بدبودار پتلی پیپ نکلی جیسے کسی دُنبل کے چھیڑنے سے نکلتی ہی۔ اور اُس جگہ پر انگلی سے تلاش کرنے پر ایک سوئی کا سر معلوم ہوا جو پکڑ کر سوئی کو باہر نکالا گیا۔ ریٹی کیولم معدہ کا نصف حصہ بالکل انفلمیڈ اور اندر سے سیاہ ہو رہا ہے۔ پردہ ڈایافرام بھی سوئی کے چھید کے مقام پر انفلمیڈ اور چھیچڑون سے پوشیدہ ہو رہا ہے چھاتی کا خانہ کھولنے پر عجیب تبدیلیان دیکھی گئی۔ جوف صدر گہری سُرخ رطوبت سے پُر۔ چھاتی کی نچلی تہائی مین منجمد چھیچڑے اور ماس ہمبرین کثرت سے باہم سٹی ہوئی۔ اور اُن سے پیپ کے مشابہ بدبودار رطوبت نکل رہی ہی۔ دل کے غلاف کے اوپر لمف کے انجماد کا ایک دبیز طبق چڑھا ہوا ہے۔ اور جھلی ہر طرف چھیچڑون سے پیوست ہے۔ اور اسکے اندر بکثرت رطوبت جمع ہے جو اُسمین شگاف دینے سے خارج ہوگی۔ جھلی کا اندر سے رنگ مثل خام دباغت شدہ چمڑے کے ہے۔ اور یہی رنگت دل کی ہے۔ اور دل سُکڑا ہوا اور چھیچڑیدار ہے۔ لیکن کہین سے زخمی نہین۔ زخم فقط پریکارڈیم جھلی مین ہی جہان سوئی کی نوک چبھی ہوئی تھی۔ اور زخم کے مقام پر جھلی بالکل خراب اور سڑی گلی ہوئی ہی۔

پوسٹ مارٹم سے نتیجہ نکلا کہ جب سوئی نے فقط معدہ کی دیوار چھید دی تھی اسوقت بدہضمی اور قبض پیدا ہوا اور رفتہ رفتہ ڈایافرام اور دل کے غلاف مین لگی تو اسوقت اور شدید علامات پیدا ہوئین مریضہ خراب خستہ ہو کر دل کے فعل بند ہونے سے مر گئی۔

سید سردار شاہ گیلانی

وٹیرنری جرنل کا پانچوان سال

مہاکال نے ایک اور سال دور آیندہ سے نکالکر سالہائے گذشتہ کی تھیلی مین ڈالدیا۔ اور محکمہ وٹیرنری کے جو کچھ فعل بھلائی یا برائی کے سال سنہ ۱۹۱۰ء مین یا اس سے پہلے ہوئے انکا اثر اب ظہور کی صورت پکڑنے کو تیار ہو رہا ہے۔ وہ کیا ہے کہ وٹیرنری اسسٹنٹون کا کورس اب عنقریب نکلنے والا ہے وغیرہ وغیرہ۔ امید ہے کہ رسالہ کو گذشتہ سال سے زیادہ علم بیطاری کے جاننے والے دیکھینگے اور ناظرین کوشش بلیغ کرکے اسکو زیادہ نظرون سے گذرانے مین کامیاب ہونگے اور نہ صرف یہ بلکہ بروئے تحریر مضامین متعلقہ مدد دینگے اور مضمون نگاری کی خود تکلیف اٹھاوینگے۔ اور دیگر صاحبان ہم پیشہ کو بھی مدد کرنیکے لئے آمادہ کرینگے۔ اگر زیادہ مدد ملی تو ناظرین کے مقاصد پورا کرنے مین کارآمد ہوگی۔ کیونکہ اس پرچہ سے کسی کا کچھ ذاتی فائدہ نہین ہے۔ یہ بات ناظرین خود سمجھ سکتے ہین۔ کیونکہ یہ کسی خاص کا اخبار نہین ہے۔ یہ صرف آپ صاحبان کی ترقی علم اور واقفیت حاصل کرنیکے لئے جناب ایچ۔ ٹی۔ کپتان پیز صاحب بہادر نے بامداد دیگر عہدہ داران جاری کیا ہے۔ اور شروع سال مین جیسی انکی امید تھی ویسی پوری ہونیکی صورت نہین پکڑی جسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بہت سے صاحبان یہ مشکل کام سمجھتے ہین۔ کہ ایسی رسالہ کو خود خرید کیا جاوے۔ یا اور ذریعہ سے ملا ہے۔ تو ایک آدھ دفعہ غور سے مضامین پڑھکر خود فائدہ اٹھانیکی کوشش کرین۔ اور اورونکو بتلادین۔ اور بہت سے صاحبان چاہتے ہین کہ اس رسالہ کو ترقی ہو۔ اور کوشش بھی کرنا چاہتے ہین مگر بدقسمتی سے انکی کوشش ارادہ کی صورت سے آگے کہین نہین بڑھتی۔ اور بہت سے اس قسم کے صاحبان بھی ہین جو قدر سے زیادہ قیمت ہونے رسالہ کی اور دیگر انکو کسی ذریعہ سے رسالہ بہم نہین

ہوسکتا۔ مدد دینے سے معذور ہین۔ مگر ایسے صاحبان کو جناب ایڈیٹر صاحب بہادر کا نوٹ ویٹیری
نیری جرنل ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء صفحہ ۲۴۶ پر عمل کرنا چاہیے۔ جسپر انکا کچھ خرچ نہین ہوگا۔ اور اُمید قوی
تھی کہ انکو رسالہ ملجاتا۔ اس موقعہ پر جناب ایڈیٹر صاحب بہادر کی خدمت اقدس مین دست بستہ
عرض ہی کہ اب شروع سال سے بذریعہ اشتہار کارڈ وغیرہ جیسا وہ مناسب سمجھین جسپر صفحہ ۲۴۷ ویٹیری نیری
جنرل ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۹ء کی مانند نوٹ وغیرہ درج کرکے ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ وغیرہ کو جہان یہہ
رسالہ نہین جاتا۔ روانہ کرینگے کیونکہ ایسے صاحبان کو حضور کے اس نوٹ کی اطلاع ضرور ہونی چاہیے
اور ناظرین کو مناسب ہے کہ جس ضلع مین ایک رسالہ آتا ہی اور ویٹیری نیری اسسٹنٹون کو بھی اُس سے آگاہ
کردیا کرین۔ اس موقعہ پر فرض سمجھ کر اُن صاحبان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہی جنہون نے اس رسالہ کو
سنہ ۱۹۰۱ء مین ہر قسم کی مدد کی۔ اُمید قوی ہی کہ یہہ صاحبان اپنی کوشش کو کم نہین کرینگے بلکہ اپنی ہمت
سے اپنے جیسے اور بھی ناظرین پیدا کرنیکی کوشش فرمادینگے۔ کیونکہ ہمارے کہے بغیر ہی یہہ صاحبان ضرور
سمجھتے ہونگے کہ اس رسالہ کا کام کسی خاص کی ذمہ داری کا نہین ہی۔ اسکی اشاعت زیادہ ہونے سے
ہمکو زیادہ فائدہ پہنچنے کی اُمید ہی۔ جس طرح جسم کو اپنی کمی پورا کرنے کیلئے ایسی غذا کی ضرورت ہوتی ہی
جو جُز بدن ہوسکے۔ اور جس طرح غیر چیز جسم کے اندر جانے سے زہر کا اثر رکھتی ہی۔ اسی طرح ویٹیری نیری
جنرل کو بھی اپنی کمی پورا کرنیکے واسطے بطور غذا کے ایسے آدمیون کی ضرورت ہوتی ہی جو اُسکے جزو ہوسکین
وقت موجودہ سہ ماہی بہت زیادہ عرصہ ہی۔ اگر اسکی غذا اسکو مل جاوے۔ تو اُمید ہے ماہواری یا
دو ماہی ہوجاوے۔ ایسی صورت مین اگر ہمکو کوئی نئی بات جلد شایع کرنی ہی تو فوراً اُس سے ہر ایک
کو مخبر ہوجایا کریگی۔ کیونکہ یہہ ٹھیک معلوم نہین ہوتا کہ ماہ حال کا وقوعہ ہو اور اسکی خبر آیندہ سہ ماہی
مین ہو۔ اور نیز ایسے عمدہ اور زیادہ مضامین جیسے اب کے ویٹیری نیری جرنل ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳۰۲
مین ضمیمہ طب مویشی مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی کا مضمون ایسا ہی کہ ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ اگر اسکو
یاد کرلے تو پوری پوری اُمید قوی ہی کہ اپنے مریض کے علاج کرنے اور تشخیص مرض مین کبھی خطا نہ ہوا کریگی
اور سب سے اوّل ضروری بات مرض کا تشخیص کرنا ہے۔ صاحبان ذیل جنہون نے سنہ ۱۹۰۰ء مین رسالہ

کی مدد کی۔ انکا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ پرماتما انکی مدد کرے۔

سید امیر شاہ صاحب۔ سید ماہتاب شاہ صاحب۔ سید سردار شاہ صاحب۔ راجہ غلام حسین صاحب خانصاحب
کوٹو رام فیروزپور۔ شیخ فقیر علی بکٹیسر۔ ہربلاس جلال آباد۔ عبدالرسول کوئٹہ۔ مرید حسین خان بنارس
رحم الٰہی ہوشیارپور۔ سید صفدر علی کوئٹہ۔ شیخ احمد حسین میرٹھ۔ محمد امراؤ علی کوئٹہ۔ ظہیر الحق رہتک۔
شیخ حسین بخش علیگڈھ۔ صادق علی ریاست دوجانہ۔ محمد یعقوب بیگ گوڑگانوہ۔ بدرالدین از افریقہ۔
عبدالرحمان جمال بنارس۔ نراین داس بنارس بردوان۔ لالہ جیٹھومل۔ منشی برکت علی خان۔
قاضی غلام محمد شاہ پور۔ ٹیک چند صاحب کانپور۔ شیخ امیر احمد صاحب ہوشیارپوری۔ بشیر احمد
سیالکوٹ۔ نرن سنگھ رسالہ نمبر ۱۹ چھاؤنی لورالائی۔ محمد عمر رجمنٹ نمبر ۵ ڈیرہ اسمٰعیلخان۔ غلام حسین
فیروزپور۔ عمرالدین از افریقہ۔

---

(۲) **تائید اور ضروری عرض**۔ لالہ جیٹھومل صاحب ویٹیری نیری اسسٹنٹ نے جو التماس ویٹیری نیری جرنل ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۶۴ و ۳ مین کی ہے۔ اُمید ہے جناب ایڈیٹر صاحب بہادر اسکو اسی طرح نہ جانے دین بلکہ ضرور اس پر خیال فرما دینگے۔ کیونکہ حضور نے خود رسالہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۵۶ مین تحریر فرمایا ہے۔ کہ ہر شخص اپنا معاملہ فرداً فرداً بہ نوشت اپنے اپنے افسران سرکار کی خدمت مین مؤدبانہ عرض کرے۔ اسلئے حضور پر بخوبی روشن ہے کہ آج کے دن ہمارا کون افسر ہے۔ سوائے حضور کے اور کوئی نظر نہین آتا۔ جہان آپ اور کئی امورات کی بابت ہم لوگون کی نسبت کوشش تبلیغ فرما رہے ہین۔ اُمید کہ اس عرض کو بھی قبول کرینگے۔ اور جو شوخی قابل تصور کرین۔ اُسکو ہمراہ اپنی رائے کے یا جیسے مناسب سمجھین روانہ کر دیا کرین تاکہ نوٹ دہندہ کا حوصلہ پست نہو اور اپنا دلی مقصد حاصل ہو۔

ایڈیٹر۔ جب مصلحت سمجھا جاتا ہے ایسا ضرور کیا جائیگا۔

خچر سے نسل جاری کرنا اور خاکی انڈہ

(۳) ریاست کپورتھلہ کے خچر جس نے پہلے بچہ دیا تھا۔ اب معلوم ہوا پھر ایک بار سے گیابھن ہوگئی ہے

یہہ ہندوستانی جانور خچر کا باردار ہونا ثابت کر رہی ہی - افسوس پہلا بچہ نر دیا - اب اگر جو بچہ پیدا ہوگا وہ مادین ہوا - تو اُسکو خرید کر اسکی پرورش کیجاوے - بعدازان اسکو بھی ملایا جاوے - اگر گیابھن ہو جاوے - تو اُس سے صاف خچر کی نسل کا جاری ہونا معلوم ہو جاویگا - کیونکہ یہہ بات تو سب جانتے ہین کہ جس گھوڑی پر گدھا ڈالا جاوے تو اُس سے خچر پیدا ہوتا ہی - اور بلاشبہ اُسکے وہ گھوڑی کی شکل کا بچہ نہین ہوتا - مگر کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ جس گھوڑی پر گدھا ڈالا گیا تھا وہ ویسے ہی لاپروائی سے چھوڑ دیگئی اور اُسپر اُسی روز یا دوسرے تیسرے روز کوئی ٹٹو اتفاق سے پڑ گیا - اور ایسی صورت ہونے سے وہ گیابھن نکل آئی - تو اب اُس سے جو بچہ پیدا ہوگا - وہ ایسا نہوگا جسمین پوری صفات خچر کی مانند ہون - اسمین بہ نسبت اور خچرون کے قد سے فرق ہوگا جیسے اس کپورتھلہ کے پہلے پیداشدہ بچہ سے ظاہر ہے - اسلئے کبھی ایسے پیداشدہ خچر سے بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس قسم کے جانور خچر کی نسل کو جاری کر سکتے ہین -

اس تجربہ کو کر کے دیکھا جاوے شاید اس سے کامیابی ہو اور جہان ملائی کا کام زیادہ ہی اور ٹٹو بھی رہتے ہون - ہر ایک اسکا تجربہ کر سکتا ہے -

(۴) اس موقعہ پر خاکی انڈون کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے - یعنی بغیر نر کے انڈہ دینا - جو صاحبان مرغی بطخ وغیرہ پالتے ہین - انکو بخوبی معلوم ہے کہ اس قسم کے پرند جانور بغیر نر انڈہ دیتے ہین جنکو خاکی انڈہ کہتے ہین - اصلی انڈہ اور اسمین یہہ فرق ہی کہ اسمین بچہ بننے کی طاقت نہین ہوتی عموماً انڈہ مین تین چیز ہوتی ہین وہ سفیدی - زردی - ریشہ - اس خاکی انڈہ مین یہہ ریشہ نہین ہوتا جو اصلی تخم ہے - اسی فرق سے خاکی انڈہ سے بچہ نہین بنتا - اگر آپ تجربہ کرنا چاہو تو اوّل دونو قسم کے انڈون کو علیحدہ علیحدہ مرغی کے نیچے میعاد معیّن یعنی تین ہفتہ تک رکھو - جنمین سے اصلی انڈون سے بچہ نکلینگے - اور خاکی سب انڈے گندے ہو جائینگے ایک بچہ بھی نہین نکلیگا - دوسرے دونون قسم کے انڈون کو گرم پانی مین جوش دو جب منجمد ہو جاوے تب پوست دور کر کے منجمد زردی نکالو تو دیکھوگے کہ خاکی انڈے کی سفیدی ہر طرف سے برابر ہے اور جفتی انڈے کی سفیدی

IMPERIAL

کا طبق ایک جزو [illegible] اکثر صاحبان خچر کے بچہ کی طرح ان خاکی انڈون سے جو بغیر نر کے ہوتے ہین حیران ہونگے۔ مگر اُس خداوند کریم کے کارخانہ کا بھید پانا بہت مشکل ہی۔ ؎ ہزارون مرگئے اِس جستجو مین + نہ پایا بھید قدرت کا کسو نے +

(۵) بدمعاش شریر جانور کو قابو کرنا۔ بعضا ایسا جانور دیکھا جاتا ہے جو سوائے سائیس کے کسی کو ہاتھ نہین لگانے دیتا۔ اگر اسکو کسی بات کے لئے دیکھنا ہوے تو دقت پیش ہوتی ہی۔ سب سے اوّل اسکو دلاسا پیار سے کچھ سبزہ کھلا کر محبت سے کام لینا چاہئے۔ اگر اس سے کام نہ چلے تو یوزمال سے کام لے سکتے ہین اگر اِس سے بھی مطلب برآری نہ ہو تو ایسے جانور کو ہابل لگا کر نرم زمین پر گرا دینے سے سیدھا ہوجاتا ہے اور دو تین دفعہ ایسا عمل کرنے سے بکری کے موافق ہوجاتا ہے۔ بعض گائے بیل سے ساتھ ایسا موقعہ بھی پیش آتا ہے۔ کہ وہ ہٹ کر کے زمین پر بیٹھ جاتا ہے اسکو کتنا ہی ڈرایا جاوے یا مارا جاوے مگر وہ کھڑا نہین ہوتا۔ اسلئے ایسے جانور کا منہ معہ دونو نتھنون کے رسّی سے خوب باندھا جاوے تاکہ سانس نہ آوے تو چند ہی منٹ مین جب اُسکا سانس رُکنے لگتا ہے تو گھبراہٹ کے مارے فوراً کھڑا ہوجاتا ہے

(۶) جگ رام جاٹ سکنہ کھڑاودی تحصیل رہتک کی پورے قد کی دیسی گھوڑی نے دو بچہ نر اور مادہ دئے نر چند روز تک زندہ رہ کر مرگیا۔ اور بچھیری موجود ہے۔

(۷) اب کے بوجہ قحط سالی ضلع ہذا مین بوئے منہ جانور [illegible] ہوگئے جنکا ذکر کرنے سے رونگھٹے کھڑے ہوتے ہین بوجہ کمزوری اور ایک جگہ کھڑا رہنے [illegible] گھوڑیون نے میعاد مقررہ سے زیادہ دن لیکر بچہ دیا یعنی عام تعداد گیارہ ماہ یا ساڑھے گیارہ [illegible] ہوتی ہی مگر کئی گھوڑیون نے برس روز سے اوپر دس بارہ یوم لیکر بچے دے اس بات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اچھی اور زیادہ خوراک دینے اور روزمرہ تھوڑی محنت یا ورزش کرنے سے گھوڑی جلد بیا جاویگی اور کم خوراک اور ایک جگہ کھڑا رہنے سے زیادہ یوم لے سکتی ہے۔

(۸) افسوسناک دل پر اثر کرنیوالی خبر۔ معلوم ہوا لاہور ویٹیری نیری کالج کے

بانی مبانی کرنل کٹلول صاحب بہادر اپنے مکان بڈفورڈ مین اس جہان سے سرگباش ہو گئے۔ پرماتما ضرور انکی روح کی مدد کریگا۔ کیونکہ وہ اسی لائق تھے۔ آپکی بہت ہی قدیمانہ خدمات تھین۔ یہانتک کہ آپ علاوہ اپنے ویٹیرنری کام کے غدر ۱۸۵۷ء و جنگ چین مین شامل تھے اور ان ہی کی ہمت اور حوصلہ سے لاہور ویٹیرنری کالج جاری ہوا۔ گو آپ مر گئے ہین۔ ایکدن سب کیلئے ایسا ہونا ہے۔ مگر آپ اس دنیا مین مدت تک زندہ رہین گے کیونکہ بعد از مرگ اپنے پیچھے بہت سی یادگار چھوڑ گئے ہین۔ اول اس دنیا مین جو انسان موجود ہین۔ ہر ایک کی برائی اور بھلائی کرنے والے موجود پاوینگے۔ ایسے بہت ہی کم انسان ہونگے جنکی بھلائی ہی کی جاوے۔ امید ہے آپکی وفات سے ہندوستانی لوگون کو کیا بلکہ ولایت کے لوگونکو بھی افسوس ہوا ہوگا۔ حالانکہ اب ہندوستان سے آپکا تعلق نہین رہا تھا کیونکہ آپ سرکاری خدمات سے اب عرصہ ۳ سال سے ریٹائر ہو گئے تھے۔ تاہم جس شخص نے آپکی وفات کی خبر سنی ہوگی ضرور انکے دل پر تھوڑی دیر کے لئے اثر ہوا ہوگا۔ کیونکہ آپ جیسے جوانمرد ہمدرد۔ ہمت والے۔ رحمدل۔ رشی۔ منی شاید کوئی ہوگا۔ غرضیکہ میرے سے آپکی تعریف نہین لکھی جاتی۔ کیونکہ آپ ویٹیرنری اسسٹنٹون کے والدین تھے۔ انکے شاگردون کو یاد ہوگا کہ سنہ ۹۶ء مین جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب کو اپنی ٹمٹم مین بٹھلا کر اور اسکول وغیرہ کا معائنہ کرا کر ضروریات ظاہر کی تھین۔ نیز یہ بھی معلوم ہوگا کہ جناب ہالن صاحب بہادر انسپکٹر جنرل۔ اور ریمنٹ صاحب بہادر جبکہ آپ سپرنٹنڈنٹ تھے۔ انہون نے ویٹیرنری اسسٹنٹ ۲۰ روپیہ ماہوار پر آپسے مانگی تھی مگر انہون نے ۲۵ روپیہ سے کم پر دینا منظور نہین کئے۔ حالانکہ بہت ضرورت تھی مگر نہین دئے۔ بلکہ فعل شدہ طالب علمونکو ۱۵ یا ۲۰ روپیہ پنجاب ہالن صاحب بہادر کو دئے تھے۔ غرضیکہ کہانتک آپکی تعریف لکھی جاوے۔ درحقیقت ویٹیرنری اسسٹنٹونکے سچے والدین تھے۔ پرماتما ضرور ایسے شخصون کی روح کو بہشت کی طرف لیجاویگی۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

داسن داس ہیرا لعل ویٹیرنری اسسٹنٹ
ضلع رہتک۔

بحضور لامع النور جناب پرنسپل صاحب بہادر ویٹیری نیری کالج

و ناڈیٹر ویٹیری نیری جرنل دام اقبالہ

خاکسار کو آج علم جراحی کے ایک بہت ہی عمدہ مضمون پر جو ہمارے ویٹیری نیری اسٹنٹ صاحبان کے حق مین غایت درجہ مفید ثابت ہوگا۔ رای زنی کرنی ہی۔ بلکہ اُسمین اپریشن پر جسپر آنکا خاص کام قرار دیکر اُنکی کارروائی کا دار و مدار نیز ترقی اور بہتری کا زینہ سمجھا گیا ہے۔ بحث ہے۔ یہہ ایک نیا طریق اختہ گری کا ہمارے ہر دلعزیز لفٹننٹ ویٹیری نیری سرجن حال اسٹنٹ بکٹیریولاجسٹ واکر صاحب بہادر کا ایجاد کردہ ہی۔ جو واقعی تجربہ سے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہی حقیقت مین صاحب موصوف اس ایجاد پر بہت ہی شکریہ کے مستحق ہین جنہون نے جراح عامل نگہبان۔ ڈریسر اور سائیسون وغیرہ کی تکالیف کو بہت ہی کم کرکے ساتھ ہی اُن حیوانات پر جنپر یہہ عمل اور اپریشن کیا جاوی۔ اور جن کو سابقہ مروجہ طریق عمل سے اختہ کیا جاتا تھا۔ اور جنکی تکالیف پاسنگ کی برابر یا نمک اور آرد کے مصداق رہگئی ہین بہت احسان کیا ہی میرے نزدیک قریب قریب اس اپریشن کی تکالیف کا خاتمہ کردیا ہے۔ جو طریق عمل گھوڑون کی نسبت بیلونمین اور بھی زیادہ کارآمد اور مفید ثابت ہوا ہے۔ میری موجودگی مین دو بیل اور ایک عمر رسیدہ ٹٹو جو بعد مین مرض رنڈر پسٹ اور سرا سے علیحدہ علیحدہ آن اکو لیٹ ہوئی کل سہ راس جانوران اختہ ہوئے۔ یہہ تینون راس شباب ایام گرما مین بلکہ عمر رسیدہ ٹٹو مین اُسوقت جبکہ بادل خوب جمے ہوئے اور گہری پرا باندھے ہوئے ہلکا ہلکا مینہ پھوہار کے طور پر برسا رہے تھے جس سے مردہ دلون کو فرحت بخش حظ پہونچ رہا تھا اختہ ہوئے۔ بیلون کے تو قریب قریب چار یوم کے اندر زخم مندمل ہوگئے۔ البتہ ٹٹو نین بوجوہات چند در چند اندمال زخم مین قریب قریب اوتنا ہی عرصہ صرف ہوا جتنا عام طور پر لگتا ہے جسکا آگے چلکر بیان ہوگا۔ اس اپریشن مین زیادہ اوزارات اور ادویات اور مراہم وغیرہ کی بھی ضرورت نہین۔ صرف دو ایک باریک خمدار سوئین معہ کیٹ گٹ سوچر (بلی کی آنت کا

خشک شدہ رودہ) کسیم اور ایک چاقو اور کاسٹریشن سیا (اختہ کرنیکی آری) کے کافی ہین۔ اگر سیا موجود نہ ہو تو معمولی کُند چھری یا چاقو سے کام لیا جا سکتا ہی۔ ادویہ صرف کاربالک لوشن ۲½ فیصدی کا اور مرکری لوشن ۱/۱۰۰۰ ایک فی ہزار کا کافی ہین۔ اور ایک سہ گوشہ معمولی موٹی گاڑھے کے کپڑے کا لنگوٹ جو اختہ کرنیکے بعد فینائل لوشن سے تر کر کے مکھیون کے بچاؤ اور گرد و غبار اور خاک و دھول کے اوڑ کر اندمال زخم مین ہرج اور رخنہ نہ ڈالنے وغیرہ کی حفاظت کے لئے فوطون پر لگایا جاتا ہے کی ضرورت ہی۔ اور وہ ایجا حسب ذیل ہی۔

(۱) اوّل وہ تدابیر جو جانور کو قبل از اختہ عمل مین لائے جاتے ہین۔ بعینہ وہی ہین جو ہر ایک عامل جانتا ہی۔ یعنی اختہ کرنے سے ایک یوم پیشتر جانور کا ہلکی زود ہضم اور کم غذا پر رکھنا تاکہ گرانیکے وقت بسبب پُر ہونے معدہ کے صدمہ نہ پہونچے (لیکن اس احتیاط کو یہان استعمال مین نہین لایا گیا)۔

(۲) دویم فوطون کا امتحان کہ ایا ٹسٹیکل کا اسکروٹم سے اڈیشن تو نہین ہوگیا۔

(۳) سویم گرانے سے پیشتر قرب و جوار آس پاس قریب قریب نزدیک نزدیک گرد و نواح کے گرد و غبار اور خاک دھول والی زمین کا بذریعہ کسی انٹی سپٹک فینائل لوشن وغیرہ کے تا عمل اختہ تر رکھنا تاکہ خاک دھول وغیرہ اوڑ کر زخم مین داخل نہ ہو اور گرانیکے وقت کارکنون اور جانور کی آنکھ و مونہہ مین نہ پڑے۔

(۴) چہارم نرم بستر لکڑی کے برادہ یا بچھالی وغیرہ کا لگانا۔

(۵) پنجم گرانی پر فوطون۔ پینیس اور ملحقہ جگہ کا عمدہ طور پر گرم یا سرد پانی اور صابن اور ڈس انفکٹ لوشن سے دھونا اور صفائی کرنا بوقت اختہ اور بعد مین البتہ بہت فرق ہی۔

قبل از اختہ اوزارات کا احتیاط نیز ہاتھ کا اول خوب اچھی طرح صفائی کر کے کاربالک لوشن سے ڈس انفکٹ کرنا اور بعد ازان جانور کو گرانی اور اُسکے اسکروٹم اور پینیس اور ملحقہ جگہ کو خوب عمدہ طور سے صفائی اور ڈس انفکٹ ادویہ کے لوشن سے دھونی کے بعد رافی کو بچا کر اُسکے ہر دو جانب تیز چاقو یا سکیل پل سے اسقدر چھوٹا شگاف جتنا کم از کم ممکن ہو تا خصیہ کافی طور پر اور آسانی سے باہر آسکے دیا جاتا ہے۔ جب خصیہ باہر نکالکر پکڑ لیا جاتا ہی۔ تب اُسوقت کلمپ وغیرہ لگانیکی ضرورت کچھ نہین ہوتی ہی کہ

صرف کارڈ کے پچھلے حصہ کو جو دبیز اور مضبوط جھلی سا ہوتا ہے اور جسکا نام شاید ٹیونیکا ویجی ٹیلس ہے بذریعہ کند چھری یا چاقو یا کسٹو ٹیشن سا کے جو خاص ایسے کاموں کیلئے مخصوص ہوتا ہی قصہ مختصر جو اسوقت انہین سے میسر آسکے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ یہہ بدین غرض کہ خون کی باریک سے باریک رگ۔ کیلپرینز بھی اس طرح کاٹنے سے سُکڑ کر بند ہو جاوے کیا جاتا ہے۔ اسکے بعد کارڈ کو جسمین ٹیسٹیکل کی اصلی گورکھ دہندہ کی قسم کی پیچیدہ خونی رگ یا آرٹری ہوتی ہے۔ سب ملحقہ اشیاء کارڈ کی شیتہ اور نرو وغیرہ سے علیحدہ کر کے کیٹ گٹ سوچر اس طور سے لگایا جاتا ہے جس سے گرہ پھسلکر آرٹری کے موہنہ یعنی کٹنے ہوئے سرے سے علیحدہ ہو کر جریان خون نہ جاری کر دیوے۔ جسکے لئے سب سے بہتر ترکیب یہہ ہی کہ سوچر لگانے وقت آرٹری کے اوپر کے کنکٹو ٹشو کو ایک طرف تھوڑا سا ہاتھ سے اکھٹا کر کے نیڈل کو آرٹری اور اُس ذرا سے اکھٹا کئے ہوئے کنکٹو ٹشو کے درمیان سے گذار کر سوچر لگانا چاہئے۔ لیکن سرجیکل ناٹ یعنی جراحی والی گرہ خوب مضبوطی سے لگانی چاہئے تاکہ پھسل نہ جاوے۔ چونکہ کیٹ گٹ بہت ہی نرم اور لچکیلی ہوتی ہے۔ لہٰذا اُسکے گانٹھ دینے مین اور بھی ذرا زیادہ احتیاط اور مضبوطی عمل مین آنی چاہئے۔ اس طرح کنکٹو ٹشو سوچر لگی ہوئی کو پھسلنے اور سرکنے سے باز رکھیگا۔ اور اپنی اور آرٹری کے درمیان مین گرہ کو اٹکائے رکھیگا۔ جس سے ہمورج کا خدشہ رفع ہو جائیگا۔ اس طرح سوچر سے فارغ ہونے کے بعد گرہ سے نیچے ٹسٹیکل کو کارڈ سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اور اُسوقت خصیہ کو علیحدہ کرتی ہے مرکری لوشن سے جو کہ $\frac{1}{1000}$ کی طاقت کا بنا ہوا پہلے سے موجود اور تیار رکھا جاتا ہی خصیہ کے کٹے ہوئے سرے اور فوطہ کے اندر کی کھلی جگہ کو خوب اچھی طرح سے دھویا اور ڈس انفکٹ کیا جاتا ہے۔ تاکہ میل وغیرہ اگر اتفاق سے لگ گیا ہو تو صفائی اور دُھل جاوے۔ یا بہت باریک فارم بانڈی اگر بذریعہ ہوا کے اوڑ کر بوقت اپریشن کرنیکے فوطہ کے اندر چلا گیا ہو۔ یا کسی قسم کا آرگے نیزم ہی موجود ہو گیا ہو تو مر جاوے۔ اس طرح ڈس انفکٹ شدہ فوطہ بغیر ٹانکے یا سوچر لگائے کے آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اسی طریق مذکور پر دوسرا خصیہ علیحدہ اور ڈس انفکٹ کر کے آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور اپریشن ختم ہونے کے بعد جانور کے ہاتھ پاؤن وغیرہ کھولکر کھڑا ہونیکی اجازت دیجاتی ہے اور بعد کھڑا ہونے کے وہی

سے گوشہ یا تین کونہ فینائل لوشن یا پرچہ فلوئڈ لوشن سے ترکیا ہوا لنگوٹ جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور جسکے اگلے دونون کنارے فلینکس پر سے ہوتے ہوئے سیکرم یعنی کمر پر باندہ دئے جاتے ہین اور تیسرا کنارہ پچھلی دونون ٹانگون کے درمیان سے پیچھے کو ریکٹم کے پاس سے دُم کے ایک طرف لیجاکر کمر پر پہلے گانٹھ کے پاس باندہ دیا جاتا ہے۔ بعدازان جانور کو بحفاظت تھان کے اندر احتیاطاً باندہ دیا جاتا ہے تاکہ تکلیف اور بے چینی سے کود پھاند کر جریان خون کے جاری ہونے مین مدد نہ دیوے اس موقعہ پر اگر جانور کو پانی پینے کی خواہش ہو تو سرد پانی پلانا بہت بہتر اور فائدہ مند ثابت ہوگا کیونکہ سرد پانی پلانے سے جریان خون کے بند کرنے مین اگر اتفاقیہ ایسا موقعہ پیش آجاوے تو مدد ملتی اور خون کے بند ہونیکی بہت اُمید ہے (لیکن سرد پانی کا پلانا اور احتیاط سے باندہنا یہان عمل مین نہین لایا گیا) کیونکہ سرد پانی پلانے سے جانور کا ٹمپریچر کم ہو جاتا ہے کھانے کے لئے مریض کو سبز گھاس ملنا چاہئے۔ عام مریض قدرتی طور پر مبتلا مرض ہوتے ہین۔ لیکن یہ ہماری دستکاری اور ذہانت طبع کا خود ساختہ مریض ہوتا ہے۔ لہذا آیندہ اختہ شدہ جانور کے لفظ کے بدل مریض لکھا جاویگا۔ اختہ ہونیکے بعد مریض کو زیادہ سے زیادہ تین دن تک لیٹنے کی اجازت نہین دینی چاہئے جسکا لحاظ کرنا اور عمل مین لانا بھی ضروری ہے۔ عمل جراحی کے ۲۴ گھنٹہ بعد مریض کے فوطون کے اندر کھوکھلی جگہ کا ملاحظہ کیا جاتا ہے اور وہ اس طرح پر عمل مین آتا ہے۔ کہ اوّل معالج یا جراح یا ڈرایسر جسکے سپرد یہ کام کیا گیا ہو اپنے ہاتھون کے ناخنون کو اوترواکر (تاکہ ناخنون کے اندر کے میل تک کا گمان زخم کے اندر جانے اور سرایت کرکے ہرج ڈالنے کا نہ رہے) اور گرم پانی اور صابن سے خوب دھوکر اور ڈس انفکٹ لوشن سے ڈس انفکٹ کرتا ہے۔ من بعد ڈس انفکٹ شدہ ہاتھ کی انگشت شہادت کو فوطہ کے اندر لیجاکر خون کے تھکہ یعنی کلاٹ کو جو قریب قریب آدھ آدھ اونس یا اس سے بھی کم ہوتا ہی نکال ڈالا جاتا ہے۔ اور کارڈ کا کٹا ہوا سرا یا کنارہ اگر دیوار فوطہ سے جوڑ اور چسپیدہ ہو گیا ہو تو اسے انگشت شہادت کی نرم اور بہت آہستہ اشارہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ جب بلڈ کلاٹ اور کارڈ کا دیوار فوطہ سے جڑا ہوا کنارہ علیحدہ ہو چکا۔ تو مرکری لوشن ۱/۱۰۰۰ والی طاقت کے لوشن سے پچکاری کرکے

زخم کو اندر عمدہ طور سے دھو اور صفائی کرکے فوطہ کے اوپر پنیس کو آزاد چھوڑ کر اُسی سنہ گوشہ لنگوٹ کو جو خون سے پُر اور لتھڑ پتھڑ گیا ہوا ہوتا ہے۔ خوب دھو اور فینائل لوشن سے تر کرکے مذکورہ بالا طریقہ سے باندھ کر مریض کو باندھ دیا جاتا ہے۔ جو بعد سہ یوم گذرنے کے کھلا آزاد اڑ گمرہ مین چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اِس طرح دو تین یوم تک کارڈ کے کٹے ہوئے اور علیحدہ شدہ کنارہ کو خوب اچھی طرح پانی اور پچکاری سے دھو کر اور انیٹی سیپٹک لوشن سے اچھی طرح ڈس انفکٹ کرکے بذریعہ اُنگلی صرف ایکدفعہ صبح کیوقت دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہی۔ لیکن مرکری لوشن یا کسی اور انیٹی سیپٹک لوشن کی پچکاری دو تین وقت دن مین ضرور ہونی چاہیے اور جتنی دفعہ پچکاری کیجاوے۔ اوتنی ہی دفعہ لنگوٹ کو دھو کر اور فینائل لوشن سے تر کرکے ذرا ڈھیلا باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ سخت باندھنے سے فلیکس پر زخم ہو جایا کرتے ہین۔ اسی طرح دو تین یوم تک ملاحظہ کرنے سے جب یقین ہو گیا کہ اب کارڈ کا دیوار یا خول فوطہ سے پیوست ہونیکا خدشہ نہین رہا۔ تب اُنگلی کو بھی فوطہ کے اندر ڈالنے کی ضرورت نہین رہتی۔ صرف دو سہ بار انیٹی سیپٹک لوشن کی پچکاری کرنی اور مریض کو رول کرانا اور ٹہلانا کافی ہوتا ہے۔ اور انٹی سیپٹک لوشنون سے مرکری لوشن کو اسواسطے ترجیح دیجاتی ہے کہ اوّل تو ارزان ہے۔ دوسرے پچکاری لگانے کے بعد فوراً ہی زخم کو خشک کر دیتا ہے۔ اور پیپ وغیرہ پیدا نہین ہونے دیتا۔ اس طرح سے اگر خوب احتیاط عمل مین لائی جاوے۔ اور میل و گرد و غبار تک کا نام فوطہ کے اندر نجانے پاوے۔ تو ہرگز ریم یا پیپ وغیرہ پیدا ہونے نہین پاتی اور مریض ۱۰ یوم مین یا زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ مین بغیر کسی قسم کی تکلیف یا خدشہ کے بالکل صحتیاب ہو سکتا ہی۔ اگر زخم مین پیپ پڑ جاوے جس سے صحتیاب ہونے مین وقفہ پڑیگا اور دیر لگیگی۔ تو عامل یا ڈریسر پر الزام عائد ہوتا ہے اور ہونا چاہیے کہ اُس نے صفائی کی احتیاط عمل مین نہین لائی۔ اِس جگہ مین جو یابو اختہ ہوا تھا۔ وہ تین ہفتہ سے کچھ زیادہ مین اچھا ہوا تھا جسکی وجہ یہ ہی کہ اسمین کیٹ گٹ سوچر کے بجائے سلک لیگیچر کا استعمال کیا گیا تھا۔ چونکہ سلک لیگیچر کیٹ گٹ لیگیچر کیطرح جلد ریب سارب اور جذب نہین ہو سکتا۔ لہذا عنبر جنس یا غارن باڈی کی طرح ہونے سے پیپ جاری ہو گئی جس سے اندمال زخم مین کچھ عرصہ زیادہ صرف ہوا لیکن ہیلو نہین

چار یوم سے زیادہ پچکاری دینے کی ضرورت محسوس نہین ہوئی۔ کیونکہ چوتھے روز پچکاری کا سرا زخم کے اندر داخل نہین ہوسکتا تھا۔ گویا پانچوین یوم تندرست ہوگئے۔ ان ہرسہ جانوران کے دیگر مہلک امراض سے ان کو لیسٹ کرنے اور مرنے کے بعد پوسٹ مارٹم کرنے پر زخمون کے بالکل اچھا ہوجانیکی کامل تصدیق ہوگئی۔ اس اپریشن مین حسب ذیل فواید ہین :-

(۱) اوّل زیادہ اوزارات کے سوائے دو ایک خمدار سوئی یعنی نیڈلون کے اور چاقو اور ایک کسٹریشن سا یعنی اختہ کرنیکی چھوٹی آری کے (لیکن بجائے کسٹریشن سا کے کند چاقو استعمال مین لایا جاسکتا ہی) اور کسی اوزار کی ضرورت نہین۔

(۲) دویم ہیمورج یعنی جریان خون کا بہت کم اندیشہ ہے۔

(۳) سویم جانور معالج۔ اور ڈریسر وغیرہ کو بہت کم تکلیف اور اپریشن کا بہت جلد سہولیت سے انجام پانا۔

(۴) چہارم ٹانکے یا سوچر لگانے اور زخم کے اندر روئی یا ٹو وغیرہ لگانیکی ضرورت نہین۔

(۵) پنجم ورم کا بہت کم ہونا اور بدین سبب سینک کا استعمال مین نہ آنا اور پانی گرم کرنے اور سینک وغیرہ کی تکلیف سے نجات پانا۔

(۶) ششم زخم مین پیپ کا نہ پیدا ہونا جس سے ایک تو غلاظت نہین ہونے پاتی اور جب غلاظت نہ ہوئی تو مکھیون کے تکلیف نہ دینے اور تنگ نہ کرنے سے محفوظ۔

(۷) ہفتم جانور کا بغیر تکلیف کم سے کم دس یوم مین اور زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ مین بالکل صحتیاب ہوجانا

(۸) ہشتم زیادہ ادویہ اور مراہم وغیرہ کی ضرورت نہین۔

(۹) نہم جتنے جلدی اور بغیر تکلیف مریض صحتیاب ہو اُتنے ہی جراح اور سرجن کی تعریف اور نیک نامی

ایک جملہ معترضہ جو اصل مضمون سے رہ گیا ہے اور جسکا اس جگہ ذکر کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہی کہ کسٹریشن کی اصل پریشن مین معہ دیگر اقسام کے اپریشنون کے جو اختہ جانورون مین استعمال ہوتے اور عمل مین لائے جاتے ہین یہ بات ضروری اور مقدم ہونی چاہیئے۔ اور جیسا کہ ہمارے واجب الفخر اور لایق

موجد مسٹر واکر صاحب بہادر ویٹیرنری سرجن حال اسٹیٹ بکٹیریولاجسٹ ارقام فرماتے ہین اور زور دیتے ہین کہ جانور کو ہمیشہ کلوروفارم سے بیحس یا بیہوش یا بیخبر کرنے کے بعد اپریشن شروع کرنا چاہیئے۔ جو تجویز بہت ہی ٹھیک اور مناسب اور مفید معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ارقام فرماتے ہین کہ جو جانور بغیر کلوروفارم کے بے حس یا بیہوش کرکے اختہ کئے جاتے ہین۔ وہ عموماً ایسے شاق اور سخت ناقابل برداشت صدمہ سے ڈرپوک ہوکر اپنی قدرتی دلیری۔ مردانگی اور حوصلہ وجرءت کھو بیٹھتے ہین۔ جو واقعی اور بغیر چون وچرا اور نکتہ چینی کے قابل تسلیم ہی۔ اور چونکہ ہماری گورنمنٹ کو بروقت جنگ لڑائی اور مُہم کے فوجی ضروریات کے لئے اختہ جانوران کا ہونا از حد ضروریات سے ہے۔ کیونکہ اختہ جانور نرم مزاج اور صابر ہوتا ہی۔ شرارت نہین کرتا۔ گھوڑیون مین باندہنے سے کسی قسم کا دنگہ فساد اور دُند نہین مچاتا۔ جہان چرنے وغیرہ کیلئے چھوڑ دیا جاوے تو آرام سے چرتا رہتا اور دھنگا مشتی نہین کرتا اور ٹاپین مار مار کر خاک و دُھول نہین اوڑاتا اپنے جسم مین بنا اور فربہ وچست وچالاک رہتا ہے۔ علاوہ اسکے ایسا موٹا بھی نہین ہوجاتا کہ زیادتی کام پر مارے پسینہ کے بھیگی روئی کی طرح پچک جاوے اور نہ اسقدر دُبلا ہی ہوجاتا ہے کہ کام کیوقت ہمت ہار دیوے۔ بلکہ اشارہ پر پُھرتی سے چوکس ہوکر ہرن کی طرح چھلانگین مارتا اور بارہ سنگا کی طرح چوکڑیان بھرتا ہوا اسوار کے مرض کے موافق ہوا ہوجاتا ہے۔ اور نر جانور کی نسبت دیرپا اور مدت تک کام دیتا ہے۔ کیونکہ اختہ جانور کا حیوانی جوہر نر اسپ کی طرح ضایع نہین ہوتا رہتا ہے۔ یہہ ہی وجہ ہی کہ گورنمنٹ کی فوجی ضرورت کیلئے اختہ جانور کا ہونا از حد لازمی اور ضروری امر ہے جس سے اپنا کام بسرعت انجام پاتا ہے اور دشمن کو خبر تک نہین ہوتی۔ اسیوجہ سے رسالجات توپخانجات اور ٹرنسپورٹون وغیرہ مین کُل نر جانور اختہ کئے جاتے ہین۔ چونکہ یہہ کل جانور بغیر کلوروفارم کے بیہوش کئے اختہ کئے جاتے ہین جس سے ذراسی بات پر بدک جاتے ہین اور لکڑی کی کھنٹی یا دراسے کمبل کے ٹکڑے کو راستہ مین پڑا دیکھنے سے کان کھڑے کر لگام ہاتہ مین دبا فرفر کرتے اور فراٹے مارتے دہنے بائین کودتے پھاندتے اور چھلانگین مارتے ہوا ہوجاتے ہین اور بعض بجائے بھاگنے کے پیچھے کو ہی کتے کی طرح دُم دبا کر ہٹتے جاتے ہین۔ چاہے کتنا ہی دم دلاسا دیا جاوے لیکن انکا قدم آگے کو ہرگز نہین

پڑنے کا۔ چاہے پیچھے خندق یا کوئے مین ہی گر پڑین۔ اگر اس موقع پر اسوار پورا ماہر اور فن اسواری سے
آگاہ نہ ہو تو جان کے لالے پڑ جاتے ہین۔ اور بعض دفعہ بلکہ زیست سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے جس کے
ہزارون وقوع اور حادثہ پیش آ چکے ہین عموماً اخبارون اور دیگر ذریعون سے دیکھا جاتا اور معلوم پڑتا ہے
کہ آج فلان صاحب گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ آج فلان صاحب گھوڑے سے ڈر کر بے تحاشا بھاگنے سے
راہی ملک بقا ہوئے آج فلان صاحب کے سر مین چوٹ آئی۔ آج فلان صاحب کی ٹانگ ٹوٹ گئی حال کے
جنگ تیرہ مین ہی سنا گیا تھا کہ ایک پادری صاحب کا گھوڑا کسی چیز سے ڈر کر ایسا اور اتنی دور فاصلہ پر بھاگ
گیا کہ سرحد سے پار ہو گیا جو مشکل سے قابو مین لاکر اور پھر ایسے خوفناک وقت مین بہت کوشش اور دیر کے بعد
واپس لایا گیا۔ جب فوجی ضروریات کے لئے اختہ اور دلیر و نڈر گھوڑون اور جانورون کا ہونا لازمی اور
ضروری پایا گیا تو یہہ بھی ضروری ہوا کہ ایسے جانورون پر نڈر۔ بہادر۔ باحوصلہ اور باجرءت بنانیکے
لئے کلوروفارم کا استعمال ضرور کیا جاوے۔ جبکہ گورنمنٹ سفید رنگ کا گھوڑا رسالجات و توپخانجات تک
مین بدین غرض بھرتی نہین کرتے کہ وہ دور سے غنیم کی نظر مین آ جاویگا اور دشمن فاصلہ سے پہچان کر نقصان
پہونچاویگا۔ قصہ مختصر اس نقص کو رفع کرنے کیلئے بہت ہی ضروری ہے کہ ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے
ہمراہ ایک آزمودہ کمپونڈر یا مددگار رکھا جاوے۔ جو اختہ کرنیکے وقت علاوہ دیگر کاروبار کے کلوروفارم کے
اثر کا بھی خیال رکھے نیز دیگر جراحی اور اپریشنون اور دیگر اہم کامون مین مدد دیوے چونکہ گورنمنٹ کو سب سے
اول اور سب سے بڑھکر فوجی ضروریات کی ضرورت ہمیشہ مقدم مد نظر رہتی ہے جن ضروریات مین سے ایک اختہ
جانور کا ہونا بہت اشد ضروری ہے چونکہ یہہ کام واحد شخص سے انجام نہین پا سکتا۔ لہذا خاکسار گورنمنٹ کی
حضور مین زور سے سفارش و گذارش کرتا اور رائے پیش کرتا ہے کہ ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو ایک ایک
مددگار ضرور ملنا چاہیئے۔ جو منجملہ دیگر امور کے یعنی دورہ پر ہمراہ رہنے اور اوزارات وغیرہ صفائی سے رکھنے کے
کمپونڈر اور ڈریسر کا کام بھی دیگا۔ نیز ہونڈر ریسٹ کے ٹیکا مین مدد دینے کے لئے جو حال مین جاری ہوا
ہے اور جسکے لئے کل ملک ہندوستان کے ویٹیری نیری اسسٹنٹون کو جاننا اور سیکھنا ضروری ہوگا۔
جسکے لئے بھی اشد ضروری ہوگا کہ ایک آزمودہ کار و ہیکل مددگار جانورون کو پکڑنے باندھنے اور ٹیکا لگوانے

کے لئے ضروری ہمراہ ہو۔ اُمید ہی گورنمنٹ ضرور گہری نظر اور پوری دلی غور سے توجہ مبذول فرما کر
ہر ایک ویٹیرنری اسسٹنٹ کے ہمراہ ایک ایک مستقل مددگار منظور فرمائیگی جس سے آخر الامر سرکار کو ہی
خریداری عمدہ اخنۃ جانوران مین فائدہ پہونچیگا۔ جو بوقت جنگ ایک اعلیٰ اور اہم کام کو سرانجام دیکر سب سے
بڑی ضرورت کو پورا کر اور گورنمنٹ کے دشمنون کو زیر کر کے گورنمنٹ کا بول بالا اور والدہ مہربان ملکہ معظمہ
قیصر ہند کا دشمنون کے مُلک پر جھنڈا لہرانیکا باعث ثابت ہونگے۔ جسکی ہر ایک خیر خواہ و ملازم سرکار
کو دلی تمنا ہے۔

"**نوٹ ایڈیٹر**۔ متذکرہ صدر عمل دستکاری کرنیکے ویٹیرنری لفٹنٹ ڈاکر صاحب بیشک
بڑے زور سے سفارشی ہین لیکن جہانتک میرا اپنا تجربہ ہے مین معمولی استعمال کے واسطے اس عمل کو
ٹارشن لگانے کے عمل کی برابر محفوظ نہین خیال کرتا۔"

الراقم شیخ فقیر علی ویٹیرنری اسسٹنٹ فسٹ کلاس ملازم محکمہ
امپیریل بکٹیریولاجیکل لبارٹری مکٹیسر ضلع نینی تال۔ ۸۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

مضمون از طرف کپتان سپنر صاحب بہادر پرنسپل لاہور ویٹیرنری کالج
اور راجہ غلام حسن خان صاحب ہوس سرجن ویٹیرنری کالج لاہور

ڈنٹل فسچولا

دانت کے ناسور سے ایک ایسا ناسور مراد ہی۔ جو بیرونی ہو اور دانت کی جڑ یا دانت کے خانے
کے ساتھ راستہ رکھتا ہو۔ یہ جبڑے کی ہڈی کی پیپ دار سوزش کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ جو سوزش پریاسٹیم
کے باعث سے ہوتی ہی۔ جو پریاسٹیم دانت کے خانے کو استر لگاتا ہے۔ جس خانے مین دانت کی جڑ
خوب بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ آپکو یاد رکھنا چاہئے کہ ان خانون مین دانت پریاسٹیم کے ذریعہ نصب ہوئے
ہوتے ہین۔ بیرونی طبق یعنی پریاسٹیم کا دانت کے خانے کو استر لگاتا ہے اور بیرونی طبق دانت

کی جڑ کو ملفوف کرتا ہے۔ اس مقام پر جہان پریاسٹیم جبڑے کی ہڈی کے بیرونی سطح کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ وہان مسوڑہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس کا جوڑ غیر اشیاء کو خانے مین گھسنے سے روکتا ہے۔ ایری اولر پری آسٹائی ٹس پریاسٹیم کے اس حصہ کی سوزش ہوتی ہی جو دانت کے خانے کو استر لگاتا ہے۔

یہ بیماری دو قسم کے اسباب سے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً مسوڑے کو چوٹ لگنے سے یا دانت پر سے مسوڑے کا جدا ہوجانا تا کہ خوراک وغیرہ دانت اور مسوڑے کے درمیان گھس جائے اور پیپ دار سوزش پیدا کرلے اور اس سے وہان پر پریاسٹیم دانت سے جدا ہوجاتا ہے اور دانت کو اسکے خانے مین ڈھیلا کردیتا ہے۔

دوسرا باعث یا سبب پہلے اور دوسرے مولر دانتون مین پایا جاتا ہی۔ اور جبڑے کے نچلے کنارون پر بیرونی چوٹ یا صدمے کے باعث سے ہے۔ دانت کا ناسور اسلئے دانت کے خانیکی پری آسٹائی ٹس کا نتیجہ۔ ہڈی کے پتلے طبق پر سوزش ہوجاتی ہے اور اس طبق سے خانہ دانت بنتا ہی اور اسکی سوزش ہڈی کے میڈلے یا گودے پر پہنچ جاتی ہی۔ ہڈی کے باہر کی طرف جو پریاسٹیم لگا ہوا ہوتا ہے وہ بھی ماؤف ہوجاتا ہی اور اسکا نتیجہ پری اسٹائی ٹس ہوجاتا ہے۔ ہڈی باہر کی طرف پھولجاتی ہے۔ آخرکار پیپ ہڈی کے اندر سے پھوٹ پڑتی اور دانت کا ناسور اس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بعد خارج ہوجانے پیپ کے انگور بنتے ہین۔ اور پھر ایک تنگ راستہ یا ناسور رہتا ہے۔ جو دانت کی جڑ تک چلا جاتا ہے۔ یہ صورت جاری رہتی ہی۔ اور تھوڑی سی پیپ جیسا کہ معمولی ناسور سے نکلتی ہے نکلتی رہتی ہی۔ جو ان گھوڑون مین دانت کا ناسور اکثر واقع ہوتا ہے۔ اور یہ پہلی اور دوسری مولر ڈاڑھ کو ہوتا ہے۔ تیسری ڈاڑھ کو کم ہوتا ہے۔ اور نچلے جبڑے مین بہ نسبت اوپر کے عام ہوتا ہے۔ ایک چوتھی پانچوین اور چھٹی ڈاڑھ جو کہ مین عام نہین لیکن کبھی کبھی ہوجایا کرتا ہے جب اوپر کے جبڑے مین ہو تو سوپیریر میگسلری سائینس مین کھلتا ہے یا نتھنے مین کھلتا ہی۔ جس سے سائینس مین پیپ بھر جاتی ہی۔ اور اوزینہ ہوجایا کرتا ہے اور بدبو اسمین خصوصیت رکھتی ہے

اسباب۔ فیچولا کے پہلے دانت کے خانیکا پری اسٹائیٹس ہوتا ہے اور یہ جبڑے کی شکست یا چوٹ سے پیدا ہو سکتے ہین۔ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ یہ تنگ یا تیز کنارے والی کہر لیون کے استعمال سے بھی نچلے جبڑے مین پیدا ہوتے ہین۔ اس قیاس کی مین تائید کرتا ہون۔ کیونکہ مین نے اس قسم کے بیمار دیکھے ہین۔ جو دانت کے خانیکی خالص بیماری سے تعلق نہین رکہتے تھے۔ بلکہ نچلے جبڑے کے نچلے کناری کی بیرونی چوٹ کی طرف انکا تعلق پایا جاتا تھا۔ اس قسم کے بیمارون مین دانت کی جڑ نئے سیمنٹ یا گودنے کے جمع ہو جانے سے موٹی ہو جاتی ہے۔ اور ایسے دانت کا نکالنا بہت مشکل یا غیر ممکن ہو جاتا ہے۔

علامات۔ اسمین ایک چھوٹی سی پیک کی شکل کا گڑھا بہت جلد پایا جاتا ہے یہ گڑھا نچلے جبڑے کے زیرین کنارے پر ہوتا ہے۔ یا اگر اوپر لے جبڑے مین ہو تو پہلے دو جاڑ ہونمین ہوتا ہے سلائی داخل کی جاوے تو وہ سخت شے دانت یا ہڈی پر لگتا ہے۔ باہر کے کنارے کے گرد ہڈی متورم ہوتی ہے۔ خوراک کے چبانے مین ہمیشہ کچھ مداخلت نہین ہوتی۔ اخراج جو ناسور سے نکلتا ہے بدبودار ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ایک سے زیادہ ناسور بھی ہوتے ہین۔

فال مرض۔ بیمار دانت کا نکالنا بڑا ضروری ہے۔ جب نیچے کی ڈاڑھین بیرونی صدمہ سے مریض ہون تو کبھی کبھی شفا بدون دانت نکالنے کے بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن اس موقعہ پر بھی کیریز والی جڑ سے پیپ کا بنا جاری رہتا ہے۔ اور شفایابی نہین ہوتی۔ ہماری رائے ہے کہ بہت سا وقت اور تکلیف رفع ہو جائیگی۔ اگر دانت کو فوراً نکال دیا جاوے۔

جب اوپر کے جبڑے مین ناسور ہو۔ تو دانت کا نکالنا ضروریات سے ہے اگر ناسور بالائی جبڑے کی سائینس مین یا نتھنے مین کھلے تو دانت کو نکالنا چاہیئے اور سائینس کو ٹریفائن کرنا چاہیئے۔ بعض بیمارون مین ناسور نتھنے مین کھلتے ہین اور ٹربی نیٹڈ ہڈیان بیمار ہو جاتی ہین ایسے بیمارون مین فال مرض اچھے نہین۔ انہی بیمارون مین ناک کا اخراج بعد نکالنے دانت کے جاری رہتا ہے۔ اور اسمین ہڈی کی پیپ کی بدبو ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ٹربی نیٹڈ ہڈی کے ٹکڑے ناک کی پیپ کے ساتھ

نکلنے لگتے ہین۔ تاہم نکروسس اگر نہ ہوا ہو۔ تو شفا بعد نکالنے دانت کے ہوسکتی ہے۔ لیکن ان خراب بیمارون مین پہلے فال بتلانا آسان نہین۔ علاج کی کوشش بدون دانت نکالنے کے کرنی چاہیئے۔ اگر یہہ مرض بیرونی صدمہ سے پیدا ہوا ہو اور کوئی بڑی تکلیف جانور کو نہ ہو۔ اور اگر دانت مین بھی کوئی پتہ مرض کا نہ لگے تو جراحی کے عام اصولون پر چلنا چاہیئے۔ سائینس کو ڈھونڈ ڈالنا چاہیئے۔ اور اسکی دیوارون کو چاقو سے چھیل دینا چاہیئے یا نوک دار داغ سے جلا دینا چاہیئے۔ یا ایسے کاسٹک سے جلا دینا چاہیئے جیسے ایک اور دس کی طاقت کا کلورائڈ اوف زنک سلوشن۔ اگر دانت یا خانہ دانت مریض ہو تو دانت کو نکال دینا چاہیئے۔ پھر زیادہ توجہ کی ضرورت نہین ہوتی اور شفا ٹو کا پلگ لگانے سے جو ڈس انفیکٹنٹ ہو ہوسکتی ہے۔ اسکو روزمرّہ نکال کر صاف کرنا چاہیئے۔

کیس ڈنٹل فسچولا نمبر ۱

مورخہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۶ء کو ایک راس اسپ ڈن سی بی گلڈنگ ملکیۃ مسٹر روزڈن بیرسٹرایٹ لا لاہور بغرض معالجہ زخم نور جاہ ہسپتال ہذا مین لایا گیا اسوقت زخم کی مفصلہ ذیل حالت تھی۔

زیرین جبڑہ کے دہنی طرف قدرے ورم تھا اور ایک چھوٹا سا زخم معلوم ہوتا تھا اور اُس سے بدبودار اخراج جاری تھا۔ مینے مریض کو باقاعدہ پوزمال سے کھڑے کھڑے قابو کرکے زخم کا سلور پروب سے امتحان کیا تو صرف زیرین جبڑے کی ہڈی تک سائنس معلوم ہوتا تھا اور پروب نکالتے پر جو ڈسچارج تھا سخت متعفن بدبودار تھا جس سے یقین ہوتا تھا کہ ضرور ہڈی مریض ہے۔ پس جانور کو اسپتال ہذا مین داخل کیا اور جناب صاحب پرنسپل بہادر دام اقبالہ کے ملاحظہ کا منتظر رہا۔

واقعہ ۱۶ جون سنہ ۱۹۱۶ء کو صاحب ممدوح کو مریض مذکورہ بالا کا ملاحظہ کرایا تب صاحب بہادر نے بھی بذات خود پروب سے ملاحظہ فرمایا۔ اور بلنگ آئیرن لگا کر بھی مولر دانتون کا امتحان کیا تو سب دانت تندرست معلوم ہوئے۔ جناب صاحب موصوف بھی میرے متفق الرائے ہوکر فرمانے لگے کہ بیشک یہہ نور جاہ کی ہڈی کا کیریز ہے۔ حکم ہوا کہ کل علی الصباح مریض کو گرا کر ہڈی کے کیریز حصّہ کو بذریعہ ٹریفاین

علیحدہ کردو حسب الحکم شب کو کھانا بند کرنیکی غرض سے چھینکا لگایا گیا تاکہ صبح کو خلو معدہ اپریشن کیا جاوے۔

واقعہ ۷ ارجون ۱۹۱۰ء کو علی الصباح اپریشن شید پر مریض کو طلب کیا اور تمام اوزار و سامان ٹریفاین و بوریکس لوشن (۱-۴۰) کی نسبت کا طیار رکھا مریض کے آنے پر ہابل وغیرہ لگا کر با احتیاط مابین جانب کو گرایا گیا اور کلوروفارم مزل لگا کر کلورافارم سے بیہوش کیا۔ تب زخم کے مقام کو انٹی سیپٹک لوشن سے دھوکر اور بال اُسترے سے صاف کر کے سلور پروب سے دوبارہ امتحان کیا تو پروب تقریباً ۲½-۳ انچہ تک گذرتا تھا جس سے خیال ہوا کہ شاید پروب موبنہ کے اندر مسوڑون کو چھید کر گذرا ہے مگر موبنہ کا جو بالنگ آیرن لگا کر اندر سے ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ مسوڑہ وغیرہ نہین چھیدتے بلکہ ڈنٹل کیویٹی مین گذرنے کا یقین ہوا بدین خیال ٹریفاین نامناسب سمجھکر تیسرے مولر کو بذریعہ مولر فارسس کے نکالدیا اور ہڈی کے مریض حصہ کو ٹریفاین سے علیحدہ کیا گیا تاکہ اخراج باسانی ہوتا رہے اور جب علیحدہ شدہ مولر کا ملاحظہ کیا تو اسکے ڈنٹل کیویٹی مین تقریباً ایک انچہ کے لنبا سائینس تھا اور اُسسے سخت بدبو آتی تھی اور کیویٹی مذکور بالکل سیاہ تھی جنکو دیکھکر ڈنٹل فسچولا کا بالکل یقین ہوگیا۔ اب مریض کو باقاعدہ ہابل وغیرہ لگا کر ہوش مین لایا گیا اور ایک ہوادار تھان مین رکھکر جوکر کی خوراک دینے کی ہدایت کی گئی۔ جب دس بجے پرنسپل صاحب بہادر براے ملاحظہ ہسپتال تشریف لائے اور مریض مذکورہ بالا کے تھان سے گذرے تو مین نے عرض کیا کہ اس مریض کا تیسرا مولر بذریعہ اپریشن لگایا گیا ہے اور مولر مذکور کا بھی ملاحظہ کرایا۔ مولر کو صاحب بہادر دیکھکر بہت خوش ہوئے اور میری محنت و جانفشانی کی داد دی اور فرمایا کہ اگر یہ نہ نکالا جاتا تو مریض کا اچھا ہونا ناممکن تھا۔ اور مریض کی خبرداری کے لئے ایک فوجی طالب علم۔ محمد احسن نواز کی ڈیوٹی مقرر کی اور حکم دیا کہ چینوسل سلوشن سے صاف کر کے ٹنکچر مر کی بتی لگاؤ اور بعد خوراک کہلانے کے بھی تین یا چار دفعہ دن مین بوریکس لوشن سے صاف کر کے پلگ مذکورہ بالا لگا دیا کرو۔

یکم جولائی ۱۹۱۰ء کو بعد ملاحظہ پر حکم دیا گیا کہ اب بوریکس لوشن سے بذریعہ اریگیشن پاٹ کے صاف

کرکے جینل سال لوشن کی پلگ لگاؤ اور جسقدر سوراخ تنگ ہوتا جاوے پلگ چھوٹا کرتے رہو چنانچہ زخم کی حالت روز بروز صحتیاب ہوتی رہی۔ اور مورخہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو زخم بالکل مندمل ہوگیا لہذا مریض کو اسپتال ہذا سے ڈسچارج کیا گیا چنانچہ جانور مذکور اپنے مالک کو خوب کام دیتا ہے۔ اور بالکل تندرست ہے۔ التماس جملہ برادران ہم پیشہ کی خدمت مین یہہ ہے کہ جب کبھی ایسا مریض تمھارے مشاہدہ سے گذرے تو اسکو معمولی زخم نہ خیال کرین بلکہ اچھی طرح سے قابو کرکے پروب سے امتحان کرین کیونکہ بعض دفعہ جیساکہ اس کیس سے ظاہر ہے کہ موںہہ کے امتحان سے دانتوںکے سرے تندرست معلوم ہوتے تھے اور جڑ مریض تھی۔ اگر ایسا کیا کروگے تو انشاءاللہ تعالےٰ شل میرے کامیاب ہوگے۔ زیادہ سلام۔

انڈور پیشنٹس ویٹیری نیری ڈسپنسری فیروزپور

کیس نمبر ۱۔ بتاریخ ۱۳ جون سنہ ۱۹۰۰ء ایک بیل سفید دیسی جسکو مرض روماٹائڈ آرتھرائٹس لاحق تھا یعنی بہ سبب وجع المفاصل کے اُسکی مفاصل مین سوزش پیدا ہوگئی تھی۔ مسمے مالا ولد لکھنی خان مالک معالجہ کرانیکی غرض سے لایا۔

علامات۔ چارون پاؤنمین در گھٹنون اور گامچی کی جگہہ سخت ورم تھا۔ اور بباعث سوزش کے جوڑ گرم ہورہے تھے۔ جانور چلنے پھرنے سے مجبور۔ تھرمامیٹر (مقیاس الحرارت) لگانے پر معلوم ہوا کہ جانور کو بخار بھی لاحق ہے۔ نبض پُر اور تیز تھی۔

علاج۔ سالیسیلین ۲ ڈرام اِنگچوری (چٹنی) کے طور پر صبح وشام دیا گیا۔ اور جوڑونپر چال موگرہ کا تیل لگایا گیا۔ ۲۰ جون سنہ ۱۹۰۰ء کو ادویہ مذکور کا استعمال موقوف کیا گیا۔ اور پٹاسی آیوڈائڈ ½ ڈرام حسب دستور دنمین دو دفعہ دیا گیا۔ یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو آیوڈائڈ آف پوٹاسیم۔ کی مقدار نصف کیگئی۔ اور ۱۵ جولائی تک اسی طریق سے دوائی کا استعمال رہا۔ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو جانور اسپتال سے ڈسچارج کیا گیا۔

دیسی نسخہ۔ اگر بیماری اگیوٹ یعنی بصورت حاد لاحق ہو۔ تو ذیل کا نسخہ تین مرتبہ دنمین دینا مفید ہے قلمی شورہ۔ ۲ تولہ + کافور۔ ۲۰ ماشہ + سفوف میٹھا تیلیہ۔ ۲ رتی + شیرہ حسب ضرورت

بگل دواؤنکو بلو یک کرکے شیرہ کے ساتھ ملا دیوین۔ اِس بخار اور درد کو بہت فائدہ ہوتا ہی۔ اور جوڑون پر کافور روغن تارپین اور میٹھا تیل ملاکر ہر روز خوب مالش کرین۔ بعد اُسکے پٹی لگا دیوین۔ مگر ایسی ترکیب سے کہ ہوازدگی کا احتمال پیدا نہوسکے۔ بلکہ ایسی مریض کا تمام بدن اور جوڑونکو خاص کر سردی اور ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اور اُس صورت مین جبکہ ادویہ مذکور ہمکو دستیاب نہون یعنی جانور اگر ایسی جگہ پر مریض ہوجاوے جہانکہ ہمکو کسی قسم کی دوا نہین ملسکتی۔ اور جانور کی یہہ حالت ہوکہ جوڑ متورم اور سخت درد کرتے ہون اور بباعث شدت درد کے جانور سے چلا پہرا نجاتا ہو تو اُس صورت مین ہم فصد لینگے۔

بدانست احقر بیلونکی اِس بیماری مین فصد کا لینا ایسا سریع الاثر علاج ہی۔ جسکو تمام انگریزی اور دیسی ادویہ سے (جوکہ اِس بیماری مین دیجاتی ہین) ترجیح دینی عین فرض ہی۔ خاکسار کو اکثر ایسے موقعہ پر جبکہ جانور بباعث درد۔ اور ورم دَو دَو دن تک زمین پر بے بس اور مجبور حالت مین پڑے رہے ہین فصد لینے کا اتفاق پڑا جسکا ہاتھون ہاتھ فائدہ ہر ایک موقعہ پر یہہ ظہور مین آیا۔ یعنی ادھر ابھی مریض جانور کے خون کا اجرا موقوف ہونے نہین پایا تھا کہ جانور اوٹھ کھڑا ہوا۔ اور صحیح جانور کی طرح سے اُس نے گھاس کھانی شروع کی بنابرین مین زور سے سفارش کرتا ہون۔ اور معلومات بھی یہی اجازت دیتے ہین کہ احاطہ پنجاب کی حاد وجع المفاصل کے مریض بیلونکی فصد لینی بہ نسبت اور اقسام کے علاجونکے ہزارہا درجہ مفید ہے۔ اور جو صاحب اِس امر سے اعتراض کرتے ہون۔ وہ تجربہ کرکے میرے اِس امر کی تصدیق کرسکتے ہین۔

ایضاً کیس نمبر ۲ - ۱۸ جون سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک بیل ساوا ذات دیسی ملکیت نوڑ ولد کپو ہو ملی ساکن بھیلا معالجہ کی غرض سے اسپتال مین داخل ہوا بیل مذکور کو مرض کنجشن آف دی لنگس (اجتماع خون کا پھیپڑونمین) لاحق تھا۔

علامات - اِشتہا مفقود۔ مریض کھانستا تھا۔ تنفس کا فعل سریع تھنے پھیلے ہوئے۔ جانور کی شکل صورت پر پژمردگی چھائی ہوئی تھی۔ نبض پُر اور سخت معلوم ہوتی تھی۔

علاج - داخلی طور پر ذیل کا نسخہ دِن مین دو دفعہ استعمال کیا گیا۔

بھنگ - ۸ ماشہ ۰۰ کافور - ۳ ماشہ ۰۰ پانی - ۴ چھٹانک ۰۰

خارجی علاج چھاتی پر یعنی مریض کی پسلیون پر بطور امالہ مرض کے رائی کا ضماد کیا گیا۔ کھانے کو ہری گھاس دیگئی۔ ۲۱ جون ۱۹۱۰ء کو نسخہ مذکورہ بالا مین نوشادر بقدر یکتولہ ملاکر پلایا گیا۔ ۲۷ جون ۱۹۱۰ء مریض زیادہ بیمار ہوگیا۔ سانس مین اور بھی ابتری ہوگئی۔ اور بباعث درد کے بہت کراہتا تھا اسلئے رائی کا ضماد چھاتی پر دوبارہ لگایا گیا۔ ۳ جولائی ۱۹۱۰ء تک یہی علاج جاری رہا۔ ۴ جولائی ۱۹۱۰ء کو بیل ہر طرح سے صحیح وسالم ڈسچارج کیا گیا۔

کیس نمبر ۳ - بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۱۰ء کو منشی جینتی پرشاد ایجنٹ نقول ساکن شہر فیروزپور بوقت سات بجے شام اسپتال مین میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ میری گھوڑی دردشکم سے سخت بیمار ہی اور کل سے مارے درد کے تلملا رہی ہو۔ اور لحظہ بلحظہ اُسکی حالت ابتر ہوتی جاتی ہے۔ اور ہر چند اسپتال مین لانیکی کوشش کیگئی۔ مگر اس جگہ نہین آسکتی ہی۔ چنانچہ مین اُسکے ساتھ ہولیا اور اُسکے مکان پر پہونچکر مریضہ کا معائنہ کیا۔ ذیل کی موجودہ علامات کی رہنمائی سے معلوم ہوا کہ مریضہ گابھن ہے۔ اور اُسکا گابھ فوت کرگیا ہے۔ گھوڑی بیٹھی ہوئی سخت کوندرہی تھی۔ بائین جانب زمین پر سر کو دھرے ہوئے بدشواری تنفس کو انجام دیتی تھی۔ نبض ۵۶۔ جائے مخصوص سے کچھ حصہ جیر کا نکلا ہوا دکھلائی دیتا تھا۔ سونگھنے سے کسیقدر بو آتی تھی۔ جس سے جنین کے مرجانے کی خبر ملتی تھی۔ یہہ کیفیت دیکھکر مین نے مالک سے دریافت کیا کہ گھوڑی کب سے گیابھن ہو۔ اُس نے لاعلمی بیان کی۔ اور کہا کہ یہہ گھوڑی مین نے حالمین ہی خرید کی ہے۔ مجھے اسکا علم نہین۔

مین نے روغن سے ہاتھ چرب کرکے اُسکی مقعد مین داخل کیا لید کو نکالکر امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ اسکے بطن مین بچہ مرگیا ہی۔ جو کہ غیر طبعی وضع اختیار کرنے سے باہر نہین نکل سکتا۔

وضع قیام جنین - بچہ کے آگے کا دھڑ گھوڑی کی اگاڑی کی جانب اور پیچھے کا دھڑ پچھاڑی کی جانب تھا۔ برخلاف طبعی طور کے جسمین کہ بچہ کا مُنہ ماں کی پچھاڑی کی طرف اور پٹھے کا حصہ اگاڑی کی طرف ہوتا ہی۔ اسکے سوا کمر کے حصہ مین بھی بل آگیا ہوا تھا۔ اول مین نے بڑی مشکل سے

بچہ کو سیدھا کیا بعدہ بڑی احتیاط کے ساتھ چاقو رحم مین لیجا کر اُن پردونکو جنمین بچہ ملفوف ہوتا ہی شگافت دیا۔ اسواسطے کہ بچے کے گلے یا اور کسی حصہ مین پیچ نہ باندھا جاوے۔ اب مین نے بچہ کے اگلے ہر دو پاؤن باہر کی طرف نکالے اور بچہ کی گردن مین ایک مضبوط فیتہ نواڑ کا باندھا۔ جسکے دونو سرے میرے ہاتھ مین تھے فیتہ اور دونو پاؤن کو پکڑے ہوئے مین اس بات کی انتظاری کر رہا تھا کہ جسوقت گھوڑی بچہ خارج کرنے کے لئے زور لگائے تو مین بھی اُسکی امداد کرون یعنی فیتہ اور پاؤن کو آہستہ سے کھینچ لون۔ بیس پچیس منٹ کے بعد گھوڑی نے زور لگایا۔ مین نے بھی اُسکی مدد کرنے کیواسطے فیتہ اور پاؤن کو کھینچنا شروع کیا۔ اس دفعہ مین بچہ نکالنے مین ناکامیاب رہا۔ وجہ اسکی یہ تھی کہ گھوڑی نے کم زور لگایا تھا کچھ وقفہ کے بعد گھوڑی نے پھر زور لگایا۔ مین نے بڑی ہوشیاری سے کھینچنا شروع کیا۔ اس دفعہ بچہ باہر نکل آیا۔ گھوڑی دفعتًا بیہوش ہوگئی۔ مین نے اُسکی تمام آلایش کو گرم پانی سے صاف کیا۔ اور تھوڑے عرصہ کے بعد جبکہ وہ کچھ ہوش مین آئی تو ذیل کا مُسکن درد اور محرک ڈرافٹ پلایا۔ **نسخہ** :-

سپرٹ آف کلوروفارم .. ڈیڑھ اونس + ٹنکچر کینی بن بنڈیکا .. چار ڈرام
سپرٹ ایتھر نائٹرس .. یک اونس + سپرٹ ایتھر نائیٹرس .. یک اونس
اکوا کمفورا .. دس اونس +

کمبل وغیرہ سے گھوڑیکا بدن ڈھانپ دیا گیا۔ غذا کے لئے چوکر کا حکم دیا گیا۔ گھوڑی ابتک اچھی ہے بچہ چھ ساڑھے چھ مہینے کی عمر کا معلوم ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کا کوئی کیس ایسی جگہ ہے کہ جہان انگریزی ادویات مندرجہ نسخہ بالا دستیاب نہو سکین تو مندرجہ ذیل ادویات دیسی نسخہ مذکور کا بدل ہین۔

نسخہ مذکور کا دیسی بدل :- شراب دیسی .. آدھ پاؤ یا چار اونس۔
کافور .. ۱۵ رتی یا ۳۰ گرین۔ + سفوف زنجبیل دو ماشہ یا یکڈرام
اجواین دیسی دو ماشہ یا یکڈرام۔ + جوشاندہ بادیان - آدھ سیر۔
پہلے کافور کو شراب آمیز کرکے بعدہ تمام ادویات ملا کر پلادین۔ اس سے درد کو بہت فائدہ ہوگا۔

اور مریض کی طاقت قایم رہیگی - مناسب ہے تو تین چار گھنٹہ بعد نسخہ مذکورہ کا دوبارہ استعمال کرین -

کوٹو رام وٹیری نیری اسسٹنٹ انچارج شفاخانہ حیوانات فیروزپور -

خواصُ الادویہ

اُمید ہے کہ بشرط زیست ہر سہ ماہی کے ایشو مین دو ایک دیسی ادویات معہ اثر و استعمال و بمعہ نسخجات وغیرہ کہ جہان جہان اور جس جس ادویات کی آمیزش سے یہ استعمال ہوتے ہین واسطے ملاحظہ اپنے پیارے بھائی وٹیری نیری اسسٹنٹان درج ہونے کیواسطے بھیجا کرونگا - اور یہ ادویات وہ ہونگی جو کہ ہمارے روزانہ استعمال مین آتی ہین - اور یہ نسخہ جات وغیرہ گھوڑونکے امراض وغیرہ کے متعلق ہونگے -

ایلوز یعنی ایلوا یا کالا مصبر - ایلوا گھوڑون کے واسطے بے ضرر اور بہت ہی عمدہ جلاب ہے - دیگر اقسام ایلوا کی نسبت باربیڈوز ایلوز نہایت عمدہ ہے - اچھا دیسی ایلوا اکثر اوقات بازار سے بھی دستیاب ہو سکتا ہے - اور اگر بازاری ایلوا کو عمدہ طور پر صاف کرکے استعمال کیا جاوے تو اس سے بھی کسی طرح کی پیچش وغیرہ کا اندیشہ نہین رہتا ہے - اور مین ہمیشہ بازاری ایلوا کو صاف کرکے استعمال کرتا ہون لیکن باربیڈوز ایلوز کا اثر دیگر اقسام کی نسبت یقینی ہے -

اثر - بڑی مقدار کی خوراک مین ایلوا - کیتھارٹک ہے -

میانی مقدار کی خوراک مین ایلوا - ناشٹینگ ہے -

تھوڑی مقدار کی خوراک مین ایلوا - ٹانک ہے -

گھوڑا بچون کے لئے ہر ہفتہ عمر کے واسطے ۵ گرین کے حساب سے -

الٹیریٹو - اگر الٹیریٹو کے طور پر استعمال کی ضرورت ہو تو ایکڈرام سے ۲ ڈرام خوراک ہے - اور اسکو کیلومل - ٹارٹرڈ میٹک نائٹر - جنشن مین سے کسی کے ہمراہ حسب حالت دیتے ہین -

پرگیٹو - پرگیٹو کے طور پر ایلوا اکیلا یا سونٹھ کے ہمراہ دیا جاتا ہے اور بعض دفعہ اسمین کروٹن آئیل یا کیلومل بھی ملا دیتے ہین اور کبھی کبھی لنسیڈ آئیل کے ساتھ ڈرینچ مین ملاکر پلاتے ہین -

ملیلوا کی معمولی خوراک ۴ ڈرام سے ۶ ڈرام تک بطور پرگیٹو کے ہے - اور بعض نرم مزاج گھوڑون پر کم مقدار خوراک سے اثر ہوجاتا ہے - اور مین کبھی زیادہ مقدار مین نہین دیتا -

استعمال بمعہ نسخہ جات کہ جن جن بیماری اور ادویات کے ہمراہ ہوتا ہے

کامن بال - ایلوز - ۵ ڈرام، جنجر - ایکڈرام } ان ہر دو ادویات کو باریک کر کے ہمراہ صابن یا السی اور شیرہ کے گولی بنا کر استعمال کرین -

پرگیٹو ماش - ایلوز - ۸ حصہ، روغن السی ایک حصہ، ٹریکل - ۳ حصہ } ایلوز اور روغن السی کو واٹر باتھ پر خوب عمدہ طور پر پگھلا لیوین - اور جس وقت آگ سے اوتارین اُسی وقت ٹریکل ملا کر تمام اشیا کو عمدہ طور پر ملا لیوین -

یہ ایک بہت ہی سہل اور آسان طریقہ پرگیٹو ماش کا بنا کر ہر وقت واسطے استعمال طیار رکھنے کا ہے - اور بوقت استعمال اسمین ایکڈرام سونٹھ ملا لیوین - خوراک ۶ سے ۹ ڈرام تک -

سلیوشن آف ایلوز - دو اونس، پروف سپرٹ - یک اونس، واٹر - ۱۲ اونس } اوّل ایلوز کو پانی مین بذریعہ واٹر باتھ پگھلا لیوین اور جب سرد ہو جاوے تو سپرٹ ملا دیوین -

محض کسیقدر رول کی قسم کا مادہ تہ نشین ہوگا جسکا کچھ مضائقہ نہین - خوراک ۵ سے ۷ اونس

کالک - سلیوشن آف ایلوز ۵ سے ۷ اونس - ٹنکچر اوپیم یک اونس، سپرٹ ایتھر نائٹرس یک اونس - پانی قدر گرم ۱/۲ پینٹ } بطور ڈرافٹ

اینی سارکا کیواسطے الٹریٹو بال - پرگیٹو ماش ۲ ڈرام، کیلومل یک سکروپل، نائیٹر ۴ ڈرام، وینس ٹرپنٹائین ۲ ڈرام } روزمرہ استعمال کرین حتےکہ امعا آزاد ہون اگر بخار ہو تو ایکڈرام ٹارٹر امیٹک بھی ملا دیوین -

الٹریٹو بال واسطے ریڈیورن - ایلوز یکڈرام، نائیٹر ۳ ڈرام } شہد یا راب کے ہمراہ گولی بنالیوین اور جب تک لید نرم نہو جاری رکھین -

واسطے کنار اور سوزش گلو

ایلوزو	-	یک ڈرام
ٹارٹرامیٹک	-	السی ½ ڈرام
نائیٹر	-	۴ ڈرام

شہد یا راب کے ہمراہ گولی بنالیوین صبح اور شام دیوین - حتی کہ لید صاف ہوجاوے - اسہال کا جاری ہونا اچھا نہین ہے -

واسطے قبض

ایلوز	-	یک ڈرام
کیلومل	-	½ ڈرام
نائٹر	-	۲ ڈرام
ٹارٹرامیٹک	-	یک ڈرام
جنجر	-	½ ڈرام

شہد یا شیرہ مین گولی بناکر صبح وشام دیوین - اور جبتک لید اچھی طرح نرم نہو جاوے جاری رکھین -

دو یا تین دن کیواسطے بند کردیوین - اور اگر بیماری سخت ہو تو پھر جاری کردیوین -

کمزوری معدہ مین جبکہ لید بدبودار ہو

آیلوز	-	ایک ڈرام
جنش	-	۲ ڈرام
کیلومل	-	یک سکروپل
جنجر	-	یک ڈرام
سافٹ سوپ	-	۳ ڈرام

دو یا تین دفعہ ہفتہ مین حتےاکہ بیمار روبصحت ہو -

کف بال -

آیلوز		یک سکروپل
کیومل		″
ٹارٹرامیٹک	-	½۱ ڈرام

گولی کے طور پر پرانی کھانسی مین بہت مفید ہے -

ایلم - پھٹکری - پھٹکری خواہ داخلی یا خارجی طور پر استعمال کیجاوے - ہر دو صورت مین اسٹرنجنٹ ہی - خوراک ۲ سے ۴ ڈرام - یہ ڈایابٹیز - ڈایریا اور ڈیسنٹری کی بیماریون مین استعمال کیجاتی ہے - یہ افیون اور دیگر ایرومیٹک ادویات کے ہمراہ استعمال کیجاتی ہے -

ایلم پوڈر	۲ ڈرام
گرم دودھ	ایک پینٹ

سخت اسہال کے بعد اسکو دینا بہت مفید ہے -

اور اسکو اصطلاح مین ایلم دہی کہتے ہین -

مندرجہ ذیل مرکبات مارٹن صاحب کی مینول آف فارمیسی سے لیئے گئے ہین :-

سلوشن آف ایلم - ایلم - ایک حصہ + واٹر - ۱۶ حصہ } ملا لیوین -

کمپونڈ آئنمنٹ آف ایلم } ایلم پوڈر ایک حصہ، ٹرپن ٹائن ایک حصہ، لارڈ ۳ حصہ } ٹرپن ٹائن اور لارڈ کو واٹر باتھہ پر پگھلا لیوین اور جب سرد ہو جاوے تو ایلم ملا لیدین -

واش واسطے گریز کے - کرکلڈ ہیلز اور گریز مین سلیوشن آف ایلم مین کسیقدر سلفیٹ آف زنک ملا لیوین

پوڈر واسطے گریز - ایلم - ایک ڈرام، کوئلہ - ایک اونس } پرسیول صاحب بہادر اس پاوڈر کی بلیک ہیلز کی بیماری کے واسطے بہت سفارش فرماتے ہین -

بلڈی یورن یعنی سرخ پیشاب } ایلم - ۴ ڈرام، کتھا - ۴ ڈرام، کسکریلا باوک - ۲ ڈرام } سٹون ہنج صاحب بہادر اس نسخہ کی بلڈی یورن کیواسطے بہت سفارش فرماتے ہین دو وقتہ صبح و شام

مسوڑون کے زخمون کیواسطے } ایلم - ۲ ڈرام + ٹنکچر آف مر - یک اونس، شہد - یک اونس + واٹر - یک اونس } جب مسوڑون پر زخم ہون تو یہ مرکب استعمال کرنیسے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے

چیسٹ فونڈر یعنی سینہ بند جسکو لیمی نائیٹس کے نام سے نامزد کرتے ہین } دیسی تازیدار اور سلوتری پھٹکری کو چھاتی بند کی بیماری مین بہت استعمال کرتے ہین - اور یہ چھاتی بند عموماً کام کرنیکے بعد سردی کے لگجانے سے پیدا ہو جاتی ہے -

اور ذیل مین ایک دو نسخہ بھی مندرج کیئے جاتے ہین :-

دیسی نسخہ (چھاتی بند) جو کہ گھوڑون مین کام کے بعد سردی لگ جانے سے ہو جاتی ہے -

(اوّل) گوگل - ۱/۲ ۱ چھٹانک + سوہاگہ - ۱/۲ چھٹانک، پھٹکری - ۱/۲ " + کوٹا بچھ - ۱/۲ "، فلفل دراز - ۱/۲ " + افیون - یکتولہ } پھٹکری اور سوہاگہ کو آگ مین بھون لیوین اور باقی تمام دوبا مین ملا کر اچھی طرح سے باریک کر لیوین

اور اسکے تین پا گولی طیار کر لیوین تین دن تک ہر روز بوقت صبح نہار منہ یعنی خوراک دینے سے پہلے ایک گولی کھلا دین

(احتیاط) گھوڑے کو گرم جگہ مین باندھین، تیز ہوا اور سردی سے بچاوین - باقی شیر گرم پلاوین کھانے کو ایک سیر نخود بریان یعنی بھوسنے ہوئے چنے اور سبزی گھاس دیوین -

(دوم) پھٹکری - یک چھٹانک + اجواین خراسانی - دو چھٹانک
اسبا ہلدی - دو ″ + بہینسا گوگل - دو ″
مال کنگنی - ۴ ″ + لہسن - ۴ ″
سوہاگہ - یک ″ + لوٹا سجی - یک ″
} پھٹکری اور سوہاگہ کو آگ مین بھون لیوین اور باقی ادویات کو علیحدہ علیحدہ کوٹ کر

باریک کرکے انہین ملا لیوین - اور ایک سیر پرانے گڑ مین اچھی طرح سے ملا کر ۱۶ عدد گولی طیار کر لیوین - صبح و شام ایک ایک گولی کہلاوین - **احتیاط** بشرح صدر نسخہ (اوّل) -

(**ایمونیا**) - اسکا مرکب کاربونٹ آف ایمونیا - ایک عمدہ سٹمیولینٹ انٹاسڈ ہے - خوراک ایک ڈرام ہے -

کالک بال - مجوزہ مسٹر برفورڈ صاحب بہادر پرنسپل وٹیرنری سرجن
کاربونٹ آف ایمونیا - ایک ڈرام
کمفر - ۱½ ڈرام
اوپیم - ایک ڈرام
} یہ بال کالک کیواسطے بہت مفید ہے اور خصوصاً اُس مین جبکہ ڈرینچ دینے کی تکلیف ہو -

بطور سٹمیولینٹ - کمزوری جو کہ بوجہ مرض انفلوانیزا پیدا ہوئی ہو - اُسمین ذیل کے نسخہ جات بہت مفید ہین :-

۱ - کاربونٹ آف ایمونیا - ۱½ ڈرام
سپرٹ نائیٹرک ایتھر - یک اونس
سرد پانی - ½ پنٹ
} دن مین ایک دفعہ یا حسب ضرورت دو دفعہ استعمال کرین -

۲ - کاربونٹ آف ایمونیا - ۱½ ڈرام + کمفر - ۱/۱۰ ڈرام + جنجر - ۱½ ڈرام + بطور گولی دیوین -

ایرومیٹک سپرٹ آف ایمونیا - یعنی (سال ویلے ٹائل) کی بابت مسٹر لوآٹ صاحب بہادر وٹیرنری سرجن خلاف جریٹ کالک مین دینے کی بہت سفارش کرتے ہین -

خوراک۔ ایک سے ۲ اونس ۔ شیر گرم پانی مین ملاکر بطور ڈرینچ دیوین ۔ لیکوار امونیا یعنی ۔ ہارٹ شارن کی بابت مسٹر نارٹن صاحب بہادر گھوڑونکی فلاچینٹ کالک کے پہلے درجہ اور مویشیونکے ٹمپینی ٹائیٹس یعنی ہووون مین بہت سفارش کرتے ہین ۔

خوراک } اسپان ۔ ½ سے ایک اونس } پانی مین ملاکر پلاوین ۔ پانی اسقدر ملاوین
مویشیان ۔ ۲ اونس } جسمین خوب پتلا ہو جاوے ۔

سینک بائیٹ یعنی سانپ کا کاٹنا } یہ زہر سانپ کیواسطے داخلی اور خارجی دونو طریقونمین استعمال ہوتا ہے ۔ داخلی طور پر اسکا اثر اسٹیمولینٹ اور انٹاسڈ ہے ۔ اور خارجی طور پر اسکا اثر کونٹرا ارٹی ٹینٹ ہے ۔

بلسٹر } مسٹرڈ ۔ ۸ اونس } اوّل مسٹرڈ مین کسیقدر پانی ملاکر پیسٹ بنالیوین
لیکوار امونیا ۔ یک اونس } اور زان بعد اسمین لیکوار امونیا اور ٹرپن ٹائین
ٹرپن ٹاین ۔ ۲ اونس } ملادیوین ۔

ایمبروکیشن واسطے سور تہروٹ } لیکوار امونیا ۔ دو حصّہ } یہ ایمبروکیشن سور تہروٹ سخت کنار ۔ نیز کرانک
ٹرپن ٹاین ۔ یک حصّہ } ٹیومر اور سپرین استعمال ہوتا ہے ۔
روغن السی ۔ ۳ حصّہ } صبح اور شام لگاوین ۔

اینٹرائی ٹس ۔ انفلامیشن آفدی بورل یعنی سوزش امعا ر مین لیکوار امونیا کو شکم پر لگاتے ہین ۔ اور اسکو لگاکر اوپر کمّل لپیٹ دیوین ۔

ترکیب ۔ لیکوار امونیا مین ایک کپڑے کا ٹکڑا ترکرکے شکم پر لگادین اور اسکے اوپر کمّل لگادیوین ۔ اور تھوڑے عرصہ کے بعد اسکو اوتار ڈالنا چاہئے ۔ کیونکہ اگر زیادہ دیر تک لگا رہیگا ۔ تو چمڑہ کو جلادیگا ۔

سب بھائیونکا تابعدار

ابھر کوٹو نام انچارج ویٹیری نیری اسپتال فیروز پور

کتے کا مرض سوء الہضم

مرسلہ کوڑو رام ویٹیرنیری اسسٹنٹ انچارج ویٹیرنیری ڈسپنسری فیروزپور

لکڑی کے دیر پا ٹھہرنے کے لئے جیسے کہ دیمک اپنا پوشیدہ طور پر نقصان دہ اثر پیدا کر سکتا ہے بعینہٖ ہی وہی مثال زندگانی کے مدت قیام کے لئے آلات انہضام کی خرابی میں صادق آتی ہے گو ظاہری طور پر لکڑی دیکھنے میں کمزور اور پوشیدہ نظر نہیں آتی۔ مگر مبصران اسکی حقیقت اور ماہیت سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ کہ یہ بالکل بیکار اور بے جان ہے۔ علیٰ ہذا عوام الناس کی نظروں میں ایسا مریض بظاہر اچھا اور صحیح البدن دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اسکے کسی بیرونی حصہ جسم پر کوئی خرابی نمایاں نہیں ہوتی۔ مگر جب ایسے بیمار کی نسبت کسی حکیم یا ڈاکٹر سے پوچھا جاوے۔ تو وہ صاف طور پر اس امر کا اظہار کر دیگا۔ کہ اس چور بیماری کی خفیہ نقب زنی سے کیونکر متاع عمر لوٹی جا رہی ہے۔ واقعی اگر ہضم کی خرابی کو امراض کا منبع اور مبدا خیال کیا جاوے تو بجا ہے چنانچہ اس نابکار بیماری سے تمام اعضاء کے فعل میں بسبب کمزوری کے فرق آجاتا ہے۔ جس سے تمام جسم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جو لاتعداد بیماریوں کی ظہور کا باعث ہے۔ عموماً تمام جلد کی بیماریاں ضیق النفس کھانسی۔ دانتوں کا خراب ہونا ہضم کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات۔ کتے کی معمولی خوراک میں فرق آجاتا ہے۔ مصالحہ دار اور چرپٹی غذا کی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے۔ زیادتی تشنگی اور جانور سست ہو جاتا ہے۔ آنکھیں بے رونق اور چہرہ پژمردہ اور منہ سے خراب بو آتی ہے۔ پسلیاں ابھری ہوئیں۔ شکم بیڈول ہو جاتا ہے۔ پاخانہ بیقاعدہ معمولی وقت سے پس و پیش آتا ہے۔ گاہے گاہے قبض ہو جاتا ہے۔ رسی۔ روئی۔ دھاگا وغیرہ کا کھانا کتے کی بدہضمی کی پختہ دلیل ہے۔ روٹی کا ٹکڑا جب اسکے سامنے رکھا جاوے تو نیم بند آنکھیں کرکے ٹکڑے کو سونگھتا ہے۔ اور بجائے ٹکڑا کھانیکے کھلانیوالے کے ہاتھ کو چاٹتا ہے۔ اس موقع پر اگر روٹی کا ٹکڑا اس سے دور کیا جاوے تو جلدی منہ پکڑ لیتا ہے۔ مگر کھاتا نہیں

زمین پر رکھ دیتا ہے۔ اور اُسکے نزدیک کہڑے ہوکر ایک حسرت کی نگاہ سے دیکھتا رہتا ہے۔ تندرست کتا اُس طرح نہین کرتا۔ بلکہ تندرست کتا اُس چیز کو کہ جسے وہ کہا نہین سکتا۔ اکثر لے لیتا ہے۔ یا تو بیٹھ کر خوب تیز نظر سے اُسکی خبرداری کرتا ہے۔ یا فضول چیز سمجھکر دور پھینکدیتا ہے اور اُسکے چہرہ سے کسی قسم کا ملال ظاہر نہین ہوتا۔ اور نہ بوالہوسی کے اطوار پائے جاتے ہین۔ ہر ایک امر استقلال سے کرتا ہے۔ اور خاطر خواہ کہاتا ہے۔ برخلاف بیمار کے۔ اور بوڑھی کتون مین علاوہ مندرجہ بالا علامات کے نفخ شکم۔ اسہال اور نزوش متش یعنی دوران سر وغیرہ کی علامات بھی پائی جاتی ہین۔

علاج۔ مقوی اور سریع الہضم غذا دینی چاہیئے۔ اور ہر ایک امر مین حد اعتدال کا لحاظ رکھین۔ اگر کُتے کو دن مین بہت دفعہ کہانیکی عادت ہو تو اُسکی عادت بتدریج رفعت کر دینی چاہیئے۔ پہلے دن مین تین بار کہانا دینا چاہیئے۔ یعنی صبح دوپہر اور شام پھر کچھ دن بعد دو دفع کر دین ایک دوپہر اور دوسرا رات کو اور اگر ہو سکے تو دن مین ایک دفعہ غذا کہانیکی عادت ڈالدین۔ کُتے پالنے والے لوگ اس امر کی تاکید کرتے ہین کہ ایسے جانور کو ایکدفعہ غذا کا کہلانا نہایت مفید ہے۔ اور ہر روز اُس سے محنت بخوبی لینی چاہیئے۔ **دیسی نسخہ**۔ نوشادر (۶ ماشہ)۔ کالا نمک (۴ ماشہ) کالی مرچ (۲ ماشہ)۔ اجواین (۴ ماشہ)۔ قند سیاہ حسب ضرورت۔ ان سب ادویات کو باریک کرکے قند سیاہ کے ساتھ ملادین۔ موافق قد و قامت جانور کے ۵۔ ۱۰۔ ۱۵ گولیان بناکر دن مین دو تین دفعہ کہلادین۔ **غذا**۔ یخنی و ڈبل روٹی وغیرہ۔

انگریزی نسخہ۔ اکسٹراکٹ سائیس ۱۲ گرین۔ کاربونٹ آف سوڈا آدھا اونس۔ اکسٹراکٹ جنشن آدھا اونس۔ فرائی کاربوناس آدھا اونس۔
موافق قد کے ۱۶ - ۳۲ - ۶۴ نمبر گولیان طیار کرین اور دن مین دو دفعہ کہلادین۔ عمر رسیدہ کُتے کیواسطے یہ ایک خوفناک بیماری ہے۔

گھوڑون کے سوء الہضم کا علاج

اس مرض کا نہایت مجرب نسخہ یہ ہے کہ پہلے مرض کا سبب دریافت کرنا چاہیئے۔ بعدہٗ ادویہ موافق اسباب کام مین لاوین۔ سب سے **اوّل** جانور کے دانتونکا ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ کہ آیا کسی ڈاڑہ مین زخم تو نہین۔ یا مسوڑے تو نہین پھولے یا دانت بیقاعدہ گھسنے کے باعث سے غذا کے چبانے مین خلل انداز تو نہین ہوتے یا کوئی دانت ڈاڑہ نکالنے کے قابل تو نہین۔ غرضیکہ جیسا موقعہ ہو ویسا علاج کرنا چاہیئے۔ یعنی اگر دانت بیقاعدہ گھسے ہون تو اُنکے اوپر کی سطح کو ریتی سے رگڑ کر ہموار کر لین۔ زخم کی حالت مین زخم کا علاج کرنا چاہیئے۔ علیٰ ہذالقیاس اور دیگر اسباب کا بھی انسداد کرنا چاہیئے۔ **دوم** معالج کو غذا مین توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر غذا خراب دیجاتی ہو تو اُسکو موقوف کر کے مناسب غذا دینی چاہیئے۔ بعض حالات مین جبکہ قبض ہو اور جانور ضعیف نہو تو ایسے موقعہ پر سوء الہضم والے مریض کو نسخہ مُلیّنہ مُفید ہوگا۔

نسخہ ملین۔ صاف کیا ہوا مصبر۔ چھ ڈرام + سفوف زنجبیل۔ دو ڈرام راب یا تھوڑی سی آردالسی یا جو کے ساتھ صبح کو گولی بنا کر دین جبتک کہ عمل پورا ہو جاوے۔

سوم۔ اگر سوء الہضم مزمن لاحق ہو تو معدہ کی تقویت کے لیئے یہ نسخہ دین:۔

مصبر صاف کیا ہوا ۔ ایک ڈرام ۔ جو کہار ۔ ایک ڈرام
زنجبیل ۔ دو ڈرام ۔ جنشن ۔ دو ڈرام

گولی بنا کر ہر روز صبح کو کہلا دین۔ پیچھے دو گھنٹہ کامل تک جانور کو فیز کر دین۔

شاخ دار حیوانات کی صحت کا موازنہ عموماً اُنکے سینگ کو چھونے سے ہو سکتا ہے

ممالک یورپ مین ماہران فن بیطاری کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہی کہ جس طرح سینگ والے حیوانات کی نبض سے اُنکی صحت اور علت کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ اُسی طرح اُنکے سینگ کو چھونے سے بھی

بڑی آسانی سے تجربہ کار معالج پر واضح ہوجاتا ہے کہ حیوان کی صحت کا کیا حال ہی یا بیماری کسقدر ہے۔ اور اسکا باعث یہہ ہے کہ سینگ کا قاعدہ جس ہڈی کی سطح پر قایم ہوتا ہی اور جس ہڈی سے کہ سینگ نکلتا ہے۔ اسمین خون سے بھری ہوئی بہت ہی چھوٹی چھوٹی رگین موجود ہوتی ہین۔ اور جس جگہہ سینگ سر پر قایم ہوتا ہے وہ جگہہ نہایت مسامدار ہے۔ اور سینگ بھی اُس مقام پر بڑا باریک ہوتا ہے۔ چنانچہ سینگ کو چھونے سے دوران خون کی حالت (جسپر صحت کا بتمامہ مدار ہے) معلوم ہوجاتی ہی۔ اسلئے اگر سینگ سرد معلوم ہو تو ثابت ہوتا ہے کہ حیوان کے کسی نہ کسی عضو مین خون منجمد ہوگیا ہے۔ اور اس عضو مین سوزش واقع ہو جانیسے حیوان کی صحت مین فرق آگیا ہے۔ لیکن اگر سینگ مین اپنی معمولی حیوانی حرارت موجود ہو تو وہ اسکی صحت پر دال ہے۔

کوڑو رام ویٹیری نیری اسسٹنٹ

حیوانات کی عمر

یورومین سیاحون نے تجربہ سے دریافت کیا ہے۔ کہ حیوانات پرند وچرند مین بعض کی عمر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ بس انتہا عمر جو تحقیقات سے ثابت ہوئی ہے اس طرح لکھی ہی۔ ریچھ بیس برس سے زیادہ نہین جیتا۔ شیر ستر برس تک زندہ رہتا ہی۔ بلّی ولومڑی کی عمر ۱۵ برس کی ہے۔ خرگوش وگلہری کی عمر آٹھ برس گینڈا بیس۔ گھوڑا باسٹھ برس۔ اونٹ ایک سو برس تک زندہ رہتا ہے۔ بھیڑ دس۔ گائے بھینس پندرہ برس۔ مگر مچھلیون کی عمر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ کوپر صاحب لکھتے ہین کہ کونل مچھلی ہزار برس تک زندہ رہتی ہے۔ اور اکثر مچھلیان سو برس تک زندہ رہتی ہین اور کچھوے کی عمر ایک سو سات برس تک دریافت ہوئی ہی۔ اور آبی جانور پرندکی عمر بہت تحقیق کیگئی ہی۔ بلکہ یہہ عمرین شاذ ہین۔ اس زمانہ کے انسان جنکی اپنی عمرین کوتاہ ہین۔ جانورونکے سیکڑون برسونکے جینے کا حال کیونکر دریافت کر سکتے ہین۔ لیکن اہلیان یورپ جو لکھتے ہین اُسکو تسلیم کرتے ہین۔

کوڑو رام ویٹیری نیری اسسٹنٹ

کاٹنے والے گھوڑیکا کابلی علاج

میرے ایک بڑے دوست فایق پریکٹیکل دوست نے (جو خاندانی سوداگر اسپان کہلاتے ہین) ایسا بیان کیا کہ مینے کئی ایک دفعہ کابلی سوداگرونکو جانور کی اس قبیح عادت کے رفع کرنے مین ذیل کے علاج سے کامیابی حاصل کرتے دیکھا ہے۔ اور مین نے خود بھی کئی دفعہ تجربہ کیا ہے۔

ایک عدد میٹھا یا کدو لیکر اُسکو سخت گرم راکھ مین رکھ کر پکاتے ہین۔ جب دیکھتے ہین کہ وہ خوب پختہ ہوگیا ہے تو اُسکو اسیطرح گرم گرم نکال لیتے ہین۔ اور جلدی سے کسی کپڑے یا کمبل وغیرہ کے ساتھ پکڑ کر گھوڑے کے سامنے لیجاتے ہین وہ اپنی عادت کے موافق اُسپر مُنہ چلاتا ہے۔ جس سے اُس بیچارے کا مُنہ جل جاتا ہے۔ اور آیندہ کے لئے اُسکی یہہ عادت جاتی رہتی ہے۔

(**نوٹ**) مجھے یہہ تجربہ حاصل نہین ہوا۔ اور نہ کبھی مشاہدہ مین آیا ہے۔ ہان اسقدر ضرور کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس حکمت عملی سے عادت کا چھوٹ جانا کوئی بات نہین مگر مُنہ کے جل جانے سے جانور کئی دن کھانے پینے سے مجبور رہیگا جس سے آلات انہضام مین فتور برپا ہوکر دیگر امراض کے پیدا ہونیکا احتمال ہے اور نیز یہہ ایک قسم کی بیرحمی بھی ہے۔

کوڑورام ویٹیری نیری اسسٹنٹ

مالکان مویشی اور زمینداروں کیے نہایت مفید مطلب

چونکہ لوسن گھاس و منگولڈ مویشی کے لئے عمدہ قسم کے جاری ہین۔ اور اب اُنکی بولی کا وقت آگیا اسلئے مین اُنکا مختصر حال مع ترکیب کاشت ذیل مین درج کرتا ہون۔

لوسن گھاس (۱) یہ لوسن گھاس اُسی قسم کا پودہ ہے۔ جس قسم کا چنا مسور مٹر ہوتی ہے اور گرمی کے دنون مین آراضی آبپاشی پر بونے سے لوسن گھاس کی نہایت عمدہ فصل تیار ہوجاتی ہے۔ بمقابلہ مویشی سبکے لوسن گھاس واسطے گھوڑون کے زیادہ لایق ہے۔ مگر کسی صورت مین زیادہ مقدار لوسن کی نہ کھلانی چاہیئے۔ کیونکہ اس صورت مین اُسے دست جاری ہوجاوینگے۔ مویشی و گھوڑون کو صرف لوسن گھاس ہی نہ کھلانا چاہئے۔ بلکہ ہر ایک کو اُمیں دن نے بحساب فی یوم ڈھائی سیر علاوہ

عام چارہ کے اسی طرح کہلانا چاہیئے - جسطرح چنا - بنولہ - بیلون کو جوتائی یا آبپاشی کے دنون مین دیتے ہین اگر اس طور پر لوسن گہاس مویشی کو کہلائی جاوے تو وہ بہت تندرست ہوجاوینگے - اور زیادہ محنت کر سکینگے - خوب جوتی ہوئی اور قابل آبپاشی زمین سے لوسن درمیان ماہ ستمبر کے بونا چاہیئے - ایک ایکڑ مین ایک سیر تخم لوسن بونا چاہیئے - تخم لوسن یا تو مثال جوار کے چھڑکوان بویا جاتا ہے - اور بعد اسکے ہل چلایا جاتا ہے - یا ہل کے پیچھے قطارونمین ایک ایک بالشت چھوڑکر ڈالا جاوے تاکہ درمیان قطارون کے بخوبی وسعت ہوجاوے - یا گول یعنی کہیلی طیار کرکے اسکے اوپر انگلی سے لکیر نکال کر اسمین تخم بو دیتے ہین اور اسکے اوپر تھوڑی سی مٹی چڑھا دیتے ہین - الا یہ ترکیب بہت قیمتی ہوتی ہے - یعنی اسمین بہت دام خرچ ہوجاتے ہین - بدانست کمترین ترکیب نمبر۲ نہایت عمدہ ہے - کیونکہ اس طور پر بونے سے بہت آسانی ہوجاتی ہے - اور درمیان درختونکے اسقدر چوڑائی ہوجاتی ہے - کہ جھڑون کے قریب زمین نرم کرنے کیواسطے دیسی ہل چلایا جاسکتا ہے - مین نے بھاگسر تحصیل مکتیسر مین سندر سنگہ ذیلدار کو مندرجہ بالا ترکیب سے لوسرن بوتے ہوے دیکھا ہے - اس ترکیب سے وہ خوبصورتی سے صفائی کی بھی حاصل ہوجاتی ہے اور نلائی وغیرہ بھی بخوبی ہوسکتی ہے - ترکیب نمبر۳ عموماً سٹڈون اور ڈپو بابوگڈہ مین استعمال مین لائی جاتی ہے - جبکہ مین سنہ ۹۲ء مین بابوگڈہ سٹڈ فارم مین زراعت اور انتظام سٹڈ کے متعلق کام سیکھنے کیواسطے تین ماہ تک تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے رہا - تو اس جگہہ مین نے فارم مین لوسرن کی کاشت بذریعہ گولون یعنی کہیلیون پر ہوتی ہوئی سیکھی تھی - اور اس جگہہ سوائے کھیلیونکے اور کوئی ترکیب کام مین نہین لائی جاتی =

وقت پھول آنیکے درخت کاٹے جاوین - اور جہڑین سینچ دیجاوین جسمین سے بہت جلد دوبارہ شاخین نکلینگی - درمیان ماہ نومبر اور جولائی کے پودے کم سے کم چار دفعہ کاٹے جاوینگے - پودونکو بیج لگنے کی مہلت نہ دینا چاہیئے - مگر صرف اس صورت مین جب بجائے چارہ کے بیج کی خواہش ہووے بعد ایکسال کے درخت نہین مرتا بلکہ اس سے دو یا تین سال تک چارہ حاصل ہوسکتا ہو - اگر اسکی نلائی یعنی چوکی ہوتی رہے - اور کبھی کبھی فصل کٹنے کے بعد گوبر کا کھاد انمین ڈالا جاوے - اس

گھاس کا تخم درخواست کرنے پر ڈپو سہارنپور سے مل سکتا ہے - قیمت فی سیر ایک روپیہ -

کوٹو رام ویٹیری نیری اسسٹنٹ

منگولڈ (۲) منگولڈ ایک قسم کا شلغم ہے - جسکی کاشت مویشی کے چارہ کیواسطے ولایت مین بکثرت ہوتی ہے - اسکی بڑی گانٹھین کوٹی ہوئی یا ٹکڑے کئے ہوئے مویشی کو خوب تیار کردیتی ہے - اور نیز اسکے پتے نہایت عمدہ چارہ ہین - اگر بھوسہ یا کڑوی کے ساتھہ کاٹکر کھلائی جاوین اسکو گہری جوتی ہوئی اور بہت کھاد دی ہوئی زمین پر شروع اکتوبر مین بوتے ہین اسکو آبپاشی کی زمین پر بونا ضرور ہے - کیونکہ منگولڈ نہایت زیادہ پانی چاہتا ہے - اور زیادہ تر اضلاع نہری مین بونے کے لایق ہے -

ایک پکے بگہ یعنی نصف ایکڑ زمین مین ایک سیر پختہ بیج ڈالا جاتا ہے لیکن بہتر ہو اگر دو سیر بیج ڈالین اور آدھے درخت بعد چھ ہفتہ کے اوکھاڑ ڈالین - یہ درخت مویشی کو کھلا دئے جاوین - اس طرح پر بونے سے مویشی کیواسطے کچھ کچھ چارہ طیار ہو جاتا ہے -

نصف جنوری مین پتے کاٹے جاوین - لیکن صرف نیچے کے پتے جو کہ بڑے ہون الگ کردینے چاہئین - نئے پتے بہت جلد اوگ آوینگے - پتے نصف مارچ تک اسیطور سے کاٹے جاوین اور اسوقت گانٹھین بھی واسطے کھودنے کے طیار ہو جاوینگی - گانٹھین جمع نہین ہوسکتی ہین اسلئے چاہئے کہ روز روز بقدر ضرورت کھود لی جاوین - نصف مئی کے بعد گانٹھین خراب ہو جاوینگی کل پیداوار کی مقدار معلوم نہین ہے - لیکن عمدہ طور کی کاشت سے ایک بیگھ مین پانسو من سے زاید گانٹھین پیدا ہونگی - یہ پیداوار علاوہ پتون کے ہے - جو کہ ماہ جنوری - فروری اور مارچ مین کاٹے جاتے ہین - تھوڑی کربی اور یا بھوسہ کے ساتھ ایک پکا بیگھ منگولڈ کا پانچ بیلون کو جنوری سے مئی تک خوب طیار رکھ سکتا ہے - ہڈی کا چورا کھاد منگولڈ کیواسطے نہایت مفید ہے - چونکہ اس کھاد کا میسر آنا کسیقدر مشکل ہے - اسلئے چاہئے کہ گوبر لید وغیرہ کا طیار شدہ کھاد بحساب پانچ من فی بیگھ اسیوقت کھیت مین چھڑک دیا جاوے جب بیج جمے - قیمت فی سیر دو روپیہ ۔

(کوٹو رام)

گابھن بھینس کے پھنسے ہوئے بچہ نکالنے کا دیسی طریق

ایک حاملہ بھینس بباعث نہ وضع ہونے حمل کے سخت ناچار تھی اسکے مالک نے ایک دو دیسی سیانونکو معالجہ کی غرض سے بلواکر اُسے دکھلایا۔ معالجون نے اپنی اپنی استعداد کے موافق اُس کا علاج کرنا شروع کیا۔ غرضکہ اُن لوگون نے بہت کچھ تدبیرین اسکے وضع حمل کے لئے چلائین۔ مگر کچھ نہ بن پڑی حتےّٰ کہ دو تین دن گذر گئے۔ بھینس کی حالت ابتر ہوگئی۔ ردّی علامتین ظاہر ہوئین تب مالک سخت ناامید ہوگیا۔ بھینس کی علامات ظاہری سے دیکھنے والونکو اسکے زندہ رہنے کا یقین نہین پڑتا تھا۔ اس موقعہ پر مالک کو ایک شخص نے کسی مشّاق گوجر کا نشان بتلایا اور اسکی بہت تعریف کی۔ مالک نے اسکے کہنے سننے اور دیگر اشخاص کی تحریک سے اُس گوجر کو بلوایا۔ گوجر نے مریضہ کے امتحان کرنے کے بعد ذیل کا علاج کرنا شروع کیا جس سے تھوڑی دیر کے بعد حمل وضع ہوگیا اور بچہ صحیح وسالم باہر نکل آیا۔

ترکیب۔ آٹھ دس فٹ کا ایک لمبا رسّہ لیا اور رسّی کو درمیان سے ایک معمولی اکہری گرہ دیکر بھینس کے گلے مین ڈالدیا۔ اور رسّی کے دونون آزاد سرونکو ایک ایک مضبوط جوان آدمی کے ہاتھ مین دیکر بالمقابلہ کھینچنے کا حکم دیا۔ ایسا کرنے سے بھینس کا دم بالکل رُک گیا اور بھینس سانس کے رُک جانیسے سخت تلملانے لگی۔ آنکھین سُرخ ہوگئین۔ پاؤن لڑکھڑانے لگے۔ طاقت قایم رہنے کی جاتی رہی۔ اُسوقت دو ایک آدمیون نے اُسے تھام رکھا۔ گرنے ندیا اتنے مین بچہ دفعتاً باہر نکل آیا۔ اُسکے بعد طرح نکلنے سے بھینس کا رحم بھی باہر آگیا۔ بفور ظاہر ہونے اس امر کے پھانسی اُسکے گلے سے اوتار دیگئی رحم کو ہاتھ سے اندر ٹھیلکر چھینکا لگادیا گیا۔

حاشیہ۔ اسمین شک نہین کہ دیسی جُہلا کی یہ تدبیر سُنکر اکثر ویٹیری نیری ڈاکٹرون کی آنکھین کھُل جاوینگی۔ اور انکی خیالی آنکھون کے سامنے تصویر (جب وضع حمل کیوقت حاملہ سانس روک کو بذریعہ حجاب الصدر حمل کے وضع کرنیکے لئے زور لگاتی ہے) حاضر ہوجاویگی۔ اور ساتھ ہی اُسکے ایسے ناخواندہ

لوگونکی اس کارروائی پر گو بادجود نجاننے اس علم کے اُنکو ایسی دور کی سوجھی ہو طبابت کے علمی مسائل کے لحاظ سے داد دینے کو جی چاہیگا ۔ مگر جب اس کارروائی کے نتیجہ کی طرف خیال کیا جاتا ہے ۔ تب ان لوگونکو لعنت اللہ علیہم کا مستحق سمجھا جاتا ہے ۔ کیونکہ یہہ ایک ایسی ظالمانہ کارروائی ہے جس سے بیچارے جانور اکثر ہلاک ہو جاتے ہین ۔ حالانکہ اُنکے باقاعدہ علاج کرنیسے اُنکے زندہ رہنے کی کامل اُمید ہوتی ہے افسوس کوئی بھی ایسی تدبیر نہین کہ اس قسم کے بیداد گرونکو ایسی فضول کارروایون سے باز رکھ سکے کم سے کم عقل آدمی بھی یہہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے ۔ کہ ایسی جابرانہ طریق پر وضع حمل کئے جانے سے بالیقین ایسے سخت اور مہلک امراض پیدا ہو سکتے ہین جس سے حاملہ دفعتًا فوت کر جاتی ہے کیونکہ اسطرح پھانسی دیکر جنانے سے بچہ اگر اُس تھوڑے عرصہ کے اندر ہی اندر جس حد سے بڑھکر حاملہ اپنا سانس نہین روک سکتی باہر نہ نکل آوے ۔ تو حاملہ جانور بباعث تنفس بند ہونیکے فوراً مرجاویگا ۔ اور اگر دوسری

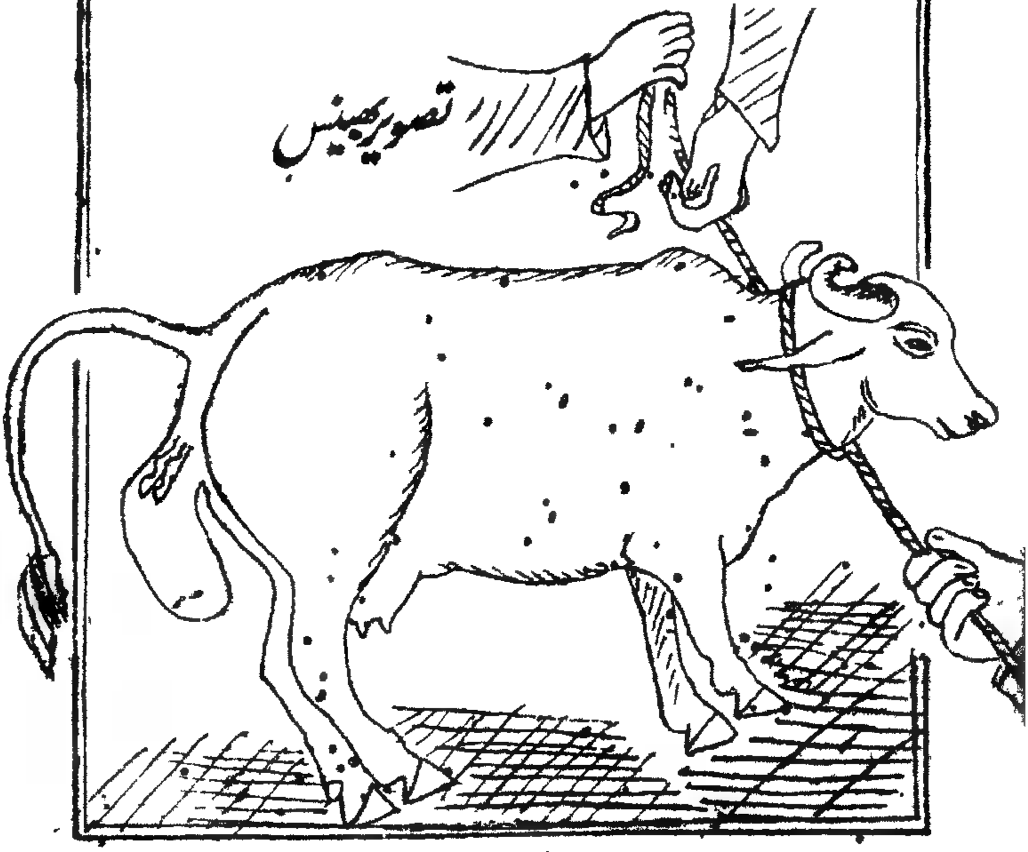

صورت واقع ہوئی یعنی جانور نے بباعث پہونچنے غیر طبعی دباؤ کے اُس تھوڑی مدت کے اندر ہی بچہ دیدیا۔ تو بیشک ایسی صورت مین رحم کے پھٹ جانے سے جانور مر جائیگا۔ علی ہذا القیاس اور بھی امراض پیدا ہو سکتے ہین۔ فقط

کوٹو رام ویٹیرنری اسسٹنٹ انچارج شفاخانہ فیروزپور

روماٹیزم

کیس رجسٹر نمبر ۱۱ ملکیت چڑتی رام صاحب ہتک کا ایک ڈیڑھ سالہ بچھڑا اس مرض مین مبتلا ہوا۔ اسکی وجہ یہ ہوئی کہ مالک نے اسکو باندھ رکھا۔ کھلا نہین چھوڑا جس سے اسکی اگلی دونون ٹانگون کی ہتھی اور گھٹنے پر زیادہ ورم اور درد اور پچھلی ٹانگون کی ہتھی متورم دار ہو گئی۔ اگلے دونو جوڑ بوجہ زیادتی ورم کم مُڑ سکتے تھے۔ اگر اور تھوڑے روز مریض کا علاج نہ ہوتا۔ تو انکو لوسن جوڑ کا ہو جاتا۔ امونیا فورٹ ایک اونس۔ تارپین دو اونس۔ کافور ایک ڈرام۔ السی کا تیل تین اونس سوپ لینیمنٹ چھ ڈرام۔ یہ تیل مالش کے لئے دیا گیا۔ کہ دونو وقت خوب اینٹ سے فومنٹ کی گئی۔ اور بعد مالش برگ دہتورہ اور فرانس گرم کرکے جوڑون پر باندھی گئی۔ اور زیری سیاہ دس تولہ۔ اجوائن دس تولہ۔ سونٹ پانچ تولہ۔ قلمی شورہ پانچ تولہ۔ نوشادر تین تولہ۔ سوڈا بائی کارب پانچ تولہ۔ نمک لاہوری تین چھٹانک۔ سبکو ملاکر ایک چھٹانک صبح اور چھٹانک شام دیگئی۔ اس علاج سے تین ہفتہ کے بعد جانور جو پہلے بالکل نہین چل سکتا تھا چلنے کے قابل ہو گیا۔ اور ورم بھی جوڑون کا کم ہو گیا۔ ابمالک کو چند روز دوائی کا استعمال کرنے اور جانور کو چھوڑ رکھنے کے لئے کہا گیا۔ جس سے جانور کو بخوبی آرام ہو گیا۔

فیور ۔ کیس نمبر ۲۴۴ ۔ ملکیت سنگھا مالی ساکنہ رہتک کی ایک راس بھینس عرصہ دو ماہ سے اس مرض مین مبتلا ہوئی اور دن بدن دُبلی ہوتی گئی۔ ضلع ہذا مین اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب کسی وجہ جانور کو بخار ہو جاتا ہے۔ اور اُسکا دفعیہ نہین ہوتا تو بوجہ کہنہ ہونے بخار اور کمی خوردنی کے جانور دُبلا ہو جاتا ہے۔ دودہ دار جانور کا دودہ خشک ہو جاتا ہے اور بیل کام کرنے سے عاری ہو جاتا

اس بیماری کا نام جہان کے زمیندار لوگ سوئی کھایا ہوا یا زور پایا ہوا بولتے ہین۔ شاید اور جگہہ بھی یہہ ایسی اصطلاح بولی جاتی ہوگی۔ جس سے معالج کو علاج کرنے مین مدد مل سکتی ہے۔ اسلئے یہہ معمولی کیس درج کیا گیا۔ نسخہ ذیل اسکو دیا گیا۔ قلمی شورہ۔ نوشادر۔ اجوائن۔ ہالون۔ نمک لاہوری کافور۔ سالٹ۔ دو ہفتہ متواتر اس دوائی کو دینے سے جانور کی حرارت کم ہوگئی۔ اور کھانیکی طرف رغبت کرنے لگا۔ نسخہ بالا مین سے کافور ہٹایا گیا۔ دیگر اشیا کا استعمال جاری رکھا جسکے استعمال سے جانور دن بدن تیار اور اپنی اصلی حالت پر آگیا۔

کیس دیگر فیور نمبر ۱ ملکیت لالہ بدری پرشاد سب اوورسیر رہتک کی بچھیری عمر تین ماہ اس مرض مین مبتلا ہوگئی۔ اور دودہ پینا چھوڑ دیا اور دم کشی ہوگئی۔ نبض بہت تیز بدن گرم ٹمپریچور ۱۰۴ صبح کیوقت تھا۔ قلمی شورہ۔ نوشادر۔ سونف۔ زیرہ۔ بنسلوچن خمیرہ بنفشہ۔ ہر ایک ایک تولہ لیکر شہد مین چٹنی بناکر بچھیری کو تین دفعہ دن مین چٹائی گئی۔ جسکے استعمال سے دوسرے روز جانور قدرے ہوشیار معلوم ہوا۔ اور دودہ پینے کی طرف رغبت ظاہر کی۔ اسی دوائی کے استعمال سے ہفتہ عشرہ مین جانور کو بالکل آرام ہوگیا۔

کمری یعنی کمر کا فالج ۔ واقعہ ۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک عربی نسل کا گھوڑہ جناب سائم صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر کا اس مرض مین مبتلا ہوا صاحب ممدوح قدرے جانور سے محنت زیادہ لیتے تھے۔ اور بیمار ہونے سے پہلے خوب بارش ہوئی اور ۳ ستمبر کو بھی بارش ہوئی جس سے گھوڑا قدرے مکان یعنی اصطبل کے ٹپکنے سے بھیگا۔ صبح دیکھنے سے گھوڑا بیمار معلوم ہوا۔ جسکا پچھلا اطراف بوجہ سے معذور معلوم ہوا۔ کیونکہ پچھلی دونو ٹانگون پر کم بوجہ دیتا تھا۔ اور بمشکل چل سکتا تھا ذراسی حرکت سے گرنے کا اندیشہ تھا۔ اس گھوڑے کو قدرے خوراک زیادہ دی جاتی تھی۔ اور کچے جو ہمراہ دانہ ملتے تھے۔ جانور کو ٹھانگ گیا۔ اور مفصلہ ذیل لینیمنٹ کی مالش کی گئی۔

امونیا فورٹ ایک اونس۔ تارپین دو اونس۔ السی کا تیل دو اونس۔ انڈے دو عدد۔ قدرے پانی ملاکر اول اینٹ سے خوب رگڑ کر لینیمنٹ بالا کی مالش کرکے کمبل سے کمر کو ڈھانپ دیا گیا یہہ عمل

دن میں تین دفعہ کیا گیا۔ اجواین ۵ تولہ۔ سونٹھ ۳ تولہ۔ نمک لاہوری ۱۰ تولہ۔ زیری سیاہ ۱ تولہ ایلوہ ایکتولہ۔ سُہاگہ ۲ تولہ۔ تخم کچلہ ۲ تولہ۔ نوشادر ۳ تولہ۔ سبکو ملا کر دو تین تولہ کے قریب صبح شام کھانے کو دیا گیا۔ چوتھے روز بعد گھوڑے کو کھولکر ٹہلایا گیا تو ٹانگوں پر بوجہ دینے لگا مگر دُلکی کرنے سے پچھلی ٹانگوں سے لڑکھڑا کر چلتا تھا اور ٹانگوں کو اچھی طرح سے نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ اور پیچھے کی طرف دھکیلنے سے بمشکل حرکت کرتا تھا۔ نسخہ بالا اور مالش بدستور جاری رکھی گئی۔ اور کچھ جو موقوف کرا کر بھیگے ہوئے جو دئیے گئے۔ واقعہ ۱۳ ستمبر کو جانور کی حالت اچھی تھی دُلکی کرنے سے دُلکی چل پڑا۔ مگر پچھلے دونوں پاؤں کو رگڑ کر چلتا تھا۔ اب اس حالت میں زبانی سائیس کے معلوم ہوا کہ پہلے بھی یہ کمر کو لچکا کر چلتا تھا۔ علاج بالا جاری رکھا گیا اور قدرے صبح شام آہستہ آہستہ رول جاری کرائی گئی۔ ۲۵ ستمبر کو جانور بالکل تندرست معلوم ہوا خالی ہاتھ کی مالش اور صبح شام خوب رول کرائی گئی۔ ۲۸ ستمبر کو سواری لی گئی۔ سائیس کو ہدایت ہوئی کہ بعد سواری اسجگہ خوب ہاتھ کی مالش کیا کرے۔

ہیرا لعل ویٹرنری اسسٹنٹ رہتک

چوکنگ

جب بعد امتحان فائینل بندہ اپنے گھر قصبہ بھیرہ ضلع شاہپور میں گیا تو ایکدن شیخ غلام نبی صاحب رئیس بھیرہ کا نوکر بندہ کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ شیخ صاحب کی مشکی گھوڑی صبح سے بیمار ہے بندہ فوراً انکے مکان پر گیا اور احوال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ گھوڑی کو سائیس نے ایک قسم کے مصالحہ کی سخت بولس (گولی) بنا کر جو کہ وزن میں تین چھٹانک تھی یکدم جانور کے حلق میں ٹھونس دی ہے۔ اسوقت جانور کی علامات حسب ذیل تھیں۔

علامات۔ مریض سست۔ تنگی تنفس۔ منہ اور ناک سے اخراج جسکے ساتھ مصالحہ مذکور کے ریزے بھی ملے ہوئے تھے۔ کھانا۔ چبانا۔ یکدم بند ہو گیا تھا۔ جب ایک بوتل پانی کے پلانیکی کوشش کی گئی

تو جانور نے تین گھونٹ حلق سے اُتارلئے - اور پھر اور نہ پی سکا جب بائیں جانب ایسافیگس (مری) کو دیکھا تو وہ پھولی ہوئی اور پانی سے پُر معلوم ہوئی - اور جب سر کو نیچے کیا تو تمام پانی جو کہ اس نے حلق سے اُتارا تھا معہ قدرے مصالحہ کے ناک کے رستے باہر خارج ہوگیا جس سے ثابت ہوا کہ جانور کو مرض چوکنگ - تھوریسک پوشن (چھاتی کے حصّہ) میں ہر - بندہ نے فوراً پانی گرم کرانے اور نصف سیر سادہ تیل منگوانیکا حکم دیا - بندہ نے شیر گرم پانی کے ہمراہ تیل ملاکر چند بوتلین وقفہ سے پلائی شروع کین اور ایک آدمی کو بائیں جانب ایسافیگس کے مقام پر تیل کی مالش کرنیکو کہا گیا - جب مری پانی سے پُر ہوجاتی اور مریضہ تنگی ظاہر کرتی تو بندہ فوراً اسکا سر نیچے کردیتا - بدین خیال کہ دیر تک سر کو ٹانگا رکھنے سے پانی کہین ٹریکیا مین نہ چلا وے - آخرکار بہت کوشش کی لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا - اتنے مین شام ہوگئی - چونکہ موسم گرمی کا تھا مریضہ مارے پیاس کے ہانپتی تھی - بندہ نے پیاس فرو کرنیکی غرض سے اسکی رکٹم کو باقاعدہ ہاتھ پر تیل لگا کر خالی کیا - اور بہت سرد پانی لیکر بذریعہ حقنہ کے اندر پہونچایا - آخر بندہ نے آلہ پروبنگ پاس کرنیکی تجویز عرض کی تو اُنھوں نے جواب دیا کہ آپ علی الصباح تشریف لاوین - اب رات ہوگئی ہے - بید کی چھڑی ملنی مشکل ہر -

بندہ جب دوسرے دن صبح سویرے گیا تو معلوم ہوا کہ مالک مذکور نے آدھی رات کو مریضہ کو اپنے کنوئین پر روانہ کردیا تھا جو کہ دریا کے قریب تھا بدین خیال کہ اسنے مر تو ضرور ہی جانا ہر - بہتر ہے کہ دریا کے قریب جاکر مرے - ہمارے گھر سے مردہ نہ نکالنا پڑے - بندہ نے جب جانور کے منگوانے کے لئے دیر تک تقاضا کیا - تو مالک نے جانور کو باہر سے منگوالیا - دیکھا تو جانور بہت کمزور ہوگیا تھا - اور پیاس اسقدر تھی کہ بالٹی مین تمام مُنہ ڈبو دیتا - اور چند گھونٹ حلق سے اُتار کر ناک کے رستے گرادیتا تھا - پہلے بندہ نے کچھ پانی بذریعہ حقنہ اسکے اندر پہونچایا - آخرکار بندہ نے بید کی لکڑی تمام شہر سے تلاش کرائی - لیکن نہ ملی - اسجگہ کے ویٹیرنری اسسٹنٹ صاحب دورہ پر تھے شاید اُنکے پاس آلہ پروبنگ ہو - ناچار گونڈی کے درخت کی چند پتلی شاخین منگوانے کیلئے ایک آدمی دوڑایا - چھڑیان ابھی نہین آئی تھین کہ ایک آدمی نے کہا کہ تحصیل مین چورون کی سزا دہی کے

سکے لیے بید کی لچکیلی چھڑیان پڑی ہین اگر حکم ہو تو لاکر حاضر کرون۔ بندہ نے کہا کہ دیر نہ کرین بس وہ فوراً تین چار لے آیا۔ ان مین سے ایک لچکیلی سی لیکر اسپر تیل لگایا۔

وہان پر بہت سے زمیندار اور دیسی معالج بھی موجود تھے۔ انمین ایک میراثی بھی تھا اسنے کہا کہ "مین تہنے اک موٹا سا ہنا باہرون پھڑکے لے آؤندا ہان۔ تے وت گھوڑی دے سنگھ وچ جیوندا چھڈسان۔ جیکر ہنے تھاڈے سامنے آندران وچون لنگھدا ہو یا۔ روگ نون ہٹا کے پار نہ ہو گیا تے میری داہڑی کھوتے دے موت نال منڈوا دیٹرین"۔ یعنی مین ابھی جاکر باغ سے ایک سا ہنا پکڑ کر لاتا ہون اور مریضہ کے منہ مین ڈال دونگا۔ تو وہ فوراً روگ کو نکالتا ہوا تمام آنتون مین سے گذر کر آپکے دیکھتے دیکھتے رکٹم سے خارج ہو جاویگا۔ اور غذا کا رستہ بالکل صاف ہو جاویگا۔ اگر ایسا نہ ہوا تو مین اپنی ڈاڑھی گدھے کے پیشاب سے منڈوا دونگا۔

بندہ اس جاہلانہ علاج کو سنکر متعجب ہوا اور مالک کو جو کہ ایک زیرک آدمی تھا۔ سمجھایا تو مالک مذکور نے اسکو خوب ڈانٹ دی کہ بکواس مت کرو۔ جاہل معالج ڈانٹ سنتے ہی چپ ہو رہا۔ غرض بندہ نے پانچ گز لمبی اور چار انگشت چوڑی بنڈیج لیکر بید کی لکڑی کے ایک سرے پر بقدر نارنگی کے گول لپیٹا۔ اور باقی کپڑا تمام بید کے تنے پر لپیٹتا ہوا بید کے دوسرے سرے تک لایا۔ بدین خیال کہ خدا نخواستہ اگر پروبنگ کو مری مین داخل کرکے باہر کھینچتے وقت داخل شدہ سرے سے کپڑا اوتر جاوے تو جو کپڑے کا سرا ہمارے ہاتھ مین ہے اسکے ذریعہ سے کپڑے کو باہر کھینچ لینگے۔ اور داخل کرنیوالے سرے کے کپڑے پر سوئی سے ٹانکے بھی لگا لئے تھے۔ اگر اسفنج بلجاوے تو وہ کپڑے سے بہتر ہوتا ہے لیکن بندہ کو اسفنج نہین ملا تھا۔ پس بندہ نے حسب دستور مریضہ کو دہنی جانب گرا کر خوب قابو کرکے تالو کش لگایا اور آلہ پروبنگ پر تیل لگا کر آہستہ آہستہ حلق سے داخل کرنا شروع کیا۔ جب چھاتی کے قریب پہونچا تو آگے گذرنے سے رک گیا جس سے معلوم ہوا کہ روک کا مقام یہی ہے پھر بندہ نے تین چار انچہ پیچھے کھینچکر آگے کو دبایا تو روک بالکل ہٹ گئی اور آلہ مذکور آسانی سے گذر گیا۔ جس سے کامیاب ہونیکی امید ہوئی۔ پھر پروبنگ کو آہستہ آہستہ باہر نکال لیا اور بالنگ

آئرن نکال رسّے وغیرہ کھولکر مریضکو کھڑا کیا۔ ایک بالٹی مین پانی ڈالکر آگے کیا تو مریضہ مارتے پیاس کے یکدم بالٹی پانی کی پی گئی۔ جسکو دیکھکر تمام حاضرین شاباش کے نعرے مارنے لگے اور شیخ صاحب کو مبارکباد دینے لگے۔ بندہ نے خوراک نرم بتائی۔ اور ایک ہفتہ آرام دینے کا حکم دیا۔ بندہ کے علاج سے شیخ صاحب مذکور ازحد مشکور و ممنون ہوئے۔ کیونکہ انکے خیال کے مطابق تو مریضہ مرچکی تھی۔

خداوند کریم تمام ہم پیشہ بھائیون کو جاہل معالجون کے سامنے ایسی ہی کامیابی نصیب کرے۔ آمین

خاکسار سیّد غلام حسین جونیر ہوس سرجن
وٹیری نیری کالج لاہور۔ } ۸ ستمبر سنہ ۱۹ء

بحضور فیض گنجور جناب ایڈیٹر صاحب بہادر

جناب عالی۔ چند کیس برائے اندراج رسالہ انڈین وٹیری نیری جرنل ارسال بخدمت اقدس ہین اگر مناسب ہو تو براہ عنایت درج فرمائے جاوین۔

العبد فدوی صادق علیخان وٹیری نیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس ریاست دوجانہ ضلع رہتک

کیس نمبر اوّل۔ مرض فیور سخت قسم کا

اسپ سبز رنگ عمر ۹ سال قد ۱۴-۲ از طویلہ اسپان خاص سرکار دوجانہ۔

۱۴ جولائی سنہ ۱۹ء کو یہ گھوڑا میرے پاس علاج کو لایا گیا اسوقت اسکو سخت بخار تھا۔

اسباب عرصہ تک آرام کے بعد سخت کام لینے سے ہوا۔ علامات موجودہ یہ تھین کہ جانور سر جھکائے ہوئے تھا اور تنفس بہت تیز دل اسقدر زور سے دھڑکتا تھا کہ کان لگاکر سننے سے معلوم ہوتا تھا کہ بیقاعدہ بہت تیزی سے چل رہا ہے کسیقدر لرزہ بھی موجود تھا اور ٹمپریچر ۱۰۴ تھا۔ جھلستا ہوا سرخ رنگ کی کھانا پینا بند تشنگی زیادہ ظاہر کرتا تھا جو بالٹی پر زیادہ حملہ کرنیکی وجہ سے

ظاہر ہوتی تھی لیکن پانی سامنے رکھنے پر بخار کی تیزی اور گھبراہٹ کیوجہ سے پی نہ سکتا تھا اور تھوڑی تھوڑی دیر میں بیٹھ جاتا اور پھر کھڑا ہو جاتا تھا۔ **علاج** حسب ذیل کیا گیا۔

اوّل ایک اکیلے اور ہوادار تھان میں اسکو رکھا گیا اور پیرون پر پٹیان لگائی گئی اور فیور ڈرافٹ حسب ذیل دیا گیا۔ نیٹریٹ آف پٹاس ۳ ڈرام۔ ٹنکچر ایکونایٹ ۱۰ منم۔ پیپرمنٹ آئل ۲۰ منم سلفیٹ آف مگنیشیا ۴ اونس۔ چار چار گھنٹہ بعد تین مرتبہ دیا گیا۔ بخار رفعہ ہونیکے بعد ایک جلاب سلفیٹ آف مگنیشیا کا دیا گیا۔ اِسکے بعد کوئی حملہ بخار کا نہوا لیکن احتیاطاً تین روز تک نسخہ ذیل استعمال کیا گیا۔ نیٹریٹ آف پٹاس ۲ ڈرام۔ سلفیٹ آف کونین ۲۰ گرین۔ ہیڈروبرومک ایسڈ ۲۰ منم۔ سلفیٹ آف مگنیشیا ۲ اونس۔ کیمفر واٹر ۱۰ اونس۔ دن میں تین دفعہ روز دیا گیا۔ اِسکے بعد گھوڑا جین کیا گیا۔

العبد صادق علیخان ویٹیرنری اسسٹنٹ درجہ اوّل

کیس دوئم۔ ایکسٹروپیم

سگ مادہ اسپینین نسل کی از تازیخانہ سرکار دوجانہ۔

یہ سگ مادہ جسوقت میرے پاس علاج کو لائی گئی تو ایک آنکھ کا پوٹا لوٹا ہوا تھا اور تمام چہرہ متورم داہنی آنکھ کے بالائے اور زیرین پوٹو میں زخم ہونیکی وجہ سے چونکہ موسم خراب تھا کیڑے پڑے ہوئے تھے جس سے معلوم ہوا کہ یہ سگ مادہ بہت بے احتیاطی سے پرورش پا رہی تھی چونکہ چہرہ پر ورم بہت زیادہ تھا اِسلئے دونوں آنکھیں بند تھیں اور کھل نہیں سکتی تھی زخمونکو فینائل لوشن سے صاف کیا گیا اور فارسپس سے کرم نکالے گئے اور گرم پانی سے خوب ٹکور کی گئی بعد ازان کاربالک آئل سے ڈریس کیا گیا۔ اور ایک خوراک کاسٹر آئل کی دیگئی کھانیکو دودہ اور چاول دیگئی اِس طرح پر تین روز تک برابر دن میں تین مرتبہ اوّل ٹکور گرم پانی کی گئی۔ اور کاربالک آئل سے ڈریس کیا گیا ورم بالکل رفعہ ہو گیا اور آنکھیں کھلنے لگیں تب داہنی آنکھ کا پوٹا جسمین کہ انیلڈ بہت زیادہ متورم تھی اوپر کو لوٹا ہوا تھا اور کرم خوردہ زخموں میں کاربالک آئل کی بتی رکھی گئی

اور دہنی آنکھ کے بائین پوٹہ کو جو متورم اور لوٹا ہوا تھا۔ جسکو ایکسٹروپیم کہتے ہین کاپریشن کیا گیا اس طریقہ سے۔ ایوم مین کرم خوردہ زخم بالکل اچھے ہو گئے اور ایکسٹروپیم کا علاج جاری رہا یعنی روز مرہ دو وقت کاپریشن ہوتا رہا اس طرح پر ۲۳ روز مین سگ مادہ جیین کی گئی۔

العبد صادق علیخان ویٹیری نیری اسسٹنٹ

کیس سویم۔ اٹوریا

سگ مسمے ٹینگر چنیا یک از تازیخانہ سرکار دوجانہ۔

یہ کتا میرے پاس لایا گیا کہ یہ چیختا ہے یعنی کبھی چپ ہو جاتا ہے اور کبھی پھر اچانک چیخ اٹھتا ہے اور کون کون بہت دیر تک کرتا رہتا ہے۔

ظاہرہ کوئی علامت مرض کی نہین پائی گئی دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اچھی طرح کھاتا پیتا ہے فضلہ بھی معمولی خارج ہوتا ہی۔ لیکن تین روز سے اسکو یہ عارضہ ہوا ہے کہ چیختا رہتا ہے تمام جسم کو ہاتھ لگا کر ٹٹولا تھرمامیٹر لگا کر حرارت کو دریافت کیا کوئی فرق معلوم نہوا اتفاقاً جب کان کو ہاتھ لگایا گیا تو جانور اسی طرح چیخ اٹھا پھر اسی کان کے ہاتھ لگایا گیا تو پھر چیخ اٹھا معلوم ہوا کہ اس کان مین تکلیف ہے دوسرے کان کو ہاتھ لگایا گیا تو کوئی علامت تکلیف کی ظاہر نہین کی اسلیئے یہ تشخیص کیا گیا۔ اسکے کانمین درد ہی کان کو اندر سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ رنگ سرخ ہے قدرے متورم ہے ہاتھ لگانے سے کان کی جڑین گرم معلوم ہوتی تھین ٹنکچر اوپیم اور گلیسرین ملا کر کان مین ڈالا گیا اور کان کو سینک کرنیکی فہمایش کی گئی تین روز بعد کان بہنے لگا یعنی کان سے پیپ آنے لگی اور کتے کا چیخنا بند ہو گیا پچکاری سے کان کو صاف کر کے کاربالک آئل ڈالا گیا اسیطرح پر چھ روز تک استعمال جاری رہا جب پیپ آنا بند ہو گئی تب کان مین بورد آیوڈوفارم ڈالا گیا تاکہ زخم جلد خشک ہو جاوے اسکے ایک ہفتہ بعد جیین کیا گیا۔

العبد صادق علیخان ویٹیری نیری اسسٹنٹ

کیس چہارم۔ فریکچر ٹبیا:

کتیا عمر ڈیڑہ سال ملکیت شیخ مظفر و برگ فرش۔ یہ کتیا جنگل مین چرنے کو چھوڑی گئی تھی

اتفاقاً چراگاہ سے واپس آرہی تھی جبکہ تالاب خشک شدہ کے قریب سے گذر رہی تھی اچانک اس زور سے آندھی آئی کہ اندھیرا ہوگیا اور یہ کٹیا تالاب مین گرگئی۔ ٹانگ ٹوٹ گئی حسب قاعدہ ٹانگ شکستہ کو باندھ کر جانور کو ایک جگہ آرام سے رکھا غذا ملایم زود ہضم دیگئی ۲۴ روز کے بعد کھولی گئی تو ٹانگ سیدھی اور عمدہ حالت مین پائی گئی۔ خالی پٹی باندھ کر جنگل مین چرنیکو چھوڑا گیا پٹی اس غرض سے باندھی رکھی کہ تازہ چوٹ کو اسکی امداد رہے اور فہمایش کی گئی کہ کچھ عرصہ بعد اس پٹی کو کھول دیا جاوے۔ صادق علیخان ویٹیری نری اسسٹنٹ فسٹ کلاس

کیس پنجم - اسپیزماڈک کالک

چھ گھوڑے جو سرکار دوجانہ کی سواری کے لئے دوجانہ سے باہر تشریف لیجانیکو ڈاک کیواسطے روانہ کئے گئے تھے اتفاقاً چھون کو ایکدم درد ہوگیا وہان خبر پہنچنے کیوقت مین جھجر بجانہ خود برائے چندے رخصت پر گیا ہوا تھا میرے پاس سوار پہنچنے پر یہ نہ معلوم ہوا کہ گھوڑے کیا بیمار ہین صرف یہ اطلاع ملی کہ مقام آئی پہنچکر گھوڑونکا علاج کرو اب نہ مرض معلوم اور نہ دوا کوئی موجود جو احتیاطاً ساتھ لیجاتا ویسے ہی روانہ ہوگیا وہان پہنچکر دیکھا تو کل گھوڑے درد مین مبتلا ہین اور لوٹ رہے ہین اس گاؤنمین کوئی دوا دستیاب نہوسکتی تھی چنانچہ تیل سادہ منگا کر ایک ایک بوتل سب کو پلا دیا اور ٹھلوانا اور پیٹ پر ہاتھ کی مالش شروع کرائی اور ایک مٹی کا حقہ جسکو زمیندار پیتے ہین اور ہر ایک گاؤنمین مل سکتا ہے اور ایک زمیندار سے معہ کل سامان کے سہر کھول لیلیا اور اس حقہ کی نلی توڑ کر اور خم دار نے جو تین دار ایک درخت کی شاخ کی بنا لیتے ہین وہ اسکے گٹے مین رکھی اور دوسری سیدی جسکو پھوارا کہتے ہین نکالدی اس طرح پر حقہ کریکی پچکاری طیار کی اور گرم پانی اور تیل کی پچکاری نمبروار دو دو گھنٹہ بعد سب کو لگانی شروع کی اور تین گھنٹہ بعد ایک ایک بوتل تیل سادہ اور پلا دیا پیٹ پر آہستہ آہستہ مالش اور ٹھلانا جاری رکھا۔ اسطرح پر ۹ گھنٹہ مین کل چھ گھوڑے صحت یاب ہوگئے دریافت کرنے سے سبب معلوم ہوا کہ ان کو

بسبب قحط سالی جو دستیاب ہوئے گھاس کے اور پولی جوار کے باجرہ کی پولی کہلائی گئی تھی اور کچھ جوار کی بھی تھی دو تین یوم تک دانہ چارہ انتظام سے کم کم مقدار مین دیا گیا۔ گھوڑے جین کئے گئے فقط

صادق علیخان ویٹیری نیری اسسٹنٹ ریاست دوجانہ

عرضداشت از محمد یعقوب بیگ سہنوی ویٹیری نیری اسسٹنٹ درجہ اوّل ضلع کوڑگانوہ معروضہ ۲۶ ۵/۱۹۰۰

بعالیجناب والاشان صاحب اڈیٹر بہادر و ناظرین رسالہ ہذا

اگرچہ یہہ وقوعہ سنہ ۱۸۹۸ء کا ہے۔ وقوعہ کے دنون مین۔ اسکی مفصل کیفیت درج کرکے ویٹیرنیری جرنل مین طبع ہونے کی غرض سے لفافہ مین بند کر لیٹر بکس مین ڈالنے کے لئے ملازم کے حوالہ کیا گیا تھا جس نے لاعلمی یا نادانی سے بجائے لیٹر بکس کے کتابون کے بکس مین رکھدیا۔ جب کسی رسالہ مین یہ مضمون نظر نہ پڑا تو اس خیال نے کہ شاید طبع ہونیکے قابل نہ سمجھکر نظرانداز کر دیا گیا ہو۔ اسکی اشاعت کی اُمید کو دل سے اوڑا دیا۔ آج پورے سوا دو برس مین کتابونکا بکس صاف کرنے پر سا اصلی لفافہ پر نظر پڑی طیش تو بہت آیا۔ مگر قہر درویش برجان درویش۔ صبر کیا۔ اور سوائی اسکے چارہ نہ دیکھا کہ اسکو پھر طبع ہونے کے واسطے بھیجا جاوے اگرچہ یہہ کیس پورانا ہے مگر چونکہ اسمین عدالتی کاروائی بھی شامل ہے۔ اسواسطے ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے لئے نظیر یا نمونہ۔ اور عام ناظرین کے واسطے دلچسپی کا باعث تصور کرکے ارسال کیا گیا ہو۔ اگر رائے والا اقتضا فرماوے تو شایع کیا جاوے۔

کاسٹریشن مین ڈسلوکیشن و فرکچر اور عدالتی کارروائی

چونکہ احقر کے ہاتھون سے اکثر اختہ شدہ گھوڑے کامیاب ہوکر نیز بوجہ صفائی دست اور شہرت

دست کاری و نیکنامی کا باعث ہوئے تھے۔ اسی خیال سے تحصیلدار صاحب ریواڑی نے چونکہ ضلع مین جہان جہان وہ طعینات رہے میری دستکاری کی تعریف سنتے اور اختہ شدہ کی تصدیق کرتے رہے تھے اپنے متعلقہ ویٹیرنری اسسٹنٹ کو نظر انداز کر کے اپنا گھوڑا اختہ کرانے کے لئے مجھکو طلب فرمایا۔ جسکے لئے ذیل کا کارڈ میرے پاس آیا۔

"ازطرف منشی کبیر علی صاحب تحصیلدار ریواڑی مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۹ء

مہربان محمد یعقوب بیگ ویٹیرنری اسسٹنٹ ۔ مجھکو اپنا گھوڑا اختہ کرانا ہے آپکا ہاتھ بہت صاف ہی جلد آئیے۔"

یہ خط ۲۸ دسمبر ۱۹۰۹ء کو میرے پاس پہنچا۔ مین اُسیوقت روانہ ہوکر ۲۹ دسمبر ۱۹۰۹ء کو بحضور جناب تحصیلدار صاحب ریواڑی پہنچ گیا۔ چونکہ آج شام کے ہوجانے سے وقت غیر ہوگیا تھا اِسواسطے کاسٹریشن کا دوسرے روز پر التوا کیا گیا۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء وقت ۶ بجے صبح گھوڑا کمیت عمر ۵ سالہ نسل ویلر ملکیت جناب منشی کبیر علی صاحب تحصیلدار ریواڑی کاسٹریشن کیلئے لایا گیا مگر اُسکی جگہ پر گھاس وغیرہ بچھوا کر تحصیلدار صاحب کے سائیس اردلی اور تنج کے ملازمون کی امداد پر لگام لگوا کر سائیس کو نشیب و فراز سمجھا گھوڑے کو کھڑا کر دیا گیا۔ اور چارون پیر ملا کر ملازمین مذکور کو سائڈ لین کھینچنے کی ہدایت کے موافق تاکید کیگئی ہابل کھینچنے پر سائیس کی بے احتیاطی یا غفلت سے گھوڑہ کے جھٹکنے سے لگام کی سر دوال ٹوٹ کر بجائے بچالی کے گھوڑہ سخت زمین پر جا گرا۔ اُسی جگہ گھاس وکمبل وغیرہ لگا کر قابو کر کے اختہ کر دیا گیا۔

گھوڑہ کو اُٹھانے پر گھوڑا تین ٹانگ دکھلائی دینے لگا یعنی بائین اگلی ٹانگ پر گھوڑہ بالکل زور نہین دیتا تھا۔ اس خیال سے کہ اکثر گھوڑے پیر سُن ہو جانیسے تھوڑی دیر کے لئے ایسا کرنے لگجاتے ہین۔ گھوڑے کو تھان پر لگوا کر پیر کی مالش کرائی گئی۔ دوپہر کو حالت بدستور رہا سوا اِسکے شولڈر جائنٹ پر ورم نمایان تھا۔ پوست کے گرم پانی سے تکمید کرائی گئی۔ شام تک کچھ افاقہ نہوا بلکہ اسوقت ورم اور زیادہ بڑھ گیا۔ اور پیر بھی کسیقدر بڑھا ہوا معلوم ہونے لگا۔ اور ہلانے سے

رگڑ کی آواز محسوس ہوتی تھی۔ ڈسلوکیشن کا گمان اوّل تو دوپہر ہی کو ہو گیا تھا۔ مگر اب شام کو ڈسلوکیشن بخوبی ثابت ہو گیا۔ چونکہ ورم نہایت سخت تھا اُسکے رفع ہونے تک جوڑ بٹھانیکی تدبیر ملتوی کی گئی۔ ورم رفع کرنیکو پوست کے پانیکی تکمید۔ اور رات کیوقت تل کی کھل کا پوست آمیز پولٹس لگوایا گیا۔ اور گھوڑہ کو بطور سلنگ کے ٹکڑون پر کھڑا کروا دیا گیا۔ تاکہ پیر کو ہلا نہ سکے اور یہی عملدرآمد ۷ جنوری ۰۹ء تک متواتر جاری رہا۔ اور کبھی کبھی اٹروپیا آئنٹمنٹ بھی کام میں لایا گیا ۷ جنوری ۰۹ء کو ورم تو تقریباً کل ہٹ گیا۔ مگر گھوڑہ پیر پر بالکل زور نہین دیسکتا تھا۔ اور علاوہ پیر کے بڑھ جانیکی ہیومرس کا ہیڈ گلنے نائڈ کیویٹی سے علیحدہ اور حرکت دینے پر کرپی ٹیشن یا کرکراہٹ کی آواز ہاتھون کو محسوس ہوتی تھی اب شولڈر جائنٹ کا ڈسلوکیشن اچھی طرح پر ثابت ہو گیا۔ مگر گلی نائڈ کیویٹی کے کنارے کے کارٹی لی جی نس ٹشو کا مضروب ہو کر جھڑ جاتا دور از قیاس تھا۔ چونکہ یہ گھوڑہ سوداگر سے خریدا گیا تھا۔ دیکھنے مین موٹا تازہ ہمت کا نہایت سست اور بزدلا اور آرام طلب تھا۔ عمدہ سایہ دار اصطبل مین نرم بچھونے پر سونے اور گھی اور بور لگے راتب کھانے اور آرام سے لیٹا رہنے کے سوا محنت اور مشقت کے نام سے بھی آشنا نتھا۔ ایسی تکلیف کو کب برداشت کرسکتا تھا کچھ تو اپنی جبلّی عادت کے موافق کچھ اس سخت درد سے عہدے بادشاہی بنکر پڑا ہی رہتا تھا۔ اسی واسطے اُسکے جوڑ بٹھانے کے لئے دوبارہ گرانیکی ضرورت نہوئی۔ اُسکے لیٹے رہنے کی حالت مین مضروب پیر کے سوا باقی فیتون پیرون مین ہابل کے مزمہ لگا کر قابو کر لیا گیا۔ اُسکے مضروب پیر مین بلاڈونا آمیز گرم پانیکی تقریباً چار پانچ گھنٹہ برابر سینک کیگئی۔ بعدہُ ہابل کے فیتہ مین پھندا بناکر اُسکی گرہ ٹھیک ہیل یعنی ایڑی کے مقابل کرکے چار مضبوط آدمیون کو پکڑوا دیا گیا۔ اور گھوڑی کی کمر اور گردن اور دُم پر بھی اور آدمی لگا دیے گئے تاکہ فیتہ کی کشید کے ساتھ گھوڑہ نہ کھینچنے پاوے۔ غرضیکہ سب کی اجتماعی قوت سے گھوڑے کا پیر سیدھی طرف کو کھینچا گیا۔ جسوقت ہیڈ آف ہیومرس اور گلنے نائڈ کیویٹی کے درمیان گڑھا محسوس ہونے لگا تو جوڑ کو نیچرل پوزیشن مین لا کر ٹھیک بٹھا دیا گیا اور گھوڑے کو اُٹھوا کر لکڑیون کے سہارے کھڑا کر دیا گیا۔ اور

ہدایت کر دیگئی کہ اب بیٹھنے نہ پاوے۔ ورنہ لکڑیون کے گر جانے سے گھوڑے کے علاوہ اس ضرب کے دیگر ضرب آجانیکا احتمال ہو۔ چونکہ ۶ بجے صبح سے ایک بجے تک یہہ احقر اس عمل مین مصروف رہا تھا اب خورونوش کی ضروری احتیاط کے لئے اپنے مسکن پر جانا لازمی ہوا۔ جہان سے ۲ بجے فارغ ہوکر گھوڑہ کو جو دیکھا گیا تو گھوڑہ کے سوائے اور آدمیون کا تھان مین نام و نشان نتھا تحصیلدار صاحب کے کچہری جاتے ہی کل ملازمین فرو ہوگئے جنکی پس غیبت گھوڑے نے گر کر اپنی سابقہ حالت اختیار کرلی۔ جتنی خوشی اس ڈسلوکیشن کی کامیابی مین پیدا ہوئی تھی اب اس سے چند در چند حصہ رنج دامن گیر ہوا۔ کچہری سے ۵ بجے تحصیلدار صاحب کی تشریف آوری پر کل احوال عرض کردیا گیا۔ ارشاد ہوا کہ پھر چڑھانیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ ماسبق طریقہ پر تین دفعہ چڑھایا گیا مگر جوڑنے کچھ عرصہ قایم رہنے کے سوائے، امی استحکامی نہ پکڑی۔ اب مجھکو گلے نائڈ کیوٹی کے بارڈر یا کنارے کے جھڑ جانیکا کامل یقین ہوگیا۔ بحضور جناب صاحب پرنسپل بہادر ویٹیرینری کالج لاہور۔ اور ماسٹر مبارک علیخانصاحب سپرنٹنڈنٹ ویٹیرینری اسکول اجمیر سے اس بارہ مین استصواب کیا گیا۔ لاہور سے تو صدای برنخاست مگر اجمیر سے حسب ذیل جواب ملا:-

"مہربان محمد یعقوب بیگ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ایسے وقوعہ سر جنون سے بھی اکثر سرزد ہوتے رہتے ہین۔ گھبرانیکی کوئی بات نہین یہہ تشخیص کرنا چاہیئے کہ اسکی ہیولاکی نیک تو نہین ٹوٹ گئی ہے اگر ایسا ہو تو لاعلاج ہے ڈسلوکیشن کے بارہ مین اگر گلے نائڈ کیوٹی کا بارڈر جھڑ گیا تو کامیابی کی صورت ذرا مشکل نظر آتی ہو۔ ایسے گھوڑہ گولی مار دینے کے قابل ہوتے ہین۔ خدانخواستہ اگر عدالت ہوجاوے تو آپ بری الذمہ ہین کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے۔

راقم مبارک علیخان سپرنٹنڈنٹ ویٹیرینری اسکول اجمیر شریف"

اس تحریر نے ایک طرح کی تقویت پیدا کردی جو قابل مشکوری ہو۔ ۷ رجنوری ۹۰ء کو جناب تحصیلدار صاحب کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ مین گوڑگانوہ تشریف لیگئے۔ آج ہی ایک حکم جناب والاشان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گوڑگانوہ کیجانب سے کمترین کے صدر مین حاضر ہونیکے بارہ مین صادر ہوا۔ دوسرے روز

۸ر جنوری ۱۹۰۹ء کو جناب تحصیلدار صاحب کمیٹی سے واپس تشریف لائے اور گھوڑے کی حالت دریافت کی میں نے مفصل احوال عرض کر دیا۔ اور یہ بھی گذارش کیا کہ چند مرتبہ چڑھا چکا ہوں مگر چھوٹ پڑتا نہیں۔ ابکی دفعہ چڑھا کر بلسٹر لگایا جاویگا۔ بجز اسکے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ لہذا حسب اجازت تحصیلدار صاحب چوتھی دفعہ چڑھا کر بلسٹر لگایا گیا۔ ابھی اس کام سے فارغ نہ ہوا تھا کہ تحصیلدار صاحب نے پہلے ارشاد فرمایا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے تمکو بابوگڈھ سے سانڈ لانیکے واسطے بہت جلد بلایا ہے۔ تم فوراً چلے جاؤ۔ میں نے عرض کی کہ آپ ایک تار بھیجدیں اور مفصل لکھدیں کہ میرے گھوڑے کی حالت خراب ہے ویٹیری نیری اسٹنٹ کے چلے جانے سے سخت نقصان کا احتمال ہے۔ اسکے جواب میں ارشاد ہوا کہ صاحب موصوف کی عادت اور طرح کی ہیں نہ میں تار دیسکتا ہوں اور نہ تمکو روک سکتا ہوں اسی گفت وشنید میں ایک ضابطہ کا حکم لکھکر کہ فوراً چلے جاؤ میرے دستخط کرائے اب میرا ٹہرنا ایک امر محال تھا۔ مجبوری ۱۲ بجے کی ریل گاڑی میں سوار ہو کر گوڑگانوہ پہنچا۔ صاحب بہادر ممدوح سے نیاز حاصل کرنے پر بابوگڈھ سے سانڈ لانے کے لئے فوراً چلے جانیکا حکم صادر ہو گیا۔ لہذا حسب الحکم ریل میں بیٹھکر میرٹھ روانہ ہو گیا۔ گیارہویں روز بابوگڈھ سے سانڈ لا کر اور صاحب ممدوح کے ملاحظہ کر کے پھر بسواری ریل ریواڑی پہنچا۔ اور گھوڑے کا معائنہ کیا۔

کوڑہ میں کھاج جس گھوڑے کے بائیں اگلے پیر کے شولڈر جائینٹ کا ڈسلوکیشن ٹھیک چڑھا کر بلسٹر لگا کر گیا تھا وہ تو خیر اپنی ملوف سابقہ حالت پر بہنوز روز اول تھا ہی۔ مگر اسی طرف کے پچھلے پیر میں اسٹائفل جائنٹ پر پٹیلا کا ڈسلوکیٹ بھی اور موجود ہو گیا تھا۔ ماسوائے اسکے خدا معلوم کیسی کیسی بے احتیاطی سے گھوڑے نے رگڑیں لگائی کہ جسکے داہنی طرف پٹھ۔ شانہ۔ مدہو۔ نیز چہرے اور چشم خانہ پر بہت بڑے بڑے بیڈ سور نمایاں تھے۔ جس سے گھوڑہ کو ابھی ہٹا کٹا چھوڑ کر بابوگڈھ گیا تھا۔ آج وہ بستر رنجوری پر لیٹا ہوا اٹھنے بیٹھنے سے بالکل مجبور ہے۔ ہر چند کوشش کرتا ہے مگر کھڑا ہونا ایک امر محال بلکہ وبال جان دکھلائی دیتا ہے۔

ایسا کیوں ہوا؟ وہی ملازمین کی بے احتیاطی اور لاپرواہی سے (پھر اسکا جواب دے کون)۔

ویٹیرنری اسسٹنٹ ہی نا؟ ہان اور کون ہے۔ بس اسی واسطے جناب تحصیلدار صاحب کے کچہری سے تشریف لانے ہی آداب قبول ہونے اور سانڈ کی کیفیت دریافت کرنے کے بعد پہلا سوال جو زبان مبارک سے نکلا وہ یہی تھا کہ گھوڑے کی کیا حالت ہی۔ اور اب وہ علاج پذیر ہے یا نہین اور اگر ہے تو کتنے دن مین آرام ہو جاویگا"۔

ناظرین اسکا جواب تو مین یہی دیسکتا تھا کہ "حالت خراب اور نہایت ردی ہی۔ جبتک دم باقی ہے علاج ممکن۔ آرام کرنا یا نہ کرنا حکیم مطلق کے اختیار مین ہی۔ مین علاج سے اخیر دم تک ہٹنے کا نہین۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ اب ذرا ٹیڑھی کھیر معلوم ہوتی ہے"۔ اسپر تحصیلدار صاحب نے نہایت برہم ہوکر نہایت طیش سے مجھکو چلے جانیکی اجازت دیدی اور اخیر چلتے وقت یہ حکم بھی سُنا دیا کہ اچھا سمجھا جائیگا۔ ناظرین خیال کرنیکا مقام ہے کہ ابتک جو کچھ جانفشانی اور تن دہی۔ اس گھوڑے کے معالجہ مین احقر کی طرف سے وقوع مین آئی اور جسقدر بار خرچ سر پر پڑا وہ کس پاداش کا مستحق تھا (۲) اور اس شدنی امر مین میرا کہانتک قصور ہے۔ (۳) گیارہ روز کی تاخیر یا وقفہ جو بالوگڈہ سے سانڈ لانے مین لگا وہ خود تھا یا کسی حکم سے بامر مجبوری۔ (۴) مریض کو چھوڑ کر چلا جانا اختیاری تھا یا غیر اختیاری۔ جسوقت تحصیلدار صاحب سے رخصت ہوکر مکان سے باہر آیا تو اُنکے اردلیون اور نیچ کے ملازمون کی زبانی معلوم ہوا کہ گھوڑے کی قیمت وصول کیجاویگی اور کچھ تدارک بھی ضرور ہوگا۔ خیر مرضی مولا از ہمہ اولا کہکر ریل مین بیٹھکر گوڑگانوہ جانیکو ہی تھا کہ اسٹیشن پر تحصیلدار صاحب کا اردلی ایک رجسٹری لیکر میرے پاس پہنچا کہ یہ لو اور اسپر دستخط کردو۔ مین نے رجسٹری لیکر رسید پر دستخط کر دیا۔ کھولکر پڑھا تو مضمون ذیل درج تھا۔

"نوٹس از طرف منشی کبیر علی تحصیلدار ریواڑی۔ مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء۔ بنام محمد یعقوب بیگ ویٹیرنری اسسٹنٹ ضلع گوڑگانوہ۔ تمنے میرا گھوڑہ بے احتیاطی اور بے پرواہی سے خراب کر دیا اور پھر اسکو چھوڑ کر چلے گئے۔ لہذا تمکو لکھا جاتا ہے کہ یا تو اسکو آکر اچھا کردو ورنہ تمپر نالش دایر کیجائیگی۔

دستخط کبیر علی بخط انگریزی"

ناظرین بمقام غورہی گاؤ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۹ء سے ۸ جنوری ۱۹۰۰ء تک دس روز برابر تندہی کے ساتھ خدمت مین مصروف رہا - ۸ جنوری ۱۹۰۰ء کو حسب الحکم بابوگڈہ گیا - ۹ جنوری کو یہہ نوٹس جاری ہوگیا جو مجھکو ۱۹ جنوری کو بمقام ریواڑی اسٹیشن پر ملا - لاجرم مجھکو بھی حسب ذیل فقرون مین جواب دینا پڑا - "جناب عالی - (۱) گھوڑہ میرے ہاتھ نے اختہ کیا ہی اگر اپریشن مین کچھہ خرابی واقع ہوتی (حالانکہ ہو بھی جاتی ہے) تو کسیقدر صرف میرے اوپر آسکتا تھا - (۲) پیراوترنے مین اگر بے احتیاطی تصور کیجاوے تو وہ آپکے ملازمین اور سائیسون پر محمول ہو سکتی ہے - وہی اسکے گرانیوالے تھے نہ مجھہ اکیلے سے گھوڑہ گر سکتا تھا نہ مینے گرایا - ترکیب ضرور بتلائی جسپر کچھہ عملدرآمد نہوا - (۳) چھوڑکر چلا جانا میرے اختیار سے باہر تھا - اُسکا الزام خود اپنے اوپر یا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے ذمہ لگایئے جسکے حکم کی نافرمانی میرے اور آپکے دونکیسی وبال جان تھی - (۴) اچھا کرنا میرا اختیار ہے یا وہ حکیم مطلق نے اپنے اختیار مین رکھا ہی - احقر محمد یعقوب بیگ ویٹیرنری اسسٹنٹ درجہ اوّل" مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۰۰ء

"مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۰ء - دوسرا نوٹس از طرف کبیر علی تحصیلدار ریواڑی - بنام یعقوب بیگ ویٹیرنری اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ تمکو پہلے نوٹس دیا گیا تھا کہ یا تو گھوڑہ کو اچھا کردیا اُسکا فیصلہ کرو مگر تمنے کچھہ تعمیل نہ کی - اب پندرہ دن کا میعادی نوٹس دیا جاتا ہے کہ یا تو اس اثنا مین آکر فیصلہ کرو ورنہ حسب ضابطہ عدالت کیجاویگی - یہہ گھوڑہ ابھی ڈھائی سو کو خریدا گیا تھا - دستخط کبیر علی بخط انگریزی"

"جواب از یعقوب بیگ ویٹیرنری اسسٹنٹ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۰ء - عالی جاہا - مین جواب نوٹس مصدرہ ۱۹ جنوری ۱۹۰۰ء کو پیشتر ارسال کرچکا ہون - نوٹس حال کے جواب مین گذارش ہی کہ ڈھائی سو ۲۵۰ میرے پاس ڈھائی سو برس مین بھی جمع ہونے ممکن نہین - عدالت مین نالش دائر کرنا آپکے اختیار ہے ہان ایک ضروری عرض یہہ ہی کہ مین غریب آدمی اور بے قصور ہون اپنے جلیل القدر حاکم کے مقابلہ مین مجھکو کھڑا ہونا پشہ کو سلیمان کی ہمسری کرنا ہوگا - سو مجھہ مین یہہ جرأت نہین آیندہ آپ مالک ہین

محمد یعقوب بیگ ویٹیرنری اسسٹنٹ ضلع گوڑگانوہ"

حاصل کلام یہہ کُل روئیداد بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مفصل عرض کیگئی - اسپر خدا معلوم کہ

کیا نوشت خواند ہوئی کہ ماہ جنوری درمیان سے گذر گیا۔ مارچ کے مہینہ سنہ ۱۹۰۸ء مین مجھکو بمیلہ مویشیان ریواڑی جانا پڑا۔ وہان تحصیلدار صاحب سے قدمبوسی لازمی تھی۔ نہایت انکساری اور عجز کے ساتھ معافی کی بابت عرض معروض کیگئی۔ آخر یہہ حکم چڑھا کہ اس گھوڑہ کو اپنے ہیڈکوارٹر مین لیجاکر علاج کرو۔ شاید اچھا ہوجاوے۔ خرچ خوراک وغیرہ سب ہم تمکو دینگے۔ چونکہ تحصیلدار صاحب ایک اعلیٰ افسر ہین اُنکے حکم کی تعمیل بھی ضروری تھی مین نے اسکو قبول کرلیا۔ یہہ گھوڑہ میرے ہیڈکوارٹر پر بدشواری تمام پہنچا دیا گیا۔ یہان آکر اُسکے ساتھ بڑی سردردی اور جانفشانی کیگئی اور پیر کو از سرِ نو ملایم کرکے بذریعہ کلوروفارم چڑھایا گیا۔ خدا خدا کرکے جوڑ تو بیٹھ گیا مگر خفیف خفیف لنگ باقی رہ گیا۔ چہہ ماہ تک گھوڑے کے علاج کرنے مین بوجہ اسکے کہ دانا، ٹھار اور گھاس بھی بہت گران تھی۔ اسکے علاوہ خرچ ادویات جدا گانہ تھا۔ مین بہت ہی قرضدار ہوگیا۔ نہایت ہی تنگ ہوکر تحصیلدار صاحب کی خدمت مین یہہ درخواست بھیجی گئی کہ گھوڑے کا جوڑ بیٹھ گیا ہی۔ صرف خفیف لنگ باقی ہی۔ اسکو منگالیا جاوے۔ جسکے سبب مین بہت مقروض ہوگیا ہون اسپر تحصیلدار صاحب کی طرف سے جواب ملا کہ ہم ایسے گھوڑہ کو لینا نہین چاہتے اسی خلجان مین ایک سال تک اسی طرح خط وکتابت ہوتی رہی آخر نہایت تنگ ہوکر نئے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین گھوڑہ کی مفصل کیفیت اور اُسکے سبب زیربار ہونیکی حقیقت عرض کرکے خرچ خوراک و محنت و ادویات کا نوٹ پیش کردیا گیا اور فیس کی بابت زبانی عرض کیگئی اسپر تحصیلدار صاحب موصوف سے صاحب ممدوح نے کچھہ جواب لیکر بطور فیصلہ یہہ حکم صادر فرمایا "کہ تحصیلدار صاحب نے یہہ گھوڑہ تمکو اُس خرچ خوراک وغیرہ کی بابت بخشدیا جو تمنے اُسپر صرف کی تحصیلدار صاحب تمپر کسی طرح کا دعوے کرسکتے اور نہ تم تحصیلدار صاحب پر خرچ خوراک وغیرہ کا دعوے کرسکتے ہو"۔

شکریہ۔ جناب والاشان ایمفری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا شکریہ توجسقدر کیا جاوی تھوڑا ہے جنہون نے اس احقر کو ایسے ناگہانی مخمصے سے خلاصی بخشی مگر اس موقعہ پر ہم جناب منشی کبیر علی صاحب تحصیلدار ریواڑی کا شکریہ بھی ادا کئے بدون نہین رہ سکتے جنہون نے ایک بیش بہا رقم اپنی کرم گستری

اور دریا دلی سے (کہ تو ڈر نہین خدا کے غضب سے ڈر) اس ناکردہ گناہ کو درگذشت نہین کی بلکہ ہمیشہ کو بخشدی مگر وہ ڈنڈ بھی جو اس گھوڑہ کے سبب سے ہم پر پڑا قیامت تک فراموش نہین ہونے کا۔

التماس۔ چونکہ یہ گھوڑہ تا ہنوز میرے پاس موجود ہی اور درست بھی ہوگیا ہے مگر تیز چلنے یا زیادہ منزل کرنے کے بعد کچھ لنگ دینے لگتا ہے اُمید ہی کہ انشاء اللہ وہ بھی جاتی رہیگی۔ اس لئے بحضور جناب تحصیلدار صاحب التماس ہے کہ وہ اپنا گھوڑہ لے لین جیسا کہ مین پہلے عرض کر چکا ہون۔

المرقوم ۱۵ مارچ ۱۹۰۹ء۔ } محمد یعقوب بیگ ویٹیرنری اسسٹنٹ درجہ اوّل ضلع گوڑگانوہ۔ مکرر ترمیم ۲۶ مئی ۱۹۰۹ء

بحضور فیض گنجور جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیرنری کالج دام اقبالہٗ

جناب عالی۔ اگر رائے عالی مین مناسب ہوے تو کیس حسب ذیل کو رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل مین درج فرما کر ممنون و مشکور فرماوین۔

کیس (۱)۔ ایک بیل متعلقہ تحصیل پاکپٹن بعارضہ کرانک جانڈس عرصہ سے مریض تھا جسکی علیحدگی کی رپورٹ جناب تحصیلدار صاحب نے بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع منٹگمری بدین مضمون کی تھی بیل کہ باغیچہ تحصیل پاکپٹن کام کے ناقابل ہی جسوقت کوئین مین جوڑا جاتا ہے بیٹھ جاتا ہے کام نہین دیسکتا اگر حکم ہو تو یہ بیل نیلام کیا جاوے اور بجاے اسکے دوسرا بیل خرید کیا جاوے۔ انہین ایام مین کمترین دورہ تحصیل پاکپٹن گیا اور حکم جناب تحصیلدار صاحب صادر ہوا کہ ویٹیرنری اسسٹنٹ بیل کو دیکھکر رپورٹ کرے جبکہ مین نے ملاحظہ بیل کا کیا تو مرض کرانک جانڈس تشخیص کیا گیا جسکی باقاعدہ رپورٹ کی گئی اور علاج حسب ذیل تا اچھا ہونے جاری رہا۔

اوّل ایک نمکین جلاب معہ سلوشن آف ایلوز دیا گیا:۔

کیا لومل	۲۵ گرین	سفوف جڑ مدار بجاے اپیکاک	۳۰ گرین
قلمی شورہ	۲۰ ڈرام	نوشادر	۴۰ ڈرام

دیا گیا چونکہ ڈاکٹری کو دورہ مواضعات مین بھی کرنا تھا اسلیئے محافظ بیل کو کہدیا ایک خوراک بناکر دیگئی جبکہ کمترین دورہ سے واپس آیا تو بیل بہ نسبت پیشتر کے بہت اچھا تھا دو تین روز پھر وہی علاج جاری رکھا اور بعد اسکے ڈائیلوٹ ہیڈرو کلورک ایسڈ ڈوڑ رام ہمراہ انفیوژن آف چرائتا دیا گیا اسوقت وہ بیل بالکل تندرست ہے اور برابر اپنی ڈیوٹی کو سرانجام دیتا ہے۔

کیس (۲) - ایک بچھیا نوزائیدہ الملکیت پنڈت کانشی رام مینونسپل کلرک دفتر صدر منٹگمری بعارضہ امپرفوریشن آف دی انیس میرے معالجہ مین آئی اوّل مالک نے بیان کیا کہ بچھیا دو روز ہوئے جب سے پیدا ہوئی ہی گوبر نہین کرتی ہے اور گوبر کرنیکی جگہ قدرتی طور پر نہین ہے آپ میرے مکان پر چلکر بچھیا کو دیکھ لین اور بعد ملاحظہ کوئی صورت اُسکے بچاؤ کی کرین۔ چنانچہ مین بموجب درخواست پنڈت کانشی رام کلرک موقعہ پر گیا اور پاکٹ کیس اپنے ہمراہ لیتا گیا اور بچھیا کو دیکھا گیا تو واقعی مرض امپرفوریشن آف دی انیس تھا اور علامات حسب ذیل پائی گئی :- بے چینی پیٹ بڑھا ہوا۔ گوبر کی کوشش کرتا ہے مگر خارج نہین ہوتا۔ اور جانور سخت تکلیف مین تھا علاج حسب ذیل کیا گیا۔ اوّل صابون اور پانی سے جلد کو صاف کیا گیا۔ اور مقام اوبھار پر شگاف دیکر اُنگلی کو اندر خوب پھرایا گیا اندر سے اُنگلی نکالتے ہی فوراً فضلہ خارج ہونے لگا۔ جسوقت سارا فضلہ ہو گیا تو اُس جگہ کو صاف کر کے اُسپر ایک آڑا شگاف دیکر اور قینچی سے کونے کاٹکر گول سوراخ بنا دیا گیا اور کاربالک آیل کی بتّی اندر داخل کی گئی جسکا ایک سرا باہر رکھا گیا تاکہ نکالنے مین دقت نہ ہو اور مالک کو کہا گیا کہ بتّی جانور جبکہ گوبر کرنیلے وقت نکال دیوے تو اسی طرح کی دوبارہ بناکر لگا دیا کرین چنانچہ مین دو تین روز تک ڈریس کرتا رہا بعد ازان مالک نے کہا کہ اب ہم خود ڈریس کر لیا کرینگے بعد ایک ہفتہ کے مالک کی بے احتیاطی سے مقعد کا سوراخ بند ہو گیا اور مجھکو دوبارہ جراحی کرنا پڑا اب کی دفعہ مالک کو کہا گیا کہ اگر آپ کہین تو مین تا اچھا ہونے جانور کے خود ڈریس کیا کرونگا ورنہ پھر نقص ہونیکا احتمال ہی۔ چنانچہ مالک نے منظور کر لیا اسکے بعد بچھیا بالکل تندرست ہے۔ اسی قسم کی ایک بچھیا جبکہ مین تحصیل دیپالپور مین واسطے علاج مویشی گیا تھا

پنڈت بھوجدت پٹواری کی میرے زیر علاج رہی تھی۔ لیکن مجھکو دوبارہ جراحی کرنیکی ضرورت نہین پڑی تھی۔

کیس (۳۲) - ایک سڑھا ملکیت میان حسین بخش ذیلدار موضع برنج جیوے خان تحصیل گوگرہ جبکہ فدوی اُسکے گاؤن مین گیا تو مالک نے بیان کیا کہ میرا ایک بچھیرا اختہ کردو اور یہہ بھی کہا کہ میرے سڑھے کو ایک بہت بڑی بروڑی دائین ٹانگ پر نکلی ہوئی ہے جسکے باعث کام درکنار جانور چلنے پھرنے سے بھی سخت عاجز ہے سڑھے کا ملاحظہ کرنے پر معلوم ہوا کہ اُسکو کیپڈ ایلبو ہے جو کہ فائبرس ٹیومر کی شکل مین پایا گیا اور یہہ ٹیومر اسقدر بڑا تھا کہ ایلبو سے لیکر نی جائنٹ سے کسیقدر اوپر تک فور آرم پر پھیلا ہوا تھا چنانچہ درخواست مالک پر فوراً جانور کو گرایا گیا اور اپریشن شروع کیا گیا اُسوقت زمینداران آپسمین مشورہ کر رہے تھے اور اُنکی یہہ رائے تھی کہ یہہ سڑھا ہرگز نہین بچیگا اگر علاج نہ کیا جاتا تو جانور گو کام کے ناقابل تھا مگر شاید کبھی وقت مین خود اچھا ہو جاتا اور اگر اچھا بھی نہ ہوتا تو بے موقع تو نہ مرتا جبکہ اپریشن کے وقت جانور کو خون جاری ہو رہا تھا تو اُنکا خیال تھا کہ جانور بہت جلدی فوت ہو جاویگا اُسوقت مالک کو بھی کسیقدر گمان ہو گیا تھا لیکن جبکہ سمجھایا گیا تو مالک کو بہت تقویت ہو گئی اپریشن کے بعد تقریباً ڈیڑھ پونڈ غلاظت نکلی اسکے بعد زخم کو دھو کر اور کاربالک آئل سے ڈریس کرکے زخم کو ٹانکے لگا دئے گئے اس اپریشن کے بعد پھر ایک بچھیڑا اختہ کیا گیا اُسکو بھی ڈریس کیا گیا۔ ایکماہ مین ہر دو جانور بالکل تندرست ہو گئے اور اب سڑھا کوئین مین کام بخوبی دیتا ہے اور ہل وغیرہ ہر ایک کام جو اُسکے تعلق ہے انجام دے رہا ہے۔ زیادہ حد ادب۔ ۱۴ شعبان

کمترین دیوکی نندن ویٹیرنری اسسٹنٹ ضلع منٹگمری

بحضور فیض گنجور جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیرنری کالج دام اقبالہ

جناب عالی - خاص شہر کرنال مین رسالہ نمبر ۹ بنگال لینسر کا ایک گارد معہ ایک ویٹیرنری اسسٹنٹ کے خچر دن کی خرید کے لئے آیا ہوا ہے۔ دس راس خچر انہون نے خریدی تھی۔ اُنمین سے دو راس خچر دو بچے

گلے اور جبڑے کے درمیانی جگہ پر ایک دم ورم نمودار ہوئی اور یہ ورم موٹی اور سینہ تک بڑھتی گئی تنفس مین تیزی اور سستی اور کھانا پینا کم ناک سے ڈسچارج جاری زرد رنگ کا پھیپھڑو زیادہ ہو گیا اور دم خراٹے سے شروع ہوا اور ۴ گھنٹہ کے فاصلے سے پہر دو خچر مورخہ ۱۹ اگست کو فوت ہو گئے اور ایک اس خچر ۲۰ کی شام کو بھی مر گئی چوتھی خچر آج ۲۱ کی شب کو فوت ہوئی اور دو خچرین مریض اور چار مشتبہ موجود مین اس بیماری کو لدیانہ فیور خیال کیا گیا ہے اور جناب ویٹیری نیری سرجن صاحب ڈیپو کرنال بھی اسکو لدیانہ فیور ہی تشخیص فرماتے ہین۔ اطلاعاً عرض ہے۔ ۲۱ اگست ۱۹۰۹ء۔

فدوی نور احمد خان ویٹیری نیری اسسٹنٹ تحصیل کرنال و پانی پت ضلع کرنال۔

جناب عالی۔ گذارش ہے کہ کمترین قبل ازین ایک اطلاع مفصل طور پر لدیانہ فیور کی حضور مین روانہ کر چکا ہے۔ دو اس خچر جو بیمار تھے وہ بھی مر گئے۔ ہین ایک خچر اوّل اوّل تو سخت قسم کے فیور مین مبتلا ہوئے اور پریشان حالت۔ تنفس تیز۔ خماری طرح۔ علامات کا لک تیزی کے ساتھ چار گھنٹہ کے بعد ہاتھ پیر ٹھنڈے نبض کمزور اور وقت مرنے سے پیشتر تمام جسم ٹھنڈا اور خچر مین ایک قسم کا جوش ہو کر ایکدم زمین پر گری اور مر گئی۔ پوسٹمارٹم کرنے سے تمام اعضاء مین خون بالکل نہین فقط ایڈامنیل کیوٹی سیاہ خون سے جو کہ غیر منجمد تھا اس سے پر۔ اسمال کولن آٹھ انگشت کے قریب بالکل گنگرین شدہ معدہ کا ویلس کوٹ کی میوکس ممبرین تمام گنگرین ہو گئی تھی۔ پریٹونیم جھلی تمام سخت قسم کی کنجیسچن تھی اور انہین رستون سے خون چھن گیا تھا۔ دوسرے خچر کو لرزہ شروع ہوا۔ شدت سے پسینہ جاری ہوا۔ بخار تیز ہو کر بعد مین کم ہو گیا۔ اور جانور کا تنفس بہت ہی ابتر ہو گیا اور اسی حالت مین مر گیا پھیپھڑے بہت ہی گنگرین پائے گئے۔ لاش سے سخت بدبو آتی تھی۔ باقی اعضا درست تھے۔ تیسرے خچر اسوقت بیمار ہے اور باقی تین مشتبہ ہین۔ بیمار خچر کو دست کثرت سے ہین۔ یہ تمام خچرین بوقت دن کے دو بجے حملہ تیزی مین مبتلا ہوئے اور بوقت شب فوت ہوئے۔ ۲۴ اگست۔

نور احمد خان ویٹیری نیری اسسٹنٹ تحصیل کرنال۔

سوال جواب طلب

کیا ہائڈیڈ سسٹ کے مریض کا گوشت قابل غذا انسان کے ہے ۔ یا نہین ۔ کیا سب گوشت کو پھینک دینا چاہیئے ۔ یا اُسکا صرف وہ حصہ جس مین کہ ہائڈیڈ سسٹ ہو پھینک دینا چاہیئے حضور ضرور اسکا جواب کمترین کو عنایت فرماوین ۔

سیّد محمد رضا حسین ویٹیری نیری اسسٹنٹ آگرہ ۔

جواب ایڈیٹر ۔ ہائیڈٹیڈ سسٹ مختلف اقسام کی ہوتی ہین ۔ مثلاً بیف میزل اور ایکینو کوکس سسٹ ۔ جنمین سے شاید آخر الذکر سے مراد ہے ۔ سو اس قسم کی سسٹ جگر اور پھیپھڑونمین بڑی بڑی پیدا ہو جاتی ہین ۔ جنمین ٹیپ وارم کے قسم کے چھوٹے چھوٹے کرم ہوتے ہین ۔ جو امعاد سگ مین پہونچکر تو بلوغت کو پہونچکر زندہ رہ سکتے ہین ۔ مگر انسان کی آنتونمین نہین زندہ رہتے لہذا اس قسم کی سسٹ والا گوشت تو غذا انسان کے واسطے مضر نہین ہوتا مگر جب کوئی آدمی اُن پیراسائٹ کے بیضے جو کسی سگ سے خارج ہوئے ہون کھا جائیگا تو البتہ ہائی ڈیٹڈ سسٹ کا حملہ اُسپر ضرور اکثر غالب آویگا ۔ گوشت مین سے ہائی ڈیٹڈ سسٹ کے حصص کاٹ ڈالنے چاہئین ۔ مگر احتیاط بھی رکھی جاوے کہ کوئی سگ ایسے ٹکڑون کو نہ کھانے پاوے ۔

بحضور فیض گنجور جناب اڈیٹر صاحب انڈین ویٹیری نیری جرنل ویٹیرنیری کالج لاہور

حیرت انگیز موت

مفصلہ ذیل مضمون ارسال خدمت حضور ہے کہ اگر مناسب رائے عالی ہووے تو درج انڈین ویٹیرنیری جرنل فرما کر اس ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو مشکور فرماوین ۔

یک راس بھینس مملوکہ سندر جیٹ خاکن سیروانیکوٹ علاقہ ریاست مالیر کوٹلہ جو کہ عرصہ دس ماہ سے حاملہ تھی قریب ۷ بجے صبح چرائی کے لئے بیز موضع سیروانیکوٹ مین چھوڑی گئی ۔ واپس آنے پر قریبًا

۱۲ بجے بیٹھ گئی اور قریب ایک بجے مر گئی - اسپر گاؤن مین اسباب کا بہت چرچا ہوا - کسی کا خیال کچھ کسی کا کچھ اپنی اپنی کھچڑی علیحدہ پکار رہا تھا - الغرض جتنے مُنہ اتنی باتون کا مسئلہ ہو رہا تھا - اسکا پتہ مجھ کمترین کو بھی چلا - دل مین شوق پیدا ہوا کہ پوسٹ مارٹم کرنا چاہیئے - الغرض قوم ہلالی خور کے چند اشخاص کو لیکر پوسٹ مارٹم کیا گیا - مفصلہ ذیل علامات دیکھنے مین آئین :-

اوّل لیور (جگر) پر دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ صرف ۱/۴ حصہ تندرست ہی اور باقی ۳/۴ حصہ پر بڑے بڑے ہائیڈیٹڈ سسٹ موجود تھین جنکو کہ شمار کرنے سے ۳۰ معلوم ہوئین - ایک تھیلی کو چیرنے سے اُس مین سے گرم پانی - چھوٹی چھوٹی بیشمار تھیلیان نکلین - پانی گرم تھا - ہاتھ مشکل سے برداشت کرتا تھا - معدہ وغیرہ سب تندرست حالت مین تھے - تلی پر اس قسم کی صرف ایک سسٹ موجود تھی -

لنگس پر بڑے بڑے ہائیڈیٹڈ سسٹ موجود تھین - اُنکی حالت بھی مذکور الصدر سسٹ کی طرح تھین - اور لنگس مین کنجس چن بھی تھا - اسکی بناوٹ بہت خراب ہو رہی تھی - انگلی سے آسانی سے پھٹ سکتی تھی - دل وغیرہ سب تندرست تھے -

پھر بچہ چونکہ قریبًا دس ماہ کا تھا اس واسطے اُسکا بھی پوسٹ مارٹم ایگزامی نیشن کیا گیا - پوزیشنیا نارمل تھی - سب اعضاء اُسکے تندرست تھے کہین بھی سسٹ وغیرہ موجود نہ تھی - مالک کہتا ہے کہ بھینس ہمیشہ کھاتی کم تھی - قبض کی عام شکایت رہتی تھی - دُبلی پتلی بہت رہتی تھی -

(ایک عجیب علاج)

بکری والونکا یہ علاج واقعی نہایت ہی نرالا اور تعجب انگیز ہے وہ یہ ہی - کہ جب بکری کو مرض مامائٹس یا اور کوئی تھن کا مرض ہو جاتا ہے تو وہ عمومًا یہ علاج کرتے ہین کہ بکری کے تھن کو کسی نوکدار چیز سے چھید کر اُسی مین نمک بھر دیتے ہین جس سے کہ اور ہی ایریٹیشن ہو کر کان متورم ہو جاتے ہین - جسپر بے وقوف کہتے ہین کہ اب مرض (جو کہ انہون نے سوا پیدا کیا ہے) کان کی طرف آگیا ہے - مین نے اس علاج سے مرتے ہوئے ایک شخص کو خود دیکھا مگر منع کیا گیا وہ نہ مانا - افسوس

اس ملک ہندوستان مین ایسی بیرحمی بیچارے بے زبانون پر کرتے ہین۔

سید محمد رضا حسین

سپازموڈک کالک وعلاج جہلائی

بے وسی ۔ بی میر عمر ۸ سالہ ۔ مملوکہ دیالا نمبردار سروانیکوٹ علاقہ ریاست مالیرکوٹلہ ۔ مالک نے اس گھوڑی کا چند گوجرون وغیرہ سے علاج کرایا جب شفا نہ ہوئی تو مجھکو بھی بلایا اور درخواست علاج کی کری ۔ امتحان سے معلوم ہوا کہ اُسکو سپازموڈک کالک کی بیماری ہے۔ ایک روز سے پیشاب بند ہے ۔ گھوڑی پیشاب کرنیکی کوشش کرتی ہے مگر کامیاب نہین ہوسکتی ہے بیکرک وغیرہ کرنے کے بعد اُسکی مباشتی بوری میٹرس مین انگلی کے ذریعہ النکیس ایکسٹا سے پیشاب کرانیکے لئے داخل کی گئی ۔ پھر معلوم ہوا کہ اسمین ایک بتی ہے دریافت پر معلوم ہوا کہ ایک گوجر نے سرخ مرچ کی بتی رکھدی تھی تاکہ پیشاب ہووے ۔ کیا ہی جاہلانہ علاج تھا ۔ اور کسقدر خطرناک تھا ۔ اگر ہندوستان مین قانون بیرحمی مویشیان ہوتا تو ایسے معالجون کو ضرور سزا ہوتی ۔ الغرض گاؤن تھا دوا میسر آنی محال تھی اسواسطے موقعہ سے مفصلہ ذیل ادویات استعمال کیگئی ۔

افیون (ایک ڈرام) ۔ ہینگ (دو ڈرام) ۔ نمک (۲ اونس) ۔ گرم پانی (حسب ضرورت) پیٹ پر مالش کرائی گئی تھی اور اُس گھوڑی کو آرام ہوگیا ۔

سید محمد رضا حسین

گارجڈ ریومن

ایک راس بیل مملوکہ نواب محمد علی خانصاحب بہادر رئیس اعظم مالیرکوٹلہ کا بیمار ہوگیا ۔ بندہ کو نواب صاحب مذکور الصدر نے برای علاج طلب فرمایا تو بعد دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو مرض گارجڈ ریومن تھا ۔ لہذا نسخہ ذیل دیا گیا جو کہ نہایت ہی مفید ثابت ہوا ۔

نمک آدھ سیر ۔ منصبر نصف تولہ ۔ سونٹھ نیم تولہ ۔ گرم پانی حسب ضرورت

جلاب نے خاطرخواہ اثر کیا ہے ۔ اور بیل کو آرام آگیا ۔ دوسرے روز صرف ایک تھوڑی ہی خوراک تیل

کی دیگئی تیسرے روز ٹانک دینی شروع کی گئی۔ اور بیل کو ڈس چارج کردیا گیا۔

ان اثنا مین جاہل اشخاص نے عجیب عجیب باتین مجھکو کہین ایک بوڑھے نے کہا کہ صاحب اسکے دل پر چھالا ہے۔ آپکے علاج سے تو بیل مرجاویگا۔ ایک نے کہا کہ اسکو دیکھے کا مرض ہے وغیرہ

(سید محمد رضا حسین)

ڈسنٹری ان بلکس

جسوقت کمترین نے آگرہ کیٹل یارڈ کا چارج لیا جس مین قریبًا ۲۰۰ جانور موجود تھے تو اسوقت قریبًا ۴ کیس ایکدم ڈسینٹری کے ہوئے جن مین سے ۳ شفایاب ہوئے اور ایک مرگیا۔

علامات۔ کیس اول عمر سات سال۔ سست۔ کھانا پینا کم۔ آنکھین سرخ۔ نبض تیز ہارڈ۔ ٹمپریچر ۱۰۳ اخراج گوبر بے قاعدہ آنون سے ڈھکا ہوا۔ دوسرے روز قدری خون آمیز۔ تیسرے روز ڈاریا خون آمیز۔

علامات۔ کیس دویم و سویم۔ عمر ۱۰۔ ۱۱ سال۔ سب علامات مذکور الصدر تھین صرف خفیف سا فرق ٹمپریچر مین تھا۔

علامات کیس چہارم۔ عمر ۱۲ سال۔ یہہ کیس بہت ہی اکیوٹ قسم کا تھا۔ اسمین کھانا پینا قطعی بند تھا کالک کی علامات بہت سخت تھین۔ مریض بہت پیچ و تاب کھاتا تھا۔ آنکھین ڈوب گئی تھین آخرکار ۴۸ گھنٹہ کے بعد صبح کو مرگیا۔ پوسٹ مارٹم سے آنتو مین تنجمین جن معلوم ہوا۔ بلکہ کولن مین ناسر معلوم ہوا تھا۔ **علاج**۔ سب کا علاج قریبًا یہی کیا گیا کہ اونکو تیل مین افیون دیا گیا پیٹ پر گرم ٹکور کی گئی اور خوراک پانی وغیرہ احتیاط سے دیا گیا۔ آخر مین یہہ نسخہ استعمال کیا گیا۔

اسپیچ کالک۔ ایک اونس + گٹ بلوڈانا۔ ایک اونس + چونکہ نہایت مفید ثابت ہوا

پھر سوچا گیا کہ اسقدر کیون مریض ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پانی۔ دانہ بھوسہ کا انتظام خراب ہے۔ پانی بہت ہی گندہ ملتا تھا۔ اسواسطے ان سب خرابیون کی رپورٹ صاحب سکرٹری بہادر

کو کی گئی۔ جسپر کافی انتظام ہوا اور جبسے ایسا انتظام ہوا کوئی کیس نہین ہوا۔ پس ثابت ہوا
کہ واقعی اصطبل کی خرابی سے ڈسنٹری ہوئی تھی۔ سید محمد رضا حسین

روماٹیزم

یک بیل جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع آگرہ کا بیمار ہوا جسپر صاحب بہادر نے مجھکو طلب فرمایا۔ اور علاج کا حکم دیا۔ ظاہرا دیکھنے سے جانور سست۔ چلنے پھرنے اٹھنے کے ناقابل پچھلا دھڑ بالکل نہ اٹھا سکتا تھا۔ کمر مین درد۔ صبح کے وقت صرف پچھلے ویٹرون سے لنگڑا ہے۔ ٹمپریچر ۱۰۳۔ شام کیوقت جانور اگلے دہنے سے لنگڑا ہی۔ باقی علامات بدستور سابق علاج۔ ایک مسہل سلفٹ آف مگنیشیا و نمک کا دیا گیا۔ بعد ازان تیسرے روز سالی سلیٹ آف سوڈا ۴ ڈرام کی خوراک مین دیا گیا۔ فیور ڈرافٹ کے ہمراہ۔ اور بیل کی معمولی تیمارداری کی گئی۔ ۴ دن کے بعد بیل کو افاقہ ہو گیا۔ کلکٹر صاحب بہادر نہایت ہی خوش ہوئے۔

سید محمد رضا حسین ویٹیری نیری اسسٹنٹ آگرہ

جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج و اڈیٹر انڈین ویٹیری نیری جرنل دام اقبالہ

انڈین ویٹیری نیری جرنل ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ع کے صفحہ ۴۶۴ پر میرے مہربان عمرالدین صاحب ویٹیری نیری اسسٹنٹ متوطن جالندھر حال ملازم ایسٹ افریقہ یوگنڈا ٹرانسپورٹ (جنکی بابت معلوم ہوا ہی کہ بوقت واپسی رستے مین انتقال ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون) نے خاکسار کے ایک آرٹیکل پر جو فصد لینے کے بارہ مین تھا اور جو نیک نیتی سے کیا گیا ہی اعتراض کیا ہی۔ وہ اوزار جسکی خادم نے فصد لینے کے بارہ مین بہت مفید اور سہل ہونیکی تعریف اور سفارش کی تھی وہ ہزار درجہ بلیڈنگ فلیم سے خطرناک بتایا گیا ہی نیز یہانتک بھی ظاہر کیا گیا ہی کہ اس اوزار کا استعمال اُن ہی جانورون پر واجب ہے جو مقصود بہ قربانی ہون۔ نیز میرے عنایت فرمای مرحوم نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ یہ اوزار صرف لایق بکٹیریولاجسٹ کے تندرست یا مریض جانورون کا خون لینے کے کام کا ہے۔ دعا گو نے اس اعتراض کا جواب بغرض بحث مباحثہ

تحریر کرنیکا منشا نہین رکھتا۔ بلکہ امر واقعی اور نفس مضمون اور مغز مطلب کی حقیقت کو اچھی طرح واضح کرنیکا ارادہ رکھتا ہی جس سے غلطی ظہور مین آئی مجیب بندہ مد تام فرماتے ہین کہ اس نلی یعنی کنیولا کا بیل کی جلد مین بغیر پہلے چاقو سے کاٹنے کے گذارنا ناممکن ہے۔ جس سے خیال مین آتا اور گمان پڑتا ہے کہ انہون نے اس قسم کے بالکل نئے کنیولا کو نہین دیکھا۔ جو حقیقت مین خود چاقو کی تیزی سے کم نہین ہوتا اور نئی حالت مین چاقو ایسے ہی تیزی اور جلدی جلد کو چیرتا ہوا وین مین گھس جاتا ہی نیز فصد لینے کے بعد اگر کنیولا کی تیزی کی نگرانی اور ہر وقت صفائی کا خیال رکھا جاوے تو اسکی تیزی مین کسی قسم کا فرق نہین آتا۔ ہان یہہ ضرور ہے کہ کنیولا کی ذرا گند ہونے پر جلد مین تھوڑا شگاف کئے بدون جگلر وین مین داخل کرنا تھوڑا تکلیف دہ ہی۔ گند کنیولا کے لئے ضروری ہی کہ اول وین کے اوپر جلد مین ذرا سا شگاف دیکر وین کے اوپر اور جلد کے نیچے معہ کنکیٹو ٹشو کے چیر کر یا شگاف دیکر سوراخ کر دیا جاوے۔ لیکن شگاف صرف اوتنا ہی ہونا چاہیئے جسمین صرف ایک ہی ٹانکا دینا یا سوچر لگانا پڑے۔ من بعد اس شگاف مین سے ڈس انفیکٹ شدہ کنیولا کو گذار کر وین مین گذار دیا جاوے جسپر خاکسار بھی متفق الرائے ہے۔ لیکن نئے اور تیز کنیولا مین شگاف دینے کی ضرورت نہین۔ اگر ضرورت ہے تو صرف ڈھیلی جلد کو پیچھے تان رکھنے کی ہے اور کھینچے رکھنے کی ہی تاکہ فصد لینے کیوقت جھٹ پٹ کر کنیولا کو ادھر اُدھر نہ کر دیوے۔

دویم وہ لکھتے ہین کہ نلی کی نوک تو اندر چلی جاویگی مگر نوک اتنا سوراخ نہین کر سکتی کہ نلی بعد مین یعنی (وین مین) گذر جاوے۔ خیر اگر ہمنے ناخون کا زور لگا کر اسکو اندر بھی کر دیا تو ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ جگلر وین کے اندر کی دیوارین نہ چھد جاویگی۔ دویم اسکا زخم لیسر ٹیڈ ہوتا ہے۔ جو ایک بگڑے ہوئے طوطے کی چونچ کی یا منہ کی طرح ہوگا۔ گو جلد مین ایک ہی سوراخ ہو۔ خون کے نہ آنے پر ہم اس نلی کو ضرور اوپر نیچے کرینگے تو کیا جگلر وین کے اندر ہم کسقدر زخم پیدا کر دینے کے مجرم ہو سکتے ہین اور اسکا زخم جو طوطے کی چونچ کے موافق ہوگا وہ ایسے مقام خطرناک پر کتنے دنون تک ہم اسکے آدھیڑنے کا انتظار کرینگے۔

جسکا جواب حسب ذیل ہی کہ جب کنیولا تیز ہوگا تو ممکن نہین کہ وہ جلد اور وین کی دیوار چھید کر اندر نہ چلا جاوے۔ اور بفرض محال اُنکے کہنے کے مطابق (کیونکہ شاید اُنکو کند کنیولا استعمال کرنیکا موقعہ ملا ہے) ناخنون کا زور لگا کر اندر بھی کر دیا اور وین کی دیوار بھی چھد گئی۔ تو بشرطیکہ کنیولا صفائی میل و زنگار سے بری اور خوب ڈس انفیکٹ کرکے استعمال کیا گیا ہو۔ اور جائے فصد بال کاٹکر عمدہ طور سے معہ ہاتھون کے ڈس انفیکٹ کی گئی ہو اور کنیولا نکالتی ہی جای فصد یا اُس سوراخ کو جس سے کنیولا نکالا گیا ہے۔ اینٹی سیپٹک لوشن کا ذرا پریشر یا دباؤ دیکر دھو ڈالی گئی ہو اور کل کارروائی اینٹی سیپٹک لوشنون کے استعمال اور پوری پوری صفائی سے کی گئی ہو۔ تو خاکسار بابانگ دہل نہین بلکہ بابانگ رعد و ثوق اور دعوی سے کہتا ہے کہ ہرگز اندمال زخم کا انتظار نہین کرنا پڑیگا اور کسی قسم کے خطرہ کا سامنا نہین ہوگا۔ ہمارے ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہر ایک قسم کے اندمال زخم مین اچھا ہونے مین ہرگز کبھی دیر نہین لگتی بشرطیکہ زخم عمدہ طور سے اینٹی سیپٹک لوشنون سے صفا رکھا جاوے اور اریٹیشن والی اشیا اور فارن باڈی خاک و دھول میل وغیرہ سے محفوظ رہے اور یہ تو معمولی زخم ہوتا ہے جو کنیولا لگاتے وقت تو چنے یا مٹر کے دانہ برابر نظر آتا ہے۔ اور کنیولا نکالتے ہی سکڑ کر مسور کے دانہ کے برابر ہو جاتا ہی۔ اور جو بھی اُسوقت ذرا پریشر دینے سے زخم کے سوراخ مین فائیبرین جم جانے پر فوراً بند ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ اینٹی سیپٹک احتیاطات بخوبی عمل مین لائے جاتے ہین اور میل و فارن باڈی کا بالکل خطرہ نہین ہوتا۔ لہذا اندمال زخم کا بالکل انتظار نہین کرنا پڑتا جسکا ثبوت یہان لیبارٹری مین بخوبی مل سکتا ہی کہ جس جگہ کند کنیولا کا استعمال بھی بطریق مذکورہ بالا عمل مین آیا کرتا ہی اور جہان مابعد ٹانکا دینے کی بھی ضرورت پڑتی ہی۔ اور جس جگہ پر سوائے اُسوقت کے کہ جب سوچر لگایا جاتا ہے۔ اچھی طرح پر ڈس انفیکٹ کرکے اور جائے فصد کو اینٹی سیپٹک لوشنون سے دھونے کے بعد کسی قسم کی احتیاط نہین کرنی پڑتی۔ اور پھر یہ جانور ایسے ہوتے ہین جو کہ سیرم کی خاطر عمدہ طور پر پرورش کئے جاتے ہین اور جو ہر ہفتہ ۲ پائینٹ سے ۵ پائنٹ تک کے حساب بلیڈ ہوتی ہین۔ اور پھر کسی قسم کے جسم مین یا وزن مین کمی نہین ہوتی اور نہ اندمال زخم کا انتظار کرنا پڑا

ہے اور نہ کبھی خیال ہی گذرتا ہے کہ دیکھین کہ کہین زخم تو خراب نہین ہو گیا اور یا کوئی اور مرض تو پیدا نہین ہو گیا۔ بار بار بلیڈ ہونیوالے جانور اب بھی بہت سے اپنے یہان موجود ہین کہ جنکے جسم سے انکے کل جسم کے وزن کے برابر ہین تو ۱/۳ حصہ جسم کے وزن کے برابر تو ضرور خون نکالا گیا ہے لیکن بفضل خدا آجتک کبھی کوئی شکایت پیش نہین آئی۔ اگر شکایت کا موقع پیش آ سکتا ہے۔ تو صرف اینٹی سیپٹک لوشنون سے عمدہ طور سے صفائی نہ کرنی اور اچھی طرح سے نہ دھونیکا سستی کا الزام عاید ہو سکتا ہے۔ اور باہر اضلاع یا مواضعات مین تو گا ہے بگا ہے شاذ و نادر اور وہ بھی پھر ایک جانور کو عمر بھر مین ایک یا حد دو دفعہ فصد کرنیکا یا لینے کا موقعہ پیش آتا ہے۔ علاوہ اسکے اور بہت سے ثبوت بھی زخم کو خود بخود مندمل ہونے اور جلد اچھا ہونے کے بارہ مین پیش کیئے جا سکتے ہین۔

اوّل بکرون بیلون وغیرہ کے ٹسٹیکل جو بغیر کسی قسم کے ایکوال کاٹری اور کریٹر یا کلیمپ وغیرہ استعمال کرنیکے کھینچ کر نکال لیئے جاتے ہین اور جنپر بعد مین کسی قسم کا ڈریس نہین ہوتا اور وہ زخم یونی ان بائی دی فسٹ ان ٹینشن سے خود بخود اچھے ہو جاتے ہین۔ اگر اسوقت ممکن ہوا تو کسی اینٹی سیپٹک لوشن سے بیرونی فوطونکا شگاف صرف بدین غرض دھو ڈالا جاتا ہے کہ تکلیف وہ چھوٹے پرندون مکھیون وغیرہ سے امن رہے۔

دویم آنکھ کے مرض مین فلیریا اکیولائی کے اپریشن مین جو خاصکر جگر دین کی نسبت نہایت نازک مقام ہے۔ بعد اپریشن کرنیکے صرف چند روز آنکھ کو اینٹی سیپٹک لوشنون کی پیڈ سے ڈھانپا اور روشنی سے محفوظ رکھا جاتا ہے اور وہ زخم خود بخود اچھا ہو جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس۔

اس بلیڈنگ مین اگر خطرہ ہے تو صرف یہہ ہے کہ اگر لاعلم اپریٹر سے خون کے نکلنے مین پندرہ بیس منٹ یا کچھ کم عرصہ دیر لگ گئی اور اتنی دیر وین بند رہی تو البتہ وین کے اندر کلاٹ ہو جانے سے سخت نتایج پیدا ہونیکا خطرہ ہے۔ لیکن وہ بھی گھوڑے مین بیل اس سے بھی محفوظ ہے۔ بیل کو اس کلاٹ شدہ وین سے بھی کچھ تکلیف نہین ہوتی بیل مین کلاٹ شدہ وین کے اوپر چند یوم مرکری لوشن استعمال کرنے سے یہ شکایت بھی رفع ہو سکتی ہے۔

نیازمند کو ابھی اور بھی اسی اعتراض اور جواب کی بابت بہت کچھ لکھنا تھا لیکن بوجہ عدیم الفرصت کثرت کار اور ہجوم افکار کے باعث قاصر ہوں لیکن اپنے مہربان دوست کے اس نیک اور مبنی بر اصول اعتراض پر نہایت خوش ہوں۔

نوٹ ایڈیٹر — ٹروکار متذکرہ بیکٹیریالوجیکل اموات کیواسطے نہایت ضروری اوزار ہے اور اگر مناسب طریق سے استعمال کیجاوے تو جو فواید فقیر علی وٹیری نیری اسسٹنٹ نے بیان کیے ہیں وہ سب اس سے حاصل ہو سکتے ہیں مگر اسکے استعمال کیواسطے کسیقدر احتیاط اور پرہیز اس ضروری ہے مگر جب کوئی بیطار ایک دفعہ اسکو استعمال کر چکتا ہے تو پھر آیندہ استعمال کرنا ایسا ہی آسان ہو جاتا ہے جیسا کہ بلیڈنگ فلیم کا استعمال آسان ہے جو اگر سیپٹک احتیاط کے ساتھ استعمال کیجاوے تو ہم اس اوزار ہی سے بار بار جانور کی فصد لے سکتے ہیں اور اس طور پر استعمال کرنے سے کوئی خراب نتیجہ بھی ظہور میں نہیں آسکتا فقط

ایک دور افتادہ خادم محکمہ وٹیری نیری

۱۵ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء } مسلم الرقم

شیخ فقیر علی وٹیری نیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس امپیریل بکٹیریالوجیکل لیباٹری مکٹیسر ضلع نینی تال

مضمون مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس جن و لیکچرار لاہور وٹیرنیری کالج

اونٹ اختہ کیا گیا

مورخہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء کو ایک شتر سوار پولیس لاہور مسمی فتح دین بحکم صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور اپنا اونٹ اختہ کرانیکے لئے شفاخانہ ہذا میں لایا اور بیان کیا کہ یہ اونٹ بہت بدمعاشی کرتا ہے خصوصاً موسم سرما میں شریر ہو جاتا ہے۔ لہذا صاحب بہادر نے حکم دیا ہے کہ اسکو اختہ کرا لیا جاوے اس اونٹ کو بٹھا کر اسکے اگلے اطراف کو گردی ایک رسہ کے ذریعہ اور پچھلے اطراف و کمر دوسرے رسہ کے ذریعہ حسب دستور ساربانان قابو کیا گیا تاکہ اثناء عمل جراحی میں کھڑا نہو سکے اور نہ ہی لات مار سکے

بلکہ آرام سے بیٹھا رہے - بعد ازان اُسکی رانون اور فوطون کو گرم پانی اور کاربالک سوپ سے دھوکر خوب صاف کیا گیا - اور چند منٹ اُسپر مرکری لوشن کی دھار چھوڑ کر خشک کرکے عمل جراحی شروع کیا گیا حسب المعمول اوزار اختہ گری صاف اور اپنے ہاتھون کو بھی صاف و پاک کیا گیا - اور جس معمولی نشست مین کہ اونٹ بیٹھتا ہے اُسی حالت مین اُسکے پیچھے کسیقدر بائین رُخ کو خود بیٹھکر دہنے ہاتھ مین چاقو اور بائین ہاتھ مین اُسکا دہنا فوطہ مضبوط پکڑکر اُسمین اوپر سے نیچے کو شگاف دیا - بعد ازان دوسرے فوطہ مین بھی اسیطرح شگاف دیا گیا - پھر دونو خصیونکو یکے بعد دیگرے فوطون سے نکالکر اُنکے سپرمٹیک کارڈ اور ٹیونک وجائنالس کو بسٹوری سے کاٹکر اور کارڈ پر کلامپ چڑھا کر ٹارشن کلامپ کے ذریعہ خصیہ کو علیحدہ کیا گیا - کارڈ کے کٹے ہوئے سرے پر ھمورج کو روکنے کے لئے قدرے خالص کاربالک ایسڈ ٹچ کرکے اور فوطونکے زخمونکو ڈس انفیکٹ سلوشن سے دھوکر اور زخم کے کنارون پر قدرے سفوف آیوڈوفارم چھڑک کر اونٹ کو کھولدیا گیا - اسکے بعد روزمرہ ایک دفعہ صبح کیوقت زخمونکو آیوڈوفارم اور مرہم رال سے ڈریس کیا جاتا رہا - بیسوین روز مورخہ ۱۳ نومبر کو اونٹ مذکور بغیر کسی قسم کے خراب نتیجے کے اچھا ہوگیا - چونکہ اونٹ آؤٹ پیشنٹ تھا - اسلئے اُسکے زخم کی صفائی کا خاطر خواہ انتظام نہو سکا ورنہ ممکن تھا کہ اس سے بھی بہت پہلے اُسکے زخم التیام پذیر ہوجاتے - اثناء عمل مین ۲ مددگار فی طرف اونٹ کے بغلون پر اُسکو لیٹنے سے روکنے کے لئے - ایک مددگار اُسکی موہار پر - اور ایک دُم پکڑے رہا - اور ہمنے خود اپریشن کیا جیسے کہ ہمنے اپنی تصنیف شدہ کتاب طب شتران مین بھی لکھا ہے - اونٹ کو اگر ہنرمندی اور احتیاط سے اختہ کیا جاوے تو اسمین گھوڑے سے زیادہ خطر کی کوئی بات نہین -

(سید سردار گیلانی)

بحضور جناب صاحب پرنسپل بہادر ویٹیرنری کالج لاہور دام اقبالہ

جناب عالی - ایک کیس واسطے اندراج انڈین ویٹیرنری جرنل رسالہ حضور عالی ہے - براہ غریب پروری کسی صفحہ مین شایع فرماوین عین مہربانی ہوگی -

(ولیس - اے - ایم)

اوّل کیس گلینڈرس ۔ جناب بابو رگھونندن پرشاد رائے بہادر سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ صاحب بنارس نے خاکسار کو طلب فرمایا بمقام دارانگر شہر بنارس مین خاکسار پہونچکر گھوڑا مریض کا ملاحظہ کیا علامات ذیل پائی گئی۔ اوّل ناک سے رطوبت زردی مائل اخراج ہوتی تھی۔ مگر رطوبت گاڑھی ہونیکی وجہ منہ پر اور گرد چپکی ہوئی تھی اور دونو نتھنونکی شنائی ڈیرین میوکس ممبرین پر ناڈیولس والسریشن موجود تھا۔ سویم جبڑے کے درمیانی جگہ مین غدود جاذب پھولے ہوئے تھے۔ یہ علامات مذکورہ بالا ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو دیکھنے مین آئی تو فوراً ایک رپورٹ جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ کو براہ راست روانہ کردیا کہ یہ مریض گلینڈرس مین ٹھیک مبتلا ہے اور ایک رپورٹ صاحب کلکٹر مجسٹریٹ بہادر بنارس کو ۱۶ ماہ اکتوبر کو روانہ کردیا اور اس مریض گھوڑے کو علیحدہ رکھنے کی غرض سے موضع برتھرا کے علاقہ مین آبادی کے باہر رکھا گیا بعدہٗ ۱۷ اکتوبر کو پھر مریض مذکورہ بالا کا معائنہ کیا تو اسوقت ناک سے رطوبت زرد و سرخ اخراج ہوتی تھی اور ٹمپریچر ایکسو پانچ درجہ پر تھا۔ یہ مریض گھوڑا جانکی تیواری ساکن برتھر کے سپردگی مین تھا۔ ۱۹ اکتوبر کو جانکی تیواری نے آکر خاکسار کو رپورٹ دی کہ مریض گھوڑہ مذکورہ بالا فوت ہوگیا آپ ملاحظہ کرلیجئے خاکسار فوراً ہمراہ ہوکر جا پہونچا۔ درحقیقت مرا ہوا پایا گیا۔ اسکی لاش کو جلوادیا اور صفائی وغیرہ بخوبی کروادیا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر مذکور بالا نے ملیئن واسطے لینا کیولیکن کرنیکے لئے ۱۹ اکتوبر کو مع ہدایت کے روانہ فرمایا تھا۔

شیخ علی محمد ویٹیرنری اسسٹنٹ و انسپکٹر گلینڈرس فارسی ضلع بنارس ۔ مورخہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

بخدمت فیض درجت جناب پرنسپل صاحب بہادر ویٹیرنری کالج لاہور

جناب عالی ۔ گذارش ہے کہ ماہ برسات کے شروع مین بموجب حکم جناب پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر واسطے آزمایش کے نیب کی نبولی کا تیل نکالا گیا اور ماہ برسات مین ٹرانسپورٹ کے جانورون پر استعمال کیا گیا جس سے کہ نہایت عمدہ فواید ظہور مین آئے یہ تیل رنگت مین سیاہ اور ایک قسم کی

جو رکھتا ہے یہہ اول درجہ کا اینٹی سیپٹک اور ڈسن انفیکٹ اور بلکہ اسٹرنجنٹ اور انیجل ہیلنگ ہے۔ برسات مین اس سے بڑھکر کوئی دوا جہان انگریزی دوا نہ مل سکتی ہون مفید نہین ہے جب برسات کے موسم مین یہہ زخم پر لگایا جاتا ہے تو اسکے پاس کوئی مکھی وغیرہ جس سے پیدا ہونے کرم کا شبہ کیا جاتا ہے نہین آنے پاتا ایک دفعہ کے لگانے سے کئی دن اسکی تاثیر زائل نہین ہونے پاتی۔ اور مینے اس تیل کو اُن نمبرون پر جو کہ خچرونکی گردن پر گرم داغنی سے لگائے جاتے ہین استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا ایک دو دفعہ کے لگانے سے زخم ٹھیک ہو گئے لہذا اُن زخمون پر جو ٹرانسپورٹ مین عام ہوتے ہین جیسیکہ گرتھ گال۔ کروپل گال۔ پریسٹ پیس گال سیڈل گال اور دیگر جو رگڑنے کے سبب سے پیدا ہون لگانے سے بہت مفید پایا میرے خیال مین یہہ تیل نہایت سستا اور پرتاثیر ہے۔ اور خاصکر اُن دیہاتی ویٹیرینری اسسٹنٹون کے واسطے نہایت مفید ہوگا جنکو گانون مین انگریزی دوا کم دستیاب ہوتی ہین اور سیرفوٹ اینڈ موتھ ڈزیز کے زخمون پر بھی لگانے سے بہت فائدہ پایا۔ لہذا اطلاعاً رپورٹ خدمت عالی مین پیش کرتا ہون۔

الراقم محمد دین ویٹیرینری اسسٹنٹ انچارج ویٹیرینری ہاسپٹل
ملازم ٹرانسپورٹ ریاست بہرتپور

۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

بحضور جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیرینری کالج و ایڈیٹر رسالہ طب حیوانات ہند دام اقبالہم

جناب عالی

نہایت ادب سے التماس ہے کہ چند خبرین وغیرہ برائے مندراج انڈین ویٹیرینری جرنل ارسال خدمت ہین اگر رائے مبارک مین مناسب ہون تو درج ہونیکی عزت بخشین۔

عرضی نیاز آپکا تابعدار
جیٹھو مل ویٹیرینری اسسٹنٹ دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیرینری ڈیپارٹمنٹ شمالی پنجاب از ضلع راولپنڈی

چیدہ خبرین

فہرست تاریخہای میلہ جات اسپان وغیرہ پنجاب بابت سنہ ۱۹۰۱ء

نمبر	نام مقام جہان میلہ ہوگا	تاریخ منعقد	کیفیت
۱	جلال آباد (ضلع فیروزپور پنجاب)	۱۶ لغایتہ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء	یہ میلہ جنوبی پنجاب مین ہے۔
۲	دہلی	۸ و ۹ فروری سنہ ۱۹۰۱ء	″ ایضًا
۳	کرنال	۲۱ و ۲۲ ″ ″	″ ″ ″
۴	کپور تہلہ ریاست دیسی	۲۱ سے ۲۵ تک ″	″ یہ میلہ مویشیان و اسپان ہے
۵	جھنگ خاص ضلع	۲۵ و ۲۶ ″ ″	یہ شمالی پنجاب کا میلہ ہے۔
۶	ملتان ″	۱ و ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء	جنوبی پنجاب کا ″ ″
۷	ڈیرہ غازی خان	۷ لغایتہ ۹ مارچ ″	″ ″
۸	ضلع بنوں	۱۲ و ۱۳ ″ ″ ″	شمالی پنجاب کا ″
۹	شہر انبالہ ضلع خاص	۱۳ و ۱۴ ″ ″ ″	جنوبی ″ ″
۱۰	ڈیرہ اسمعیلخان	۱۵ و ۱۶ ″ ″ ″	شمالی ″ ″
۱۱	لدہیانہ خاص ضلع	۱۶ سے ۲۰ تک ″ ″	یہ جنوبی پنجاب کا لوکل فیر ہے۔
۱۲	شاہ پور	۱۸ سے ۲۰ تک ″	یہ شمالی پنجاب کا میلہ ہے۔
۱۳	ضلع گجرات پنجاب	۲۵ و ۲۶ ″ ″ ″	″ ″
۱۴	″ سیالکوٹ	۲۸ و ۲۹ ″ ″	″ لوکل فیر ہے۔
۱۵	″ راولپنڈی	یکم لغایتہ ۳ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء	″
۱۶	امرتسر بیساکھی	۶ لغایتہ ۱۵ ″ ″	جنوبی پنجاب کا میلہ ہے۔
	ممالک مغربی شمالی کے مشہور میلہ		
۱	علی گڈھ	۱۱ سے ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء	
۲	میرٹھ نوچندی	۱۸ سے ۲۳ ″ ″	
۳	ہردوار	۱۲ اپریل ″	(بقلم ج۔م۔)

کمیشن ترقی نسل اسپان کے دورہ کا پروگرام ہندوستان مین

تاریخ	نام مقام	تاریخ	نام مقام
۲۳ سے ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع	سہارنپور	۹ تا ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ع	جیکب آباد
۲۵ سے ۲۸ تک "	کرنال	۱۶ تا ۱۹ " "	جلال آباد ضلع فیروزپور
۲۸ سے یکم نومبر سنہ ۱۹۰۰ع تک	ہاپوڑ	۱۱ تا ۱۴ فروری "	سیبی
۶ تا ۸ نومبر سنہ ۱۹۰۰ع	ہوسور	۲۱ و ۲۲ " "	کرنال
۸ و ۹ "	بنگلور	۲۳ تا ۲۸ " "	بلندشہر
۱۰ تا ۱۲ "	سکندرآباد	یکم تا ۳ مارچ "	ملتان
۱۴ تا ۱۷ "	احمدنگر	ڈیرہ غازیخان	۷ تا ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع
۱۸ تا ۲۲ "	بمبئی	۱۸ تا ۲۲ "	شاہ پور
۲۳ نومبر تا یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع	بھاؤنگر کاٹھیاواڑ	۲۵ و ۲۶ "	گجرات
تمام ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع	جودہپور ریاست	یکم تا ۴ اپریل سنہ ۱۹۰۱ع	راولپنڈی
"	جیسلمیر ریاست	اسکے بعد شاید میرپور ڈیپو کا ہی ملاحظہ کرین -	
"	الور ریاست		
۳۰ دسمبر	کلکتہ		
۴ جنوری سنہ ۱۹۰۱ع	کلکتہ سے ہوکر		
۷ " "	پروین آباد		

(۱) خبرین - سر آرتھر بنیبل صاحب بہادر دو سو پچاس ۲۵۰ پونڈ ماہوار تنخواہ پر علاوہ سفرخرچ الونس کے ہندوستان مین تشریف لاتے ہین کہ افزایش نسل اسپان کی کمیشن مین شریک ہوکر اپنے قیمتی تجربات سے فائدہ بخشین -

کرنل کٹلول صاحب بہادر کی وفات

(ملخص) لندن سے افسوسناک خبر آئی کہ لاہور ویٹیرینری کالج کے بانی لفٹننٹ کرنل جے آر کٹلول صاحب ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو اپنے مکان واقع بڈفورڈ مین دفعتاً فوت ہوگئے آپکی خدمات قدیمانہ تھیں دوران بغاوت سنہ ۱۸۵۷ء مین بنگال کے ایک توپخانہ مین تھے۔ آغاز بغاوت کے موقعہ پر جالندہر مین تھے جہان باغیون نے توپخانہ پر حملہ کیا تھا۔ دہلی کے محاصرہ اور فتح کی کارروائی مین شروع سے اخیر تک شریک تھے لکھنؤ کی مخلصی مین بھی حصہ لیا جبکہ وہ لارڈ کلائیڈ صاحب کے ماتحت تھے سنہ ۱۸۶۰ء کی جنگ چین مین پروبن صاحب کے رسالہ مین شامل تھے (اس رسالہ کا نام اول سکھ غیر آہنی رسالہ) کولون مر آنے سے لیکر پیکن پر قابض ہونے تک برابر شامل رہے۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین لاہور ویٹیرینری کالج کی بنیاد آپ ہی کے مبارک ہاتھون سے رکھی گئی۔ اس کالج کو آپنے جھونپڑیون سے شروع کرکے شاندار عمارت تک پہونچایا اپنی پرنسپلی کے زمانہ مین اپنے طالب علمون سے جیسا سلوک وہ کرتے تھے وہ انہی کو معلوم ہے جنکو آپ کے شاگرد ہونے کا فخر حاصل ہے لیکن افسوس کہ موت سے کسی کو چارہ نہین اور یہ دن لازمی طور پر سب کیلئے مقرر ہے۔ قریباً ۹ برس تک اس جلیل القدر عہدہ پرنسپلی کو پر کیا سنہ ۱۸۹۱ء مین وہ احاطہ مدراس مین بطور معائنہ کنندہ ویٹیرینری افسر کے تعینات کئے گئے اور چار سال بعد سرکاری فہرست سے ریٹایر ہوکر وطن شریف مین چلے گئے فقط۔

ملک مین حیوانات کی بربادی: پچھلے سال کی بربادی متعلق مویشیان دیکھکر خون خشک ہوتا ہی جنپر زراعت کا دارومدار ہے افسوس کیسی بربادی سہنی پڑی نہ معلوم یہ سارے نقصان اور کمی کب تک اور کیونکر پوری ہوگی۔ بمبئی کے اضلاع احمد آباد۔ کیرہ پنچمل اور بروچ مین وہ بربادی تھی کہ ۸۰ فیصدی مویشی مرگئے قبل از خشک سالی ان چار اضلاع مین ۱۳ لاکھ مویشی تھے اور ۸ ماہ کے عرصہ مین یہان سے مویشیون کی تین لاکھ من کھالین باہر بھیجی گئی ہین انکی ۶ کھالون کے حساب سے اعداد بارہ لاکھ مویشیون کی ہلاکت ظاہر ہوتی ہے انمین بہت سے مویشی تلاش چارہ مین سندہ سے لائے گئے تھے

وہ ضایع ہو گئے قسمت کہمن کے اضلاع کو ملا کر بیس تیس لاکہ کے اندر برباد شدہ مویشیون کی تعداد پائی جاتی ہے تمام ملک کاٹھیاواڑ مین جسقدر مویشی تھے ساٹھ سے ستر فیصدی تک برباد ہو گئے صرف تیس فیصدی مویشی باقی بچے ہین۔ پنجاب کی حالت ہی ناگفتہ بہ ہے گاہی کافی روپیہ اچھا نکے حرچ پنجاب بین ظاہر کرتا ہے کہ دودہیل جانورونکی تعداد بہت گھٹ گئی ہے۔ قلبہ رانی بھی بجاے بیلون کے گہوڑون سے ہوتی دیکھی گئی ہے۔ حیوانات کے خیر خواہان سے التجا ہے کہ اسکی ترقی کے وسایل سوچین اور اپنی رحم دل گورنمنٹ سے امداد کے خواستگار ہون فقط راقم ج۔م۔

ہمارے معزز دوست قاضی غلام محمد صاحب ضلعدار محکمہ اسپان شاہ پور کی عزت افزائی

آپکا کام ضلعدارونمین اس قابل ہے کہ ہر ایک اہل پیشہ کو آپکی تقلید کرنی چاہیئے۔

ناظرین رسالہ طب حیوانات ہند کی دلچسپی کے لئے ذیل مین اُس خط و کتابت کی نقل کیجاتی ہے جس سے آپکی لیاقت اور کارگزاری عیان ہے۔

ترجمہ نقل چٹھی نمبر ۲ آئی۔جی مورخہ ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء منجانب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سی وی ڈی شمالی پنجاب بطرف جناب انسپکٹر جنرل سیول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ شملہ۔ ہم آپکے نوٹس مین غلام محمد ضلعدار شاہ پور کا نام لاتے ہین جسکی کپتان کوپر صاحب بہادر ۱۵ انگال لینسر نے (جو ضلع شاہ پور و ڈیرہ غازیخان مین واسطے تحقیقات نسل اسپان کے تعینات تھے) اعلی تعریف کی ہے کپتان کوپر صاحب نے ہمکو ڈیمی آفشیل یعنی نیم سرکاری طور پر تحریر کیا ہے کہ آپ کے ضلعدار نے تمام ہدایت کی تعمیل کی ہے اور حد سے زیادہ امداد ہمکو کام مین دی ہے۔ ہم اُمید کرتے ہین کہ جس طرح سے ہو سکے آپ اسکو بتلا دینگے کہ ہم اسپر نہایت ہی خوش ہین۔ وہ بیشک بہت ہی تعریف کے لایق ہے۔ مسٹر مکالی جو خچرونکی خرید کیواسطے اس جگہ گئے ہین اُنہون نے بھی اسی طرح اُسکی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ جب وہ غازیخان مین تھے تو غلام محمد ضلعدار نے خچرونکے جمع کرنے مین حد سے زیادہ ہمکو امداد دی ہے وہ بتلاتے ہین کہ وہ نہایت ہی دیانتدار اور قابل اعتبار آدمی ہے اور جہانتک ممکن ہو وہ امداد کے لایق ہے۔

نقل چٹھی نمبر ۱۲۶۶ مورخہ ۱۵ اکتوبر منجانب جناب صاحب انسپکٹر جنرل سیول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ بطرف جناب صاحب

سپرنٹنڈنٹ سول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ شمالی پنجاب بمقام ایبٹ آباد اپنی چٹھی ۲۰۱/۴۴ بابت ۵ جسمین آپنے لکھا ہی کہ مسٹر کوپر صاحب جو سنل اسپان کی تحقیقات کیواسطے ضلع شاہ پور مین تعینات ہوئے تھے غلام محمد ضلعدار شاہ پور کے کام کی نسبت تعریف کرتے ہین ہمکو افسوس ہی کہ ہم اسکو نیک کام کے عیوض دینے کا کوئی راستہ نہین دیکھتے ہین کیونکہ اسوقت اسکو ضلعداری کی اعلی تنخواہ ملتی ہی اور ۱۹۰۵ء مین اسکو کرسی مل چکی ہی مگر ہم التماس کرتے ہین کہ اس نیک خدمات کے عیوض مین ہمارا شکریہ اسکو بھیجا جاوے اور اسکی سروس بک مین اسکا اندراج کیا جاوے۔ از دفتر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ شمالی پنجاب عدد ۳۰۹/۴۴ مورخہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء نقل اسکی غلام محمد ضلعدار کو اطلاعاً بھیجی جاوے

مورخہ ۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء
بقلم جیٹھو مل سدی ۱/۴

دستخط مسٹر ٹرائیڈل صاحب سپرنٹنڈنٹ سول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ شمالی پنجاب

ممالک مغربی شمالی مین ویٹیرنری اسسٹنٹونکا سکیم طیار ہوگیا اور پنجابی منتظر ہین

ہماری انڈین ویٹیرنری جرنل کا نیا سال شروع ہوتا ہی مبارک ہو گذشتہ سال کا رسالہ طب حیوانات ہند چلتے وقت ممالک مغربی شمالی کے ویٹیرنری اسسٹنٹونکو انکی اپنی گورنمنٹ سے نئی سکیم کی خبر دے گیا ہے جس خوشخبری سے صوبہ مذکور کے تمام ویٹیرنری اسسٹنٹ خوش و خورم ہین یعنی اس صوبہ مین دو ویٹیرنری اسسٹنٹ بعہدہ انسپکٹری مقرر ہوگئے ہین یا قبول کیئے گئے تنخواہ کے درجہ بالفعل خاطر خواہ مقرر ہوگئے ہین اب اس احاطہ مین کسی ویٹیرنری اسسٹنٹ کو چون چرا کرنیکا موقع نہین رہا ہی تنخواہ بھی ۵۰ تک ہوگئی ہی اور پرائیویٹ پریکٹس کی بھی ایکطرح سے اجازت ہی۔ آپ آہستہ آہستہ جون جون قابل قدر خدمات کرتے جائینگے اسکا صلہ منصف گورنمنٹ سے پاتے رہینگے۔

اب ہمارے پنجابی ویٹیرنری اسسٹنٹ بے صبری سے انتظار کر رہے ہین کہ ہماری قسمت کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہی۔ اُمید تو قوی ہی کہ بہرحال ہمسایہ سے کم نہ رہین گے کیونکہ ویٹیرنری انسٹیٹیوٹ کے مرکز ہونے کا اس صوبہ کو خاص فخر ہونیکے علاوہ اُن سے کسبات مین کم نہین ہر پہلو سے ہمکو بہتر اُمید ہے ہمارے ویٹیرنری بھائیونکو اس بات سے بالکل مایوس نہین ہونا چاہیے۔ کہ ابتک ہماری قسمت کا فیصلہ کیون نہین ہوا انکو اس ضرب المثل پر بھروسہ رکھنا چاہیے کہ دیر آید درست آید۔ شہد کے سو میٹھا ہو

ج م

اشتہار واجب الاظہار

طبع ثانی طب و جراحی اسپان

خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہی کہ ویٹیری نیری کپتان ایچ ۔ ٹی ۔ پینز صاحب بہادر پرنسپل کالج ہذا نے جو اپنے عہدہ پرنسپلی کے شروع زمانہ مین طب اسپان و علم و عمل فن جراحی و لنگ اسپان کے مضمون پر لکچر دئے تھے ۔ اور جو بار اوّل بزبان اُردو ترجمہ ہو کر طبع ہوئے ۔ اور طلبار کالج ہذا کو مُفت بھی تقسیم کئے گئے تھے اب ہاتھون ہاتھ بک گئے ہین اور بفضل خدا تمام اہل حرفہ اور مُقامی گورنمنٹ اور کانفرنس ویٹیری نیری افسران جو بمقام انبالہ مُنعقد ہوئی تھی ان لکچرون کی یہانتک قدر کی ہی کہ آیندہ کے لئے کتب مذکورہ کو تمام اُردو ویٹیری نیری کالجون کے لئے ٹکسٹ بُک قرار دیکر اور کپتان پینز صاحب بہادر کے نہایت شُکر گذار ہو کر صاحب ممدوح سے یہہ بھی درخواست کی گئی کہ کتب مذکوران کو اب بار دیگر طبع کرایا جاوے چنانچہ درخواست کانفرنس کے بموجب اب جملہ لکچران نہایت سلیس اُردو مین بمعہ ایزادی مضامین و نئی معلومات کے جو آجتک علم بیطار پر ہوئے ہین بمعہ تصاویر زیر طبع ہین ۔ علاوہ برین ابکی دفعہ کتب مذکور کو بہت کچھ صحت کے ساتھ درست کر کے مسمّے بہ طب اسپان و جراحی اسپان تقسیم کر کے ہر ایک کتاب کے ساتھ انڈکس بھی لگایا جاویگا تاکہ ہر طرح کی سہولیت رہے ۔

تمام درخواستین بنام پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج آنی چاہئین ۔

المشتہر

پربھو لعل ہیڈ کلرک و مترجم کتب ہائی مصنفہ ویٹیری نیری کپتان پینز صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج

ضروری اطلاع ۔ جملہ خریداران رسالہ ہذا کو اطلاع دیجاتی ہی کہ پتہ وغیرہ کی تبدیلی و پہلی شکایات عدم رسالہ مذکور ہمیشہ منیجر دی آفیشل مشین پرنٹنگ پریس میرٹھ " کو دیتے رہا کرین ۔ اسپر بھی اگر تعمیل کی شکایت باقی رہے تو خدمت مین پرنسپل صاحب لاہور ویٹیری نیری کالج کے اطلاع دین تاکہ مناسب حکم صادر فرمایا جاوے

تاکید ۔ اگر کوئی خریدار تبدیلی پتہ سے اطلاع دینے مین قاصر پایا جائیگا تو کوئی شکایت عدم رسیدگی رسالہ کی نہ سنی جائیگی ۔

ایڈیٹر

یہ کتاب بدون دستخط یا مُہر بندہ مال مسروقہ سمجھی جائیگی

مفصلہ ذیل کتابین بندہ سے درخواست آنے پر مل سکتی ہین۔

اُردو ترجمہ وی ٹی ری نری ری پٹریا میڈیکا فیلی ڈن صاحب طلبا سے للعہ فی جلد - دیگرون سے ۲ر

وی ٹی ری نری سرجری - طلبا سے للعہ " سے

میڈیسن " " " " " " "

کیمسٹری " سے

عمل نعلبندی " عہ

وی ٹی ری نری ڈائگرام بابت عمر وعیب و بے عیب نعلبندی و بیرونی اناٹمی فی نقشہ

معہ روغن و کپڑا " عہ

بلا روغن " عہ

خریدار جو بیس روپیہ کی کتابین یکدم لیگا - اُسکو دس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا -

محصول ڈاک بذمہ خریدار } سید امیر شاہ خان بہادر اسسٹنٹ سرجن

درخواستین بنام راقم آنی چاہیے } وی ٹی ری نری کالج لاہور

اشتہار

اِمسال ایک اور نئی تصنیف جسکی عرصہ دراز سے اشد ضرورت معلوم ہو رہی تھی - طب وجراحی مویشی مین ایزاد ہوئی ہے یعنی سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرار طب و جراحی مویشی لاہور ویٹیرنری کالج نے ایک کتاب مسمیٰ بہ **طب شتران** تصنیف کی ہے - کتاب کی خوبی اور عمدگی اُسکے دیکھنے پر منحصر ہے - ویٹیرنری اسسٹنٹون اور دیگر معالجون و شائقین فن طبابت حیوانات کو چاہیے کہ جلد جلد درخواست خریداری بھیجکر اِس نایاب تحفہ کو خرید کرین - اور اِس سے اپنے کتب خانہ کی الماری کو مزین کرین - قیمت فقط عہ درخواست خریداری بنام مصنف -

اشتہار

مندرجہ ذیل کتابیں نقد قیمت بھیجنے یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پکیٹ طلب کرنے پر بھیجی جا سکتی ہیں۔

۱	اناٹمی حیوانات مصنفہ سیّد مہتاب شاہ گیلانی	للعہ/
۲	طب مویشی طبع ثانی مصنفہ سیّد سردار شاہ گیلانی۔ جو بہت بڑھائی گئی ہے۔ اور اسکے آخر میں ایک فرہنگ امراض بھی دیگئی ہے۔ اور باینہمہ قیمت وہی رکھی گئی ہے۔	للعہ/
۳	فن قابلہ مویشی و امراض مادہ گاؤ۔ مصنفہ سیّد سردار شاہ گیلانی	سے/
۴	دستور العلاج اسپان طبع ثانی 〃 〃 〃 یہ کتاب بھی بہت بڑھائی گئی۔ لیکن قیمت وہی	۱عیم/
۵	دستور العمل نسل کشی و تازیداری اسپان 〃 〃 〃	۸عیم/
۶	طب سگان 〃 〃 〃	۱عیم/
۷	سرجری اسپان 〃 〃 〃 〃	۵عیم/
۸	طب مویشی زمینداران 〃 〃 〃	۴عیم/

المشتہر

سیّد سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و لیکچرار لاہور ویٹرنری کالج

انڈین ویٹیرنیری جرنل

یعنی

رسالہ طب حیوانات ہند

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء

مصنفہ

ایچ-ٹی-پیز صاحب-ایم-آر-سی-وی-ایس-لنڈن

لاہور

دی آفیشل مشین پرنٹنگ پریس میں چھپا

یہ

سہ ماہی رسالہ

بامداد عُہدہ داران

لاہور

وٹیری نیری کالج

شایع

ہوتا ہے

دربیان امراض متعدی

(سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۹ ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء)

مضمون مصنفہ وٹیرنری کپتان ایچ - ٹی - پیز صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا

بترجمہ لالہ پربھو لعل ہیڈ کلرک لاہور وٹیرنری کالج

ضرور لگیگا پس اس وقفہ کو زمانہ انکیوبیشن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے مختلف امراض میں یہ زمانہ بھی بہت مختلف ہوتا ہے اور نام بُردہ مرض مین زہر کے جسم مین داخل ہونے کے طریقہ بھی مختلف ہین ریبیز یا پاگل پن اس پہلی قسم کی ایک بہت اچھی تمثیل ہے مثلاً جیسے کہ ہم بھی ایک ہڑکلئے کتے کا حال جانتے ہین جس نے ایک ہی دن مین تین مختلف آدمیون کو کاٹا جنمین سے ایک کو ۳۲ روز بعد ہیڈرو فوبیا کا حملہ ہوا دوسرے کو ۴۵ روز کے بعد اور تیسرے کو ۳ مہینے کے بعد ہوا۔

زہر کے خون مین داخل ہونیکی جلدی کی بابت بہت سے حالات مین کچھ تفاوت نہین معلوم ہوتا اور زمانہ انکیوبیشن کی بابت اوپر بتلا ہی چکے ہین کہ اگر کسی جانور سے ایک چھوٹے گلینڈرس کا ٹیکہ لگانے کے ایک گھنٹہ بعد ٹیکہ شدہ جگہ کو بالکل کاٹ بھی ڈالین یا جلا دیوین تاہم بہت سے مریض گلینڈرس مین مبتلا ہو جاتے ہین۔

زمانہ انکیوبیشن کے اخیر پر مرض کی پہلی علامت نمودار ہوا کرتی ہے - زہریلے امراض مین عام یعنی مزاجی اور مقامی علامات بھی دیکھی جا سکتی ہین - مزاجی بے اعتدالی کی پہلی علامت

علی العموم بخار ہوتا ہے جو کم و بیش سخت اور اکثر لرزہ کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور انکے مقامی اقسام مین ماؤف حصہ کسیقدر سوزشدار بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ انسانون مین انتھراکس اور مویشیونمین گلوسو انتھراکس مین دیکھا جاتا ہے۔ مزاجی علامات علی العموم اچھی طرح واضح ہوا کرتی ہین اور پہلی علامات کے ظاہر ہوتے ہی مرض کی تشخیصی علامات بھی پیدا ہو جاتی ہین اور رفتہ رفتہ مرض بھی بڑہنے لگتا ہے جیسا کہ بیان کر رہے ہین۔ بعض وقت مرض کی پہلی علامات مقامی ہوتی ہین اور صرف اُسی حصہ مین نظر آتی ہین جہانکہ زہر متعدی داخل کیا گیا تھا جیسا کہ شیپ پاکس اور بہت کرکے رینبیر مین دیکھا جاتا ہے یا یہ شروع ہی سے مزاجی یعنی عام ہوتی ہین جیسی انتھراکس اور وبا و مویشی مین دیکھی جاتی ہین۔ مقامی علامات معمولی گرمی۔ سُرخی اور ورم سے شناخت کیجاتی ہین اور مزاجی علامات شدت بخار سے شناخت کی جاتی ہین۔ کبھی کبھی دوران مرض مین بھی مزاجی علامات اُنکے بعد مقامی اور مقامی علامات کے بعد عام علامات دیکھی جاتی ہین۔

زہر کے اثر پذیر ہونیکا وقت - یہ ابتک فیصل نہین ہوا کہ ان امراض کے کونسے درجہ مین زہر متعدی بہت ہی تیز ہوتا ہے مگر یہ ناممکن بھی نہین کہ یہ زمانہ انکیوبیشن مین ہی شروع ہو کر آفاقہ تک اثر پذیر رہے جو کہ علامات مرض کی پورے بڑھاؤ کے وقت خود بھی بہت تیز ہوتا ہے

دوران امراض متعدی - مرض متعدی کا دوران علی العموم بہت باقاعدہ ہوتا ہے اور اسکے درجہ بھی دیگر امراض کی نسبت زیادہ نمایان ہوتے ہین۔ اور یہ ہمیشہ بتلایا جا چکا ہی کہ زمانہ چھوت کے پہلے نصف حصہ مین ایسے امراض بہت ہی شدید اور مہلک ہوتے ہین۔ اور اُس کے درمیانی وقفہ مین گو مریض تو بیشمار ہو جاتے ہین مگر تعداد ہلاکت زیادہ نہین ہوتی اور اسوقت کے بعد اخیر مین مریض بھی کم ہو جاتے ہین اور تعداد موت بھی کم۔ برخلاف اس کے بعض امراض متعدی پھیلنے کی شروعات سے ہی بڑہنے شروع ہو کر جلدی جلدی تیز ہوتے ہوتے سب سے زیادہ مہلک وقت آجاتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ گھٹنے لگتے ہین جنمین بہت سے زہریلے اثر کے زایل ہو جانیسے شفایاب بھی ہو جاتے ہین۔ وبا و مویشی اور انیتھراکس کا زہر ملک ہندوستانمین

اس طریقہ مین اثر کرتا ہے ؛

جسم سے مرض کے بیجون کا نکلنا۔ جب کوئی جانور اپنی زندگی مین کسی مرض متعدی مین گرفتار ہو جاتا ہے تو اُسکے تمام جسم یا جسم کے چند حصّون مین مرض کے بیج پیدا ہوکر بکثرت بڑہ جاتے ہین جنکا گذر عمومًا تمام ٹھوس حصّہ و رطوبات و بخارات اور بول و براز و ریزش مین ہوا کرتا ہی اور ہر ایک چیز اس سے لبالب بھری ہوئی ہوا کرتی ہی اور جانور کے قرب و جوار مین کوئی جاندار یا بیجان چیز آلودگی زہر سے بچ نہین سکتی۔ اس درجہ کا زہر وبلائے مویشی مین دیکھا جاتا ہی اور جب یہ بکثرت پیدا ہو جاتا ہے تو جسم سے بکثرت باہر بھی نکلنے لگتا ہے اور تب ان بیجون کے جسم سے نکلنے کو کوئی شے روک بھی نہین سکتی۔ اسلئے مختلف امراض کے بیجونکی موجودگی کا مقام اور جسم سے اُنکے خارج کرنیکا طریق معلوم کرنا نہایت ضروری امر ہی۔ مثلاً ریبیز یعنی ہڑک کا زہر لعاب دہن مین اور گلینڈرس کا ناک کے اخراج مین اور سرا کا خون مین اور رنڈرپسٹ کا تمام اخراج بول و براز و ریزش وغیرہ مین ہوتا ہے اور انہی معلومات پر مرض کے حفظ ماتقدم اور دفعیہ کی کامیابی کا انحصار ہوتا ہے۔

مرض کے بیجون کی طاقت۔ جب کوئی جانور مرض متعدی سے فوت ہو جاتا ہی تو یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جو زہر باعث موت ہوا تھا وہ بھی ہمیشہ اُسکے ساتھ ہی مر جاتا ہے اور یہ ایک ٹھیک اُصول ہے کیونکہ جانور کے فوت ہونیکے بعد اکثر بہت عرصہ تک زہریلا مادہ زندہ اور مرض متعدی کو پیدا کرنیکے قابل رہتا ہے جنمین سے بعضے بکٹیریا تو جسم کی رطوبات سے علیحدہ کئے جانے پر بھی کئی مہینون بلکہ سالون تک زندہ رہ سکتے ہین اور بہت سے علیحدہ ہونے سے بہت تھوڑی دیر بعد ہی مر جاتے ہین جیسے کہ انتھراکس کے بیج تو سالون تک زندہ رہتے ہین مگر سرا کے کرم چند گھنٹون ہی مین مر جاتے ہین ؎

وبائی امراض کے دفعیہ کے لئے ذیل کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ جب کسی مرض متعدی کی وبا معلوم پڑے تو سب سے پہلی تجویز حفظ صحت اُسکے دفعیہ کے لئے یہ ہونی چاہیئے کہ مریض جانور کو سب سے علیحدہ کر دیوین جس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ تندرست جانورون کو ہر قسم کی چھوت

سے محفوظ رکھ سکین چنانچہ جب اس تدبیر کا عمل مین لانا ممکن ہو تو قریبا ہر موقع پر اس طرح سے ہم مرض متعدی کے پھیلنے کو روک سکتے ہین جہانتک ممکن ہو تندرست جانورون سے مریض یا مشتبہ جانورونکا تعلق ہرگز نہ رہنے دینا چاہیئے اور اس بات کی بھی احتیاط نہایت ضروری ہی کہ بیمار جانور سے کسی توصل یا غیر توصل طور پر مرض کا زہر تندرست جانورون مین ہرگز نہ پہونچنے پاوے اور تندرست اور بیمار جانورونکا درمیانی فاصلہ بھی جہانتک ممکن ہو بہت دراز اور مناسب رکھا جاوے اور یہ علیحدگی اس طریق سے عمل مین لائی جاوے کہ تندرست جانور بالکل غیر چھوت کی جگہ مین مقیم ہون اور نیز تندرست جانورون کے محافظ بھی وہی لوگ ہون جنکو مریضون یا مشتبہ مریضون سے کسی طرح کا کچھ سروکار نہ ہو اور اس طرح پر جو لوگ مریضون کے پاس آتے جاتے ہون انکو بھی تندرست جانورون سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھنا چاہیئے - اس علیحدگی کے عمل مین لانیکا طریق اس علم پر مبنی ہے جو مختلف امراض متعدی اور انکی چھوت کے مختلف طریقون سے ایک گھوڑے سے دوسرے گھوڑے مین پہونچ جانیکی بابت ہمکو حاصل ہے جو حسب ذیل ہے :-

مریض جانورونکا اسی مقام یا جگہ مین رہنا جہان تندرست جانور رہتے ہون - اصطبلون - نمایشون - میلون اور بازارون وغیرہ مین جانورون کا باہم اتصال پانا - اور انکے مابین اسی قسم کے جانورون یا انسانون کا یا دیگر اجناس کا تعلق رہنا و ساز و زین کے توصل سے چھوت کا لگنا نیز لنبریہ اور برش وغیرہ اشیاء متعلقہ سائیس گردنی - گھاس - لید - ظروف اصطبل اور بہم رسانی آب وغیرہ اور مردہ جانورون کی کھال وغیرہ غرض ان سب باتونکی چھوت کو بچانا چاہیئے -

علیحدگی کے بھی کئی طریق حسب ذیل ہین :-

(الف) جدائی - یہ بہت ہی سخت اور کامل علیحدگی کا ایک دوسرا نام ہے جسکو اصطلاح مین سخت علیحدگی کہنا چاہیئے گو چند حالات مین یہ ایک نہایت ضروری تدبیر ہوتی ہے اس مین مریض اور مشتبہ مریض جانورون کو ایک خاص جگہ مین جو تندرست جانورون سے بالکل الگ ہو رکھا جاتا ہی اور تاوقتیکہ مرض کامل طور پر دفع ہو کر ہر قسم کا خطرہ دور نہ ہو جاوے انکے مابین ایک

بھی بیرونی تعلق نہ پیدا ہونے دینا چاہیئے گھوڑون وغیرہ کو چند خاص مقامات یا چنیدہ جگہون مین رکہنا چاہیئے اور تدبیر سے نہ صرف ایک یا دو جانور ہی بچائے جا سکتے ہین بلکہ تمام دیہات سے ہر قسم کا خطرناک تعلق دور کیا جا سکتا ہی بعض وقت اس قسم کی پُرتاثیر جدائی کے عمل مین لانے مین بہت دقتین درپیش آتی ہین جنمین سے ایک بڑی دقت ان علیحدہ شدہ جانورون کیلیئے چارہ کی بہم رسانی ہی خصوصاً جبکہ جانورون کی تعداد بہت زیادہ ہو اور چارہ کم دستیاب ہوتا ہو

(ب) **کنٹونمینٹ یعنی چھاؤنی** - یہ علیحدگی کی دوسری قسم ہے اور اسوقت اس نام سے موسوم کی جاتی ہے جبکہ گلہ جانوران کو علیحدہ کر کے کسی ایسی چراگاہ مین رکھا جاوے جہانکہ وہ آزادی سے چل پھر سکین اس تدبیر سے چونکہ جانور اپنے علیحدہ مقام مجوزہ مین اچھی طرح پر چل پھر سکتے ہین اسلیئے جدائی کی بے آرامی اور تکلیف کسیقدر کم معلوم کرتے ہین اور جب موسم بھی اچھا ہو تو مویشیان کو رات دن پڑاؤ مین رکھا جا سکتا ہی مگر خراب موسم مین اُنکو حسب ضرورت سایہ مین بھی رکہنا پڑتا ہے - مگر اس اخیر کی تجویز کا کسی گنجان شہر مین عمل مین لانا کچھ آسان کام نہین ہے لیکن رینڈرپیسٹ کے بارہ مین دیہات کو خالی کر سکتے ہین اور یہہ ضرور کرنا بھی چاہیئے - بیشک اسمین یہہ ضروری ہے کہ مریض گلہ کو کسی خاص ٹکڑے زمین مین جو کسی اونچی سڑک یا ایسے مقام سے جہان تندرست مویشی رہتے ہون علیحدہ رکھنا پڑیگا اور اگر ان مویشیون کے قرب جوار مین کوئی دریا یا تالاب وغیرہ ہوگا تو ہمیشہ اُسکی بھی احتیاط رکہنی پڑیگی اور یہہ بھی احتیاط کے ساتھ تحقیق کرنا ہوگا کہ چند خاص امراض کا زہر پانی کے ذریعہ تندرست جانورون تک تو نہین پہونچتا - تمام سڑکون یا پٹیاؤن کو جنکے راستہ سے مرض کے پھیل جانیکا اندیشہ ہو بند کر دینا چاہیئے اور مریض جانورون کی نگرانی کے لیئے اچھے سمجھدار آدمیون کو مقرر کرنا چاہیئے جنکا فرض ہوگا کہ گردنواح کے جانور یا آدمیونکی آمدورفت و دخل یابی بند رکھین اور بیمار جانورون مین کسی آدمی کو مشغول نہ ہونے دین اور تمام کُتے اور دیگر جانور جو زہر متعدی کو پھیلا سکتے ہون نکالکر بھگا دینے چاہئین اور مُردہ جانورون کی نعشون کو اچھی طرح پر دفن کرانا یا جلوا دینا چاہیئے اور اس قسم کی علیحدگی کی خبر اردگرد کے دیہات مین

اچھی طرح پر مشہور کر دینی چاہیے۔ چنانچہ جب کبھی رسالہ یا توپخانہ مین کسی مرض متعدی کی وبا پھوٹ پڑتی ہی تو ہم بیمار جانورون کو ایک دم علیحدہ کر کے اُنکے زین و ساز و اصطبل کے رستے وغیرہ بھی علیحدہ کر کے تمام بچالی اور گھاس کہ جو اُنکی چھوت مین آچکا ہو جلا دیتے ہین یہہ بیمار جانور دیگر تندرست جانورون سے اچھے فاصلہ پر ایک مناسب مقام پر علیحدہ کر دئے جاتے ہین ابکے بعد وہ جانور بھی جو مریضون کے بالکل متصل تھے اسی طریق سے علیحدہ کر دئے جاتے ہین اور بعدہٗ جن گھوڑون مین ذرہ بھی مشتبہ علامات ظاہر ہوتی ہین فی الفور علیحدہ کئے جاتے ہین اور اُنکے تمام تھان بلکہ اُنکے ہر دو جانب ایک یا دو فالتو بھی خالی چھوڑ دئے جاتے ہین مگر گلینڈرس کے باب مین گھوڑے کو گولی سے مار کر اُسکی نعش کو جلانا یا چونہ مین دفن کرنا پڑیگا اور دیگر امراض مین بیمارون کے علیحدہ کرنیکی تجویز عمل مین لائی جائیگی تندرست جانورون کو اصطبل سے باہر نکال کر باحتیاط ملاحظہ کرتے رہنا چاہیئے اور اگر کوئی جانور مشتبہ علامات ظاہر کرے تو اُسکو بھی ایکدم علیحدہ کر کے دیگر مشتبہ مریضون کے پاس چھوڑ دینا چاہیے اور تندرست اور بیمار جانورون کے مابین کسی طرح کا تعلق نہ رہی۔ بیمار اور مشتبہ مریضون پر ہمیشہ محافظ رہنے چاہئین اور اُنکو تندرست جانورون کے حلقہ مین ہرگز نہ گھسنا چاہیئے اور ان جانورون کے لئے بہم رسانی خوراک و پانی کا انتظام بھی علیحدہ ہونا چاہیے اور انتھراکس کے مرض مین تندرست گھوڑونکی بہم رسانی خوراک و پانی تبدیل کر کے صاف پانی خشک گھاس اور کافی نمک دینا چاہیئے کل حلقہ اور ظروف اصطبل کی صفائی پر بھی توجہ دینی چاہیئے اور اگر تندرست جانورون مین پھر کوئی مریض ہو جائے تو اُنکو پھر کچھ دور آگے لیجانا چاہیئے لیکن اگر ایسا نہ کیا جا سکے تو جہان یہہ مریض جانور کھڑا ہوا تھا اُس مقام کو اور اُسکے ہر دو جانب کے ایک ایک تھان کو گوبر سے اچھی طرح لیپ دین یا اُسمین خشک کھاد جلا کر اُسکو خالی چھوڑ دیوین۔ جب کوئی مرض متعدی پھوٹ جاوے تو گھوڑونکو بالٹی سے پانی پلانا نہایت عمدہ ہوگا یا کم از کم یہہ تو ضروری ہی کہ ہر ایک گھوڑے کو پانی پلانیکا انتظام علیحدہ ہو تا کہ اگر تندرست حلقہ مین کوئی ایک گھوڑا مریض ہو جاوے تو باقی جانور بہم رسانی آب کی چھوت سے محفوظ رہین تمام گھوڑون کو روزمرہ احتیاط سے ملاحظہ کرتے رہین اور جب کوئی خفیف

سے خفیف مشتبہ علامت بھی ظہور مین آوے تو اُسی دم اس مشتبہ مریض کو تندرستون سے نکالکر علیحدہ کردیوین۔ روزمرہ امتحان کرنیکا دستور ایسا ہونا چاہیئے کہ بیمارون سے تندرستونمین مرض کے پہونچ جانیکا امکان بالکل نہ ہے اور اس غرض کے واسطے ہمکو چاہیئے کہ اوّل تندرست جانورونکا امتحان شروع کرتے ہوئے مشتبہ مریضونمین جاوین اور سب کے پیچھے مریض جانورونکا امتحان کرین۔ یا اس سے بھی یہہ بہتر ہوگا کہ مریض جانور سب کے سب ایک آدمی کی نگرانی مین رکھے جاوین اور وہ آدمی صرف اسی کام پر معمور رہے تاکہ وہ تندرست جانورون کے پاس یا اُنکے اصطبلونمین نہ جانے پاوے ۔ بیمار جانورون کے حلقہ مین جانے یا مریضون کو چھونے کے بعد ہاتھون کو بہت ہی احتیاط سے اچھی طرح پر صاف اور ڈس انفیکٹ کر لینا چاہیئے خاصکر جوتون کو بہت ہی اچھی طرح پر انفیکٹ کرنا ضروری ہے کیونکہ جوتون کے ذریعہ زہر متعدی بہت اچھی طرح پر پھیل سکتا ہے۔ لہذا انمین سے کسی تجویز مین غفلت کرنا بہت زیادہ خطرناک ہوگا جب ان مین سے کوئی مریض گھوڑا رو بصحت معلوم ہونے لگے تو اُسکو اُس حلقہ مین لے آوین جو افاقہ شدہ جانورون کے لئے تجویز کیا گیا ہے اور کچھ عرصہ وہان رکھکر اس بات کی کافی احتیاط رکھین کہ اُسکو تندرست جانورون مین ملانے سے پیشتر خوب اچھی طرح احتیاط کے ساتھ کسی ہلکی اینٹی سیپٹک سلوشن سے ملائیوین اور اُسکے بیرون کی صفائی پر خاص توجہ دینی چاہیئے اُسکے تمام ساز زین اور ظروف وغیرہ متعلقہ سائیس کو بھی ڈس انفیکٹ کر لینا چاہیئے۔ اور جو آدمی اُن پر نگران حال تھا اُسکو بھی اچھی طرح صاف کر کے اُسکے کپڑون کو بھی کسی اینٹی سیپٹک شے سے دھلوا ڈالین مگر اُسکے جوتون کو بھی خاص احتیاط سے صاف کرایا جاوے بیمار و مشتبہ مریضون کے مسکن مین سے تمام کوڑا۔ لید و پس خوردہ گھاس اور بچالی وغیرہ کو جلا دینا چاہیئے اور تمام ظروف یا دیگر سامان جو بوقت علاج مستعمل رہا ہو یا تو ڈس انفیکٹ کرانا چاہیئے یا جلانا چاہیئے اور وبا کے اختتام پر ہاسپٹل مریضان کو بھی اُن مین گوبر جلا کر کامل طور پر ڈس انفیکٹ کرنا چاہیئے اور گھوڑون کو اُنکے معمولی اصطبلون مین لانے سے پیشتر اصطبلون کو کھود کر اور اُنکی دیوارونکو چھیل کر اچھی طرح پر ڈس انفیکٹ کر لینا چاہیئے۔

ڈس اِن فیکشن کا طریق - جس طریق سے کہ زہر متعدی پھیلتا ہے اور جو اجسام اسکو پھیلا کر امراض متعدی پیدا کرتے ہیں اُنکا اوپر بیان کر رہے ہیں اب صرف یہ دیکھنا باقی ہے کہ یہ کیونکر ڈس انفیکٹ کیے جاسکتے ہیں ہم اسکو انسان سے شروع کرتے ہیں -

جو لوگ کہ بیمار جانوروں سے متصل رہتے رہے ہوں وہ مرض کو ادھر اُدھر لیجا کر پھیلانیکا باعث ہو سکتے ہیں - وبا ر مویشی - گلینڈرس - انتھراکس اور اسی قسم کے دیگر امراض متعدی انسان کے ذریعہ بیماروں سے تندرستوں میں بہت پہونچ جاتے ہیں اور بارہا یہ معلوم بھی کیا جاچکا ہے کہ چند خاص امراض کے پھیلانیکا انسان ہی ایک بہت بڑا خوفناک ذریعہ ہوتا ہے - اونی یا سوتی اجزار میں بھی بہت سے امراض کا زہر بہت جلد اور آسانی سے پہونچکر قایم رہتا ہے - پس جبکہ انکے کپڑے بنکر انسانوں کی پوشش کے کار آمد ہوتے ہیں تو ان آدمیوں کے جانوروں کے پاس آنے جانے میں اُنکو مرض کی چھوت لگجاتی ہے - مگر جوتے اس سے بھی زیادہ خوفناک ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ لید اور پیشاب وغیرہ سے جسمیں بعض امراض کا زہر متعدی بہت زیادہ مخلوط ہوتا ہے الودہ ہوجاتی ہیں تو انکی چھوت کے پھیلانے میں خصوصیت کے ساتھ خوفناک ہوتے ہیں - اسلئے اُن لوگوں کو ڈس انفیکٹ کرنا جو مریض جانوروں کے پاس رہتے رہتے ہوں نہایت ضروری ہی عام طور پر دھونے کے لئے کپڑوں کو پانچ فیصدی اور جوتوں کو دس فیصدی کے کاربالک لوشن سے دھونا چاہیئے - اور خاص کر ہاتھوں کو بھی بہت اچھے تیز لوشن سے صاف کرنا چاہیئے - لیکن چند بہت متعدی امراض میں یہ بہتر ہوگا کہ مریض مویشیان کے ساتھ ہمیشہ ایک آدمی موجود رہے اور اُنکو تندرست جانوروں میں ہرگز نہ جانے دے اور وہ تمام آدمی بھی جو بیمار یا مشتبہ مریضوں کی حفاظت کر رہے ہوں تندرست جانوروں میں جانے سے باز رکھنے چاہئیں -

جانور - زہر متعدی اکثر غیر جنس کے جانوروں کے ذریعہ بھی بیماروں سے تندرستوں میں زیادہ پھیل سکتا ہے مثلاً گیدڑ کتے - بھیڑیں - لومڑی اور پرند زہر متعدی کو کسی بیمار جانور سے لیکر تندرستوں میں پہونچا سکتے ہیں - پرندہ جانور مریضوں کی نعشوں کو کھا کھا کر تمام ملک میں اُسکے

زہر متعدی کو پھیلا دیتے ہین اور گیدڑ بھی ایسا ہی کرتے ہین۔ دیگر جانورون کو نہلا کر صاف کیا جا سکتا ہے۔

نعشین۔ کسی مرض متعدی سے فوت شدہ جانور کی نعش کے دفعیہ کا انتظام بہت ضروری ہے چند حالات مین تو اگر ممکن ہو جلانا ضروری ہوتا ہے۔ مگر دفن ہی کرنا اکثر ممکن ہوتا ہی۔ پس ایسی حالت مین یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک قسم کے سوائے باقی تمام مریضون کی کھال کو ایسی طرح سے کاٹ ڈالین کہ وہ بالکل کارآمد نہ ہو سکے ورنہ چمار لوگ قبر سے نعش نکالکر اُسپر سے چمڑا اوتار لینگے۔ مگر انتھراکس کے مریض کی کھال کو کاٹنا ضروری نہین ہے۔ کیونکہ اسکے مریض جانور کے خون مین جو زہر متعدی ہوتا ہے جسکو اصطلاح مین بسی لس کہتے ہین وہ نعش کے سڑتے ہی فوراً ہلاک ہو جاتا ہے مگر جب کبھی وہ ہوا سے اتصال پاویگا (جیسا کہ چمڑے کو کاٹنے سے خون کے زمین پر گرنیکے ذریعہ) اُسکے بیج پیدا ہو کر برسون تک مرض کو پیدا کرنیکے قابل رہینگے۔ لہذا انتھراکس کے خون کا ہر ایک قطرہ جو اس طرح سے زمین پر گر جائیگا خطرہ کا باعث ہوگا اور اسلیئے اُسکو باحتیاط تمام ہلاک کر دینا چاہیئے نعشون کو دفن کرنے مین اگر ممکن ہو تو اُنہین چونے سے ڈھک دیا جاوے۔ رسالجات مین جو جانور امراض متعدی مین ہلاک ہون سب کو جلا دینا چاہیئے اور انتھراکس کے بارہ مین یہ یاد رکھو کہ جو خون زمین پر گر گیا ہو اُسکو بھی بہت ہی احتیاط سے نیست نابود کر دیا جاوے بہت سے اضلاع مین جانورون کی کھال اوتارنے سے باز رکھنا اصل ناممکن ہوتا ہی بلکہ اُنکی نعش بھی گیدڑون کے کھانیکے لئے باہر پھینکدیجاتی ہی۔ یہ تجویز فی الواقع بہت ہی مہلک اور زیادہ نقصان دہ ہی۔ اسلیئے جانورون کے دفن کرنے بالخصوص رینڈرپسٹ کے مریضون کی نعش کے دفن کرنیکی نہایت کوشش کرنی چاہیئے مگر اُسوقت جبکہ اُنکی نعش پر سے چمڑا اوتار کر اُسکو علیحدہ احاطہ مین کاٹنے کے لیئے کوئی جگہ نہ ہو۔ اگر موسم گرما مین رینڈرپسٹ کے مریضون کی لاش کو نیچے کے شہرون کی تیز دھوپ مین ڈالا جاوے تو زہر متعدی زایل ہو جائیگا اور اس طرح سے خشک کیا ہوا چمڑا بھی بالکل نقصان دہ نہین رہیگا۔

بول و براز و کھاد۔ انکو بھی بہت احتیاط سے جلا کر زایل کر دینا چاہیئے مگر جبکہ اضلاع مین رینڈرپسٹ

پھیل جاوے تو اسکو جمع کرکے استعمال میں بھی لا سکتے ہیں رسالوں میں ہمیشہ اگ میں جلا دینے ہی کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بچالی اور گھاس۔ جبکہ یہ مریض جانوروں کے متصل رہے ہوں۔ تو ان سے بھی اکثر چھوت لگجایا کرتی ہے اور رسالوں میں اشیاء کو ضایع کر دینا چاہیئے۔

اصطبلان۔ تمام امراض متعدی میں تمام مکانات جنمیں مریض جانور رہے ہوں بہت ہی احتیاط سے ڈس انفیکٹ کرنے چاہئیں گو بہت ہی کامل طور پر ڈس انفیکشن عمل میں نہ لایا جا سکتا ہو تاہم ہم کلورنگ گیس یا سلفیورس۔ این ہائی ڈرائیڈ کے ذریعہ ہوا کو کامل طور پر ڈس انفیکٹ اور صاف کر سکتے ہیں۔ گوبر اور کھاد کو اصطبلوں کے فرش پر جلا دینا اور تمام چوبی کام کو تھی زندہ کے درجے اچھی طرح پر چھیل دینا چاہیئے اور چھیلے ہوئے ٹکڑوں کو جلا کر لکڑی کو سوڈا واٹر اور برش سے دھو ڈالنا چاہیئے جسکے لئے اجزا ذیل کا لوشن کافی ہوگا۔ سوڈا کو گرم پانی میں حل کر کے چونہ ملا کر کاسٹک سوڈا بنجائیگا مگر بہت سے حالات میں اسکے ساتھ کاربالک ایسڈ اور بھی شامل کیا جا سکتا ہے دیواروں کو کھرچ کر فرش کو کھود کر از سر نو بنا کر سب پر چونہ اور پانی کی کوچی پھیر دینی چاہیئے مگر اس استرکاری کی طیاری میں جو پانی مستعمل ہو اس میں فی بالٹی ایک پائنٹ کاربالک ملا لینا چاہیئے۔

سازو گردنی وغیرہ۔ بیمار جانوروں کی گردنی اور ساز وغیرہ

(باقی آیندہ)

وبائی رنڈرپسٹ کا حفظ ماتقدم جو اُس کا ٹیکا لگانیکی تجاویز سے تجربہ کرکے تحقیق کیا گیا

منقول از ایکسپیریمینٹل رپورٹ آف بکٹیریالوجیکل لیباریٹری مقام مکتیسر بابت سنہ ۱۹۰۰ء

مترجمہ لالہ پربھو لعل مترجم و ہیڈ کلرک پنجاب ویٹیرنری کالج

فصل اوّل

رنڈرپسٹ پر سابقہ او حال کی کارگذاری ۱۸۹۶ء کے بعد یعنی پروفیسر کاک صاحب کے افریقہ جانے سے ابتک جو تجربات رنڈرپسٹ پر کئے جاچکے ہین۔ انکا یہ نتیجہ ہوا کہ صاحب موصوف نے مرض مذکور کی محفوظیت کے لئے مویشیان مین رنڈرپسٹ کے مریضون سے نکالکر ٹیکا لگانے کا طریق دریافت کیا۔ جسکے بعد مسٹر ایڈنگٹن صاحب نے انسے بدلکر گلسرین بائیل یعنی گلسرین کیساتھ یہی رنڈرپسٹ کا صفرا ملاکر ٹیکا کرنیکا طریق نکالا۔ اور دیگر تحقیقات کنندگان کے رنڈرپسٹ کے زہریلے خون کی سیرم کا ٹیکا لگانیکے طریق کا انجام یہہ ہوا کہ مسٹر ٹرنر اور کول صاحبان نے اس سیرم اور رنڈرپسٹ کے زہریلے خون کا ایک ہی وقت مین ٹیکہ لگانیکا طریق دریافت کیا اور ان طریق کی آزمایش ملک ہندوستان و دیگر ممالک مین بالخصوص روم و روس مین کی گئی۔ اور جیسا کہ قدرتی طور پر ہونا چاہیئے تھا مختلف کارکنان کی تجاویز مختلفہ پر وقتاً فوقتاً بہت ہی مختلف کیفیتین درج ہوتی رہین۔ تاکہ زمانہ حال مین حاصل شدہ مشاہدات کی مختصر کیفیت و ماہیت مفید اور دلچسپ بھی ہو اور جو مکتیسر لیبروٹیری سے گذشتہ سال کے تجربات و مشاہدات کے صاف طور پر سمجھنے کے لئے اور رپورٹ ہذا کی فصل ہشتم کے سمجھنے کے لئے بھی جنمین ان تجاویز اور انکی تبدیلیون پر ملک ہندوستان کے حالات کے موافق بحث کی گئی ہے۔ کارآمد ہو۔ اور یہان انکو بنظر سہولیت تاریخ وا

سلسلہ ترتیب مین لاکر بڑی بڑی تجاویز کو فرداً فرداً اُنکے مخرج کے موافق درج کیا جائیگا۔

اوّل پروفیسر کاک صاحب کا صفرا سے ٹیکا لگانیکا طریق۔ یہ عمل اس طرح کیا جاتا ہے کہ کسی ایسے جانور سے جو چھ سے آٹھ یوم تک مرض رنڈرپسٹ مین مبتلا رہنے کے بعد ذبح کیا گیا ہو اور جسکو اس مرض کا ٹیکا بھی لگایا جا چکا ہو۔ بقدر ۱۰ کیوبک سینٹی میٹر کے صفرا لیکر دوسرے جانور کی ہنگلی مین بذریعہ پچکاری کے داخل کیا جاوے۔ مگر چونکہ ہر ایک جانور مین مطلوبہ صفرا کی مناسب تعداد پیدا نہین ہوتی اسلئے تین سے سات فیصدی تک گلے مویشیان کو باقی جانوران کی بہم رسانی صفرا کیلئے ذبح کرنا پڑا۔ کاک صاحب اسبات کی سفارش کرتے ہین کہ صرف وہ صفرا استعمال کرنا چاہیئے۔ جو صاف اور گہرے سبز رنگ کا ہو۔ اور جسمین سے اچھی بھینی خوشبو آتی ہو۔ اور اُسکے ہلانے سے اُسمین سفید جھاگ پیدا ہو جاوین اور جو سٹرائیل (بلا کسی زہریلی تاثیر کے) ٹروکار کے ذریعہ لیکر کسی سٹرائیل بوتل مین رکھ لیا گیا ہو۔ اور طرنز و کول صاحبان فرماتے ہین کہ ہر قسم کا صفرا جسمین سے خراب بو نہ آتی ہو۔ یا جو خون سے رنگ آمیز ہو کر سُرخ نہ ہو گیا ہو۔ کاک صاحب کے طریقے پر اچھی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور نیز یہ کہ اگر جانورونکو واقعی زہریلے خون کا ٹیکا لگا کو بخار سے چھٹے دن ذبح کیا جاوے تو پانچ مین سے چار جانور اچھی عمدہ صفرا مُہیا کر سکینگے۔ اور تھیلر صاحب فرماتے ہین کہ کسی قسم کا شیرین صفرا جسمین سبز یا زردی مائل یا بھورے رنگ کی تلچھٹ نہ ہو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مگر ہلکے سبز رنگ کے صفرا کے استعمال سے بہت ہی کم محفوظیت ہوتی ہے۔ اور رائیڈ نگٹن صاحب فرماتے ہین کہ بھوری رنگ کا زردی مائل یا سُرخی مائل سبز کہ چند جانورون مین ٹیکا لگانے سے قریباً سب کو رنڈرپسٹ کا مرض ہو جاتا ہے لیکن اگر چند روز تک رکھکر استعمال کیا جاوے تو محفوظیت عمل مین آتی ہے کہ زیادہ عرصے کے صفرا سے بہت تیز اثر ہوتا ہے۔

رہائی چھٹے روز سے دسوین روز تک ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر بہت جلدی ہو تو چھٹے روز رہائی ہو جاتی ہے۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ دس روز لگتے ہین۔ ٹرنز او رکول صاحبان بھی مان گئے ہین

کہ بعض قسم کے صفرا سے بالکل محفوظیت نہین ہوتی۔ مگر مختلف اقسام کے صفراؤن کو استعمال سے پیشتر باہم ملا لینے سے محفوظیت ہو سکتی ہے۔ اور اب زمانہ رہائی عام طور پر تقریباً چار ماہ تک مان لیا گیا ہے۔ مگر کبھی کبھی صرف تین ہفتہ تک ہی ہو سکتا ہے۔ اور ایک تحقیقات کنندہ نے اس تعداد کو چار ہفتہ سے چھ ماہ تک کے درمیان مقرر کیا ہے۔ اور کسی ایک ہی گلّے مین جسکے تمام جانورونکو ایک ہی صفرا سے ٹیکا لگایا گیا ہو۔ رہائی مختلف اوقات تک دیکھی گئی ہے۔ یہانتک کہ صفراوی ٹیکے کے بعد چار یا پانچ ماہ سے کم عرصے مین تمام گلّے کو کسی دوسرے طریق سے زندر پسٹ کا حملہ نہین ہوگا اور انمین سے بعض اثر پذیر نہ ہونے سے زیادہ رہائی بھی نہین دیسکینگے چنانچہ ایک گلّے مین صفراوی ٹیکا لگانے سے پانچ ماہ بعد مرض کا حملہ ہو کر اسّی جانور ضایع ہوئے۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُس عرصے مین میعاد محفوظیت گذر چکی تھی۔ اور اگر دس کیوبک سینٹی میٹر یعنی ڈیڑھ سو بوند سے بڑی خوراکین استعمال کیجاوین تب بھی زمانہ محفوظیت تو دراز نہین ہو جاتا مگر صفراوی ٹیکے کے ہر ۲ ماہ بعد دوبارہ استعمال سے محفوظیت قایم رکھی جا سکتی ہے۔

نتایج۔ اس طریق سے بہت ہی بیش بہا نتایج حاصل ہوئے جسکے ذریعے جنوبی افریقہ مین لاکھون مویشی کی جانین بچائی گئین اور یہ تجویز سب سے پہلی تجویز تھی۔ گو اسکے بعد دیگر طریق بھی جنسے نسبتاً زیادہ محفوظیت حاصل کی جا سکتی ہے۔ عمل مین لائے گئے۔ مگر اب بالکل آخر مذکورہ طریق ہی انکے بجائے تجربہ کئے جاتے ہین۔ مثلاً مقام بسوٹو مین ایک لاکھ جانورون مین سے کم از کم ستر ہزار جانور اس طریق سے بچائے گئے۔ جنمین سے نوّے فیصدی سے زیادہ جانور فوت ہو جاتے اگر طریق مذکور سے اس مرض کے پھیلنے کی صلاحیت نہ کیجاتی۔

ممالک روس و روم مین یہ صفرا کے ٹیکا لگانے کا دستور زیادہ پسند نہین آیا۔ مثلاً نینگی صاحب لکھتا ہے کہ صفرا سے دیرپا نتایج برآمد نہین ہوئے۔ بلکہ بعض وقت تو ٹیکا شدہ جانورون کو مہلک قسم کا مرض حملہ آور ہوا جو مرض مذکور کی وبا کو اور بھی زیادہ وسعت تک پھیلا دیتا اور دیگر اوقات پر اوّل تو صفرا کا ٹیکہ لگانے سے بالکل محفوظیت عمل مین نہ آئی یا اگر آئی تو بہت ہی خفیف

رہائی دیکھی گئی - نکول صاحب فرماتا ہے - کہ صفرا کے ٹیکہ سے تھوڑے عرصے کیلئے محفوظیت ہو جاتی ہے - اسی لئے ملک روم مین تاوقتیکہ سیرم دستیاب ہو سکے اسکو استعمال مین نہین لاتے اور کروزہ صاحب فرماتے ہین - کہ اگر صفرا کے بعد دس سے تیس یوم کے اندر بقدر دس کیوبک سینٹی میٹر کے زہر ملا خون بذریعہ پچکاری اور داخل کیا جاوے تو زمانہ محفوظیت بڑھ سکتا ہے لیکن اگر اس سے بھی ری ایکشن پیدا نہ ہو تو یہ بھی مشتبہ ہوتا ہے -

کیا صفراوی ٹیکون سے مرض رنڈرپسٹ پیدا ہو سکتا ہے ؟ اس مشکل سوال پر اب ایک بڑا جھگڑا درپیش ہے - اور چونکہ اس قسم کا مباحثہ بہت ضروری خیال کیا جاتا ہے اسلئے اسکو نظر انداز بھی نہین کر سکتے - اگرچہ مضمون ہذا کے مختلف بیانات سے کوئی صحیح نتیجہ نکالنا فی الحال بہت مشکل معلوم ہوتا ہے - یعنی ٹرنر اور کول صاحبان تو بالکل انکاری ہین کہ مرض مذکور کے چھٹے دن سے لیکر آٹھوین دن تک کے مریضونکا صفرا کبھی مرض رنڈرپسٹ کو پیدا کر سکتا ہے اور کہتے ہین کہ اگر رنڈرپسٹ کا خون صفرا سے ملاکر ٹیکا کیا جاوے تو تاوقتیکہ ہر دو رطوبات مساوی الوزن ملاکر تھوڑی دیر بعد فوراً ہی بذریعہ ٹیکا داخل نہ کیجاوین مرض نہ پیدا ہوگا اور تھیلر صاحب کہتے ہین کہ ایک ہزار صفراوی ٹیکونمین سے صرف دو کو رنڈرپسٹ ہوا - جنپر بھی یہ شبہ ہے کہ شاید اُنکو کسی دیگر سبب سے ہو گیا ہو اور برخلاف اسکے ایڈنگٹن صاحب اور ویٹیری نیری سرجن ایڈگر صاحب دونو یہ کہتے ہین کہ جملہ ویٹیری نیری افسران جنہون نے جنوبی افریقہ مین صفراوی ٹیکونکی آزمایش کی ہے متفق الرائے ہین کہ بہت سے حالات مین تو مرض مذکور رنڈرپسٹ کے تازے صفرا سے پیدا ہو جاتا ہے - بلکہ ایڈنگٹن صاحب تو یہانتک کہتے ہین کہ اُنکے تجربات مین اس بیان کی پوری تصدیق بھی ہو چکی ہے کہ صفرا سے رنڈرپسٹ پیدا ہو سکتی ہے اور ہوئی بھی ہے بلکہ بعض نمونے تو دیگرونکی نسبت زیادہ موثر ہوتے ہین - اور یہ بھی کہتے ہین کہ صفراوی ٹیکا لگانے سے آٹھوین دن مرض پیدا ہو جاتا ہے - جو بیس فیصدی جانوران مین دیکھنے مین آیا ہے حالانکہ ویٹیری نیری سرجن سنک لیر صاحب رپورٹ کرتے ہین کہ اُنکے ضلع مین ٹیکا شدہ

گلتون مین سے نوے فیصدی جانورون کو رنڈرپسٹ ہوگئی۔ جو صفرا کی پچکاری کرنیکے بعد ساتوین یا آٹھوین روز نمودار ہوتی رہی ہی۔ اور ہیننگ صاحب فرماتے ہین کہ اگر آٹھوین روز حاصل کیا ہوا صفرا استعمال کیا جاوے تو مرض کو پیدا کر سکیگا۔ لیکن اگر ایک سے تین یوم تک رکھکر اُسے استعمال کیا جاویگا تو پیدایش مرض کی بہت کم اُمید ہوتی ہی اور نینکی صاحب فرماتے ہین۔ کہ زردی مائل اور خونی رنگ کے صفرا سے قریبًا ہمیشہ ہی مرض پیدا ہوجاتا ہے۔ حالانکہ صفرا کی دیگر اقسام سے رہائی عمل مین آتی ہی۔ جو اکثر صرف دو سے چار ہفتہ تک رہتی ہی۔ اور اسی سبب سے ملک روس مین یہ تجویز چھوڑ دیگئی ہے۔

لہٰذا اس بارے مین کہ آیا صفراوی ٹیکون سے مرض رنڈرپسٹ ہوتی ہی یا نہین ابتک جو سالم رائے قرار پائی ہین اُنکو حقارت سے یونہی نظرانداز نہین کرسکتے۔ مگر یہ اس امر مین کیونکر مطابق آسکتی ہین۔ کہ زہریلے خون کو کسی تندرست جانور کے صفرا مین ملا کر لگانے سے نہ مرض پیدا ہوتا ہے نہ رہائی ہوسکتی ہی۔ پہلی بات پر تو کول صاحب کے دلچسپ تجربات سے ظاہر ہوچکا ہے کہ رنڈرپسٹ کے صفرا مین مرض کا زہر ضرور ہوتا ہی۔ کیونکہ اُنکو صفرا کی تلچھٹ کا ٹیکا لگانے سے بھی رنڈرپسٹ کی پیدایش مین کامیابی ہوئی ہی۔ جو ایسے صفرا کی گاد تھی۔ جسمین سے تمام رنگت دینے والی رطوبت بار بار دھونے کے ذریعے جاتی رہی تھی۔ حالانکہ وہ یہ بھی فرماتے ہین کہ تیسرے یا چوتھے دن کے صفرا سے بھی رنڈرپسٹ پیدا ہوسکتی ہی۔ لہٰذا اب یہ ثابت ہوا کہ رنڈرپسٹ کے صفرا مین زہر ضرور ہوتا ہے۔ گو چھ یوم سے زیادہ کے صفرا مین وہ کسی طرح پر کسی قسم کی رہائی کرنیوالے جُز کے ذریعہ جو ان دیرینہ صفراؤن مین بھی موجود ہوتی ہی کچھ تبدیل ہوجاتا ہے۔ اب فریزر اور کول صاحبان بھی مان گئے ہین کہ بعض قسم کے صفرا مین گو وہ پُرانے بھی کیون نہ ہوگئے ہون۔ محفوظیت کی طاقت نہین رہتی یعنی اُنمین وہ حفاظت کرنیوالے اجزائے جو تازہ صفرا مین ہوتے ہین اور جنکی بابت کول صاحب فرماتے ہین کہ وہ رنڈرپسٹ کو پیدا کرسکتے ہین نہین موجود ہوتے۔ اسلیئے معلوم ہوا کہ اس قسم کے صفرا سے شاذ و نادر ہی مرض پیدا ہوسکیگا۔

اور ایسے ہی اُسکا شاذ و نادر ہونا بھی مباحثہ طلب بیانات کا باعث سمجھنا چاہیئے۔
کسی طرح پر ہو مگر عموماً یہہ دیکھا گیا ہے کہ اگر رنڈرپسٹ کے صفرا کو دو یا تین روز تک کھار ہنے دین
تو اُسکے استعمال سے مرض پیدا نہ ہوگا۔ حالانکہ مختلف اقسام کے صفراؤن کو استعمال سے پیشتر ملا دینے سے
بھی کسی قدر کامیابی ہو سکتی ہی۔ اگرچہ سال گذشتہ مین مقام مکتیسر جو تجربہ کیا گیا ہی۔ اُس سے
یہہ ثابت نہین ہوا کہ ایسے صفرا سے چند ٹیکے لگائے جانے پر بھی صاف طور پر مویشیان کو مذکورہ بالا
کا مرض ہو گیا تاہم جنوبی افریقہ اور روس سے جو اسطرح پر عمل کرنے سے مرض مذکور کے پیدا ہو جانیکا
کافی ثبوت ملتا ہی اس سے یہہ صاف سمجھ مین آتا ہی کہ مندرجہ بالا خطرون سے بچنے کے لئے جو
ممکن الوقوع ہوتے ہین۔ ان سادہ احتیاطون کو ضرور عمل مین لایا جاوے خصوصاً اسوجہ سے
کہ اس طریق سے ایک بہت بڑا فائدہ متصور ہوتا ہے کہ جسکی وجہ سے یہہ دیگر طریقون پر فوقیت
رکھتا ہے اور وہ یہہ ہی کہ اس طریق سے اُس گلے مین مرض کے پیدا کرنیکی ضرورت نہین ہوتی جو
وبائے رنڈرپسٹ سے بالکل مُبرّا ہو۔ برخلاف اسکے گلسرین اور صفرا سے ٹیکا لگانیکے طریق
مین یا اِنکے بعد کے رنڈرپسٹ کے زہریلے خون سے ٹیکا لگانے کے طریق مین یا ایک ہی وقت
مین سیرم اور خون کا ٹیکا لگانے کے طریق مین وبا سے مُبرّا گلے مین بھی مرض پیدا کرنیکی ضرورت
ہوتی ہے۔ بدینوجہ یہہ ضروری ہے کہ رنڈرپسٹ کے صفرا سے مرض پیدا کرنیکا سوال اتنا
ضروری سمجھا جاوے۔　(باقی آیندہ)

دیباچہ

از رسالہ میٹ اینڈ ملک انسپکشن

مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن لیکچرار لاہور ویٹیری نری کالج

حصہ اوّل - گوشت

(۱) - ظاہر ہے کہ بقاء صحت انسان عمدہ اور باقاعدہ خوراک پر منحصر ہے - اور خوراک کا معتد بہ اور ضروری حصہ خصوصاً امصار و قصبات مین گوشت اور دودھ ہی - اور جب خراب قسم کا گوشت دودھ غذاء انسانی مین استعمال کیا جاوے تو صحت بالکل برگشتہ ہو جاتی ہے -

(۲) علم الامراض مویشی کی تعلیم سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ بہت سی ایسی بیماریاں حیوانات کو لاحق ہوتی ہین جو حیوان سے انسان کو بھی بذریعہ چھوت پہونچ سکتی ہین - اور بڑا ذریعہ چھوت پہونچنے کا یا تو اُس جانور کا گوشت اور یا دودھ ہوا کرتا ہی - نیز معمولی قسم کے امراض مین بھی جیسے کہ ہم متن کتاب مین اسپر مفصل بحث کرینگے - کبھی جانور کی لاش مشکوک اور کبھی یقیناً مضر ہو جاتی ہے -

(۳) علاوہ برین اکثر معمولی اور غیر متعدی امراض مین جیسے کہ ہمنے ضمن کتاب مین ثابت کیا ہی - مریض جانور کا گوشت اور دودھ ناصاف اور خراب مضر صحت مواد سے لبریز ہو کر ایسا زہریلا ہو جاتا ہے کہ اُس کے استعمال سے صحت بگڑ جاتی ہے -

(۴) علاوہ اُن سارے امراض کے جنکی چھوت حیوانات سے انسان کو ہو جاتی ہی - باقی متعدی امراض حیوانات کا دودھ اور گوشت بھی بالکل غذاء انسانی کے قابل نہین رہتا اور گو اُسی قسم کی مرض انسان مین پیدا نکرے تاہم دیگر قسم کی بیماریاں اور عوارض پیدا کر سکتا ہے - اور صحت انسان کو یقیناً بگاڑ دیتا ہے -

(۵) بالا مذکورہ حالات کو دیکھنے اور اُن پر غور کرنے سے لامحالہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ

اس بات کی طرف پوری توجہ کیجاوے اور عامہ خلایق کے حفظان صحت کے لازمی اور لابدی فرض کو ادا کرنیکی غرض سے ایسے مُضر صحت اغذیہ کی انسداد کی جاوے۔

(۶) اس ملک کے عوام باشندون مین مویشی کے ہر ایک مرض کا اخیر علاج چھوری ہے۔ اور سب قسم کا خراب۔ مریض۔ دُبلا۔ سڑا گلا۔ اور بدبودار گوشت بغیر کسی احتیاط یا تمیز کے برائے فروخت منڈیون۔ بازارون اور مارکٹون مین مہیا کیا جاتا ہے۔ اور اوّل تو عوام الناس کو "متعدی" یا "مضر صحت" کے مسئلہ پر کچھ اعتقاد ہی نہین۔ اور جس قسم کا بُرا یا بھلا گوشت ہاتھ لگے بشرطیکہ ارزان یا مُفت ملجاوے سب کھانے کو طیار رہین۔ اور اُسکے خراب اثر و بد نتایج سے بالکل بیبہرہ ہوتے ہین کہ کیا کیا مصائب اُن پر عاید کریگا۔ لیکن جو معدودے چند آدمی اس بات سے آگاہ بھی ہوتے ہین وہ خواہ ذاتی مفاد یا لالچ سے یا غفلت اور بے پروائی سے ایسے اہم اور ضروری فرض کو نظر انداز کر دیتے ہین

(۷) جب کبھی کوئی گائے بھینس۔ بھیڑ بکری وغیرہ کسی مرض مین مبتلا ہو اور اُسکے بچنے کی کوئی اُمید نہ رہی یا علاج تکلیف دہ اور قیمتی ہو یا کسی علاقہ مین مُہلک وبائی مرض کا دورہ ہو جس سے مریض جانور کے جانبر یا صحت یاب ہونے سے مالکون کی اُمید منقطع ہوتی ہے تو اُسوقت بجائے ڈاکٹر یا معالج کے ہمیشہ اِن بیزبان مظلوم مریضونکے علاج کے لئے بے رحم قصاب یا ظالم بوچڑون کو طلب کیا جاتا ہے۔ یہ نہایت قابل افسوس اور شرم کی بات ہے۔

(۸) عرصہ سے میرا ارادہ تھا کہ اس ضروری مضمون پر ایک ضخیم کتاب لکھون اور اس بارہ مین اپنے معلومات پبلک کے سامنے پیش کرون لیکن کثرت کار سرکار اور بعض دیگر ضروری اور ناقابل ترک مشاغل سے بالکل فرصت نہ ملی کہ مین اپنا یہ مفید عام ارادہ کامل طور پر پورا کرسکون۔ لہذا اُس ارادہ مین اسقدر ترمیم کرنی پڑی کہ بجائے ایک ضخیم کتاب کے بالفعل ایک مختصر رسالہ تو ضرور ہی لکھا جاوے۔ اور اپنے اہالیان فن اور دیگر ابنائے جنس کو اس طرف متوجہ کیا جاوے کہ گوشت اور دودہ کا معائنہ اور امتحان کہ آیا غذائے انسانی کے قابل ہے یا نہین۔ اور کس کس قسم کا خراب مضر صحت اور زہریلا گوشت اور دودہ ہوا کرتا ہے۔ اور وہ صحت کو کیا کیا نقصان اور ضرر پہونچاتا ہے۔ ازبس ضروری

اور فی الواقع لامحالہ ضروری ہے۔

بعنایت الٰہی یہ رسالہ ختم ہوا ہی اگر زندگی نے مساعدت کی تو انشاء اللہ تعالیٰ دوسری طبع مین اسکو بڑھا کر مکمل کتاب طیار کیجاویگی لیکن ناظرین ملاحظہ فرماوینگے کہ اس مختصر رسالہ مین بھی حتی الوسع کوشش کر کے سب ضروری حصے اس مضمون کے درج کئے گئے ہین۔ والسلام علی من التبع الہدیٰ۔

یکم فروری سنہ ۱۹۱۰ء } سید سردار شاہ گیلانی۔

تمہید

علاوہ گوشت کے اُن جانوروں کی صحت کا امتحان بحالت زندگی بڑا ضروری ہی جنکو گوشت بہم پہنچانے کی غرض سے ذبح کیا جاتا ہے۔ اور اگر ذبح کرنے سے پہلے زندہ جانوروں کی صحت کے امتحان کرنے کا موقعہ ملے کہ آیا انکا گوشت غذا انسانی کے قابل ہوگا یا نہین۔ تو ان باتون کا ملاحظہ و مشاہدہ ضروری ہے۔ (۱) جانور موٹا تازہ اور بارونق چہرہ رکھتا ہو (۲) چلنے مین لنگ نکرے اور بلا مدد کھڑا ہو سکے (۳) چمڑا چمکیلا اور کوٹ یعنی جسم کے بال بارونق اور اچھے ہون اور گائے بیل اُسے چاٹتے ہون (۴) سطح جسم پر پھوڑے پھنسی۔ خارش۔ زخم اور گھاؤ نہ ہون۔ (۵) آنکھ روشن۔ مُنہ۔ نتھنے اور مغل یعنی گائے بیل کے نتھنونکے میانہ سیاہ بے بال جگہ مرطوب ہو۔ پسینہ کی بوندین مغل پر ہون ناک سے اخراج بلغم نہ ہو۔ (۶) دَم آرام سے بلا آواز اور بغیر جھٹکے کے لیتا ہو۔ اور اسمین تواتر تکلیف آواز خراٹا وغیرہ کوئی نہو۔ اور نہ ہی سانس کی ہوا سے بدبو آوے۔ (۷) کوئی علامت تکلیف۔ یا بے چینی کی نہو۔ (۸) لرزہ نہو۔ (۹) اسہال بودار نہون جب علامات بالا مذکورہ سے جانور بالکل بری اور صاف ہو تو وہ بالکل تندرست خیال کرنا چاہئے لیکن جب اور سب طرح سے جانور تندرست اور اچھی حالت مین ہو اور فقط ایک یا چند ایسی علامتین موجود ہون جو علاوہ اندرونی مزاجی بیماریونکے بیرونی چوٹ صدمہ سے بھی پیدا ہو سکتے ہین تو اُنہین نظر انداز کر دیا جاتا ہی مثلاً مرض بلیک کوارٹر مین بھی پچھلے اطراف مین لنگ ہوتا ہے اور جب فقط چوٹ پچھلے

اطراف کے جوڑ پر پہونچی تو اُس سے بھی درد شدید اور لنگ ہوتا ہے۔ تو دونو بالا مذکورہ صورتون کے لنگ مین بڑا فرق ہے ایک مین مریض کو بخار ہوتا ہے اور دیگر علامات مزاجی بھی موجود ہوتے ہین حالانکہ دوسری حالت مین فقط لنگ ہوتا ہے لیکن اور سب طرح سے جانور چنگا بھلا اور کوئی مزاجی علامت موجود نہین ہوتی۔ پس اس آخر مذکورہ لنگ کی حالت نظرانداز کرنیکے قابل ہوتی ہے۔ بہرحال جانور کی صحت کا غور اور تعمق سے امتحان کرنا چاہیئے۔ اور بعد اطمینان رائے ظاہر کرنا چاہیئے کہ جس سے غلطی کا احتمال نہ رہے۔

باب اوّل

مختلف قسم کے اچھے یا بُرے گوشت کا بیان

لاش ۔ جب بوچڑ لوگ جانور کو ذبح کرتے ہین تو لاش کو صاف اور درست کرکے برائے فروخت طیّار کرتے ہین تاحدِ امکان اپنے علم و تجربہ کے مطابق بہت سی ایسی علامات کو ضایع اور مفقود کرنیکے پوری کوشش کرتے ہین کہ جنسے گوشت کے مریض اور ناقابل غذا انسانی ہونیکا شبہ پڑے یا بوچڑ خانہ کا معائنہ کرنیوالے افسر اُن علامات کے مشاہدہ سے اُس گوشت کو غذا انسانی کے ناقابل سمجھ کر اُسے خارج کردیوے۔ تاہم بہت سی ایسی علامات بھی ہین جنہین وہ معدوم نہین کرسکتے۔ اور ہمارے ملک کے بوچڑ عموماً جاہل اور لاعلم ہونیکے باعث اس فن مین پوری مہارت بھی نہین رکھتے۔

بہرحال گوشت کا معائنہ کرنیوالے افسر۔ فوڈ انسپکٹر۔ یا ویٹیرنری اسسٹنٹ کو چاہیئے کہ ان سب حالات کو مدِّنظر رکھکر لاشون کا معائنہ و ملاحظہ کرے۔ تندرست لاش سرد ہونیکے بعد خوب سُرخ۔ سفید زردی مائل چربی سے جابجا پوشیدہ (گردن کے گرد مسطری۔ ادنٹم پر۔ پیٹ کے عضلات مین چربی زیادہ ہوتی ہے) صاف سُتھری۔ خون سے آزاد۔ اور خوشنما ہوگی۔ اُسکا کوئی حصّہ اودا۔ ارغوانی۔ بھورا یا داغدار نہوگا۔ ایک طرف یا پٹھہ لاش کا دوسرے کی نسبت زیادہ گہرا

لال نہو۔ اُسپر چوٹ یا صفراوی پیلے نشان نہ ہون کیونکہ گوشت اور چربی کا زیادہ پیلا ہونا جاندس یعنی یرقان کی علامت ہے۔ لاش فربہ ہو۔ بہت دُبلی پتلی اور پنیالی نہو کیونکہ اس سے چند ایک مرضون کا شبہ ہوسکتا ہے۔ جب گوشت کی مچھلیون یا عضلون کو انگلی سے دبایا جاوے اُن پر گڑھا نہ پڑے۔ کیونکہ گڑھا پڑنے سے گوشت کے اندر پانی کی موجودگی (اڈیمہ یا تہبج) ثابت ہوتی ہے جو انگلی کے ذریعہ دباؤ دینے سے بہ جاتا اور گوشت مین گڑھا چھوڑتا ہے۔ نیز گوشت کو انگلیون کے دباؤ اور ٹٹولنے سے چرچراہٹ کی آواز بھی نہ آوے۔ کیونکہ یہ علامت انفسیما یعنی ہوا کے تداخل کی ہے۔

جہان لاش کا امتحان کیا جاوے۔ وہان اسکے ملحقات مثلاً کلہ۔ پایچہ۔ کھر چمڑا۔ اور اندرونی آلات واحشاء بھی موجود ہونے چاہیئے جنکا ملاحظہ ضروری ہے۔ انکے امتحان مین یہ باتین دیکھنی چاہیئے۔ کہ مُنہ کی اندرونی جھلی اور لب و زبان۔ آبلون۔ السرون چٹون اور لال و سیاہ داغون سے معرا ہون۔ کھر پیر سے اور چمڑے سے مضبوط لگے ہوئے ہون۔ اُنکی درز مین السر چٹ۔ اور زخم نہ ہون۔ جلد پر بھی عام پھوڑے پھنسی نہون۔ پھیپھڑا سُرخ گلابی رنگ۔ اور کھونکلی و اسفنجی بناوٹ رکھتا ہو۔ اُسمین گڑھے۔ پیپ مواد۔ تھیلیان اور کرم نہ ہون اُسکے سطح پر دانہ دار بناوٹ سیاہ۔ لال داغ نہون۔ اُسکا ایک ٹکڑا کاٹکر پانی مین ڈالنے سے خوب تیرتا رہے۔ چھاتی کا پردہ[†] پلورا صاف ہموار ہو اُسپر کوئی دانہ دار بناوٹ نہ پائی جاوے۔ اسکی موٹائی سفیدی اور کھردراپن علامت مرض ہے۔ دل سیاہ خونی اور پیلے صفراوی داغون سے صاف ہو۔ جگر صاف گہری۔ بھوری لال رنگت رکھتا ہو۔ اُسے دباوین تو جلد نہ ٹوٹے۔ اُسمین گُٹھل رسولی نہون۔ فلیوکس کرم اور ہائڈیٹڈ کی تھیلیان بھی نہون۔ تلی اوپر سے سیاہ بھودی اور اندر سے اُسکا گودا سیاہی مائل گہرا اودا رنگ رکھتا ہو۔ اور لمبی۔ پتلی کنارون پر تیز یعنی باریک دھار رکھتی ہو۔ معدہ کے اندر جلن کے نشان اور سُرخی نہ ہو۔

† فٹ نوٹ = کبھی اس جھلی کو جبکہ خنازیری دانہ دار بناوٹ سے پر ہو۔ ولایت کے بوچڑ جو مرض سے واقف ہوتے ہین اُسے بُرا سمجھ کر چاقو سے علیحدہ بھی کر دیتے ہین۔ لیکن ابھی اس ملک کے جاہل بوچڑون کو اس سے آگاہی نہین ہے۔

اُسکی اندرونی استری جھلی فوراً نہ اُدھڑ پڑے ملدہ سے دوایون کی بو بھی نہ آوے خصوصاً چوتھا معدہ کی جھلی زخم۔ گھاؤ اور داغون سے بالکل مُعرّا ہو۔ آنتونکی جھلی بھی زخم اور چیٹ وغیرہ اور جلن کے نشان سے آزاد ہو۔ اور اُنکی اندرونی جھلی صاف ہموار اور غدود بھی تندرست حالتمین ہون۔ لیکن ان باتون کو پوری طرح سمجھنے کے لئے ایک اچھا تجربہ کار ویٹیرنری اسسٹنٹ درکار ہوتا ہے۔

(۲) **بوچڑون کا گوشت** ۔ عمدہ قسم کا گوشت ہاتھ کے ذریعہ ٹٹولنے سے مضبوط اور لچکیلا قدرے مرطوب مگر زیادہ بنیلا نہین ہوتا۔ رنگت مین سُرخ جلے۔ اور اگر عمدہ پلے ہوئے فربہ جانور کا ہو تو عضلات کے درمیان صاف سفید چربی کے باریک تھونکے سبب یہ مرمر نما (ماربلڈ اپیرنس) شکل بھی رکھتا ہے۔ اُس سے تازہ مرغوب بو آتی ہے۔ بو سونگھنے کا عمدہ قاعدہ یہہ ہے کہ ایک باریک آہنی یا چوبی میخ لیکر گوشت مین دھسا دین۔ اور پھر فوراً نکال لین اور اُسے سونگھین۔ آب گوشت نیلے لٹمس کاغذ کو قدرے سرخ بنا دیتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسیقدر ترشی رکھتا ہے چربی بھی سفید قدرے زردی مائل۔ خوشنما اور خوشبودار۔ پانی اور سرلشی حصہ سے رو رنیز خون کے دھبون سے آزاد ہونی چاہیئے۔ صاف شدہ سخت چربی دبیز اور ہاتھی دانت کی سی سفید رنگت رکھتی ہے نمکین باسی گوشت مین اُسکا پانی ترش نہو بالجملہ خواہ کسی قسم کا گوشت ہو اُسکے ملاحظہ کیوقت یہہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ مرطوب بہت ملایم لچکیلا۔ خشک خون آلودہ۔ پیلا۔ سیاہ بھورا۔ یا اودا۔ اور پھپھوندی یعنی اولی والا نہونا چاہیئے۔ لیکن بعض دفعہ مرطوب موسم مین کسیقدر مرطوب اور گرم خشک موسم مین جلد خشک ہو جاوے تو وہ ناقص خیال نکرنا چاہیئے۔ اور اگر فقط دُبلا پنے کے سبب یا وہ ڈھیلا ہو تو وہ بھی مُضر نہین ہان بے قیمت ہوتا ہے۔

(۳) **مختلف جانورون کے گوشت مین تفریق** ۔ قصاب کو چاہیئے کہ جس قسم کا گوشت ہو اُسی جانور کے نام سے اُسے فروخت کرے یعنی اگر بیف یا گائے کا گوشت ہو تو اُسے بکری یا بھیڑی کا گوشت کر کے نہ بیچے اور نہ ہی اُسمین گھوڑے۔ گدھے اور خچر وغیرہ کے گوشت کی آمیزش ہو لگ

مٹن یعنی میٹھا گوشت ہے تو اُسے باکرہ کرکے نہ بیچے اور لیلا یا مینڈھا ہو تو اُسے بکرا کا گوشت کہکر فروخت نکیا جاوے۔ عموماً بکرے اور بکری کے گوشت کو تو لیلا اور بھیڑی کا گوشت کہکر بیچا جاتا ہے۔ لیکن کبھی شاذونادر کتے کو ذبح کرکے انسانی خوراک کیلئے طیار کرکے گناہ عظیم اور جرم کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اگر ان مختلف قسم کے جانوروں کی سالم لاشیں ملاحظہ سے گذریں تو اُن کا پہچاننا نسبتاً سہل تر ہے۔ کیونکہ لاش کی عام حالت اور شکل میں بڑا فرق ہوتا ہے خصوصاً جبکہ ملحقات بھی لاش کے ساتھ ہوں تو اُنکی شناخت میں کوئی بھی مشکل پیش نہیں آتی۔ لیکن اگر گوشت کے تکے کا ٹکر رکھے ہوئے ہوں تو اُسوقت ایسے جرم کا پہچاننا مشکل ہوتا ہے۔

(۱) بکری کا گوشت بھیڑی کی نسبت گہرا لال رنگ رکھتا ہے۔ اور لاش پتلی ہوتی ہے اُس سے بو بکری کی آتی ہے۔ سب قسم کے گوشت سے اُنہی جانور کی بو آتی ہے جس سے وہ حاصل ہوتا ہے۔ کتے کے گوشت سے بھی اُسی کی ناپسندیدہ بو آیا کرتی ہے جس سے وہ فوراً پہچانا جاتا ہے ولایت میں بوچڑ لوگ ازراہ فریب بازی عموماً گھوڑے کا گوشت بیف کرکے فروخت کرتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ یہاں بھی عنقریب ایسا موقعہ پیش آوے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بسبب حلال ہونیکے گھوڑے کا گوشت بھی ترویج پکڑ جاوے (کیونکہ گوشت خوری کے غیر معتدل رواج ترقی پر ہے) لہذا اُسکی شناخت کی ضروری علامات بتلاتا ہوں اور وہ یہ ہیں کہ اوّل اُستخوانی ڈھانچہ دونوں جانوروں کا بہت تفاوت رکھتا ہے۔ گھوڑے اور گائے کے گوشت میں جو ہڈیاں اور اُستخوانی جوڑ ہوں اُنکا فرق دیکھنا چاہیئے۔ دونو قسم کے جانوروں کی اُستخوانی ٹھٹھری میں تمیز و تفاوت معلوم کرنیکے لئے اُنہیں بخوبی دیکھنا اور ذہن نشین کرلینا ویٹیرینری اسسٹنٹوں کے لئے ازبس ضروری ہے۔

گھوڑے کی ہڈیاں بیل کی نسبت بڑی ۔ مضبوط تر ۔ چکنی ۔ اور بڑے بڑے اُوبھار رکھتی ہیں بیل کی اگلی ٹانگ میں الناکی ہڈی لمبی اور اسپلنٹ ایک نہیں ہوتی ۔ پنڈلیوں کی ہڈیاں نیچے سے دو حصوں میں منقسم اور فٹلاک سے نچلی ہڈیاں فی ٹانگ میں دو دو ہوتی ہیں پچھلے اطراف میں بھی اسپلنٹ اور فیبولا نہیں ہوتا ۔ زیادہ او نظاہرہ فرق ۔ سر ۔ چھاتی ۔ پسلیوں ۔ اور کھُر کی

ہڈیون مین ہوتا ہے۔ گھوڑے مین اٹھارہ جوڑی پسلیان اور بیل مین تیران جوڑی ہوتے ہین۔ اور چونکہ دو نو قسم کے جانورون کے ٹھٹھرے مین عظیم فرق ہوتا ہے۔ اسلئے تجربہ کار واقف ہو جز گھوڑے کی بڑی بڑی ہڈیان گوشت سے نکالکر اُسے بیف کے حیلہ سے فروخت کر سکتے ہین۔ اور بغیر اسکے مشکل ہوتا ہی۔ بیل کی ہڈی کی نسبت گھوڑے کی ہڈی زیادہ مرغن ہوتی ہی۔ اور اطراف کی ہڈیون کے ابھار بہت اونچے اور گھوڑے کا گوشت بناوٹ مین موٹا۔ رنگت مین گہرا سرخ اور سفید چربی کے چھوٹے چھوٹے لڑفے اس گوشت مین نہین ہوتے ذائقہ اچھا لیکن اپنی خاص بُو رکھتا ہی۔ جو بیف سے بالکل غیر ہے اور اگر ایک تجربہ کار آدمی چند دفعہ اچھی طرح سونگھ لے تو کبھی فراموش نہین کرتا چنانچہ ویٹیرنری اسسٹنٹ جو ہمیشہ گھوڑے کا ڈیسکٹ کرتے ہین اُسکے گوشت کی بو سے پورے آشنا ہوتے ہین بیف کی چربی کی نسبت گھوڑیکی چربی زیادہ ملایم اور پیلا رنگ رکھتی ہی۔ اور اُسکا ذائقہ گھوڑیکی بو رکھتا ہی۔ واقعی گھوڑیکی چربی بیف فیٹ سے اسقدر تفاوت رکھتی ہی کہ ولایت کے قصاب جہان اس قسم کے فن فریب زیادہ ہوتے ہین۔ بیف کی چربی اُتار کر گھوڑے کے گوشت پر حکمت سے پیوند کر دیتے ہین اور از راہ مکر و حیلہ سازی اُسے بیف بنا کر بیچتے ہین اور خریدارون و افسر معائنہ کنندہ کو اس طرح پر دھوکہ دیتے ہین کہ وہ پہچان نہ سکین بیل کے نچلے جبڑے مین انسایمز دانت اور بالائی جبڑا دانتون سے خالی ہوتا ہی۔ بیل مبرین پر کانٹے نکلے ہوئے ہوتے ہین۔ علاوہ برین اندرونی آلات کی بناوٹ شکل اور لگاؤ وغیرہ مین بھی بہت تفاوت ہوتا ہے۔ گھوڑے کا دل زیادہ مخروطی۔ وزنی۔ اور بے استخوان ہوتا ہے۔ بیل کے دل مین ہڈی۔ اور اُسکی جڑ پر بہت سی چربی ہوتی ہے۔ گھوڑیکا جگر ۳ حصون مین نمایان طور پر منقسم ہوتا ہی۔ ایک دہنا لوتھڑا۔ ایک میانہ اور ایک بایان۔ اور اسمین تلخہ یعنی پتہ نہین ہوتا

فٹ نوٹ۔ استخوان اطراف کا گودہ گلابی۔ پھیکا۔ یا سرخ رنگ کا ہوتا ہی۔ اور جن جانورونکی پرورش ناقص ہو اور دُبلے ہون اُنکی ہڈیون مین گودہ کم ہوتا ہی یا نہین ہوتا۔ لیکن اگر یہ گودا بہت ملایم اور سیاہ لال رنگ رکھتا ہو تو مرض کی علامت ہے۔

بیل کے جگر کے لوتھڑے چھوٹی چھوٹی درزوں اور شگافوں کے ذریعہ منقسم۔ مگر علیحدہ تین حصّون مین ممیز نہین ہوتے اور جگر پر مرارہ یعنی پتہ کی تھیلی سبز صفراوی رطوبت سے پُر موجود ہوتی ہے۔ بیل کی زبان نوکدار۔ جڑ سے موٹی مضبوط کانٹے دار کُہردری مثل بُرش کے اور بھوری ہوتی ہے اور بخلاف اسکے گھوڑے کی زبان ہموار۔ ملایم۔ اور نوک سے چپٹی رنگت مین گلابی ہوتی ہے۔ بیل کے پھیپھڑہ کے دہنے حصّہ مین ۴ لوتھڑے اور بائین حصّہ کے ۴ لوتھڑے ہوتے ہین اور دل عین دونو پھیپھڑون کے درمیان ہوتا ہی لیکن گھوڑے کے دو پھیپھڑہ کے ۲ لوتھڑے ہوتے ہین ایک دہنا۔ دوسرا بایان۔ اور بائین طرف سے دل پھیپھڑہ کے اندر ڈھکا ہوا نہین ہوتا بلکہ دیوارصدر سے مس کرتا ہے۔

بیل کے معدے تو فوراً جوف شکم سے نکال لئے جاتے ہین اسلئے اُنکے فرق دیکھنے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ لیکن اگر موجود ہون تو وہ تعداد مین ۴ اور بہت بڑے ہوتے ہین خصوصًا پہلا معدہ یا اوجھڑی تو بہت مقدار فُضلہ یا ناہضم غذا سے پُر پیٹ کا وسیع حصّہ گھیر رکھتا ہے۔ بخلاف اسکے گھوڑے کا ایک ہی معدہ اور وہ بھی اُسکے قد کے تناسب سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ بیل کے گُردے چھوٹے چھوٹے بہت سے گول گول غدودونکے اکھٹا ہونیسے بنتے ہین۔ لیکن گھوڑے کے گُردون کا ایک ہی لوتھڑا ہوتا ہے۔ بیل کی آنتین لمبے اور پتلے قطر مین گھوڑے سے بہت چھوٹی ہوتی ہین۔ اور گھوڑے کی بڑی آنتین بہت وسیع اور قطر مین چوڑی ہوتی ہین۔ فرق بالامذکورہ کو مدنظر رکھکر اور اس خیال سے کہ گوشت کے افسر معائنہ کنندہ کو ان فرقون اور تفاوات کے دیکھ کر لاش یا گوشت کو پاس کرنا ہے۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ شہر کے ہر ایک بوچڑ خانہ یا مارکیٹ وغیرہ مین جہان اس قسم کا گوشت فروخت ہوتا ہو یہ احکام نافذ کئے جاوین۔

(۱) کوئی لاش جبتک کہ انسپکٹر یا افسر معائنہ کنندہ نے اُسکا پورا امتحان اور ملاحظہ نکر لیا ہو۔ ٹکڑے ٹکڑے نہ کی جاوے۔ بلکہ سالم حالت مین رہے۔ اور اُسکے ملحقات بھی موجود رہین۔

(۲) ہر ایک لاش کا کم از کم ایک اگلا یا پچھلا کُھر لاش کے ہمراہ رہے۔

(۳) اندرونی آلات خصوصاً جگر۔ گردہ۔ اور دل لاش کے اندر رہے۔

(۴) نر و مادہ کی تمیز کیلئے خصیئے۔ جیوانہ۔ رحم۔ ویسی کیولی کیمی نیلیس۔ ادیمونیز اور ویزو ڈفرنشیا کو دیکھنا چاہیئے۔

۴۔ **نیم متعفن گوشت**۔ اگر گوشت بالکل سڑ جاوے تو تیز بدبو سے اُسکا پہچاننا آسان ہے۔ اور اُسکی فروخت فوراً بند کردینی ضروری ہے۔ لیکن نیم سڑا گوشت بھی علامات دیکھکر پہچاننا چاہیئے۔ نیم سڑا گوشت اپنی خاص بو اور لچک چھوڑکر ملایم اور بدبودار ہوجاتا ہے انگلی کے ذریعہ جلد ٹوٹتا ہے۔ چاقو کے نیچے بھی اُسکی سختی ناہموار۔ ملایم اور خراب سی قوہ معلوم دیتا ہے۔ کٹی ہوئی سطح اوبھر جاتی ہے۔ گویا اسمین خمیر اوٹھ رہا ہے۔ اور پانی چھوڑتا ہے۔ کبھی اوپر سے خشک سخت اور بھورا اور اندر سے پھیکا بدرنگ ہوجاتا ہے۔ بعد ازان سبز رنگت آجاتی ہے۔ اسوقت اسکی رطوبت سے لٹمس پیپر سرخ نہین ہوتا۔

۵۔ **جو جانور آدمی ذبح نکرے۔ یا قریب المرگ حالت مین جانور کو ذبح کیا جاوے تو اُسکا گوشت**۔ جس جانور کو آدمی خود ذبح نکرے یا قریب المرگی کی حالت مین ذبح کیا جاوے اُسکا گوشت اچھی طرح نہین بیٹھتا۔ خون سے لبریز ہوتا ہے۔ رنگت گہری ارغوانی ذائقہ کھاری یا بے تاثیر اور جلد سڑ جاتا ہے۔ ایسی لاشون کا چمڑا اُتارنا۔ اور طیار کرنا عموماً ناتجربہ کار ہاتھون سے نکلتا ہے۔ لہذا لاش کو ملاحظہ کرنے سے وہ خلاف معمولی۔ ناصاف۔ خون کے دھبون سے آلودہ ریشون سے پُر۔ اور ناموزون طریق سے طیار کیگئی دکھلائی دیتی ہے

۶۔ **حادثہ سے مضروب شدہ جانورونکا گوشت**۔ جو جانور دم گھٹنے سے یا پانی مین ڈوبنے سے مرے۔ یا بجلی کے گرنے سے ہلاک ہو اُسکا گوشت غذا انسانی کے لئے مضر ثابت ہوا ہے ایسے گوشت کا رنگ بھورا سیاہ۔ یا ارغوانی ہوتا ہے۔ استخوان سے عضلے جلد علیحدہ ہوتے ہین۔ گوشت بیٹھتا نہین اور کم دیر رکھنے سے خاص بو آتی ہے رنگت سبز ہوجاتی ہے۔ زیادہ مرطوب ہوجاتا ہے اور جلد عفونت پکڑتا ہے۔ لیکن جو جانور ریل یا جہاز وغیرہ مین بحالت مضروب ہون تاہم اُسکا دم نہ گھٹے

یا پانی مین ڈوبنے سے مضروب ہون لیکن مر نہ جاوین یا بجلی سے مضروب یا مجروح ہون تاہم مرین نہین تو لاش کو درست کرکے ۱۲ گھنٹہ تک انتظار کرین ۔ جو جانور کہ دم گھٹنے یا بجلی کی مار سے اسقدر ماؤف ہون کہ اُنکا خون چل نکلے اور جسم مین وریدی خون بہ جاوے اُنکا گوشت غذا انسانی کے لئے مضر ہے ۔ اسمین خون خراب اور گوشت پھولا ہوا ہوتا ہے ۔ جو جانور گلا گھٹنے سے قریب المرگ ہون اُنکی لاشین اکثر باتون مین دم بند ہونیوالے جانورونکی لاشونکے مشابہ ہوتی ہین سخت سردی مین ٹھٹھر جانے اور منجمد ہونیسے جو جانور مر جاوے اُسکا گوشت بھی بہت لال ہوتا ہے اور خون کے زہریلا ہونیسے بھی گوشت کا یہی حال ہو جاتا ہے ۔ جو جانور ذبح ہونے سے پہلے خوف اور ڈر کے مارے بے تحاشا ہاتھ پیر مارتا گرتا اور چوٹین کھاتا ہے اور اُسکا گوشت چوٹ و صدمات کے سبب خراب اور خون آلودہ ہو تو وہ بھی غذا انسانی کیلئے اچھا نہین ہوتا ۔ اگر نفخ شکم کے مریض کو قبل شفایابی ذبح کیا جاوے تو اُسکی لاش بھی گلا گھٹنے والے جانور کی طرح ہوتی ہے ۔ جانور کو شدید قسم کی مار پیٹ دینے سے بھی اُسکا گوشت بگڑ جاتا ہے خصوصاً مضروب جگہ کا گوشت غذا انسانی کے بالکل ناقابل ہوتا ہے ۔ اسلئے مضروب گوشت کے ٹکڑے کاٹکر علیحدہ کر دینے چاہیئے ۔ اگر ساری لاش مضروب ہو تو سب ناقابل فروخت ہے ۔ اگر ایک گلئے چھوٹ کر دوڑ جاوے اور در و دیوار وغیرہ کودنے کے سبب اپنی ایک ٹانگ توڑ بیٹھے تو اُسیوقت ذبح کر دینے سے بجز اُس مضروب و مجروح حصّہ کے جہان ہڈی ٹوٹی ہے ۔ اور اُسکے اردگرد کے چند مضروب گوشت کے ٹکڑون کے باقی سارا گوشت اچھا ہوگا ۔ مگر جب چند روز انتظار کیجاوے ۔ اور ٹانگ کے ورم و جلن بڑھ کر اوپر پٹھے تک پہونچ جاوے تو وہانتک گوشت خراب اور غذا انسانی کے بالکل ناقابل ہو جاتا ہے ۔ اور اگر اور بھی کچھ روز مریض کو زندہ رکھا جاوے اور مرض پھیلے تو شاید ساری لاش خراب ناقابل غذا انسانی کے ہو جاویگی ۔ اشقری یعنی زرد اور لال ملا ہوا رنگ گوشت کا یرقان اور خون کی خرابی ظاہر کرتا ہے جس سے امراض شش و جگر کا پتہ چلتا ہے ۔ اگر گوشت کو کاٹنے سے اُسکے کٹے ہوئے سطح سے قوس قزح کے سے رنگ نظر آوے تو خونی امراض کہنہ بخار عسر ولادت

اور دیگر پرانے انفلامیٹوری امراض کا شبہ ہوتا ہے۔ جہان گنگرین ہوئی اسجگہ کا گوشت سبز اور یہی حالت لاش کو بہت دیر تک رکھنے سے اندرونی آلات کی ہوجاتی ہے جبکہ بدبو بھی آتی ہے۔

فائدہ۔ جب جانور تھکا ماندہ یا خوف زدہ ہو یا خراب بے چین حالت مین اذیت کا ہوا ہو تو ایسی حالتو مین اُسے ذبح مت کرو۔ سفر پیدل یا ریل و جہاز کا سفر درازطی کراکر جانور کو لاوین تو دو دو روزہ آرام دیکر ذبح کرنا چاہیئے۔

جس جانور کو مُسہل دوائی یا جلاب دیا گیا ہو۔ اُسکا گوشت بھی ناقابل ہضم ہوتا ہے تاہم پاس کے قابل ہی جس جانور کو تیز بودار ادویات دیجاوین اُنکے گوشت سے بھی اُنہین دوایون کی بو آتی ہے۔ اور اس قسم کا گوشت بھی البتہ خراب ہوتا ہی لیکن چندان مضر صحت نہین ہوتا۔ بوڑھے جانور کا گوشت ثقیل۔ ریشے دار۔ اور گویا ناقابل گذار ہوتا ہے تاہم فقط بوڑھا پن اُسے غذائے انسانی کے ناقابل نہین بنا سکتا۔ البتہ ناقص غذا ہی عمدہ بیف سو سالہ بچھڑے کا ہوتا ہے۔ اور ۸ یا ۹ سال کے بیل کا گوشت بھی اچھا ہوتا ہے۔

بچھڑون اور بیلون کی عمر پہچاننے کیلیئے اُنکے دانتون کا علم بہت ضروری ہے دیکھو رسالہ میزان عمر حیوانات مصنفہ سید مہتاب شاہ گیلانی۔

بیل کے دانتون کا نقشہ

بچھڑا ایک ماہ کا ہو تو اُسکے مُنہ مین دودہ کے دانت ہوتے ہین	بچھڑا ۶ ماہ کا ہو تو اُسکے مُنہ مین دودہ کے دانت ہوتے ہین
〃 دو ماہ 〃	〃 ۷ ماہ 〃
〃 ۳ ماہ —— 〃	〃 ۸ ماہ 〃
〃 ۴ ماہ 〃	〃 ۹ ماہ 〃
〃 ۵ ماہ 〃	〃 ۱۰ ماہ 〃

+ فٹ نوٹ = عمدہ چرب گوشت مین اجزا ذیل پائے جاتے ہین :۔ پانی فیصدی ۶۳ حصہ۔ البیومن فیصدی ۱۴ حصہ۔ چربی فیصدی ۱۹ حصہ۔ نمک فیصدی ۲ حصہ۔ جو گوشت بہت عمدہ لیکن کم اُسمین چربی کی مقدار فیصدی ۴ یا ۵ اور البیومن بیشتر فیصدی پائی جاتی ہے۔

بچھڑا ۱۱ ماہ ″ ″
″ ۱۲ ماہ ″ ″
″ ڈیڑھ سال ″
″ ۲½ سال ″
″ ۳ سال ″
بیل ۳½ سال کا ہو تو
″ ۴ سال ″
″ ۴½ سال ″
″ ۵ سال ″

۵ سال مین بیل جوان ہوتا ہے - جوان بیل کے مُنہ مین کل آٹھ انسائزر ٹیتھ یعنی کاٹنے والے دانت ہوتے ہین پچھلے جبڑے مین ہوتے ہین جو جوانی کے بعد گھسنا شروع کرتے ہین جانورون کی عمر پہچاننے کے لئے اُنکے دانتون کا پورا پورا علم ضروری ہے -

دیکھو رسالہ میزان عمر حیوانات مصنفہ سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی -

بھیڑ یا بھیڑو بھی جب جوان ہو تو اُسکا گوشت عُمدہ و لذیذ اور پرورش کرنیوالا ہوتا ہے اور بوڑھی بھیڑون کا گوشت خراب دُبلا - اور نر مینڈھے کا گوشت زیادہ ریشہ دار اور رنگت مین بھی خوشنما نہین ہوتا - ڈاکٹر فلمینگ صاحب کے قول کے مطابق ۳ قسم کا گوشت ہے - اوّل سُرخ روشن رنگ - سفید صاف چربی مین خوب ملا ہوا مضبوط - دبیز - لچکیلا - خوشبودار جو ۳ سے ۸ سال کے اختہ شدہ بیل سے - اور ۳ سے ۵ سال کی گائے سے حاصل ہوتا ہے - تیسرا گوشت گہری سُرخ - یا پھیکا رنگ رکھتا ہے - اسمین چربی بہت کم اور ملایم و مرطوب ہوتا ہے اور اگر ۲ یا ۳ گھنٹہ تک پڑا رہے تو کنکٹو ٹشو بجائے خشک ہو کر سفید ہونیکے میلا ہو جاتا ہے - یہ گوشت بوڑھے اور بچے سے حاصل ہوتا ہی - جنکی پرورش ناقص ہو بچّون کا گوشت پھیکا اور بوڑھون کا عموماً گہرا رنگ رکھتا ہے - یہ ناقص اور خراب ہے تاہم چندان مضر صحت نہین -

۷ - چھوٹا بچھڑا اور لیلا - بعض آدمیون کا خیال ہی کہ نوزائیدہ بچون اور چھوٹی عمر کی شیرخوار جانورونکا گوشت غذا انسانی کے ناقابل ہی - لیکن بڑے تجربہ کار مستند آدمیون نے اسے غلط ثابت کیا ہی - ہان یہ ضروری ہی کہ نئے پیدا شدہ بچہ کو اُسوقت ذبح کرنا چاہئے جبکہ میکونیم یعنی اسکا مادر زاد فضلہ خارج ہو جاوے ایسے جانورون کی جوڑونکی اُستخوان کی رنگت لال ہوتی

ہے۔بہت چھوٹی عمر کے بچون کو ناقابل غذا انسانی قرار دینے کیلئے کوئی معقول دلیل پیش نہین کی گئی۔ اگر حاملہ کے رحم سے بچہ نکالا جاوے تو اُسکا گوشت پھیکا۔ ملایم۔ مرطوب اور کم چربی رکھتا ہے۔ اور اگر بہت اُودا یا ارغوانی ہو تو گویا ذبیحہ نہین بلکہ مردہ کا گوشت ہے۔ اور دونو حالتونمین مضر صحت ہے۔

۸ – **منجمد گوشت** – اکثر سرد ممالک مین یہ دستور ہے کہ موسم سرما مین بہت سے جانورونکو ذبح کرکے اُنکا منجمد گوشت سرد خانونمین بطور ذخیرہ کے عرصہ تک جمع رکھا جاتا ہی۔ یا جہازون پر لادکر دوسرے ممالک مین بھیجا جاتا ہی۔ گو اِس ملک مین اِس قسم کی تجارت نہین ہوتی۔ تاہم اُسکی بنسبت اسقدر علم ضروری ہی کہ اگر اُسپر اولی یا پھپوندی نہ بیٹھ گئی ہو۔ اور اُسکا رنگ و بو بھی متغیر نہوئی ہو تو اُسکے استعمال مین کوئی خطر نہین۔ لیکن اگر اولی لگ گئی ہو۔ اُس سے سڑاند کی بو آتی ہو اور رنگ بھی بدل گیا ہو تو وہ ناقابل خوراک ہے۔

باب ۲

وہ امراض مویشی جنکے حملہ سے جانور کا گوشت غذا انسانی کی قابل نہین رہتا

وہ امراض جنکے مریضونکا گوشت انسانی غذا کے ناقابل ہوجاتا ہے (دوران مرض مین) یہ ہین۔ رنڈرپسٹ یا کیٹل پلیگ یعنی وباء مویشی۔ پلوروانونیہ زاموٹیکا۔ یعنی ذات الریہ متعدی۔ انتھراکس اور انتھریکائڈ امراض ۔ بلیک کواٹر یعنی گولی۔ اسپلینک اپوبلیکسی یعنی تلّی۔ براکسی (یہ مرض بھیڑون مین ہوتی ہے) ٹکس فیور۔ شیپ پکس یعنی چیچک بھیڑ کی۔ ٹیوبرکلوسس یعنی خنازیر۔ کنزمپشن یعنی سل۔ ایکٹی نومائی کوسس۔ جائینٹ ایل۔ یاروماٹیزم یعنی گٹھیا۔ لیسفلس یعنی سُرخ باد۔ گلانڈرس اور فارسی وغیرہ۔

اِس بات کا معلوم کرنا کہ گوشت درست ہی یا سڑا ہوا۔ خون سے آزاد ہے یا خون آلود۔ بوڑھے جانور کا ہی یا جوان کا نسبتاً آسان ہی اور نہ فقط مرد بلکہ وہ عورتین بھی جو امورات خانہ داری سے آگاہ ہین

اس بات کو سمجھ سکتے ہین لیکن یہہ بات معلوم کرنا اور اُسپر قطعی راے قایم کرنا کہ آیا یہہ گوشت کسی مریض جانور کا ہی۔ اور مرض کی اصلیت کیا ہے اور آیا قابل گرفتاری کے ہے یا فروخت کے لئے جانیکے قابل ہی۔ یہہ بات البتہ مشکل۔ تجربہ طلب اور عقلمندی کی ہی۔ اور سواے مستند اور تجربہ کار اہل فن کے اور کسی آدمی سے اس ضروری فرض اور ذمہ داری کے کام کی اطمینان بخش انجام دہی کی توقع نہین ہوسکتی۔

اس فن مین پوری مہارت حاصل کرنیکے لئے اس بات کا جاننا لامحالہ ضروری ہی کہ کون کون امراض ہین۔ جنکے حملہ سے بحالت مرض اُس جانور کا سارا گوشت غذا انسانی کے بالکل ناقابل ہو جاتا ہے اور ان امراض کی اصلیت۔ علامات تشخیصی پوسٹ مارٹم یعنی علامات امتحان بعد وفات سے بھی کماحقہ آگاہ ہونا چاہیئے۔ بیان بالا مذکورہ سے صاف ثابت ہی کہ میٹ انسپکشن یعنی گوشت کا معائنہ وٹیرنری اسسٹنٹون کی ڈیوٹی ہی نہ کہ انسانی ڈاکٹرونکی۔ جو علم الامراض حیوانات مین ایک عام آدمی سے زیادہ واقفیت نہین رکھتے۔ مویشی اور بھیڑون مین یہ امراض ہین جنکے سبب اُنکا سارا گوشت صحت انسان کیلئے مضرت رسان ہی۔ رنڈر پسٹ۔ پلورو نمونیا کنجیٹوسا۔ انتھرکس اور انتھریکائڈر شیپ پکس۔ ٹیوبر کلوسس۔ سل۔ اکٹی نومائکوسس۔ اور بدو ماٹیرم۔ اور گھوڑون مین فارسی اور گلانڈرس کا مرض۔ علاوہ برین اور بھی بہت سی ایسی بیماریان ہین جنکے لاحق ہونے سے گوشت کسیقدر مُضر یا کم قیمت اور اُسکے بعض حصّے مُضر صحت اور بعض حصّے بالکل ناقابل غذا ہوجاتے ہین اور بحالت طوالت مرض۔ لاش ساری کی ساری خراب اور خوراک کے ناقابل ہوجاتی ہے۔

۱۔ رنڈر پسٹ یا وبار مویشی۔ یہہ مرض مویشی سے مخصوص ہی۔ اسکے ابتدا درجہ مین گوشت کی رنگت نہین بدلتی۔ لیکن بعد مین گہرا لال اور بدبودار ہوجاتا ہے۔ لاش کے بعض حصون مین کبھی کبھی ہوا بھرجانے کے سبب اُنگلی پھیرنے سے چڑ چڑ کی آواز آتی ہی۔ اگر مرض کا آغاز ہو تو انتون اور تنفس کی نلی کی بہتیری جھلیان لال۔ اور آنت کے اندر کی طرف ایک قسم کی چپچپی چپکیلی رطوبت سے پوشیدہ ہوتی۔ اور آخیر مین منہ گلے اور نتھنونکے اندر زردی مائل پنیر کا سا

انجماد (اکسوڈیشن۔ چینری ڈیپازٹ) پایا جاتا ہے۔ چوتھے معدہ و آنت کے اندر بھی خونی دہبے اور اسی قسم کا انجماد دیکھا جاتا ہے۔ پیٹھ۔ کمر۔ اور ران کے اندر اور مادین مین حیوانہ پر ایک قسم کا ارپشن یعنی رسولیان موجود ہوتی ہین۔

اگر زندہ مریض کا ملاحظہ کیا جاوے تو ان علامات سے پہچانا جاتا ہے۔ آنکھ اور ناک سے اخراج جو پہلے پتلا اور بعد ازان غلیظ چمکیلا ہو جاتا ہے۔ مُنہ سے سلائوا گرتا ہے۔ کان گرے ہوئے۔ اوّل لرزہ سے سخت بخار اور قبض اور بعد ازان بدبودار اسہال خون آمیز شروع ہو جاتے ہین۔ اُسوقت مُنہ کھولکر دیکھنے سے مُنہ کے اندر بہت باریک خسرہ۔ یا چپٹ۔ زردی مائل پنیری مادہ سے پوشیدہ دیکھے جاتے ہین۔ جانور بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اشتہا اور جگالی بند رہتی ہے لیکن اسہال شروع ہونے سے بخار کی تیزی جاتی رہتی ہے۔ دستون کے ہمراہ چھیچڑے بلغم اور خون آمیز خارج ہوتے ہین۔ اور مریض سے بدبو آتی ہے۔ بد قسمتی سے اب ہندوستان مین یہ مرض اسقدر ترقی پکڑ گیا ہے کہ سال کے ہر ایک موسم مین موجود رہتا ہے۔

حصۂ دویم دودھ

(دیباچہ)

چونکہ بچے۔ جوان اور بوڑھے آدمی بیمار ہون یا تندرست ہمیشہ دودھ پیا کرتے ہین اور دودھ ایک بہت ضروری حصۂ انسانی غذا کا (خصوصاً بچون کے لئے جن کی جسمانی پرورش کا زیادہ دارو مدار اسی دودھ پر منحصر ہے) بناتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ دودھ صاف۔ پاک اور سب قسم کے مُضر اجزا سے آزاد ہو۔

دودھ کا ملاحظہ و معائنہ بھی گوشت کی طرح ویٹیری نیری سرجن کا فرض ہے۔ جو دودھ دینے والے جانورون کے امراض اور مرضون کی اصلیت سے آگاہ ہوتے ہین اور اسوجہ سے دودھ کے اچھا یا برا قرار دینے مین صحیح فتوے دینے کے قابل ہوتے ہین۔

شیر دار جانور ہمیشہ صحیح البدن خصوصاً ان متعدی امراض سے بالکل آزاد ہون جنکا زہریلا بیج انسان مین بھی منتقل ہو سکتا ہو۔ دودھ بیچنے کی دکان یا احاطہ (ڈیری فارم) صاف ہو برتن صاف ہون۔ اُسکے اردگرد کوئی ایسی دکان نہو جس سے زہریلے مواد دودھ مین جذب ہو سکین مضمون کتاب مین ہمنے واضح طور پر بیان کیا ہی کہ دودھ ایسا ربنٹ یعنی جاذب ہے اور اردگرد کی مضر مادون کو جذب کر لیتا ہے۔

عمدہ نسلی دودھار گائین خصوصاً جب اُنسے عرصہ دراز تک دودھ نکالا جاوے مرض ٹیوبرکلوسس یعنی خنازیر اور سل مین مبتلا ہونیکے مستعد ہوتے ہین۔ اگر اس قسم کی مشتبہ گائین کھانسی مین مبتلا ہون تو اُنکا دودھ استعمال نہونا چاہیئے۔ اور بخار کے مریضونکا دودھ بھی مضر صحت ہوتا ہے جب کوئی شیردار گائے ڈاکٹر کے زیر علاج ہو اور اُسے ادویات اندر دیجاوین۔ اُسکا دودھ بھی مضر ہوتا ہی خصوصاً اگر جلاب دیا گیا ہو تو جبتک اُسکا اثر جسم مین باقی رہے اسکا دودھ استعمال کرنیکے ناقابل ہے۔ بدہضمی۔ اسہال اور آنتون کے مرض پیدا کرتا ہے جو غذا جانور پاوے اُسی کی تاثیر دودھ مین ہوتی ہی۔ اور اردگرد سے زہریلی ہوا و مواد کو اپنے اندر جذب کر سکتا ہے۔

عمدہ دودھ مین چارون قسم کی غذا جو جسم حیوان و انسان کی پرورش کیلئے ضروری ہین موجود ہوتے ہین۔ اسکا وزن متناسبہ ایکہزار چھبیس ۱۰۲۶ سے ایکہزار چالیس تک اور ارتکاب حسب ذیل ہوتا ہے کیسین یعنی پنیر فیصدی ۳ سے ۴ حصے۔ چربی فیصدی ۲ سے ۷،۳۰ حصے لیکٹین ۵ حصے نمک ۵ سے ۶ حصے۔ ثقیل اجزا کا مجموعہ ۹،۹ سے ۱۳،۳ حصے اور پانی ۸۶،۷ سے ۱۰،۹۰ حصے اور البیومن بھی کیسین مین شامل ہوتا ہے اور کچھ رقیق حصہ مین حل ہوتا ہی جو بوہلے مین زیادہ اور رفتہ رفتہ کم ہو جاتا ہی۔ اور شیر دار جانور کو اگر نیا کرایا جاوے تو پھر البیومن کا جزو بڑھنے لگتا ہی دودھ کی مقدار اور ارتکاب دونو ہمیشہ یکسان نہین ہوتے بلکہ جانور کی قسم عمر نسل۔ بچہ جننے کی میعاد۔ خوراک اور ملک کی آب و ہوا کے مطابق مختلف ہوتی ہین۔

بھینس کا دودھ گائے سے گاڑھا اور ہر ایک ثقیل جزو زیادہ رکھتا ہے۔ اور بھیڑ کا دودھ بکری سے

گاڑھا ہوتا ہے۔ گھوڑی کا دودہ زیادہ شیرین ہ اونٹنی کا دودہ زیادہ کھاری بدمزہ ۔ اور گا دہ بکری کا ہلکا خوشگوار اور جلد ہضم ہونیوالا ہوتا ہے۔ لیکن سب جانورون سے گائے کا دودہ لذیذتر ہوتا ہے۔ دودہ کی بو عموماً اُس جانور کی سی ہوتی ہے جس سے دودہ لیا جاوے اسلئے گو بکری کا دودہ نہایت عمدہ اور خوشگوار لیکن بکری کی بو رکھتا ہے۔

جبکہ گائے کے دودہ کا وزن متناسبہ ایکہزار چھتیس ۱۰۳۶ اور اُسکی ساری سالڈ جزو کا کل مقدار دس فیصدی قرار دیا جاوے تو ایک پائنٹ دودہ مین حسب ذیل ثقیل اجزا پائے جاوینگے کیسین یا پنیر ۲۶۲ گرین۔ چربی ۲۱۰ گرین لیکیٹن ۳۴ گرین۔ اور نمک ۴۲ گرین میزان کل ۶۴۳ گرین۔

اگر دودہ رکھدیا جاوے تو ملائی ۸ گھنٹہ کے اندر اوٹھتی ہے۔ گرم پانی ملانے یا گرم کرنے سے جلدی علیحدہ ہوتی ہے لیکن اُسکی مقدار نہین بڑہ سکتی۔

اگر دودہ کو کہلا رکھا جاوے تو اوکسیجن ہوا جذب اور کاربالک ایسڈ خارج کرتا ہے بعد ازان لیکیٹن کے خمیر سے لیک ٹک ایسڈ یعنی تیزاب شیر پیدا ہوتا ہے اور ترشی بڑہتی ہے۔ دودہ کثیف ہو جاتا ہے اور آخر کیسین تہ نشین ہوتا ہے۔ اور بالائی جو اوپر آگئی تھی نامعلوم ہو جاتی ہے۔

مریض گائے کا دودہ جلد بگڑ جاتا ہے۔ اور خصوصاً جب حیوانہ مریض ہو۔ خاصکر خنازیری انجاد مین مبتلا ہو تو جلد دودہ پھٹ جاتا ہے۔

اصلی دودہ کی رنگت گدلی سفید۔ ذایقہ اور بو خاص کوئی تہ نشین نہین رکھتا۔ جوش دینے سے رنگ نہین بدلتا۔ تاثیر نیوٹرل۔ یا قدرے ترش۔ یا خفیف الکلائن ہوتا ہے۔ اگر زیادہ الکلی ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ اُسمین سوڈا کاربب کی آمیزش یا گائے مریض یا بو ہلا کی زیادتی ہے۔ وزن متناسبہ بالائی کی زیادتی سے کم اور کمی سے زیادہ ہوتا ہے۔

دودہ مین پانی ملا کر زیادہ کر لیا جاتا ہے۔ اور چونکہ پانی ملانیسے پتلا ہوتا ہے لہذا اُسکا قوام اور وزن متناسبہ پورا کرنیکے لئے سوڈا۔ نشاستہ کھانڈ ڈیکسٹرین۔ کھریا مٹی وغیرہ ملاتے ہین اس آمیزش کی پہچان کیلئے چند طریق ہین۔ جو اپنے موقعہ پر بیان کئے جاوینگے اگر ناصاف برتن

مین دیر تک دودہ رکھا یا جوش دیا جاوے تو اُس برتن کی تاثیر بھی دودہ مین آجاتی ہو مثلاً اگر برتن تانبہ۔ پیتل یا جست کا ہو تو ان دہاتون کے ذرات جو مضر صحت ہوتے ہین دودہ مین آجاتے ہین۔

اگر دودہ باسی ترش یا اولی بیٹھا ہوا۔ یا نیلگون یا سُرخ یا بہت پیلا ہو تو وہ بھی پینے کے بالکل ناقابل ہوتا ہو۔ اگر کسی متعدی یا خراب قسم کی مرض کے مریض سے دودہ لیا جاوے جسکا خون خراب ہو وہ بھی سخت مضر صحت ہوتا ہے۔

تمہید

دودہ اگرچہ حاصل تو حیوانات سے ہوتا ہے۔ لیکن یہ غذا حیوانی اور نباتی غذا کی بین بین درجہ رکھتا ہو۔ اور دونو قسم کی غذاؤنکے پرورش کرنیوالے اجزا تقریباً سب یکجا جمع رکھتا ہے اور چونکہ انسانی غذا مین اکثر خام بھی استعمال ہوا کرتا ہے۔ لہذا یہ بات ضروری ہو کہ دودہ خالص ہو اور متعدی و دیگر اقل قسم کے مریضون کا نہو۔

نیز چونکہ چھوٹے بچونکی تمام و کمال پرورش اسی دودہ پر ہوا کرتی ہو لہذا یہ ضروری ہو کہ جو دودہ اُنکی پرورش کیلئے ہو اُسکے خالص ہونے مین زیادہ توجہ ہونی چاہیئے۔ اور نہ اُسمین کچھ شامل اور نہ اُس مین سے کچھ خارج کرنا چاہیئے۔

اس ملک مین گائے۔ بھینس۔ بکری۔ بھیڑ اور اونٹنی کا دودہ خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہو تاہم فروخت کیلئے دکانون پر پہلے ہی ۳ قسم کے جانورونکا دودہ موجود ہوتا ہے۔ اونٹنی کا دودہ اکثر بالک جنگلون اور دیہات مین استعمال اور فروخت ہوتا ہو۔ کبھی ضرورتاً گدہی کا دودہ بھی بچون کیلئے طلب کیا جاتا ہو سب قسم کے دودہ کے ترکیب مین تقریباً ایک ہی تعداد اجزا کی پائی جاتی ہے۔ لیکن اُنکے تناسب مین کمی بیشی اور فرق ہوا کرتا ہے۔

عمدہ دودہ (گاے کا) قدرے زردی مایل سفید سیال کثیف رطوبت ہوتی ہو جسکا وزن مخصوص

اوسطاً ایک ہزار چھبیس ۱۰۲۶ سے ایکہزار چھتیس ۱۰۳۶ تک ہوتا ہے۔ اسکی بو تازہ پسندیدہ اور ذائقہ خوشگوار میٹھا ہوتا ہے۔ اگر دودھ کو ۳۶ سے ۴۸ گھنٹہ تک رکھ دیا جاوے۔ تو ملائی اوٹھنا شروع کرتی ہے۔ اُسوقت دودھ کا رنگ کم کثیف اور سفید زیادہ ہوجاتا ہے۔ ایک اچھے متوسط قد کی گائے ۲۴ گھنٹہ کے اندر اوسطاً ۵ سے ۸ سیر تک دودھ دیتی ہے لیکن اسکی مقدار معین نہین ہو کیجا سکتی مثلاً جب بچہ دیتی ہے تو اوّل دودھ زیادہ دیتی ہے۔ بچہ دینے کے بعد پرورش کے مطابق ۴ ماہ تک دودھ کی مقدار مین ترقی ہوتی ہے۔ بعد ازان کمی پکڑتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ خشک ہوتا جاتا ہے۔ دودھ دینے کی مقدار اور اُسکی خاصیت وارتکاب جانور کی نسل۔ عمر۔ صحت۔ موسم خوراک اور پرورش۔ تعداد حمل۔ اور بچہ جننے کے عرصہ کے مطابق متفاوت ہوتے ہین۔ بچہ جننے کے بعد جو پہلا دودھ ہوتا ہے (بوہلا) وہ زرد غلیظ۔ جلد منجمد ہونیوالا۔ انڈے کی پڈین کا ذائقہ رکھتا ہے۔ اِسکا وزن متناسبہ زیادہ یعنی ایک ہزار پچاس ۱۰۵۰ ہوتا ہے۔ گائے کے دودھ سے بکری کا دودھ زیادہ گاڑھا ہوتا ہے ؟ اور گدھی کا پتلا ہوتا ہے۔ بکری کے دودھ کی شناخت بکری کی خاص بُو سے ہوتی ہے۔ جو بچے بھی پہچان لیتے ہین۔ اور جو گائے کے دودھ کے عادی ہون وہ بکری کا دودھ نہین پیتے۔ اِسکا وزن متناسبہ ایکہزار بتیس ۱۰۳۲ سے ایکہزار چھتیس ۱۰۳۶ تک ہوتا ہے۔ اور گدھی کے دودھ کا وزن متناسبہ ایکہزار تیئیس ۱۰۲۳ سے ایکہزار پینتیس ۱۰۳۵ تک اور اگرچہ دودھ ۲۴ گھنٹہ تک یا اس سے بھی زیادہ دیر تک پڑا رہے۔ اُسکی ساری بالائی جدا نہین ہوتی۔ اور جو علیحدہ ہوتی ہے اُسکا حجم دودھ کے مقابلہ مین عموماً ۲ سے ۱۲ فیصدی تک اور زیادہ سے زیادہ کبھی ۲۵ فیصدی تک ہوسکتا ہے۔

باب اوّل

دودہ اور اُسمین ناقصات

فصل ۱ - ناپاک دودھ کئی طرح کا ہوتا ہے

(۱) اگر گائے کسی متعدی چھوت کے مرض مین مبتلا ہو تو اُسکا دودہ ناپاک ہوتا ہے۔ (۲) مسلول گائے کا۔ (۳) اگر حیوانہ کی جلبن اور مرض ہو اور اُس سے دودہ نکالا جاوے (۴) اگر کسی حیوانی مرض کے جرم یا بیج سے آلودہ ہو گیا ہو۔ (۵) اگر کسی انسانی مرض کے جرم یا زہریلے مادہ سے آلودہ ہو گیا ہو۔ (۶) اگر تُرش ہو گیا ہو۔ (۷) اگر رنگت بدل کر آسمانی یا سُرخ ہو گئی ہو۔ (۸) اگر ارد گرد کسی چیز کا ذخیرہ ہو اور اُس سے متاثر اور بدبو ہو گیا ہو۔ (۹) اور خطرناک مُضر اشیا اُسمین کسی ذریعہ سے شامل ہو گئی ہون تو ان ساری صورتون مین دودہ ناپاک اور ناقابل غذا انسانی ہو جاتا ہے۔ مگر خوش قسمتی سے جلد وبائی امراض مین دودہ کی پیدایش جلد بند ہو جاتی ہے۔ اور اسلئے لوگون کو ایسی مُضر صحت خطرناک دودہ کے استعمال یا فروخت کا موقعہ نہین ملتا۔

انتھراکس کے مریض کا دودہ سخت خطرناک ہوتا ہے۔ اور اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ غلیظ بدرنگ قدرے خون آمیز۔ بودار ہوتا ہے۔ اور جلد پھٹ جاتا ہے۔

کیٹل پلیگ یا رنڈر پسٹ مین دودہ فوراً خشک ہو جاتا ہے۔ اور اگر قدرے ہو بھی تو اصلی دودہ سے بو ہلا کی نسبت بھی زیادہ تمیز ہوتا ہے۔ اسمین اصلی دودہ کی نسبت مکھن زیادہ اور چینی کم ہو جاتی ہے۔

پلورو نمونیا کنٹیجوسا مین دودہ رفتہ رفتہ بند ہوتا ہے لہذا مریضہ گائے کا خراب دودہ برابر بکتا رہتا ہے۔ اسکی شناخت کی کوئی خاص علامت موجود نہین۔ لہذا پہچاننے مین بھی دشواری ہوتی ہے۔ لیکن بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ یہ مرض انسان سے حیوان مین نہین ہوتا۔ تاہم اس قسم کا

دودہ مضر صحت ہی اور جب اس قسم کی مریضہ معلوم ہوجاوے تو فوراً اُسکے دودہ کی فروخت اور استعمال بند کرادیوین - اس مرض کی ابتدائی حالتون مین اگر خوب جوش دیکر دودہ معمر آدمی پیوین تو چندان نقصان نہین ہوتا - لیکن بچون کو تو کسی حالت مین بھی ندینا چاہیئے - بچون کیلئے سخت مضر ہوتا ہے -

مُنہ کُھر - کے مرض مین بھی دودہ کی مقدار ایکدم گھٹ جاتی ہے - لیکن کچھ مقدار موجود رہتی ہے اُسمین دودہ خراب اور اُسمین مکھن کی مقدار بڑہ جاتی ہے - اور تار بند رہتی ہے کبھی اسمین قدری خون یا پیپ کی بھی آمیزش ہوتی ہے - اور پنیر کی سی بو آتی ہے اور جلد تُرش ہوجاتا ہے - اسکے پینے سے بچون کے مُنہ - حلق - مری اور کبھی معدہ مین پھُنسی پیدا ہوتی ہے - اور انگلیون مین بھی پھنسیان اور چیٹ پیدا ہوتی ہین - اور بخار ہوجاتا ہے معمر آدمی اگر خوب جوش دیکر پیوین تو اسقدر نمایان نقصان نہین ہوتا جسقدر کہ بچون مین ہوتا ہے - تاہم ہمیشہ اور ہر ایک کیلئے مضر صحت ہے اور تا شفا مریضہ اسکو استعمال نکرنا چاہیئے -

ٹیوبرکلوسس - مسلول گائے کا دودہ سخت مضر صحت ہوتا ہے - اور اسکے استعمال سے انسان مین سل کا مرض پیدا ہوتا ہے - لہذا ہرگز استعمال نکرنا چاہیئے خصوصاً بچون کو جنکی پرورش کا زیادہ مدار دودہ پر ہوتا ہے - بالکل ندینا چاہیئے مسلول گائے کا دودہ پتلا نیلگون - بودار - اور خوردبین کے نیچے امتحان کرنے سے اُسمین ذرات بیسی لس ٹیوبرکلوسس دکھلائی دیتے ہین اگر مرض کا آغاز ہو تو کوئی غیر معمولی علامت دودہ مین نہین دیکھی جاتی - اور اسلئے اسکا پہچاننا مشکل ہوتا ہے - لیکن مرض کا ابتدا ہو یا انتہا دودہ ہر حالت مین یکسان مضر صحت ہے - اسلئے جہان اس قسم کے دودہ کا پتہ ملے اُسے پھنکوا دینا چاہیئے -

گارگٹ یا ممائیٹس کے مریضہ کا دودہ غلیظ کبھی پیپ اور کبھی خون آمیز - اُسمین پنیر کے سے مواد اور بناوٹ جسمانی کے ٹکڑے بھی ملے ہوئے ہوتے ہین اور تھوڑا ٹھہرا کر گرانے سے تار بندھتا ہے - اس قسم کے دودہ کو تازہ عمدہ مین ملا جُلا کر فروخت کیا جاتا ہے - لہذا اسکا پکڑنا مشکل ہوتا

ہے۔ دودھار گایوں کو دیکھنے سے اگر اس قسم کی مریضہ گائے کا پتہ لگے تو اُسکا دودھ فوراً فروخت اور استعمال سے بند کرا دینا چاہئے۔ یہ دودھ مُضر صحت ہے۔ اس سے اسہال و پیچش۔ بدہضمی وغیرہ کے امراض پیدا ہوتے ہین لیکن جب ایسے دودھ کی مقدار کم ہو اور بہت مقدار خالص دودھ مین آمیز کیا جاوے تو مُضرت کم ہو جاتی ہے

فصل ۲۔ خالص عمدہ دودھ۔

کسی حیوانی مرض کے جرم یا بیج یا متعدی مادہ سے متاثر اور آلودہ ہو سکتا ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک تندرست گائے سے خالص عمدہ دودھ نکالا جاتا ہے۔ اور بعد نکالنے کے کسی حیوانی مرض کے متعدی زہر سے متاثر اور آلودہ ہو کر پینے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ مثلاً صاف ستھرے دودھ کا برتن کسی یکہ پر لاد کر شہر مین لایا جاوے جسکے آگے مرض گلانڈرس کا بیمار گھوڑا جوتا ہوا ہو۔ اب کسی طرح اُسکی آلایش یا اُسکے مرض کے زہریلے مادہ سے وہ آلودہ ہو جاوے دوسری مثال یہ ہے کہ مثلاً دودھ نکالنے والے آدمی کے ہاتھ ناصاف ہون۔ یا پہلے ایک مریضہ کا دودھ دوہکر بعد مین تندرست گائے کا دودھ نکالے یا کسی مریض کو پہلے ڈریس کر کے بعد ازان بغیر ہاتھ دھوئے دودھ نکالنے بیٹھ جاوے تو ایسی صورتون مین گو دودھ فی نفسہ تو بالکل صاف اور پاک ہوتا ہے لیکن بیرونی آمیزش سے خراب مضر صحت اور ناقابل استعمال ہو جاتا ہے۔

فصل ۳۔ تندرستی

خالص دودھ کا انسانی امراض کے زہریلے مادہ سے متاثر و آلودہ ہو جانا۔

خالص عمدہ دودھ کبھی انسانی امراض کے زہریلے مادہ سے بھی متاثر و ماؤف ہو کر پینے کے قابل نہین رہتا۔ مثلاً اگر گوجر۔ گوالا۔ زمیندار یا شیر فروش دکاندار کسی مرض مین مبتلا ہو اور اُسکے مرض کا مادہ یا آلایش۔ اُسکے ہاتھ سے یا تھوک وغیرہ دودھ مین ملجاوے تو وہ زہریلا

مادہ دودھ کے ہمراہ پینے والے کے جسم مین پہونچکر مرض پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ سکارلسٹ فیور ڈفتھریا۔ مینرلس، وغیرہ دودھ کے وسیلہ سے انسان کے جسم مین منتقل ہو سکتے ہین۔

فصل ۴۔ ترش دودھ

جب دودھ پڑا رہے تو بیرونی تاثیر سے دودھ کی چینی سرکہ مین تبدیل ہو کر دودھ کا تیزاب (لیکٹک ایسڈ) پیدا کر دیتی ہی۔ اور اس سبب سے دودھ ترش ہو جاتا ہی۔ اس قسم کا دودھ خراب اور پینے کے ناقابل ہوتا ہی۔ ہاضمہ کو خراب کر دیتا ہے۔ اس موقعہ پر یاد رکھو کہ اصلی یعنی یا مصنوعی ترش دودھ۔ جورنٹ یا پنیر مایہ سے پنیر بنانے کی خاطر۔ یا جاگ لگا کر دودھ جمایا جاوے تو وہ خراب نہین ہوتا بلکہ نہایت عمدہ۔ مفید اور لذیذ غذا ہے۔ پس اسمین اور باسی ترش دودھ مین تفاوت کرنا چاہیئے۔

فصل ۵۔ نیلگون اور سرخ دودھ

اس قسم کا دودھ جسکی رنگت نیلگون یا سرخ ہو کم دیکھنے مین آتا ہی۔ ایسے دودھ مین خاص قسم کے جرم یا اجسام دیکھے گئے ہین جو بہت بڑھکر دودھ کی رنگت کو بدل دیتے ہین نیلگون رنگ میلا اور سرخ ہلکا گلابی ہوتا ہے جیسے کہ گویا قدرے خون کی آمیزش ہوتی ہی۔ یہ دونو رنگ دیکھنے سے جلد پہچانے جاتے ہین۔ اور کوئی خریدار اس قسم کا بدرنگ دودھ خریدنا نہین چاہتا۔ بعض دفعہ اس قسم کے چارے بھی پیدا ہو جاتے ہین جنکے کھانے سے دودھ مین رنگت آجاتی ہی۔ مثلاً بالی گومنم سے نیلگون اور روہارب یا ریونڈ چینی سے سرخی نما زرد۔

فصل ۶۔ دودھ کی بو اور ذائقہ بغیر مرض کے بھی متغیر ہو سکتا ہی۔

بعض دفعہ بغیر کسی خرابی یا مرض کے خالص دودھ کا ذائقہ اور بو بھی متغیر ہو سکتا ہے۔ اس کا سبب مختلف قسم کے بودار پودوں کا کھانا ہے (مثلاً سونف شلغم اجواین وغیرہ جانور کھاوین تو

اُنکی بو دودہ مین بھی آجاتی ہی) اور اسی سبب سے دودہ کا ذائقہ بھی تبدیل ہوجاتا ہے ۔ اور بو دودہ بلحاظ ذایقہ کے لحاظ سے کبھی خوش اور کبھی بدہوتا ہے ۔ مثلاً خشک سالی کے دنون مین لاہور کے گوالے اور گوجر لوگ چارہ کے قحط کے سبب اپنے دودہار جانورونکو ناخوردنی اشیاء مثلاً آلو ونکی پودے وغیرہ کہلاتے تھے ۔ اور اس سبب سے دودہ کی بو ناپسندیدہ اور ذائقہ کسیقدر تلخ اور مُبدّل ہوگیا تہا ۔

فصل ۷ ۔ بیرونی تاثیرات سے دودہ کا آلودہ اور ماؤف ہونا

اگر دودہ کے برتن کو کسی ایسی جگہ کہلا رکہا جاوے جہان ثقیل ۔ رقیق یا ہوائی صورت مین خراب تاثیر اور بو کی اشیاء مثلاً تارپین ۔ پیرافین ۔ قارورہ اور کوڑا کرکٹ ۔ کول گیس ۔ اور میلا گند جس سے چھوت کی تاثیر کے بخارات اُڑتے رہتے ہین موجود ہون تو اُنکی تاثیر دودہ مین سرایت کرجاتی ہی اور دودہ پینے کے قابل نہین رہتا جو ناقصات دودہ مین جذب ہون اُنہین کی بو بھی ہوتی ہی ۔ علاوہ برین ۔ جلاب دینا ۔ زہریلی ادویات ۔ اور زہریلے پودون بوٹیون پر جانور کو چرانا بھی دودہ کی تاثیر ۔ ذائقہ ۔ اور بو کو ناقص کردیتا ہے ۔ اس قسم کا دودہ ہضم نہین ہوتا ۔ اور مُضر صحت انسانی ہوتا ہے ۔ بعض تجربہ کارون کا قیاس ہی کہ جب شیردار گائین ۔ کہڑی متعفن گندی بدبودار جوہڑون کا پانی پیوین تو اُنکا دودہ بھی پینے کے قابل نہین رہتا ۔ لیکن یہ بات تحقیق طلب ہے ۔

فصل ۸ ۔ دودہ مین ملاوٹ کہوٹ

دودہ مین کئی طرح کی ملاوٹ کیجاتی ہے ۔ اوّل تو اُسکی مقدار بڑہانے کیلئے بددیانت گوالے یا دکاندار دودہ مین پانی ملاتے ہین ۔ اگر پانی صاف ہو تو چندان مضائقہ نہین صرف دودہ پتلا اور کمزور ہوجاتا ہی ۔ اور اس سے زیادہ کچھ مضرت اسمین پیدا نہین ہوتی ۔ اسکا پتہ کہ دودہ پتلا ہے وزن متناسبہ کے گھٹ جانے اور ملائی کی کمی وغیرہ سے معلوم ہوسکتا ہے ۔ لیکن اسمین جو بڑی قباحت ہی وہ یہ ہی کہ عموماً بدمعاش گوالے اور گوجر جلدی سے جو پانی ڈھونڈن وغیرہ کا

موجود ہو خواہ چھپڑ کا ہو یا پیشاب وغیرہ اُسمین ملا ہوا ہو۔ خواہ کیسا ہی ناپاک و ناصاف ہو دودہ مین ملا دیتے ہین۔ تو اس سے دودہ خراب اور پینے کے ناقابل ہو جاتا ہے خصوصاً اگر پانی مین کسی اتفاق سے مضر چھوت کے مادے یا زہریلے مواد شامل ہوگئے ہون تو وہ دودہ صحت انسان کے لئے بہت ہی خطرناک ہو جاتا ہے۔ اگر دودہ بہت گاڑھا ہو اور اُسمین تھوڑی مقدار پانی کی ملائی جاوے تو اُسوقت اسکا معلوم کرنا بڑا مشکل بلکہ ناممکن ہوتا ہے۔ بعض دفعہ پانی ملائے ہوئے دودہ کی رقت کو پوشیدہ کرنے کے لئے ایسی ثقیل اشیاء بھی دودہ مین ملائی جاتی ہین جن سے اُسکا وزن متناسبہ کم نہو اور وہ گاڑھا مثل اصلی دودہ کے رہے اور وہ اشیاء یہ ہین:-

سنگھاڑا۔ نشاستہ۔ چاک۔ چینی وغیرہ۔ اگر نشاستہ یا کھریا مٹی پانی مین گھولکر دودہ مین ملایا جاوے تو اُسکا وزن متناسبہ کم نہین ہوتا بلکہ کبھی بڑہ جاتا ہے۔ ایسی ملاوٹ والے دودہ کا کیمیاوی امتحان کیا جاوے تو اُسکے اجزا کا تناسب غیر موزون پایا جاتا ہے اور اس سے پتہ ملتا ہے لیکن یہ مشکل اور ناقابل عمل ہے۔ نیز خالص دودہ مین برتن کی تہ مین کوئی تلچھٹ یا تہ نشین باقی نہین رہ سکتا۔ لیکن اگر ان چیزون کی آمیزش کی جاوے (خصوصاً نشاستہ اور کھریا مٹی) تو برتن مین ضرور کم و بیش تلچھٹ یعنی تہ نشین بیٹھ جاتا ہے۔ اور نشاستہ معلوم کرنیکے لئے دودہ مین قدرے آیوڈین ملانے سے وہ نیلگون رنگ اختیار کرتا ہے۔

بعض دفعہ فریبی دکاندار پانی ملا کر دودہ کی مقدار نہین بڑھاتے بلکہ اوپر سے جھاگ کی شکل مین دودہ کا مکھن اور ملائی اُتار لیتے ہین۔

دودہ کے اجزا - علاوہ اُن اشیاء کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کبھی دودہ کو دیر پا ٹھہرنیکے لئے یا اُسکا ذائقہ یا اُسکی رقت چھپانے کیلئے یہ چیزین بھی دودہ مین ملاتے ہین سوڈا بائی کارب۔ نمک۔ سوہاگہ۔ گلاسیرین وغیرہ۔ یہ چیزین فی نفسہ کوئی مضرت نہین رکھتی۔ علاوہ برین بعض اشیاء اس غرض سے کہ دودہ کا رنگ اچھا ہو ملائی جاتی ہین۔

باب دوم

خالص دودہ اور بالائی

فصل ا - بالائی اُتارا ہوا دودہ

دودہ کو چند گھنٹے رکھکر اور بلا آمیزش جاگ کے اُسے چھینٹ کر بالائی اُتاری جاتی ہی - اور بعد ازان دودہ کو فروخت کیا جاتا ہے - اگر دُکاندار اس حرکت کا اقبال و اظہار کرکے اور خریدارونکو یہ تبلا کر کہ اُسنے ملائی اُتار لی ہی - دودہ فروخت کرے تو مضائقہ نہین - یہ کچھ خراب یا مضر صحت نہین ہوتا - لیکن اگر ایسا نکرے بلکہ خالص دودہ کے نام سے گران نرخ پر دھوکے سے فروخت کرے تو یہ دغابازی ہی -

تنبیہ - ناظرین باتمکین کو واضح ہو کہ جو کچھ اوپر گوشت اور دودہ کی نسبت لکھا گیا ہے وہ ہمنے اپنے رسالہ میٹ اینڈ ملک انسپکشن - یعنی گوشت اور دودہ کے معائنہ سے اخذ کیا ہے - جو منوشا ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے - نیز غلط فہمی کو رفع کرنیکی غرض سے یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ یہ رسالہ کے ہردو حصون کا ایک جز ہی - سارا رسالہ نہین جو اُسکی خریداری کی درخواستین بھیجینگے - اُنکا نام نامی درج فہرست خریداران کرلیا جاویگا اور بعد چھپ جانے اور مکمل طیار ہوجانیکے اُنکے نام روانہ کردیا جاویگا -

سید سردار شاہ گیلانی

ضروری اشتہار - ہمنے بہت محنت اور عرق ریزی سے کتاب المسمی بہ ویٹیری نیری ابسٹریکس طیار کرلی ہی جو عنقریب چھپکر معرض فروخت مین آجاویگی - گو کتاب بڑی ضخیم ہوگی چنانچہ ابھی اُسکا ½ حصہ چھپ پکا اور چار سو صفحہ سے بڑھ چلی ہی تاہم خریدارون رفیقونکی بہتری و آسایش کو مدنظر رکھکر اُسکی قیمت للعہ سے زاید مقرر کرنیکا ارادہ نہین - اُمید واثق ہی کہ جملہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ اس نوید کو سنتے ہی خریداری کی درخواستین بھیجکر مشکور کرینگے -

سید سردار شاہ گیلانی

خانصاحب سید مہتاب شاہ گیلانی پروفیسر ویٹیرنری کالج لاہور کی تقریر

جو اُنہون نے مورخہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو لاہور کے ٹول ہال مین زراعتی کانفرنس کے اجلاس مین مجلس مذکورہ کے پانچوین ریزولیوشن کی تائید مین جس مین خانگی جانورون کے پالنے پوسنے کی ضرورت جتلائی گئی تھی کی۔ اور ثابت کیا کہ ان جانورون کا پالنا پوسنا اس ملک کے باشندون کیلئے بالعموم اور زمیندارون کیلئے بالخصوص نہایت ضروری اور مفید ہے۔

صاحبان۔ مجھے کارکنان اسوسی ایشن کی طرف سے ایما ہوا ہی کہ مین بھی ریزولیوشن نمبر ۵ کے متعلق جسکی عبارت آپ سن چکے ہین۔ اپنا خیال ظاہر کر کے اُسکی تائید کرون افسوس ہے کہ اس ریزولیوشن مین گھوڑون خچرون اور بھیڑ بکریونکا تو ذکر ہے لیکن وہ جانور کہ جنکے اوپر اصلی دار مدار زراعت کا ہے یعنی بیل۔ بھینسے اور گائے بھینس اس سے چھوڑ دئے گئے ہین۔ لہذا پیشتر اسکے کہ مین اس ریزولیوشن کے متعلق کچھ کہون ضروری سمجھتا ہون کہ اس ریزولیوشن کی عبارت درست کرانیکی طرف آپ صاحبان کی توجہ دلاؤن اور سب سے اوّل بیل کا بیان کرنے مین معذور سمجھا جاؤن

ہمارے ملک مین زمانہ قدیم سے زراعت کا کام بیلون سے لیا جاتا ہے۔ اور اس بات سے ہر ایک شخص واقف ہی کہ بیل اس کام کیلئے نہایت مفید اور موزون جانور ہے اور ساتھ ہی ہر ایک شخص کو یہ بھی معلوم ہی کہ اور جانورون کی طرح بیل مین بھی عیب و ثواب ہوا کرتے ہین اور اُسکی نسل بھی خبرداری اور اچھے سانڈون کے استعمال سے اور جانورونکی نسل کی طرح اچھی ہو سکتی ہی اور غفلت کرنے سے بیل گائے بہت ناقص پیدا ہوتی ہین اور رفتہ رفتہ ایسے ہو جاتے ہین کہ وہ فن زراعت کیلئے مفید نہین رہتے یعنی ان ناقص بیلون سے نہ تو گہرے کوئیون سے پانی کھینچ سکتے ہین اور نہ ہی زمین کو جوت سکتے ہین اور یہ بیل اگر کچھ کام دیتے بھی ہین تو ایسی جگہ پر کہ جہان دریاؤن کے کنارون پر کوئین بہت کم گہرے اور زمینین نسبتًا نرم ہوا کرتی ہین مگر پھر بھی یہ ناقص بیل جلدی تھک جاتے ہین

اور جہان ایک اچھی نسل کا قدآور بیل دو پہر کام کرسکتا ہے۔ یہ بدنسل پست قد ڈھگے صرف ایک یا
آدہ پہر کرسکتے ہین اگر یہ کہین کہ چھوٹے بیل کم چارا کھاتے ہین۔ اسلیئے انکا رکھنا کفایت شعاری مین
داخل ہے تو مین اُنکا یہ جواب دونگا کہ چھوٹے بیل چونکہ کمزور اور کار زراعت کے ناقابل ہوتے ہیں
اسلیئے اُن سے کاشت بہت تھوڑی اور ناقابل اطمینان ہوا کرتی ہے اور اسلیئے انکا تھوڑا خرچ بھی
اچھے بیل کے زیادہ خرچ سے زبون تر ثابت ہوتا ہے جب بیلونکی نسل زمینداروں کی غفلت سے کمزور
اور ناقص ہوجاتی ہے تو گائین بھی ناقص ہوجاتی ہین۔ وہ دودہ بہت کم دیتی ہین بانجھ ہوجاتی
ہین۔ طرح طرح کے امراض اُنکو لاحق ہوجاتے ہین۔ اور اُنکا دودہ انسانی استعمال کیلیئے مضر صحت
ہوجاتا ہے اور وہ رفتہ رفتہ بیکار ہوجاتے ہین۔ ملک مین گھی کے اسقدر مہنگے ہونیکا ایک بڑا سبب
یہ ہے کہ گایونکی نسل غفلت سے خراب ہوگئی ہے اور گو ایک اچھی اور بُری گائے کا خرچ برابر ہوتا ہے لیکن
انکی پیداوار دودہ وغیرہ مین زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ پس لازم ہے کہ زمینداروں پر اِن جانورونکو
اچھی طرح پالنے پوسنے اور انکی نسل کو ترقی دینے کے فواید کو ظاہر کیا جاوے اور اُنکو رغبت دلائی
جاوے کہ وہ اپنے جانورونکی تعداد کی نسبت اُنکی عمدگی کا زیادہ تر خیال رکھا کرین تاکہ اُنکو زیادہ فوائد
ہون اور وہ کہیتی کا کام اچھا کیا کرین اور اُنکے پاس دودہ دہی اور گھی کی بھی افراط ہو جب
کاشتکارون کے پاس بیل اچھے ہوتے ہین تو وہ اُنہین سوائے کوئین اور ہل کے اور کامونمین بھی مثلاً
گاڑی چھکڑے وغیرہ مین بھی جو زراعت سے متعلق ہین لگا سکتے ہین اور خراش۔ بیلنا۔ کولہو۔
گرھال مین بھی استعمال کرسکتے ہین اور ہمیشہ اُنکی طرف سے آرام مین رہتے ہین اور یہ بیل بیماری کا
بھی مقابلہ اچھی طرح کرسکتے ہین اور زیادہ مدت تک کام کرتے ہین لیکن بدنسل بیلون سے یہ کوئی
کام بھی اطمینان بخش طور پر نہین ہوسکتا اور وہ مالک کیلیئے وبال جان ہوتے ہین مالک اُنکے ذریعہ
کچھ پیدا نہین کرسکتا اور اسلیئے وہ خود ہمیشہ غریب رہتا ہے اور بیل فاقہ مین رہتے ہین چونکہ بیلونکی
نسل کی طرف زمیندارون کی غفلت ایک بڑی قباحت ہے جو کسی حد تک ملک کے افلاس کا باعث
ہو رہی ہے اسلیئے جہانتک ممکن ہو اس قباحت کو دور کرنا چاہیئے اور اُسکے دُور کرنیکے لئے ایک نہایت

عمدہ تجویز یہہ ہی کہ ایسوسی کی طرف سے سرکار عالی کیخدمت مین التجا کیجاوے کہ وہ تمام اضلاع کے ڈسٹرکٹ بورڈون کو ہدایت فرماوین کہ وہ اپنے اپنے اضلاع مین زمینداروں کو تاکید کرین تاکہ گلو مین بیکار رہنے والے نر بیلون اور جوان بچھڑون کو ہمیشہ اختہ کرا دیا کرین اور ہر ایک گلہ مین بورڈ کیطرف سے ایک عمدہ نسل کا دیسی سانڈ ہونا چاہیئے جو اُس گلہ کی گایون کو نیا کرے اور بچے اچھے پیدا ہون۔

اب گھوڑون کا حال سُنئے کہ جس طرح زراعت کا دارمدار بیلون پر ہی اُسی طرح سفر باربرداری اور زینت کا حصر شمار جانورون پر ہے اور زمینداروں کو اپنے استعمال کیلئے اور تجارتی طور پر یہہ جانور پالنے بہت مفید ہوتے ہین۔ لیکن جس طرح غفلت سے بیلون کی نسل اس ملک مین خراب ہو گئی ہے اُسی طرح افلاس ظاہرداری اور لاعلمی نے شمار جانورونکی نسل کا بھی ستیاناس کر دیا ہی اور عام کاشتکارون کو کچھ معلوم نہین کہ وہ ان جانورونکی نسل کشی سے کس طرح مستفید ہو سکتے ہین اور اُنکو ان جانورون کے پالنے مین کیا کیا قدرتی سہولتین مہیّا ہین اور کیا کیا رعایتین منجانب سرکار ملی ہوئی ہین۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ گذشتہ زمانہ مین گھوڑیکا استعمال فوجی کامون مین آجکل کی نسبت بہت زیادہ تھا اور زیادہ فوج رسالہ ہی کی ہوا کرتی تھی اور وہ تمام گھوڑے چاہے کسی طور سے یعنی قیمت دیکر یا بغیر قیمت کے اسی ملک سے مہیّا کئے جاتے تھے۔ چونکہ جنگ و جدل عام ہوتی تھی اس جانور کے جنگی فواید سے عموماً لوگ واقف ہوتے تھے۔ سردار اور زمیندار سب لوگ دل و جان سے گھوڑونکی پرورش کیا کرتے تھے چنانچہ اُسوقت کے گھوڑون کے متعلق مبالغہ آمیز قصّے کہانیان آج تک مشہور ہین گو اُسوقت کسی شخص کو یہہ یقین تو نہین ہوتا تھا کہ اُسکا پالا ہوا گھوڑا ضرور اُسکے کام آویگا لیکن پھر بھی یہہ جانور افراط سے ہوتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ حالات بدل کر آجکل یہان تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ لوگون کو یقین ہوتا ہے کہ اُنکے گھوڑے اُنہین کی ملکیت مین کوئی جبراً اُن سے لے نہین سکتا اُنکو معلوم ہی کہ سرکار عالی کی طرف سے ہر جگہہ خرید فروخت اسپان کیلئے نمایشین مقرر ہین اُنکو معلوم ہے کہ گھوڑون کے لئے سرکار بڑے بڑے دام دیتی ہے اُنکو معلوم ہی کہ سرکار عالی نے محض بہ نیّت رعایا پروری مُفت ہر ضلع مین سانڈ سرکاری

مُہیّا کئے ہوئے ہین اور بلا فیس وہ اُنکو استعمال کرسکتے ہین۔ اُنکو معلوم ہی کہ گھوڑے رکھنے والون کی حکام کی نظرون مین بڑی وقعت ہوتی ہی۔ لیکن باوجود اِسکے لوگ گھوڑے نہین پالتے اور اِس بات سے فائدہ نہین اُٹھاتے۔ اور نتیجہ اسکا یہہ ہوتا ہے کہ ہمارے مُلک مین فوجی ضروریات کے لئے گھوڑے دُنیا کے دیگر ملکون سے منگائے جاتے ہین اور کروڑہا روپیہ اِس بات پر صرف ہوتا ہی۔ سرکار عالی کا عین منشا ہی کہ یہہ روپیہ مُلک مین ہی رہے اور مُلک سے گھوڑون کی ضرورت پوری ہو اور لوگ اس سے مستفید ہون جسکا بیّن ثبوت یہہ ہی کہ سرکار عالی کی طرف سے ہر ایک جگہہ سانڈ گھوڑے اور گدھے مُفت مُہیا کئے گئے ہین نمائشین ہر سال ہوتی ہین۔ خریدوالے افسر خرید اسپان و خچران کی غرض سے ضلع بضلع دورہ کرتے ہین اور جہان کہین گھوڑا یا عمدہ خچر دستیاب ہوتا ہی اُسے مالک کی رضامندی سے بڑے بڑے دام دیکر خریدتے ہین ہمیشہ بڑے بڑے سرکاری افسرون کی کمیٹیان اِس غرض سے ہوتی رہتی ہین کہ اِس ملک مین کس طرح نسل اسپان کو ترقی دیجاوے چنانچہ آجکل بھی بڑے بڑے چیدہ اور جلیل القدر سرکاری افسرونکی ایک عظیم الشان کمیٹی ملک مین دورہ کررہی ہی تاکہ اُن اسباب کو دریافت کرے کہ جنسے ترقی نسل اسپان رکی ہوئی ہی اور ایسی تجاویز سوچے کہ جس سے اِس کام مین آیندہ کامیابی ہو اور اِس مُلک کی فوجی ضرورت کیلئے اِسی ملک سے گھوڑے مُہیّا ہوسکین لیکن باوجود اِن تمام باتون کے زمیندار لوگ خواب غفلت مین ہین اور گویا انتظار کررہے ہین کہ کوئی شخص آسمان سے اوتر کر اُنکو یہہ کام انجام کردیگا افسوس کی بات ہی کہ ادھر تو ہم ہندوستانی لوگ اور ملکون کی تجارت کی ترقی کو حسرت کی نگاہون سے دیکھین اور تاسف کرین اور اِدھر جو کچھ سرِدست ہمارے ہاتھ مین ہو اُسکو بھی اپنی رضامندی سے کھو بیٹھین اور دوسرے ملکون کے سپرد کردین ہر سال ہمارے ملک مین افغانستان۔ اسٹریلیا۔ ایران اور عرب وغیرہ ملکون سے لاکھون روپیہ کے گھوڑے آتے ہین اور اگر ہمارے زمیندار ذرا ہمت کرین اور اچھی نسل کے قدآور گھوڑے اِس ملک مین پیدا کرین تو وہ نہ صرف اُنہین خود استعمال کرسکتے ہین اور اُن سے اپنی زینت کو بڑھا سکتے ہین بلکہ مُلک کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کرسکتے ہین اور اُنکی بدولت مالامال ہوسکتے

ہین زمینداروں کے پاس استثناء بعض خشک اور خراب سال کے چارا اسقدر تو ضرور ہوتا ہی کہ وہ سوائے زراعتی بیلون کے اور مفید جانور مثلاً دودھار گائے بھینس۔ بھیڑ۔ بکری اور سواری کے لئے گھوڑے۔ گدھے۔ خچر اور اونٹ اپنی حیثیت اور وسعت کے بموجب رکھ سکتے ہین چنانچہ عام مشہور ہے کہ ایک جوڑا بیلون کے پیچھے زمیندار ایک گائے رکھ سکتا ہی اور دو جوڑا بیلون کے پیچھے ایک بھینس اسی طرح اگر دو جوڑا بیلون کے پیچھے زمیندار ایک گھوڑی بھی رکھا کرین تو انکو کچھ بڑا خرچ نہین پڑتا۔ جب یہ جانور زمینداروں کے پاس ہوتا ہی تو زمیندار اس سے صرف وقتاً فوقتاً اور بہت ہلکا کام لیا کرتے ہین اسلئے دانہ دینے کے بغیر فقط زراعتی چارہ کھاکر ہی وہ گذارہ کر سکتا ہی اور اس حالت مین رہکر گھوڑیان بچہ دینے کے زیادہ لایق ہوتی ہین۔ کیونکہ وہ تازہ ہوا مین کھلی جگہ رہتی ہین اور ضرورت کے مطابق انہین ورزش اور مابیجوز خوراک ملتی رہتی ہے اور انکے بدن زیادہ گرم اور چربی لانیوالے اشیا کے نہ ملنے سے بچہ کشی کے زیادہ موافق رہتے ہین۔ اوپر ایک جگہ مین نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ زمیندار قدآور گھوڑے پیدا کرین مگر ہر ایک شخص کیلئے یہ کچھ لازمی نہین کہ وہ ضرور قدآور جانور ہی رکھے۔ خداوند تعالیٰ نے اس جانور کو ایسا پیدا کیا ہے کہ ہر حالت جسم اور قد مین یہ انسان کیلئے بڑا مفید ہو سکتا ہے۔ اور چھوٹی قد کی گھوڑیون سے خبرداری اور پرورش کے ذریعہ ایسے بچے حاصل ہو سکتے ہین جو قد اور اوصاف کے لحاظ سے اپنی والدین سے بہت بڑھ جاتے ہین اور بہت جلدی انکی نسل مین ترقی ہو سکتی ہی۔ لیکن اگر معمولی گھوڑیون یعنی ٹٹوانیون سے بجائے اسکے خچر ہی لئےجایا کرین تو وہ اس سے بھی بدرجہا زیادہ مفید اور تجارتی ثابت ہوتے ہین۔ خچر کا خرچ بہت تھوڑا ہوتا ہے اور وہ مثل اپنے والد خر کے بری بھلی چیزون کو کھاکر اپنا پیٹ بھر لیتا ہے۔ اور خوش اور تیار حالت مین رہتا ہے اور جب اپنی ماں کے پیچھے کھلا پھرتا ہی مطلق اُسے علیحدہ غذا دینے کی ضرورت نہین ہوتی۔ نر خچر البتہ نر گھوڑے سے زیادہ شوخی کرتا ہے اور متواتر خراش اور خواہش کے سبب بیچین رہتا ہے اور خواہ مخواہ باعث تکلیف ہوتا ہے اسلئے ضروری ہی کہ نر خچر کو بھی نر بچھیرونکی طرح بچپن ہی مین اختہ کرا دیا جاوے۔ خچر کی

قیمت اب ایسی گران ہوگئی ہی کہ ایک پورے قد کا خچر پانچسو روپیہ تک بکتا ہے اور معمولی باربرداری کی خچرین دوسو سے ساڑھے تین سو بلکہ چارسو تک بھی قیمت پاسکتی ہی - اور ان جانورونکی ہمیشہ اسقدر ضرورت رہتی ہی کہ باوجود بڑی بڑی کوششون اور اخراجات سرکاری کی ہندوستان بھر مین اس ملک کی فوجی ضروریات کیلیئے ابتک یہ جانور کافی تعداد مین مُہیا نہین ہوسکتے - اور ہر سال ان جانورون کی خرید مجبوراً غیر ملکون مثلاً ایران - اور اٹلی وغیرہ سے ہوا کرتی ہی اور بے شمار روپیہ اُن ملکون کو جاتا ہے اگر یہ کام زمیندار اپنے ذمہ لیوین اور جیسا کہ مین نے بیان کیا ہی ہر ایک معمولی کاشتکار اپنے دو جوڑا بیلون کے پیچھے ایک ٹٹوانی یا چھوٹی گھوڑی رکھین تو میرے خیال مین اُنکو بڑا خرچ نہین پڑیگا اور وہ اس سے بہت مستفید ہوسکتے ہین ہر سال اُنکو ایک معقول رقم ملیگا اور اُنکا اعتبار زیادہ ہو اور اُنکی دقعت بڑھے یہ ٹٹوانیان جنکا مین نے خچر کشی کے بارے مین بیان کیا ہی عام کاشتکارون کو رکھنی چاہئین ان سے وہ اپنی معمولی سواری کا کام برابر لیتے رہین اور ساتھ ہی اُن سے خچر کشی بھی کراتے رہین ایسی حالات مین اُن ٹٹوانیون سے سواری لینا بجاء ورزش کے ہوگا اور یہ بچہ کشی کیلیئے بہت مُفید ثابت ہوگا اور اس طرح گھوڑیان خبرداری سے بے خطا ہر سال خچر دین گین -

جو نسبتاً بڑے زمیندار ہین اُنکو چاہیئے کہ وہ گھوڑون کی نسل بڑھانے اور اُسکو ترقی دینے کا کام اپنے ذمہ لین اور جیسا کہ مین نے اوپر بیان کیا ہی ہمیشہ ایک حساب رکھین کہ اُنکے جوڑا زراعتی بیلون کے پیچھے ایک عمدہ گھوڑی ہو - اور وہ علیحدہ زراعت کاری کے کامون پر رکھی جاوین - میرے خیال مین اس ملک مین کسی زمیندار کو گھوڑونکا گلہ بنانا مفید نہین اور اس صورت مین خرچ بڑھجاتا ہی مجھے بہت سی اس قسم کی مثالین یاد ہین کہ لوگون نے ایسے اسٹڈ یا گلے بنائے اور ناکام رہے لہذا مین اسٹڈ بنانیکی صلاح کسی زمیندار کو نہین دیتا لیکن مین اُن کے حق مین اس بات کو بہت مفید سمجھتا ہون کہ گھوڑون کو اس طور پر بھی پالین جیسا بیلون کے پیچھے (ترولڑون) یعنی دودھار جانورونکو پالتے ہین اس طرح گھوڑیون کو باقی جانورون کے ساتھ سبز عمدہ چارہ ملتا رہتا ہے اور وہ برابر

استعمال ہوتا رہتا ہی انکو چرنے اور کھلا پھرنے کا موقع ملتا ہے۔ نرون سے بھی دور رہتی ہین اور آزاد چرنے کے حالات مین حوادثات سے بھی محفوظ رہتی ہین۔ اگر ہر ایک کنوئین پر کچھ زمین مین معمولی کھیل گھاس کو لگا کر اس کھیت کو ہمیشہ کیلئے محفوظ رکھین اور پانی دیتے رہین تو اس سے گھاس ختم نہین ہوتی اور اسمین گھوڑے کو لمبی رسّی کے ذریعہ دراز باندھنے سے وہ شوق سے چرتی رہتی ہی اور اسکے ہاتھ پاؤن بھی کھلے رہتے ہین اور وقت پر پانی پلانے اور رات کو تھان پر لانے اور صاف کرنیکے سوای اسکی مزید خبرداری بھی کچھ ضروری نہین ہوتی ایک کنوئین پر جسکے ملحق پچاس بیگھہ زمین ہو میرے خیال مین فقط ایک بڑی گھوڑی رکھنی چاہیئے اور یا دوسرے الفاظ مین اسکو یون بیان کرین کہ چار جوڑہ بیلون کے پیچھے ایک عمدہ گھوڑی رکھنی چاہیئے اس طرح وہی آدمی جو زراعت کا کام کرتے ہین اور زراعتی بیلون کی محافظت کرتے ہین اس گھوڑی کی بھی خبرداری کرسکتے ہین اور مالک کو اسکا علیحدہ خرچ اور خبرداری کرنا نہین پڑتا اس ملک مین گھوڑون کے گلے یعنی اسٹڈ بنانا اسلیئے مفید نہین پڑتا کیونکہ اوّل تو اس ملک مین کوئی ایسی جگہ نہین کہ جہان سالکے ہر موسم مین ذخیرہ گھاس موجود رہے اور اسمین گھوڑے کھلے رہ سکین اور پرورش پاسکین دوئم اگر مصنوعی ترکیب سے کسی جگہ ایسی زمین کے بنانے کی بھی کوشش ہوئی ہی تو جسطرح اور زراعتی کامون مین لوگ ذاتی سستی اور ناواقفی کے باعث ناکام رہے ہین اسیطرح اسمین بھی کامیابی نہین ہوئی اور آمد کی نسبت خرچ بڑھگیا ہی جب گھوڑون کا کام ایک شخص کے سپرد ہو اور زراعت کرنا دوسرے شخص کے سپرد کیا جاوے تو گھوڑے پالنے والا زراعت کارون کے مشورہ سے کام نہین کرتا بلکہ ارادتاً انکے برخلاف چلتا ہی اور زراعت کو بہت نقصان پہنچاتا ہی زراعت والے بھی بیدل ہوجاتے ہین اور اسطرح گھوڑے مالک کیلئے بجلئے فائدہ کے وبال ثابت ہوتے ہین۔ لیکن اگر گھوڑیون کو زراعت کارون پر تقسیم کردیا جاوے اور انکو گھوڑیونکی نگرانی سے ایک دفعہ بخوبی ماہر کردین تو اس سے یہ فائدہ ہوتا ہی کہ وہ لوگ اپنی تجویز کے بموجب کام کرتے ہین اور زراعت کو بھی خواہ مخواہ نقصان نہین پہنچاتے اور گھوڑیون کی پرورش اور حفاظت بھی بخوبی ہوتی رہتی ہے اگر

کوئی شخص یہہ چاہے کہ وہ گھوڑیون کو ایک جگہ رکھوا دے اُنکے لئے علیحدہ علیحدہ سائیس مقرر کرے اور باقاعدہ غلہ و نہاری وغیرہ لے اُنکی پرورش کا سامان کرے تو اسکو گھوڑیون سے فائدہ اُٹھانے کی اُمید منقطع کرنی چاہیئے اس صورت مین کہ ان جانورون کے رکھنے کے اخراجات کہین بڑھجاتے ہین اور بچہ کشی سے جو فائدہ مدِّ نظر ہوتا ہے کبھی حاصل نہین ہو سکتا اور یہی وجہ ہی کہ اکثر لوگون کو اس کام سے ناکامی ہوئی ہی بچہ کش گھوڑیون سے فقط اس صورت مین فائدہ حاصل ہو سکتا ہی جبکہ وہ حتی الامکان سستی طریق سے رکھی جاوین اور نہایت سستا طریق تو کُھلی چراگاہین ہین جو اس مُلک مین کم میسر ہو سکتی ہین لیکن دوسرا سستا طریق یہہ ہی کہ اُنکی پرورش زراعت کاری کے بیلون کے ساتھ کیجاوے اور یہہ طریق اس ملک مین کارآمد ہو سکتا ہی اور احسن ہے۔ چونکہ ملک مین کافی تعداد گھوڑون کا نہ پیدا ہونا ملک کے باشندون کے لئے نقصان دہ ہی۔ اس لئے مین اس ریزولیوشن کی بڑی زور کے ساتھ تائید کرتا ہون اور ایسوسی ایشن سے التجا کرتا ہون کہ وہ اس نقصان اور قباحت کے دور کرنے مین سعی کرے اور ایسے وسایل سے کام لے جس سے زمینداروں پر نسل کشی اسپان اور خچران کے ضروری اور مفید کام کے حالات و اصول روشن ہو جاوین اور وہ اسے اختیار کرلین۔

صاحبان۔ یہانتک تو مین نے بیل۔ گھوڑون اور خچرون کے متعلق آپکی سمع خراشی کی ہے۔ لیکن اب مین ضروری سمجھتا ہون کہ چند الفاظ گدھونکے متعلق بھی کہون۔

جیسے ہمارے مُلک مین گدھونکی طرف سے غفلت کیجاتی ہی شاید ہی کسی اور مفید جانورون کی طرف سے ہوتی ہو۔ گانٔون مین عام رواج ہی کہ کمہار چند گدھے رکھ چھوڑتے ہین اور اپنے تعلق والے زمینداروں کو ضرورت کے وقت کچھ سالانہ مقررہ اُجرت پر وہ گدھے دیدیتے ہین اور اس بدرسمی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ گدھونکو عام زمیندار کچھ مال نہین سمجھتے اور کبھی کسی کو یہہ خیال تک بھی نہین آتا کہ یہہ غریب اور متحمل جانور بھی ترقی نسل کے اسٹیج پر آسکتا ہی لوگ یہی سمجھتے ہین کہ اس جانور کے نصیب ہی مین قدرت نے ہمیشہ بوجھ کے نیچے رہنا چوتڑون والی رسّی سے کٹنا اور بھوکھا رہنا اور طرح طرح کی

مصیبتین اور عذاب جھیلنا لکھ دیا ہی مگر یہ خیال اُنکا محض غلط ہی یہ ہمارے ملک کے آدمیونکا ہی
قصور ہے کہ ہمارے ملک مین گدھے چھوٹے قدوالے اور بدصورت ہوتے ہین اُنہون نے کبھی گدھونپر
غیرواجب ظلم کو اوٹھانے اور اُنکی نسل کو ترقی دینے کی طرف توجہ نہین کی ابھی کہ بہت صغیر سن ہی
ہوتا ہے کہ اُسپر بوجھ لاد دیا جاتا ہے اور بوجھ لادنے کے لئیے انداز کوئی مقرر نہین اور نہ یہ ضروری
سمجھا گیا ہے کہ بتدریج گدھون کو بوجھ اُٹھانیکا عادی بنایا جاوے عموماً وہ لوگ جو گدھے پالتے ہین
ان جانورون پر طرح طرح کے ظلم کرتے ہین - اور پہلے روز ہی سے جب اُسکو لادنا شروع کرتے ہین
اُس سے بے انداز کام لینے لگ جاتے ہین اور نتیجہ اسکا یہ ہوتا ہی کہ گدھے عاجز ہمیشہ کیلئے پست
قامت رہجاتے ہین اور اُنکے بدنون مین نشوونما نہین آتا اور نہ اُنکی آیندہ نسلین ترقی پذیر ہوسکتی ہین
صاحبان - شہر کے بازارون اور گلیونمین اور دیہات مین گدھے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے جاتے
اکثر دکھائی دیتے ہین اور اُنکے محافظ اپنے بدن کے کپڑے بھی اوتار کر اُنہین پر رکھ چھوڑتے ہین اور
راستہ مین جو کچھ اور ملے اُسکو بھی گدھے کے بوجھ پر رکھ چھوڑتے ہین - اُنکو اس غریب کی عاجزی کا
کبھی خیال نہین آتا اور رسّی سے کٹی ہوئی ران پر لاٹھی مارتے چلے جاتے ہین اور جب انپر
مارتے مارتے تھک جاتے ہین تو پھر کانون اور گھرون پر چھنٹیا لگانا شروع کردیتے ہین - جب بوجھ
پر بیٹھنے کیلئے کافی جگہ نہو تو یہ محافظ اکثر خود بھی چڑھ بیٹھتے ہین اُسوقت گدھا بوجھ اور آدمی
کے نیچے نظر نہین آتا خدا جانے کہ اس ظلم کا آخیری نتیجہ کیا ہو مگر سردست جو نقصان ہی وہ یہ ہے
کہ گدھون سے جو فواید اور ملکوں کے باشندگان اُٹھا رہے ہین - ہمارے ملک والے ان فواید سے
محروم ہین - عربستان - ایران - اٹلی - ہسپانیہ وغیرہ ملکون مین گدھے بہت قدآور ہوتے ہین -
لوگ اُنکی خوب حفاظت کرتے ہین اور اُن سے سواری لیتے ہین - باربرداری کے لئیے اُنہین انسانیت
اور محبت سے کام مین لاتے ہین نیز وہ گدھے گھوڑیون چڑانے کیلئے بھی بطور سانڈون کے کام
آتے ہین - ہمارے ملک مین اُنہین ملکون سے ہرسال بیسیون سانڈ گدھے بڑی قیمتون سے لائے
جاتے ہین اور ہمارے ملک کا روپیہ اُن ملکون مین جاتا ہی کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ ہمارے ملک کے

گدھونکی نسل کی طرف پوری توجہ ہو تو وہ ترقی نہین کر سکتے۔ مین کہتا ہون کہ کر سکتی ہین بشرطیکہ لوگ گدھون کو مال اور جاندار حیوان سمجھین اور انکی پرورش حفاظت اور بچہ کشی پر ضروری کوشش کو عمل مین لاوین گدھا زمینداروں کے لئے بہت مفید جانور ہے اور اسکے رکھنے مین انکا کچھ بھی خرچ نہین ہوگا اگر یہ رسم پڑ جاوے کہ ہر ایک زمیندار کچھ تعداد مادین گدھونکی رکھے۔ اور ان سے بچہ کشی کراوے تو میرے خیال مین اسکو انسے بہت فائدہ ہو۔ گدھے کو اگر ڈھور ڈانگرون کے پاس کھلا چھوڑ دین تو وہ ردی چیزین کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہے۔ مادین بلا خطا بچے دیتی ہین بچونکی پرورش کے لئے کسی خاص بندوبست کی ضرورت مطلق نہین ہوتی۔ مادین گدھی کا دودھ بچہ کیلئے کافی غذا ہوتی ہے۔ یہ جانور بار برداری کیلئے بہت مفید ہوتا ہے اسکو تجارتی اغراض سے بھی پال سکتے ہین اچھے قد کے گدھونکی محکمہ بار برداری سے بڑی بڑی قیمتین ملتی ہین ایسوسی ایشن کو چاہیئے کہ ان جانورونکی پرورش اور نسل کشی کی طرف حتی الامکان لوگون کو توجہ دلاوین۔

اس ریزولیوشن کا ایک شق بھیڑ بکری کا پالنا ہے اسکی نسبت بھی مین کچھ کہنا چاہتا ہون یہ جانور انسانی زندگی کے لئے بہت مفید ہین اور فن زراعت کیلئے ضروری لوازمات مین سے ایک یہ ہے۔ شہرون مین لوگون کے آرام آسایش کے واسطے طرح طرح کے سامان اور چیزین مہیا ہوتی ہین۔ لیکن دیہات مین زمیندارونکی آسایش کا سامان کیا ہے دودھ۔ دہی۔ لسی اور مکھن۔ دودھ اس ملک مین بھینس گائے۔ بھیڑ اور بکری سے حاصل ہوتا ہے۔ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے کہ بھینس ایک بہت بڑا جانور ہے اسکے پیٹ کے بھرنے کیلئے ایک بڑی مقدار چارے وغیرہ کی چاہیئے گائے کو بھی زیادہ مقدار مین چارہ ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ جانور زیادہ تعداد مین اس جگہ رکھے جا سکتے ہین کہ جہان کھلی چراگاہین ہون اور چارہ بافراط مل سکے افسوس ہے کہ اب ہمارے ملک مین ایسی جگہ کوئی نہین کہ جہان چارہ اچھے سالون مین بھی بافراط مل سکے اور جو چارہ کی قدرتی کانین تھین وہ خشک سالی کے متواتر حملون سے تباہ ہو چکی ہین اور صرف وقتاً فوقتاً کام دیتی ہین علاوہ برین وبائی امراض کا ایسا زور ہے کہ آئے دن کسی نہ کسی ضلع کے جانورونکا خاتمہ ہی ہو جاتا ہے۔ گائے بھینس آجکل بہت مہنگی

ہوگئین ہین اور اُنکے مہنگے ہونیکے اور بھی بہت سے اسباب ہین جنکا اس موقع پر بیان کرنا ضروری نہین ہین اور اُنکے مہنگے اور کم ہوجانے سے ملک مین دودھ - دہی اور مکھن وغیرہ کی بہت کمی ہوگئی ہے دیہات تو بجائے خود رہی خود شہرونمین بھی اِن چیزونکی کمی محسوس ہورہی ہی اور لوگ پریشان ہین کہ اسکا آخری نتیجہ کیا ہوگا - صاحبان آجکل چھ سیر دودھ کا نرخ ہی اور چودہ چھٹانک گھی کا - خیال فرمادین - کہ نوبت کہانتک پہنچ گئی ہی ہمارے ملک مین وہ بڑے بڑے وسیع رقبے جو بار اور تھل وغیرہ کے نام سے مشہور تھے اور زمانہ قدیم سے ویران پڑے تھے اب بفضل خداوند تعالےٰ کچھ تو نہرون سے آباد ہوگئے ہین اور کچھ عنقریب آیندہ ہونے والے ہین - اِن رقبون مین اس سے پہلے مال مویشی پالنے والے لوگ بکثرت رہتے تھے جنکے پاس مویشی تعداد مین بیشمار ہوتے تھے اور یہ گویا اچھے سالونمین جبکہ یہان گھاس بکثرت ہوتی تھی دودھ گھی وغیرہ کی کانین تھین لیکن اب یہ سرکار کی مہربانی سے اناج کی کانونمین تبدیل ہوگئین ہین اور ہمارا ملک انکے ذریعہ قحط سے محفوظ ہوتا جاتا ہے اور بڑا شکر ہے کہ یہ وقت بھی آیا ہی کہ ملک کی ویرانہ زمین مین آبپاش ہوکر آباد ہونے لگی ہین لیکن صاحبان - اگر اِسوقت بھی دودھ اور گھی وغیرہ کی پیداوار کے قایم رکھنے کا کوئی ذریعہ لوگ نہین سوچینگے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ گھی ہمارے ملک سے جو آج تک امیر و غریب کیلئے نعمت عظیم اور انسانی غذا کا جزو اعظم سمجھا جاتا تھا معدوم ہوجاویگا اور سوائے امیرون کے سب کسی کو اسکا میسر ہونا مشکل ہوجاویگا ابھی تھوڑے سال گذری ہین کہ دودھ کا نرخ ۱۶ سولہ سیر اور گھی کا نرخ ساٹت پاؤ ۱½ ڈیڑھ سیر تھا - لیکن رفتہ رفتہ دودھ کا نرخ ۶ چھ سیر اور گھی کا ۱۴ چودہ چھٹانک پر پہنچ گیا ہی اور اگر یہی حالت جاری رہی تو آیندہ چند سال کے عرصہ مین گھی کے اس طرح سیرون کے حساب بکنے کا نام و نشان بھی نہین رہیگا اور یہ پیٹنٹ دوائیونکی طرح ٹن کی ڈبیون اور شیشیونمین بند ہوکر بکا کریگا - پس مین نہایت زور کیساتھ ایسوسی ایشن کی اِس ریزولیوشن کی طرف حاضرین کو توجہ دلاتا ہون اور ممبران سے التماس کرتا ہون کہ وہ زمینداران پر تمام ممکن وسایل سے دودھار جانورون کے پالنے پوسنے اور اُنکی ترقی نسل کے فواید کو ظاہر کرین کہ یہ ایک اعلیٰ درجہ کا چشمہ انسانی

آسایش اور غذا کا ہمارے ملک سے خدانخواستہ نابود ہو جاوے ۔ خداوند تعالیٰ نے دودھار جانوروں کو دو درجوں پر بنایا ہے ۔ اوّل درجہ مین بھینس اور گائے ہے بھینس کا دودھ زیادہ گاڑھا ہوتا ہی اور اُسمین مکھن کے اجزا اور دیگر مرکبہ منجملہ اشیاء زیادہ ہوتی ہین ۔ گائے کا دودھ نسبتاً رقیق ہوتا ہے اور اُسمین مکھن اور دیگر منجملہ اجزاء کم ہوتے ہین ۔ یہ جانور بالخصوص اُن حصّون اور لوگون کے لئے بنائے گئے ہین کہ جہان اور جنکو چارہ بافراط مل سکے ۔ دوسرے درجہ مین بھیڑ اور بکری بنائی ہین انمین سے اوّل الذکر جانور کا دودھ مثل بھینس کے گاڑھا اور دوسرے جانور کا دودھ مثل گائے کے رقیق ہوتا ہی ۔ جن حصّونمین گھاس کم اور خاردار جھاڑیان وغیرہ ہوتی ہین وہان یہ جانور اچھی طرح سے رہ سکتے ہین اور جو کم وسعت لوگ ہوتے ہین جنکو چارہ زیادہ مقدار مین میّسر نہین ہو سکتا وہ انہین آسانی سے رکھ اور پال سکتے ہین بھیڑی کے دودھ مین بھینس کی دودھ کی طرح مکھن بہت ہوتا ہی اور وہ زنی ہوتا ہے اور بکری کا دودھ گائے کے دودھ کی طرح زیادہ لطیف اور خوشگوار ہوتا ہے اور اس طرح وہ لوگ جو گائے اور بھینس نہین رکھ سکتے بھیڑ اور بکری رکھ کر بھینس اور گائے کے دودھ کا مزہ حاصل کر سکتے ہین اور اُنکو وہی منافع ان جانورون کے دودھ دہی چھاچھ اور گھی و پنیر وغیرہ سے حاصل ہو سکتے ہین ۔ جو گائے اور بھینس کے رکھنے والونکو ہوا کرتے ہین اور فائدہ اسمین یہ ہے کہ یہ جانور بآسانی پالے جا سکتے ہین ۔ خداوند تعالیٰ نے انکا مُنہ ایسے ڈھنگ سے بنایا ہی کہ بکری تو سخت سے سخت خاردار جھاڑیون اور بدمزہ کڑوی کسیلی کونپلین پتّے وغیرہ کھا کر اپنا پیٹ بھر سکتی ہی اور خوشحال رہ سکتی ہی اور بھیڑی جہان برائے نام بھی زمین پر سبزہ موجود ہو اُس سے سیر ہو سکتی ہی چنانچہ انگریزی مثلل مشہور ہی Where horse starves, sheep thrive.

گائے بھینس نَو اور دَس ماہ کے درمیان بچہ دیتی ہین اور کسیقدر مشکل سے ٹھیرتی ہین اور نیز اُنکے نئے کرانے مین کسیقدر دقّت ہوتی ہے ۔

بھیڑ ۔ بکری پانچ ماہ کے بعد بیاہتی ہے ۔ اور آسانی سے خود بخود ریوڑ مین جبکہ نر بکرا یا چھترا موجود ہوئی ہو جاتی ہین انکے بچے نسبتاً آسانی سے پلتے ہین ۔

گائے اور بھینس کی جلد سے کچھ وصول نہین ہوتا لیکن بھیڑ بکری سے ہر سال اُون اور جت یعنی بال کی معقول مقدار حاصل ہوتی ہی - بھیڑ کی اُون بڑی قیمتی ہوتی ہے اور اُس سے مالکون کو ایک معقول آمدنی ہر سال ہوا کرتی ہی - بکری کے بالون کو کاتکر نہایت مضبوط رسیان (سہلیان) تیار کرتے ہین نیز اُسکا سوت چھٹون بورین اور غلیچون مین بھی کام آتا ہے - گائے بھینس کے گوبر اور پیشاب سے زراعت کیلئے اچھی کھاد تیار ہوتی ہے - لیکن بھیڑ بکری کی مینگنین اور پیشاب اس کام کیلئے بہت ہی مفید ہے اور جب اسکو احتیاط سے خوب ڈھانک کر رکھا جاوے اور تیار کیا جاوے تو ایسا عمدہ ہوجاتا ہے کہ جس کھیتی مین اسکو ڈالدیا جاوے وہ بلاخطا اچھی ہوجاتی ہے اور اُس کھاد کا ڈالنا زراعت کیلئے ایک طرح گویا بیمہ یا بیمہ ہوجاتا ہے - ان جانورون کے نر بچے ایک یا دو سال تک رکھکر فروخت کئے جاتے ہین اور اُن سے ایک بہت معقول آمدنی ہوا کرتی ہے - صاحبان - بھیڑون کے متعلق ایک اور قابل غور علمی بات عرض کرتا ہون کہ یہ جانور یعنی بھیڑین عموماً مرض خنازیر سے محفوظ ہوتی ہین اور انکا گوشت انسانی خوراک کیلئے بہت موزون ہوتا ہے - پس ان وجوہات کے لحاظ سے یہ ضروری ہی کہ لوگ دودھار جانورون کو ترقی دین اور ہر ایک شخص خصوصاً کاشتکار تو اپنا فرض سمجھین کہ اعلےٰ قدر ہمت یہ جانور رکھین اور اُن سے فائدہ اُٹھائین - اپنی زمینون کو ان جانورون کی کھاد سے ترقی دین اُنکا دودھ دہی بافراط استعمال کرین اور جسمانی قوٰی اور طاقت کو بڑھاوین اُون اور گھی وغیرہ کی فروخت سے اپنے کیسے پُر کرین اور جانورونکی خدمت و تواضع کر کے اجر آجرت کے مستحق ہون - اس ایسوسی ایشن کو چاہئے کہ ان بیزبان جانورونکی جنسے انسان کو ہزارہا فواید حاصل ہوتے ہین ہر طرح سے حمایت کرے اور ممکن وسایل سے اُنکی حفاظت اور ترقی نسل وغیرہ کی اشاعت کرے - ولایت مین جو اس قسم کے بورڈ مقرر ہین جیسا کہ آپ سب صاحبان کی ایسوسی ایشن ہی وہ بیزبان جانورونکی ترقی نسل کی تدابیر سوچنے اُنکو امراض و وبائیہ سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے طریق عمل مین لانے وغیرہ وغیرہ کو اپنے فرایض منصبی مین سے سمجھتے ہین - لہٰذا اس ایسوسی ایشن کا بھی یہ فرض ہونا چاہئے -

مین اخیر مین چند الفاظ باغبانی کے متعلق بھی کہنا چاہتا ہون۔ میوہ جات اور ترکاریان انسان کے لئے نہایت عمدہ قسم کی پرورشی غذائین ہوتی ہین اور بغیر اُنکے آسایش سے انسانی زندگی کا بسر ہونا مشکل ہوتا ہی۔ اسی بات کو دیکھکر اور ملکونمین باغبانی کے علم مین لوگون نے بڑی بڑی نمایان ترقی کی ہے۔ اور اُن ملکون سے تر اور خشک میوہ جات اور ترکاریان باہر جاکر فروخت ہوا کرتی ہین اور وہان کے لوگ اِس سے مالامال ہو رہے ہین۔ لیکن ہمارے ملک مین باوجود اِن باتون کے اِس فن مین سوائے بعض بعض محدود مقامات کے کچھ ترقی نہین ہوئی اور بالخصوص عام کاشتکار اِس فن کو اچھا نہین سمجھتے اور اُسکے اصولون سے ناواقف محض ہین۔ باغبانی ایک نہایت عمدہ فن ہے اور فن زراعت کا ایک ضروری حصہ ہی اور اِس زرخیز ملک مین جہان تمام کاروبار کا اصلی دارومدار زراعت ہی پر ہی اُسکی ترویج عام زمینداروں اور کاشتکارون مین نہایت ضروری ہے۔ لہذا مین اِس ریزولیوشن کی بڑے زور سے تائید کرتا ہون اور اُمید رکھتا ہون کہ لوگونکو اِس فن کے حاصل کرنے مین ایسوسی ایشن اپنی طرف سے پوری پوری ترغیب دلاویگی اور اِس امر کے لئے تمام ممکن وسایل کام مین لاویگی۔

العبد

خانصاحب۔ سیّد مہتاب شاہ گیلانی پروفیسر علم تشریح وافعال الاعضاء حیوانات پنجاب ویٹیری نیری کالج لاہور

مضمون مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی

جو بغرض تائید ریزولیوشن نمبر ۲ زمینداری کانفرنس منعقدہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء بمقام لاہور طیار کیا گیا

صاحبان - اس کانفرنس کا ریزولیوشن نمبر ۲ جسکا مدعا زمینداروں جاگیرداروں زمینداروں اور کورٹ آف وارڈس کے مہتمموں کو جدید علمی آلات کشاورزی اور عمدہ قسم کے تخم ہائے غلہ و چارہ کے استعمال پر توجہ اور ترغیب و تحریص دلانا ہی - کیا بہ لحاظ ضرورت اور کیا بہ لحاظ کثیر فوائد ایک بڑا ضروری اور اہم ریزولیوشن ہی خصوصاً اسکا جزو ثانی یعنی عمدہ قسم کے بیجوں کا استعمال تو میرے خیال مین فن زراعت کاری کا جزو اعظم اور اسکی ترغیب و ترویج کی علمی تدابیر سوچنا اس کانفرنس کے جملہ مقاصد مین سے بہترین اور افضل مقصد ہے -

صاحبان یہ ایک بالکل سادہ اور عام فہم بات ہی - اور کچھ محتاج تفصیل نہین کہ جس چیز کو زمیندار کاشت کرین اگر اُسکا تخم ہی اچھا اور اعلیٰ قسم کا نہ ہوگا - تو اُسکی کاشت کرنے سے جو فواید اور مقصود اُنکی مدِ نظر تھے وہ کسی صورت مین حاصل نہین ہو سکتے - خراب قسم کے بیج بونے سے اوّل تو زراعت اچھی طرح اُگتی نہین - اور جو پیدا ہوتی ہی - بہت کمزور ہونیکے سبب اُسکا معتد بہ حصّہ قبل پختگی کے مرجاتا اور مُرجھا کر خشک ہوجاتا ہے اور جسقدر زراعت پختہ ہو - اسکی جھاڑ یعنی پیداوار جنس کم ہوتی ہی کیونکہ جو خراب بیج کی تخم ریزی سے زراعت پیدا ہو - تجربہ سے ثابت ہو چکا ہی کہ اسکی پیداوار عمدہ تخم والے اسی قسم کی زراعت کی پیداوار سے بہت ہی کم ہوتی ہی - اسکی وجہ ظاہر ہے کہ اوّل تو اسکا دانہ بہت چھوٹا ہوتا ہے - دوسرے خوشہ مین دانے کم ہوتے ہین - اور خوشہ پُر نہین ہوتا - چہارم خود خوشہ چھوٹا ہوتا ہے - پنجم زراعت کا کھیت کافی طور پر گنجان نہین ہوتا - لہذا کاشتکار کے لئے ضروری ہی کہ وہ بوقت کاشت فصل بہت کوشش اور

تلاش سے پہلے عمدہ قسم کی صحیح وسالم تخم پیدا کرے۔ ورنہ اُسکی محنت شاقہ کا پورا صلہ کبھی نہین مل سکتا۔ کیونکہ خواہ تخم اچھا ہو یا خراب اور تو سب قسم کی محنت ومشقت بجز شگافی۔ آبپاشی ونی۔ کلبہ رانی دوت سنیہ بنانا۔ کھاد ملانا۔ آبرسانی۔ گوڈی دینا وغیرہ وغیرہ سب یکسان ہوتے ہین۔ اور فرق ہے تو یہ کہ اگر عمدہ تخم ڈالکر زراعت پیدا کیجاوے اور پیداوار غلہ فرض کرلو نو ۹ من فی ایکڑ ہو تو خراب قسم کے تخم ڈالنے سے بمشکل دس من فی ایکڑ کے حساب سے تیار ہوگی۔ اور نہ فقط یہ بلکہ جو عمدہ قسم کے تخم کی پیداوار ہو۔ اسکی فروخت آسان اور نرخ ہمیشہ گران ہوتا ہے اور خراب قسم کے اجناس سالہا سال بلا فروخت پڑی رہتی ہین اور کوئی خریدار خوشی سے اُنہین خرید نہین کرتا۔ اور اگر خرید کرین بھی تو بہت ارزان نرخ پر۔ ایک ہی جنس کی پیداوار مین بھی انکے بیج کی عمدگی یا خرابی کے بموجب بہت تفاوت ہوجاتا ہے۔ اسکی بھی چند مثالین عرض کرتا ہون۔ مثلاً ایک کماد ہوتا ہے باریک چھوٹے گنے کا جسکو کاہو کماد بولتے ہین دوسرا موٹے اور لمبے گنے کا جسکو مینکو یا ڈھولو بولتے ہین۔ اگر ایک ایکڑ زمین کے کھیت تیار کرکے اُسکے نصف حصہ مین قسم اوّل اور دوسرے نصف مین قسم دوئم کاشت کرین۔ اور دونو کھیت قدوقامت مین برابر بڑھین۔ اور انہین ایک وقت ایک ہی طریق سے بیلنے مین بیلین۔ تو پہلی قسم یعنی کاہو سے اگر ۹ من گوڑ کی پیداوار ہو تو دوسری قسم یعنی ڈھولو سے ۱۰ یا ۱۲ من گوڑ کی پیدایش ہوگی پھر اگر اُسی کھیت کے نصف حصہ مین گیہون از قسم وڈانک یا ڈانگر قسم اوّل کاشت کرین جسکو ہمارے ضلع مین پنبن بولتے ہین اور دوسرے نصف حصہ مین چھوٹی خوشہ کی معمولی کونی یا روڈی یا نہری گندم بیجین تو اول مذکورہ قسم کے گندم کی پیداوار اگر اوسط بحساب ۱۵ پائی یا ۳ من فی کنال ہو تو آخر مذکورہ کنک کی پیداوار ایک ضرور یعنی ۱ پائی یا ۲ من فی کنال کے حساب سے زیادہ نہین ہوسکیگی۔ کیون۔ اُنکی وجہ یہ ہے کہ ڈانگر کا خوشہ بڑا فی خوشہ مین ۱۲ سے ۱۴ گھنڈیان اور فی گھنڈی مین ۲ دانہ تو گویا کل خوشہ دانون سے پُر ہوگا۔ اور دانے بھی کلان ہوتے ہین۔ پھر اگر اُسی کھیت کے نصف حصہ مین باجرہ سفید لمبی خوشہ والا اور دوسرے نصف مین

پھاڑی باجری بھورے رنگ کی کاشت کرین تو بھی پیداوار مین بیّن فرق ہوگا یعنی اگر باجرہ کی جھاڑ ۲ خروار ہے تو باجری کی ایک خروار ہوگی - نہر پر دو قسم کی کپاس یا لو نواڑ ہوتی ہین ایک سے فی سن ۱۲ سے ۱۴ سیر روئی برآمد ہوتی ہی اور قریباً ۲۶ سے ۲۷ سیر بنولے نکلتے ہین اسکو عام لوگ تہائی والی کپاس بولتے ہین اور ایک عام کپاس ہی جس سے اوسطاً ۱۰ روئی اور ۳۰ بنولے نکلتے ہین - اسکو چوتھائی والی کپاس بولتے ہین - اوّل مذکورہ کپاس بحساب ایکروپیہ فی سن ہمیشہ آخر مذکورہ کپاس سے گران نرخ پر فروخت ہوتی ہی - جس سے اسکی کاشتکار کو ایک معتد بہ فائدہ ہوتا ہی - علاوہ برین چوتھائی والی کپاس کا تخم بھی دو قسم رکھتا ہی ایک وہ جسکی کاشت سے کپاس کی پیداوار زیادہ یعنی اسکے درخت پھل زیادہ لیتے ہین - انکا شگوفہ اور پھول عموماً سُرخ ارغوانی رنگ رکھتا ہی - دوسرا معمولی پھل لیتا ہے - اِسکے پھول زرد یا سفید رنگ رکھتے ہین اسی طرح جوار کی بھی چند قسمین ہین - ایک کا خوشہ بالکل چھوٹا جسکو چری جبلو بولتے ہین اور چارہ کے کام آتی ہے اور دوسری کا خوشہ دیکھنے مین تو بڑا لیکن بالکل کھوکھلا ہوتا ہے اسکی جھاڑ بھی بہت کم ہوتی ہے - تیسری قسم سفید میٹھی جوار کی ہی - جو ضلعے جھنگ ملتان شاہ پور وغیرہ مین بہت بکثرت ہوتی ہی - اور اُسکا خوشہ بہت بڑا دبیز اور گول ہوتا ہی - اس سے بہت ہی زیادہ جھاڑ ہوتی ہی - مکئی بھی چند قسم رکھتی ہے ہر ایک کے دانہ سفید باریک اور خوشہ کم اور چھوٹے ہوتے ہین - دوسری لمبی ٹانڈی کی مکئی - فی ٹانڈہ دو یا تین خوشہ یا بھٹے رکھتا ہی اور بڑی موٹی زرد یا لال دانون سے بھرا ہوتی ہین اسکو دیسی کسان مکڑ بھی بولتے ہین - اب بالا مذکورہ چند مثالون سے جو پورے تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہین صاف ثابت ہی کہ زراعت کی پیداوار کا کم و بیش ہونا زیادہ تر اُس حصہ بیج کی عمدگی پر منحصر ہے - لہذا زمینداروں کو چاہیئے کہ بوقت کاشت فصل ہر ایک جنس یا چارہ کا بیج ضرور عمدہ منتخب کرکے استعمال کرین - تاکہ اپنی بے نظیر محنت و مشقت کا پورا پھل پاوین - پس ان ردّی بیجون کے نقصانات کا اندازہ کرنے اور عمدہ قسم کے تخم کے استعمال کے فواید و منافعت پر غور کرنیسے لازمی اور لابدی معلوم ہوتا ہے کہ

اس صوبہ مین بھی انہین اقسام کے تخمہا اجناس کی ترویج کی ترغیب و تحریص سب طبقہ و رتبہ کے زمینداروں مین کرنی چاہئے۔ جنکا ممالک مغربی و شمالی مین رواج ہے۔ اور جو بعد تجربہ کثیر مفید ثابت ہوئی ہین لیکن صاحبان اس موقعہ پر یہہ بتلانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جو عمدہ تخم اجناس مروجہ ممالک مغربی و شمالی کے اس نمایش مین مین نے دیکھے ہین۔ تقریبًا سب نمونے اس قسم کے اجناس کے اور بعض صورتون مین ان سے بھی بڑھیا قسم کے ہمارے اپنے صوبہ کے ہر ایک ضلع بلکہ تحصیل مین مل سکتے ہین اور زمیندارون و کاشتکارون کو اگر پوری توجہ اس طرف دلائی جاوے کہ وہ ہمیشہ ہر ایک جنس کی کاشت کیوقت یا اس سے پہلے اپنے علاقہ کی عمدہ سے عمدہ نمونہ کی جنس کا بیج تلاش کرکے خواہ قیمتًا یا بمعاوضہ و تبادلہ جنس حاصل کیا کرین۔ اور تھوڑی تکلیف و کوشش سے پہلوتہی کرکے اور غفلت و کاہلی مین مبتلا ہوکر ایسا ویسا بیج جو ہاتھ چڑھ جاوے وہی نہ کاشت کردیا کرین۔ تو میرا خیال یہہ ہے کہ ہمارے صوبہ کے زمیندارونکو بہت ہی کم ضرورت ہوگی کہ وہ کاشت اجناس کے لئے دور دراز ممالک سے تخم خرید کرنیکے لئے مجبور ہون۔

صاحبان۔ اس کانفرنس کے اس ریزولیشن کے عنوان مین جو لکھا ہے کہ والیان ریاست۔ رؤسا اور کورٹ آف وارڈس کے منتظمان کو توجہ دلائی جاوے۔ میرے خیال مین اس تخصیص کو اوڑا کر اسکی تعمیم کیجاوے اور سب طبقہ کے زراعت کارون و کاشتکارون کو اس طرف توجہ دلائی جاوے۔ والیان ریاست رؤسا اور بڑے بڑے جاگیردران اپنے علاقہ کی رعایا اور زمیندارونکے لئے ایک وساطت یا ذریعہ ان قواعد کی اشاعت کا ہو سکتے ہین لیکن ریاستی رعایا اس کثیر المقدار مخلوق الہی کے مقابلہ مین جو فردًا فردًا براہ راست برٹش گورنمنٹ کی رعایا ہے اور سوائے گورنمنٹ عالیہ کے اور کوئی دوسری حکومت ان پر نہین بہت کم ہے۔ نیز مین یہہ کہنے کی بھی جرأت کرتا ہون اور اسکی شہادت اور ثبوت مین معقول دلائل رکھتا ہون کہ وہ بہت بڑے بڑے زمیندار جو بہت کثیر رقبہ کے واحد مالک ہوتے ہین۔ انکے اسٹیٹس یا جاگیر دیکھے

علاقون مین خواہ کیسی ہی خراب قسم کی زراعت ہو۔ چونکہ وہ اپنے سب مزارعان اور کاشتکاران
سے ایک معتدبہ حصہ محصول مالکانہ بانٹ لیتے ہین اسلئے تھوڑا تھوڑا غلہ بھی جمع ہوکر
اسقدر ہو جاتا ہی کہ انکے اخراجات کے لئے کچھ نہ کچھ کفایت کرجاتا ہے۔ اور اسلئے بغیر اسکے بیچارے
سمجھے کہ اگر عمدہ قسم کے قیمتی اناج و اجناس عمدہ بیجون سے کاشت کرائی جاتی تو کسقدر فواید حاصل
ہوتے۔ وہ غفلت اور بیپروائی کرتے ہین۔ لہذا میری رائے ہی کہ علاوہ ان امراء زمینداروں کے
خاص اور متوسط الحال زمینداروں کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے بلکہ کانفرنس کی امداد اعانت کے
محتاج و مستحق زیادہ تر وہی فرقہ کاشتکار زمینداروں کا ہی نہ امراء زمینداروں کا۔ فرض کرو کہ ایک شخص
دو ہزار ایکڑ آراضی نہر کا مالک ہی جسمین سے نصف آباد اور نصف غیر آباد ہی۔ آباد آراضی سے بھی
نصف یعنی کل پانچ سو ایکڑ زیر کاشت ہی۔ اب اس پانچ سو ایکڑ مین سے یعنی اڑھائی سو ایکڑ
جو ساوی ہی نو مربعہ زمین کے۔ خریف مین کاشت کی گئی ہے۔ اور نصف باقی یعنی نو مربعہ
ربیع مین تو بھی باوجود نہ ہونے عمدہ تخم کے اسقدر پیداوار ہوسکتی ہی کہ آجکل کے نرخ کے حساب
مالیہ سرکار ادا کرکے بھی کم ازکم اس زمیندار کو ایک ہزار روپیہ فصل خریف اور ایکہزار روپیہ فصل ربیع سے
حاصل ہو سکتا ہی۔ جو اگر وہ سلامت روی اختیار کرے تو سال بھر کے خرچ کے لئے پوری کفایت کرتا
ہے حالانکہ اسکی آراضی کا ½ حصہ غیر آباد اور باقی نصف مین سے بھی نصف یعنی کل کا ¼ حصہ زیر کاشت
ہے اب اسکے بالمقابل ایک ایسے زمیندار کو لیجیئے جو فقط چالیس پچاس ایکڑ زمین کا مالک ہے۔ اب
اگر وہ اپنی زمین کی تیاری آئین تخم ریزی اور خصوصاً بیج کے انتخاب مین ذرا بھی غفلت کرے تو اسکی
فصل خراب ہوگی اور اس سے ہرگز اسکو اسقدر آمدنی نہین ہو سکتی۔ جو اسکے ضروری مصارف
کو سال بھر کے لئے کافی ہوسکے۔ صاحبان اگر سچ پوچھو تو قحط خشک سالی۔ وبائی مویشی۔
آفات ارضی و سماوی اور شداید موسمی کی تکالیف کا تختہ مشق بھی یہی آخر مذکورہ واجب الرحم
فرقہ بنتا ہی۔ صاحبان۔ اسی ریزولیشن مین جدید آلات کشاورزی کی ترویج کا بھی ذکر ہے یہ
امر مسلم ہی کہ عامہ خلایق پورانی ملکی اور آبائی اشیاء و رسم و رواج قدیم کی فدائی اور اس سے بہت ہی مانوس اور

سخت قسم کی دلچسپی اور محبت رکھتے ہین اور حتی الوسع اُن سے مفارقت نہین کرتے۔ لیکن انکی
یہہ عادت بلاوجہ نہین۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ وہ پورانے قواعد و رسومات و اشیا و طریق عمل کو بہت
مفید خیال کرتے ہین اگر اُنکے مقابلہ مین کوئی نئی مفید تر۔ کار آمد تر اور کم محنت کثیر المنفعت بات
ثابت کردیجاوے تو وہ ایسی گئی گذری نہین کہ مفید بات کو چھوڑ کر پھر بھی غیر مفید بات کے پیچھے
پڑے رہین گے۔ کبھی نہین۔ ایسے وسایل و ذرایع پیدا کئے جاوین کہ جنسے نئے علمی آلات
کشاورزی اور عمدہ قسم کے مفید تخمہای اجناس وہ دیکھین سمجھین۔ اُنکا مفید ہونا اُنکے دل و دماغ
پر نقش کیا جاوے تو پھر اُنکی ترویج مین کوئی مشکل حایل نہین ہو سکتی۔ زمیندار علی العموم بھولے
بھالے آسانی سے دھوکہ مین آنیوالے اور اپنی جہالت اور لاعلمی سے بنئیون اور بیاج خورون کے
آماجگاہ بنے ہوئے ہین تاہم مطلب کے بڑے پکے ہوتے ہین اور جب کوئی مفید کام انکی ذہن نشین
کردیا جاوے تو اُسے فراموش نہین کرتے۔ صاحبان میری راے مین عمدہ وسایل ان جدید علمی
آلات کشاورزی اور عمدہ قسم کے بیجون کے استعمال کی اشاعت و تشہیر کا یہہ ہین کہ یا تو براہ راست
یا بذریعہ خط و کتابت کے یا بتوسل لوکل گورنمنٹ تمام اضلاع پنجاب کے ڈسٹرکٹ بورڈونکو اس طرف
توجہ دلائی جاوے تاکہ بہت مفید اور ضروری آلات کے نمونے جو فی الحقیقت زمیندارون کے لئے کار آمد
ہو سکتے ہون۔ اور انکے سابقہ آلات کے بہمہ وجوہ بہتر اور افضل ہون خرید کرین۔ اور صدر مقامات
مین بغرض نمایش رکھے جاوین اور صاحبان ڈپٹی کمشنران اضلاع کی خدمت مین بتوسل صاحب فنانشل
کمشنر بہادر پنجاب و صاحب ڈائرکٹر آف لینڈ ریکارڈس کے التجا کیجاوے کہ وہ خود بذاتہ اور نیز اپنے
ماتحت افسران مال کے وسیلہ سے اپنے اپنے اضلاع کے زمیندارونکو اس طرف متوجہ کرین۔ اور اسبارہ
مین تاکیدی احکام نافذ اور ہدایات جاری کرین اور ان آلات کے استعمال و عمدہ قسم کے بیج تلاش کرکے
کاشت کرنیکے فواید بالتفصیل انکو بتلائے جاوین۔ اس تدبیر سے اُمید واثق ہے کہ پوری کامیابی ہوگی
مین اس بارہ مین اپنے ہی ضلع کی ایک عمدہ مثال پیش کرتا ہون کہ جس سے صاف ثابت ہوگا کہ جب
زمیندارون کو کوئی مفید بات متعلق زراعت یقینی طور پر معلوم ہوجاوے تو وہ ضرور اُسے اختیار کرلیتے ہین

ہمارے ملک مین (یعنی ضلع جھنگ) کم آد چاول اور نیل کی کبھی پہلے کاشت نہین ہوئی حتےٰ کہ سکھون کے عہد مین جب پہلے پہل اس ضلع مین اُن مالدار لوگونکو جنکا گذارہ صرف مال مویشی پر تھا اور زراعتکاری سے محض نابلد تھے دیوان ساون مل صاحب جو چٹھہ حاکم ملتان نے احداثی چاہات اور فن زراعت کاری اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اور ان لوگونکو پورا زراعت کار بنانیکی ہر طرح کوشش کی تو جن لوگون نے زراعت مین بہت ترقی کی اُنکو انعام واکرام سے ممتاز کیا اور جن اقوام نے پیشہ زراعت اختیار کرنیسے انکار کیا اُنکو طرح طرح کے جُرمانے اور اپنے دربار مین باریابی سے محروم کیا۔ یہ لوگ پہلے پہل تو اپنی ضد پر اڑے رہے اور سب طرح کی تکالیف اس کے عوض جھیلنے لگے۔ رفتہ رفتہ جب اپنے ہمسایہ زمیندارون کو ترقی کرتے اور انکی حالت بدلتے دیکھا۔ تو فوراً زراعت کاری کیطرف مائل ہوئے۔ اور رفتہ رفتہ پانچ سال کے اندر اسقدر فالتو زمین زیر کاشت کی گئی۔ جو اُس زمانہ کے بعد اب جناب کنیال نے آباد کی ہے۔ اور اسقدر نئے چاہات طیار کئے گئے۔ کہ اب بھی اُس زمانہ کے مدفون چاہات برآمد ہوتے اور اکثر پائے جاتے ہین۔ غرضیکہ پوری پوری ترویج فن زمینداری وکاشتکاری کی ہو گئی۔ لیکن چونکہ یہ لوگ اکثر ادنےٰ قسم کے اجناس کاشت کرتے تھے۔ لہذا دیوان موصوف کے دربار سے اس حکم کا تاکیدی اعلان ہوا۔ اور جا بجا مقامی چھوٹے چھوٹے حکام کے نام فرمان جاری ہوئے کہ وہ زمیندارون سے اعلےٰ قسم کے قیمتی اور زیادہ پیداوار کرنیوالے اجناس کاشت کرا دین تاکہ ملک کا مالیہ بڑھے اور رعایا آسودہ حال ہو۔ چنانچہ اُسوقت سے روئی۔ نخود۔ گندم۔ جوار۔ تل وغیرہ کی کاشت کا تو رواج بہت زیادہ ہو گیا۔ لیکن باینہمہ تاکید اکید و تشدد حکام اس ملک کے تمام سربرآوردہ زمیندارونکا ایک بڑا ڈیپوٹیشن اس مضمون کی عرضداشت لیکر دیوان صاحب موصوف کی کچہری مین بمقام ملتان حاضر ہوا کہ اور اجناس تو ہم ضرور کاشت کرینگے۔ لیکن نیل اور کماد کی کاشت کی تکالیف ہمسے برداشت نہین ہوتی۔ نیل کا چارہ ہمارے مال مویشی نہین کھا سکتے۔ اور نیل نکالنے کے وقت انسان کے ہاتھ پاؤن سیاہ کالے ہو جاتے ہین۔ اور کماد سال بھر کی محنت کی کھیتی ہے

اسکی گوڈی بھی ہمسے نہین ہو سکتی گو انکی اِس فضول عرضداشت پر دیوان موصوف پہلے تو سخت ناراض ہوا لیکن اخیر انہون نے منظور کر ہی لیا۔ چونکہ کماد کاشت نہین ہوتا تھا۔ لہذا گوڑ ہمیشہ ہمارے ملک مین ایک قیمتی سوغات سمجھا جاتا تھا اسی ملک کے بیچارے دہقانی لڑکے کی مثل مشہور ہے جسنے اپنے باپ سے پوچھا تھا کہ رنجیت سنگھ جو اِڈا بادشاہ ہے اُسکی بورین اور سامان ہی گُڑ کا ہوگا۔ جب جی چاہا مُنہ میٹھا کر لیا۔ غرضیکہ گوڑ ایک نعمت عظمی تھا۔ لیکن پھر بھی اسکی کاشت کیطرف کچھ توجہ نہ تھی یا تو یہ بات تھی اور یا ایکدم اب اِس زمانہ کا انقلاب دیکھئے کہ نہر چناب سے جو سلانڈل بار جھنگ کو سرکار والا تبار نے آباد کیا ہی۔ اور ضلع سیالکوٹ گوجرانوالہ لاہور اور لدہیانہ وغیرہ کے جاٹ مسلمان کمبو اور سکہ زمیندار وہان آباد کئے ہین۔ اور اُنہون نے اِس اجناس کی وہان کاشت شروع کی ہی تو اُنکی دیکھا دیکھی اور نیز یہ بات معلوم کر کے کہ گو اعلیٰ اجناس کی کاشت مین زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے تاہم جب برداشت کا موقع آتا ہی تو سب محنت فراموش اور پورا حیلہ پلّے پڑتا ہی۔ نیز عمدہ قسم کے اجناس کی خریداری عام نرخ مہنگا اور فائدہ بہت زیادہ ہوتا ہی۔ اس ملک کے سب زمینداروں نے بھی کماد نیل اور چاول کاشت کرنا شروع کر دیا ہے اور سب پُرانی داستانین فراموش کر بیٹھے ہین۔ جس سے سب کے سب نسبتاً اب آسودہ حال ہوتے جاتے ہین۔ دوسرا عمدہ اور واقعی سب سے عمدہ طریق اور قیمتی ذریعہ ان جدید آلات کشاورزی کی تشہیر اور ترویج کا بشرطیکہ وہ کار آمد ثابت ہون اور اپنے سابقہ مقامی آلات سے ترجیح اور فوق رکھتے ہون تو میرے خیال میں یہ ہی کہ کانفرنس تجویز کرے کہ ایسوسی ایشن زمینداری کا ایک ماہوار یہ نہین تو کوارٹرلی یعنی سہ ماہی یا یہ بھی نہین تو ششماہی ایک رسالہ جاری ہو اور اُسمین انکی خوبیون اور فوائد کو سلسلہ وار بالتفصیل بیان کیا جایا کرے۔ اور یہ بھی از حد ضروری ہی کہ اِس رسالہ کے اغراض و فرایض کو نہ فقط اِنہین جدید آلات کشاورزی اور عمدہ تخم وغیرہ تک ہی محدود رکھا جاے بلکہ وقتاً فوقتاً اُسمین اور بھی چیدہ چیدہ اور ضروری مضامین دربارہ ترقی زراعت تجربہ کار تعلیم یافتہ زمینداروں یا افسران مال یا ایسوسی ایشن کے دیگر کارکنون کی طرف سے جو اس کام مین دلچسپی رکھتے ہین درج ہوا کرین۔ اور وقتاً فوقتاً انگریزی رسالہ اگیری کلچرل جرنل

سے بھی ضروری اُنمون کارآمد زمینداران پنجاب اخذ کرکے بعد ترجمہ اُسمین درج ہوا کرین۔

صاحبان اِس آخر مذکورہ انگریزی ماہواری رسالہ مین بابت نہایت عمدہ مفید اور ضروری معلومات و انکشافات دربارہ ترقی زراعت و انسداد وبائے امراض مویشیان وغیرہ وغیرہ پر بحث ہوا کرتی ہی لیکن انگریزی زبان مین شایع ہونیکی وجہ سے ہمارے ملک کے زمیندار تو اِس سے کوئی فائدہ نہین اُٹھا سکتے۔ ہان وہ محدودی چند انگریز کاشتکار جو بلاد ہندوستان کے مختلف حصون مین بڑی پرتقیل مین چاہ اور گنا وغیرہ کی کاشت کرتے ہین۔ اِس سے معتدبہ فائدہ حاصل کرتے ہین۔ مضامین ترقی زراعت جو اِسوقت مین تجویز کر سکتا ہون یہ ہین۔ جدید آلات کشاورزی کے استعمال کے فواید کھیت کو مختلف قسم کی زراعت کے لئے تیار کرنا۔ زمین مین کھاد ملانیکی ترکیب اور مقدار کھاد کو جمع کرنے اور ذخیرہ بنانیکے فواید۔ اقسام کھاد۔ زراعت کیلئے تعین موسم عمدہ اور تندرست تخم کا انتخاب طریق نسب درختان و تخل بندی باغ اور درختون کو کھاد دینے کی ترکیب ترقی نسل مویشی انسداد امراض عام اور معتدبہ مویشی۔ جانورونکو علمی اصول کے مطابق پالکر زیادہ کارآمد بنانا۔ سہل اور عام فہم اُردو زبان مین مویشی کے عام وقوعہ امراض کے حفظ ماتقدم دفعیہ اور علاج معالجہ کا بیان زراعت کی نباتی اور حیوانی امراض مثلاً کنگی۔ تیلا۔ کائی وغیرہ کا بیان اور اُنکے دفعیہ کے لئے ممکن تدابیر وغیرہ۔

تیسرا عمدہ طریق جدید آلات کشاورزی کو شہرت دینی اور زمیندارونکو عمدہ قسم کے بیج استعمال کرنیکا یہ ہی جسکو کہ مین بہترین طریق خیال کرتا ہون کہ علاوہ اِس بڑی کانفرنس کے جسکے اجلاس مین اسوقت ہم موجود ہین۔ صوبہ پنجاب کے ہر ایک ضلع مین بصدرات صاحبان ڈپٹی کمشنران اور اگر ریاست ہو تو بصدرات دسرکٹ مشیران حال ایک مقامی کانفرنس یا میلا ہر سال منعقد ہوا کرے۔ اور اِس کانفرنس یا میلا مین صاحبان متذکرہ صدر اپنے علاقہ کے زمینداروں نمبرداروں ذیلداروں۔ سفید پوشون اور جاگیردارون کو ایک تاریخ مقررہ پر طلب فرماکر ترقی زراعت کے مسائل و مضامین پر غور فرمایا کرین اور اِس کانفرنس یا میلہ مین اُس ضلع یا علاقہ کے کل عمدہ قسم کے اجناس و پیداوار کے نمونون کی نمایش بھی قایم کیجاوے۔ اور جو زمیندار بہترین نمونہ اجناس کے اُس مقامی کانفرنس کی نمایش مین پیش کرے اسکو صاحبان مجوج

ایک سند خوشنودی مزاج اور کچھ انعام بطور اعزاز کے عطا فرماکر امتیاز اور سرفرازی بخشیں جس سے اورون کیلئے باعث ترغیب و تحریص کا ہو۔ ان مقامی کانفرنس یا جلسون کے تقرر کیلئے موسم اور موقع کی نسبت میری تجویز یہہ ہو۔ کہ جن ضلاع ریاستون اور علاقون مین نمایش اسپان مویشیان اور شتران وغیرہ کے میلے ہوتے ہین۔ انمین انہین میلون کے موقع پر انکا ایک جزو قرار دیکر زمینداری جلسہ اور نمایش بھی قایم کیجاوے۔ جو میرے خیال مین جانورون کی نمایش سے بھی بدرجہا بڑھکر مفید اور ضروری ہے جن اضلاع مین یہہ میلے نمایش اسپان وغیرہ کے نہین ہوتے۔ وہان یہہ جلسہ زراعتی ماہ کاتک کے اخیر مین قرار دیا جاوے تو اور موسمونکی نسبت بہت بہتر ہے۔ جبکہ فصل خریف کی پختہ یا نیم پختہ اجناس کے تازہ خوشے نمایش کیلئے سب اطراف و جوانب ضلع یا علاقہ سے صدر مین بغرض نمایش لائے جاسکتے ہین۔ نیز بوساطت گورنمنٹ یا صاحب فنانشل کمشنر بہادر صوبہ پنجاب صاحبان ڈپٹی کمشنران اضلاع پنجاب کو توجہ دلائی جاوے کہ وہ اِس کانفرنس کے آیندہ اجلاسون مین اپنے اپنے اضلاع کے سربرآوردہ معزز زمینداران بغرض شمولیت جلسہ بھیجا کرین۔ اور ساتھ ہی اپنے اپنے علاقہ کی عمدہ قسم کے اناج اور اجناس کے نمونے بغرض نمایش بھیجا کرین۔ تاکہ آیندہ اجلاس کانفرنس زمینداری ایسوسی ایشن کے متعلق صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع و علاقہ جات ریاستون کے بہترین پیداوارون اور عمدہ اجناس کے ایک بڑی پروونشل نمایش قایم کیجاوے اور زمیندارون کو ہر ایک ضلع کی بہترین پیداوار کے دیکھنے اور باہم تبادلہ خیالات کرنیکا موقع دیا جاوے۔

صاحبان اب مین اپنی تقریر کو ختم کرکے اِس ریزولیوشن کی زور سے تائید مزید کرتا ہون۔

سید سردار شاہ گیلانی

کیس مرسلہ راجہ غلام حسن خان صاحب ہوس سرجن پنجاب وٹیرنیری کالج لاہور

۴ - فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو کپتان ای ایف کیری صاحب بہادر رائل انسکلنگ فیوزیلیرس میان میر سے آئے - اور اپنے بیمار جانور کا حال پرفیسر ڈبلیو ڈاسن صاحب بہادر سے بیان کیا - جس پر صاحب ممدوح نے بندہ کو میانمیر جانے اور گھوڑے کا علاج کرنیکا حکم دیا - بندہ فوراً ہمراہ کپتان صاحب موصوف میانمیر گیا - اور اس جگہ فیریر سارجنٹ صاحب توپخانہ بھی موجود تھے - جو کہ میرے جانے سے پہلے مریض کا علاج کرتے رہے -

گرے عرب گلڈنگ پولو پونی کے تھان نی بچالی پر کہین کہین خون تھا - مریض کالک کی علامات ظاہر کرتا تھا - سائیس لوگون سے استفسار حال کیا کہ یہ خون کہان سے گرا ہے - انہون نے بیان کیا کہ سارجنٹ صاحب نے گھوڑے کی لید نکالی تھی - تو اسکے بعد خون نکلا - اسیوقت ایک کالک ڈرافٹ جو کہ بندہ کالج ہذا سے ہمراہ لیگیا تھا - پلایا - اور ہاتھ کو کاربالک سوپ سے اچھی طرح دھو کر تیل لگا کر ریکٹم مین ڈالا تو بڑے بڑے زخم معلوم ہوئے - ہاتھ کو آہستہ آہستہ نکالا تو ہاتھ خون آلودہ تھا - اسیوقت کپتان صاحب موصوف کو جو پاس کھڑے تھے دکھلایا اور کہا کہ ریکٹم کے اندر بڑے بڑے زخم ہین اور بیمار کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے - انٹی سیپٹک لوشن شیر گرم پانی کی پچکاری کیگئی - جانور کی حالت ویسی ہی رہی نصف گھنٹہ تک جب کوئی صورت بہتری نظر نہ آئی تو ایک ڈرام لیکوار مارفیہ ہیڈرلاس کی زیر جلد پچکاری کی جس مین دو گرین مارفیہ تھا - قدرے درد مین تخفیف ہوئی - پچکاری کرنیکے آدھ گھنٹہ بعد پھر وہی شدید علامات درد آن موجود ہوئین - تو ایک گرین ایسرین کا سلوشن بنا کر زیر جلد پچکاری کے ذریعہ پہونچایا - لیکن گھوڑے کو نہایت سخت قبض تھی - مگر درد مین افاقہ ہو گیا - لیٹا ہوا مریض اٹھکر کھڑا ہو گیا - اور کھانیکی خواہش ظاہر کی - لیکن کھانا بالکل ندیا - دیر تک انتظار کیا - جانور نے بالکل درد کی علامات ظاہر نکین -

اسواسطے بندہ نے کپتان صاحب موصوف کو فہمایش کی کہ راتکو جانور کو کھانا بالکل ندین اور نہ ہی

کسی آدمی کو ریکٹم مین ہاتھ داخل کرنے دین - جب جانور صبح تک بالکل درد کی علامات ظاہر نکرے تو پانی پلاکر تھوڑا سا چوکر کا مہیلہ اور بعد مین نرم گھاس ڈالین - اگر کسی طرح کی درد کی علامات ظاہر کرے تو بندہ کو دوبارہ خبر دین - اور بندہ ۱۰ بجے رات کے وہان سے چلا آیا - ۱۳ تاریخ صبح کی ۹ بجے جب پروفیسر ڈاسن صاحب کالج مین تشریف لائے - تو کپتان صاحب موصوف کی چٹھی اِس بارہ مین پہنچی کہ گھوڑا سخت تکلیف مین ہے - درد کی شدید علامات ظاہر کرتا ہے - اسیوقت بندہ دو کالک ڈرافٹ ایک اینیما اور ٹنکچر اوپیم اور اعلیٰ ہپودرمک سرنج اور کچھ مقدار مارفیہ اور انیسرین سلوشن اور ایک فائینل کلاس سوڈنٹ کو ہمراہ لیکر میانمیر پہنچا - ٹمپریچور لیا جو کہ ۱۰۲ درجہ پر تھا - مریض لید کی بار بار کوشش کرتا تھا - لیکن بالکل نہ کی - اسیوقت ایک کالک ڈرافٹ پلا دیا - اور شیر گرم اینٹی سیپٹک لوشن مین ٹنکچر اوپیم حل کرکے اینیما کیا گیا - جس سے تھوڑی سی لید خارج ہوئی اور آرام آگیا - اب اینیما اِس غرض سے کیا تھا کہ زخم اینٹی سیپٹک رہین اور لید بھی خارج ہوتی رہے - ایسا کرنے سے کامیابی ہوئی اور جانور تھان مین اِدھر اُدھر آرام سے حرکت کرنے لگا - تھوڑی دیر انتظار کرکے بندہ اسکو ہمراہ ویٹیرنیری کالج لاہور مین لے آیا - راستے مین مریض بالکل نہ کہین بیٹھا نہ کھڑا ہوا - بلکہ آہستہ آہستہ چلا آیا - اور شام کے ۴ بجے تک مریض آرام مین رہا - اِسکے بعد پھر وہی علامات ظاہر کرنے لگا - ٹمپریچور ۱۰۲ تھا - اُسیوقت ایک فیور ڈرافٹ پلایا گیا اور ایک ڈرام لائکوا مارفیہ کی جسمین دو گرین مارفیا تھا زیر جلد پچکاری کی - اور چار ڈرام ٹنکچر مر شیر گرم پانی ایک پائینٹ سادہ تیل چار اونس ملاکر بذریعہ گلاس سرنج ریکٹم مین پچکاری لگائی - مگر قبض سخت تھی کچھ اثر نہین ہوا - اسلئے تین گھنٹہ کے بعد ایک پائینٹ السی کے تیل مین ۱۰ بوند روغن جمالگوٹہ ملاکر پلایا گیا - اور کمزوری کو روکنے طاقت کو قایم رکھنے کے لئے اوٹ میل گروئیل مین چار انڈی مرغی کے ایکسٹریکٹ آف ہائی اوسائی مس ایک ڈرام بائی کاربونیٹ آف پوٹاس ۴ ڈرام معمولی سمولنٹ ڈرافٹ اور کچھ مقدار دودھ ملاکر تین دفعہ دن مین پلایا گیا - اور ایکسٹریکٹ ہائی اوسائی مس و بائی کاربونیٹ آف پوٹاس ارٹیشن آف بلاڈر کی وجہ سے ملائے - اور ہاتھ کی مالش کرکے پاؤن مین

پٹیان باندھ کر اوپر کمبل لگایا گیا۔ تھان مین بچالی لگائی گئی۔

۵ رفروری سنہ ۱۹۰۱ء کی صبح کو حرارت جسمانی ۴، ۱۰۰ درجہ پر تھی۔ اور مذکورہ بالا گروئیل کے مرکب مین بوند کروٹن آئیل ایزاد کر کے پلایا گیا۔ اینیما بدستور۔ افیون اور بلاڈونہ کی انوڈاین ہپائیزی تورہی یعنی ہماقہ مسکن دردرکھا گیا تاکہ ریکٹم کے زخمون کو انوڈائین فایدہ ہو۔ اور باقی دووقت جو گروئیل کا مرکب دیا گیا۔ وہ بغیر روغن جمالگوٹہ کے تھا۔ اینیما اور شافہ بدستور۔ شام کو ٹمپریچر ۱۰۱ لیکن جانور بہت کمزور ہوگیا تھا۔ اور کالک تو بالکل رفع ہوگیا۔ اب صرف ریکٹم کے زخمون اور اریٹیشن آف بلاڈر کیوجہ سے یہ سب مشکلین درپیش ہوئین چنانچہ ۶ رفروری سنہ ۱۹۰۱ء کی صبح کو ٹمپریچر ۱۰۱ قبض بدستور گروئیل بدستور دیا گیا۔ اور بلاڈونہ ایک ڈرام کروٹن آئیل ۲ قطرہ لینسیڈ آئیل ایک پائینٹ صبح کیوقت پلایا گیا۔ لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا اور ایک بجے دن کے بلاڈونہ ایکڈرام ایپکاک دوڈرام کامن ماس مین ملاکر بولس بناکر دیا گیا۔ اور اینیما شافہ گروئیل کا استعمال بدستور تین دفعہ دن مین کیا گیا۔ اور پھر شام کو ٹمپریچر ۸، ۱۰۱ ہوگیا۔

۷ رفروری سنہ ۱۹۰۱ء کی صبح کو ٹمپریچر ۶، ۱۰۱ قبض بدستور اور اسواسطے کیلومل ایک ڈرام پوٹاسی نائیٹریٹ دوڈرام اسپرٹ نائیٹرس ایتھر ایک اونس السی کا تیل ۱۰ اونس ملاکر پلایا گیا۔ اور سپائیزی تورہی اینیما گروئیل کا مرکب بدستور جاری رکھا۔ شام کو ٹمپریچر ۴، ۱۰۱ تھا۔ لیکن جانور بہت کمزور قبض سخت تھا۔ اور بار بار لید کرنیکی کوشش کرتا اور زور لگاتا رہا۔

۸ رفروری سنہ ۱۹۰۱ء ٹمپریچر ۴، ۱۰۱ گروئیل سپائیزی تورہی اینیما بدستور شام کو حرارت ۴، ۱۰۳ تھی

۹ رفروری سنہ ۱۹۰۱ء صبح کو ٹمپریچر ۸، ۱۰۰ تھا۔ اینیما چار دفعہ دن مین ٹنکچر مرایٹ ایلوز اور گرم پانی ملاکر کیا گیا۔ شافہ اور گروئیل کا مرکب بدستور استعمال کیا گیا۔ شام کو ٹمپریچر ۴، ۱۰۰ تھا اور گھوڑا لید حسب معمول کرنے لگا اور زخم بھی اچھے ہونے لگے۔

۱۰ رفروری سنہ ۱۹۰۱ء صبح کو ٹمپریچر ۴، ۱۰۰ تھا علاج بدستور جاری رکھا۔ شام کو ٹمپریچر ۱۰۱ تھا۔

۱۱ رفروری سنہ ۱۹۰۱ء صبح کو ٹمپریچر ۴، ۱۰۱ علاج بدستور شام کو ۴، ۱۰۰ تھا۔

۱۲ / فروری سنہ ۱۹۰۱ء صبح کو ٹمپریچور ۱۰۰٫۲ شام کو ۱۰۰ علاج بدستور ۔

۱۳ / فروری سنہ ۱۹۰۱ء صبح ٹمپریچور ۱۰۰ شام کو ۱۰۰٫۲ تھا لید اچھی طرح خارج ہوئی اور غذا بھی حسب خواہش کھاتا رہا ۔

۱۴ / فروری سنہ ۱۹۰۱ء صبح ٹمپریچور ۹۹٫۶ شام کو ۱۰۰٫۲ علاج بدستور لید کرنے مین بالکل تکلیف نہوتی تھی

۱۵ / فروری سنہ ۱۹۰۱ء صبح ٹمپریچور ۱۰۰ شام کو ۱۰۰ تھا ۔ علاج بدستور جانور کی حالت اچھی ہو گئی غذا اچھی طرح کھانے لگا چوکر کا مہیلہ سبز گھاس دیا گیا ۔ اور جسم کی حالت دن بدن اچھی نظر آنے لگی ۔

۱۶ / فروری سنہ ۱۹۰۱ء صبح ٹمپریچور ۱۰۰٫۲ اور شام کو ۱۰۰ علاج بدستور جاری رکھا ۔ جانور کو غذا بدستور دی گئی ۔ اور شام اور صبح کو ایک ایک گھنٹہ رول کرایا گیا ۔

۱۷ / فروری سنہ ۱۹۰۱ء ٹمپریچور ۱۰۰ درجہ پر تھا ۔ علاج بدستور جانور کا جاری رکھا ۔ اور رول صبح و شام ایک ایک گھنٹہ کرایا جاتا رہا ۔

۱۸ / فروری سنہ ۱۹۰۱ء جانور بالکل تندرست ہو گیا ۔ حالت اچھی ہو گئی اور کالج سے ڈسچارج کیا گیا واضح ہو کہ یہ گھوڑا ایک بہت قیمتی اور عمدہ پولو کھیلنے والا جسکی مالکان نے اسکے علاج مین ہر طرح کی کوشش کی ۔ اور کالج مین بھی کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا گر تاہم جانور بہت کمزور ہو گیا اگرچہ یہ ایک معمولی کالک کا حملہ تھا ۔ لیکن یہ تکلیف جو کہ جانور کو اٹھانی پڑی ۔ پہلی دفعہ بیقاعدہ بیک رک کرنیسے ہوئی ۔ اگر بیک رک باقاعدہ کیا جاتا تو نہ ہی جانور اسقدر تکلیف اٹھاتا ۔ بلکہ دو دن مین اچھا ہو جاتا ۔

ناظرین کو واضح ہو ۔ کہ ہمیشہ بیک رک کرنیسے پہلے اپنے ہاتھ کی ناخنونکو تراش لین ۔ اور پھر دھو کر اینٹی سیپٹک کر کے تیل لگائین اور آہستہ آہستہ گھما کر ریکٹم مین داخل کرین ہرگز جلدی نکرین اور اگر لید ملے تو نکال لین ۔ اور آنتون وغیرہ کو زخمی نکرین ۔ کیونکہ اگر ایسا نکیا جاوے تو ضرور ہے کہ آنت زخمی ہو جاویگی ۔ اور جیسی کہ اس جانور کی زخمی ہو گئی ۔ و نیز مریض کی ہسٹری خوب دریافت کر لینا چاہیئے تاکہ مرض کی تشخیص مین مدد ملے ۔ اور تم بھی ہر طرح کامیاب ہو ۔ زیادہ والسلام ۔

ایبڈامینل ہرنیا

کیس نمبر ا۔ ملکیت منشی مکند لعل صاحب تحصیلدار رہتک کی گھوڑی اس مرض مین مبتلا ہو گئی اسکا سبب یہ ہوا کہ رات کو پچھاڑی ٹوٹ کر گھوڑی بیٹھتی دفعہ اگاڑی کے کھونٹہ پر آگئی جسکے صدمہ سے سلز وغیرہ پھٹ کر انت باہر جلد پر آگئی۔ اور یہ نکاسی آنت کی آخیر کی پسلی کے پیچھے اور پیٹ کے قدرے ہی اوپر کو ہوئی۔ اوّل دیکھتے ہی ایڈیما کا شبہ ہوا مگر ہاتھ لگاتے ہی فوراً ہرنیا معلوم ہو گیا ایک چھوٹی بالشت کے قریب اسکا پھیلاؤ ہو گیا تھا اور جانور ایک دو دفعہ کالک کے آثار ظاہر کر چکی تھی جسکو معمولی دوائی سے رفع کیا گیا۔ اوّل ٹانکے لگانیکی تجویز کی مگر بدین خیال کہ گراتی دفعہ صدمہ لگ کر زیادہ نہ پھٹ جاوے کیونکہ پہلے ہی بہت آنت نکل رہی تھی۔ اور یہ موقعہ بھی بہت خراب تھا اس جگہ پٹی فراخی ٹھہر نہین سکتی تھی۔ لاچاری ایک چھوٹی رضائی اوڑھنے والی کی گدی بنا کر آہستہ سے آنت کو اندر کر کے اسکے اوپر رضائی کی موٹی گدی رکھکر اسوقت دو فراخیون سے اسکو باندھا گیا۔ اور فراخی کو آگے کی طرف گلے مین حلقہ ڈالکر نواڑ سے باندھا گیا۔ اور گھوڑی کو بیٹھنے سے روکا گیا۔ اور نرم غذا چوکر دیگئی۔ اور معمولی نمک اجواین نوشادر۔ شورہ۔ سونٹھ۔ زیری سیاہ ادویہ صبح وشام دیگئی۔ اور سائیس کو برای نگرانی مقرر کیا گیا کہ فراخی ادھر ادھر نہ ہونے دیوے۔ شام کو ایک ٹاٹ کی چوڑی فراخی بنوا کر اُن ہی کے اوپر باندھی گئی۔ اور روزمرہ اسکی نگرانی ہوتی رہی جب ڈھیلی ہوتی تو تنگ کر دیجاتی دو روز تک جانور نے خورش کم کی اسکے بعد اچھی طرح سے کھاتی رہی۔ پانچوین دن فراخی کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ آنت اندر چلی گئی اور سلز کا ملاپ ہو گیا۔ مگر تمام پھیلاؤ کی جگہ سیرم اتر آیا جو کہ دبانے سے اُدھر اُدھر ہو جاتا تھا پھر دباؤ کے ساتھ گدی رکھکر فراخی باندھی گئی۔ اور ادویات بالا مین ۳۰ گرین ایوڈائیڈ آف پوٹاشیم صبح وشام دیا گیا۔ تاکہ سیرم خود بخود جذب ہو جاوے۔ تیسرے روز فراخی کو کھولا گیا تو سیرم کے جذب ہونے مین بہت کمی نہین ہوئی سیرم کا اس جگہ قایم رہنا مناسب نہ سمجھکر بذریعہ ٹرکار اسکو نکالا گیا۔ جو وزن مین

قریب آدھ سیر کے تھا۔ اسکے بعد گدی ہموار کرکے باندھی گئی۔ چند روز تک اسی طرح سے گدی معہ فراخی کے جاری رہی جس سے وہ جگہ ہموار اور صاف ہو گئی۔ اوّل قدرے رول فراخی کیجات مین جاری کی اور اچھا ہونیکے ایکماہ تک برابر جانور کو آرام دیا گیا اور خالی فراخی باندھی گئی۔ بعد ازان مالک کو سخت کام نہ لینے کی بابت کہا گیا۔

ایموروسس

کیس نمبر ۲۔ ملکیت ہتیا جاٹ سکنہ ڈوبہ تحصیل رہتک بعمر ۱½ سالہ بچھیری برنگ کمیت عربی سانڈ کی واسطے علاج کے مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۰ء کو لایا۔ یہ بچھیری خود بخود بلا کسی ظاہر سبب کے اس مرض مین مبتلا ہو گئی مالک کا بیان ہی کہ صبح ہی ۱۱ تاریخ کو گھر سے اچھی طرح تندرست باہر کھیت مین چرنے کے لئے چھوڑی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ادھر ادھر اندھونکی طرح پھرتی معلوم ہوئی تب اسکو گھر پر لے آیا۔ رات کو دیوار سے ٹکرا کر ایک نیچی جگہ مین جا پڑی۔ اس مریضہ کی دونو آنکھ مبتلا ہین اور دہنی طرف زیادہ زور ہی یعنی دہنی طرف کو سر کرکے جھک کر پھرتی ہی اور اسی طرف کو اگر نہ روکا جاوے گرنے لگتی ہی۔ بالکل اسکو دیکھائی نہین دیتا دو روز تک اس نے خورش بھی نہین کی اب اگر منہ کے ساتھ گھاس لگایا جاوے تو کھانے لگجاتی ہی۔ یہ مریضہ بدن مین خاصی حالت مین ہی۔ کونین ۲ ڈرام۔ نوشادر ۳ اونس۔ سالٹ ۶ اونس۔ نمک لاہوری ۶ اونس۔ زیری سیاہ ۲ اونس۔ سونٹھ۔ اجواین ۳ و ۳ اونس۔ سوہاگہ ایک اونس۔ پھٹکی دو اونس۔ ان جملہ ادویات کو باریک کرکے دو تولہ کے قریب صبح و شام دینی شروع کی اور دونو طرف کنپٹی پر کنتھریڈیس کا پلسٹر لگایا گیا۔ اور جانور کو طاقتور خوراک سرسون تیل دونون کو ملکر دینا شروع کیا گیا۔ اور پلسٹر کی احتیاط اور بعد کا علاج تیل وغیرہ لگانا مالک کو بخوبی سمجھایا گیا۔ مورخہ ۲۲ ستمبر کو گاؤن مین جا کر مریضہ کو دیکھا گیا کچھ فرق معلوم نہین ہوا۔ مگر مریضہ کھانے اچھی طرح لگ گئی ہوائی بالا جاری رہی۔ ۶ اکتوبر کو مالک نے آکر بیان کیا کہ اب بلسٹر کا اثر بالکل نہین رہا اور مریضہ کی بائین آنکھ سے قدرے دیکھائی دینے لگا ہی

اب تخم گچلہ - زیرہ سیاہ - چرایتہ - سوہاگہ - نمک - اجواین ادویات شروع کی گئی - اور مالک کو کہا گیا کہ جانور کو اس جگہ پر آوے - اسکے پھر پلسٹر لگایا جاویگا - واقعہ ۱۸ اکتوبر کو مالک بجہ کو جگہ لے آیا مریضہ کی بائین آنکھ سے دیکھائی دینے لگا - اور دہنی طرف کا جھکاؤ بالکل موقوف ہوگیا ہے اور دہنی طرف کی آنکھ سے قدرے لیکریمیشن جاری ہے اور قدرے تناؤ بھی معلوم ہوتا ہے - آج پھر خود دونون طرف کنپٹی کے پلسٹر لگایا گیا - جس نے خوب اثر کیا مالک کو تھوڑے روز پلسٹر کا اثر جاری رکھنے اور بعد مین تیل وغیرہ لگانے کے لئے مالک کو سمجھایا گیا - مورخہ ۲۶ کو جانور پھر دیکھا گیا - ابھی بلسٹر کا اثر باقی ہے آنکھ کا ڈھیلا جو تنا ہوا معلوم ہوتا تھا نرم ہوگیا اور لیکریمیشن بھی موقوف ہوگیا - مالک نے دوائی بالا جیسی کہ دینی چاہیئے تھی نہین دی ہے آج اسکو ادویات مقوی دینے اور جانور کو جنگل مین کہلا چھوڑنے اور طاقتور خوراک دینے کے لئے ہدایت کی گئی - مالک نے اس مریضہ کو جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ ساوتھ پنجاب - واقعہ ۱۲ اکتوبر بروقت تشریف آوری ملاحظہ کرایا تھا - واقعہ ۲۰ نومبر کو مریضہ کو دیکھا گیا تو دہنی آنکھ سے بھی دکھائی دینے لگ گیا - اور مالک کو معمولی دوائی دینے اور خوراک مقوی دینے کے لئے کہا گیا - یہ مریضہ ظاہر کرتی ہے کہ امیوروسس کیس بھی صحت یاب ہوسکتے ہین - یہ صرف پہلا مریض ہے جو کہ صحت یاب ہوا - اس سے پہلے کئی مریض اس بیماری کے جو کہ بیماری وقوع ہونے سے عرصہ بعد دیکھائی گئی جنکو آرام کا حال معلوم نہین ہوا -

شولڈر اسپرین کیس نمبر ۳

یہ ایک بوجھل قد کا گھوڑا سردار کرتار سنگھ ڈپٹی انسپکٹر پولیس کا ایک روز شکار کے پیچھے لگایا گیا جہان ریت مین زیادہ زور پہونچکر اسکے اگلے بائین شولڈر جائنٹ مین جھٹکا آگیا - اول دو روز اپنا علاج شروع کیا بعد ازان ۱۲ اگست سنہ ۱۹۰۹ء کو برائے معالجہ لایا گیا - اسپرین کی جگہ بتلا کر امونیا لینمنٹ برای مالش دیا گیا کہ خومنٹ کرکے مالش کی جاوے - کسی اناڑی کی صلاح سے بجائے شولڈر جائنٹ پر مالش کرنیکے شولڈر کے اوپر مالش کی گئی - جس سے قدرے ایری ٹینٹ اثر ہوگیا

۲۰ اگست کو پھر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اوپر مالش کیجاتی ہی۔ مالک خود گھر کو تشریف لیگئے تھے۔ سائیس اور متعینہ کنسٹبل کو سمجھا کر جائی مرض پر مالش ہوئی۔ چونکہ جھٹکا زیادہ تھا جلد آرام کی صورت نہ دیکھکر صرف تین چار روز لینیمنٹ کی مالش کر کے خود اور علاج معمولی سور کی چربی وغیرہ کرنے لگ گئے اور گوسہ یعنی اوپلے سے فومنٹ کرنے لگ گئے۔ یہہ علاج خوشامدیونکی مہربانی سے شولڈر پر ہوتا رہا اور جائنٹ پر بھی مالش ہو جاتی۔ اس سے گھوڑا بہت لنگڑا ہو گیا کہ بمشکل چلا جاتا تھا۔ پھر یہہ علاج چھوڑکر اور علاج شروع کیا گیا۔ غرضیکہ ۴، نومبر کو پھر بحکم جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر تھانہ دار صاحب پھر گھوڑے کو لائے۔ اور فرمانے لگے کہ ہمارے گھوڑے کو آرام نہیں ہوا۔ ان سے افسوس ظاہر کیا گیا کہ آپ پولیس کے تجربہ کار اور واقف کار ہوکر خود اپنا علاج کرتے رہے۔ آمین ہمارا کیا قصور ہے۔ اُن سے غرض کی دو ماہ اپنا علاج کیا صرف تین ہفتہ ہمارا علاج کرو۔ اگر آرام نہ ہوا تو ہمکو دوش دینا۔ نیز یہہ بھی کہدیا کہ اس ہمارے علاج سے فرق نہیں پڑا تو گھوڑے کو لاعلاج سمجھنا بہتر ہوگا گھوڑے کو ہمارے پاس بھیجدیا جاوے کیونکہ تمہارے پاس رکھکر علاج نہیں کیا جاویگا۔ لاچار داروغہ صاحب نے کہنا مانکر گھوڑے کو اسجگہ بھیجدیا اسکو اصطبل میں بجائی بچھا کر کھلا چھوڑا گیا اور دانہ جو زیادہ دیا جاتا تھا کم کیا گیا دانہ میں نمک اجواین روغن وغیرہ دینی شروع ہوئی۔ اور شولڈر جائنٹ پر بجھی ہوئی اینٹ سے فومنٹ کرکے امبروکیشن کی تین دفعوں میں مالش کرائی گئی اور بعد مالش جائنٹ کو کمبل سے ڈھانپ دیا گیا ایک ہی ہفتہ کی مالش سے جانور کی لنگ میں کمی معلوم ہوئی چونکہ زیادہ مالش ہوئی قدری ایری ٹیشنٹ اثر ہوا اسلئے خالی ایک دفعہ مالش کرکے اسپنج اوپلین گرم کرکے شولڈر جائنٹ پر رکھکر کمبل سے ڈھانپ دیا گیا۔ ۱۳، نومبر تک ایک دفعہ مالش ہوتی رہی بعدازاں موقوف کی گئی۔ کیونکہ جلد کی پیپڑیاں اترنے لگ گئی تھی۔ ڈلکی کرنے سے لنگ میں بہت کمی معلوم ہوتی۔ صابون گرم پانی سے جگہ کو صاف کیا گیا اور خالی نرم ہاتھ سے مالش کی گئی دو دن سے خود دیکھنے سے لنگ زیادہ معلوم ہوا۔ سائیس گھوڑے کو شہر میں لیگیا تھا اُس سے دریافت کیا تو کہنے لگا کہ کہیں نہیں کودا خیال کیا کہ پانی سے صاف کرنیکے بعد

ٹھنڈک نہ لگ گئی ہو اسلئے آج صابون سے صاف کرنا موقوف کیا گیا خالی تیل افیون کی مالش کرکے کمبل سے ڈھانپ دیا گیا۔ ۲۰ نومبر کو کہرنڈ اوتر گئی اور جگہ صاف ہو گئی ڈلکی کرنے سے معلوم ہوا کہ جو زیادتی ہو گئی تھی وہ رجوع ہو گئی۔ اور لنگ بے معلوم تھا۔ ڈلکی کرنے سے شولڈر جو پہلے کم حرکت کرتا تھا اور دہنی ٹانگ پر زیادہ بوجھ ڈالتا تھا جسکی وجہ سے دہنی طرف پسینہ آجاتا تھا اب دونوں طرف بوجھ دینے لگ گیا ہے۔ آج دونو وقت امبروکیشن کی مالش اور بعد مالش ڈھانپ دیا گیا۔ ۲۷ نومبر تک مالش جاری رکھکر موقوف کی گئی اس سے زیادہ چلانے اور ڈلکی مین بہت ہی بے معلوم لنگ رہ گئی۔ گھوڑے کو مالک کے پاس روانہ کر دیا گیا اور کہا گیا کہ ابھی کام نہ لیا جاوے کچھ روز آرام دیا جاوے۔ مالک صاحب گھوڑے کو سواری مین دورہ پر لیگئے۔ چڑھنے سے لنگ زیادہ نہین ہوا۔ مگر بے معلوم لنگ جو تھا اُسکے لئے اب ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو پلسٹر باقاعدہ شولڈر جائنٹ کے بال صاف کرکے لگایا گیا جس نے خوب اثر کیا بلکہ گھوڑے نے اُسکو رگڑ کر اوتار بھی دیا۔ بعد ازان معمولی تیل اور صابون سے صاف کرایا گیا۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو جانور بے لنگ اور تندرست ہو گیا۔ اور بال بھی آنے لگ گئے۔ اب مالک روزمرہ کام لیتا ہے۔

ہیرا لعل و جگت نراین ویٹیری نیری اسسٹنٹان ضلع رہتک

جوہر حیوانات خاص قسم

اوّل۔ بابت آخری عمر یعنی جہانتک جانوران زندہ رہ سکتے ہین ڈاکٹر ایلن سن صاحب فرماتے ہین کہ کسی جانور کو جتنا عرصہ تک جوان کرکے کام لیا جاوے اس سے چھ گنا عمر تک وہ اچھی طرح سے کام دیسکتا ہے۔

دویم۔ تعداد ایام حمل۔ گائے ۹ ماہ بعد۔ بھینس ۱۰ ماہ۔ بکری ۶ ماہ۔ بھیڑ ۵ ماہ۔ گھوڑی ۱۱ ماہ۔ گدھی ۱۲ ماہ۔ اونٹنی ۱۲ ماہ۔ ہتنی ۲ برس۔ کتیا ۲ ماہ۔ بلی ۲ ماہ۔ چوہیا ۲۸ دن۔ شیرنی ۱۰۰ دن۔ مادہ چیتا ۶۳ یوم۔ مادہ ریچھ ۶ ماہ۔ مادہ سور ۴ ماہ۔ مادہ

بھیڑیا ۶۳ یوم ۔ مادہ گینڈا ۹ ماہ ۔ ہرنی ۶ ماہ ۔ مادہ گیدڑ ۹ ہفتہ ۔ لومڑی ۶۲ یوم ۔ مادہ خرگوش ایکماہ ۔

تعداد ایام آنڈہ سہینا ۔ راج ہنس ۳۰ یوم ۔ ہنس ۴۲ یوم ۔ مرغی ۲۱ یوم ۔ بطخ ۳۰ یوم ۔ مور ۲۸ یوم ۔ کبوتر ۲۱ یوم ۔ طوطا ۴۰ یوم وغیرہ وغیرہ ۔

سویم تعداد پیدایش جانوران ۔ گائے ایک بچہ دیتی ہے شاذ و نادر دلو ۔ بھینس ایک ۔ بکری ایک سے تین تک ۔ بھیڑ ایک ۔ گھوڑی ایک ۔ گدھی ایک ۔ اونٹنی ایک ۔ ہتنی ایک ۔ کتیا ۲ سے ۸ تک ۔ بلی ۴ سے ۴ تک ۔ چوہیا سال بھر مین ۵ دفعہ اور ہر دفعہ مین ۴ سے ۱۰ تک ۔ گلہری ۴ تک ۔ شیرنی ۲ سے ۶ تک ۔ مادہ چیتا ۴ تک ۔ مادہ ریچھ ۲ تک ۔ بھیڑیا ۳ سے ۸ تک ۔ بجو ۲ تک ۔ گینڈا ایک ۔ بارہ سنگھا ۲ تک ۔ ہرن ایک ۔ گیدڑ ایک ۔ لومڑی ۲ سے ۷ تک ۔ خرگوش ۲ تک ۔ نیولہ ۴ سے ۷ تک بچے دیتے ہین ۔ کوا ۳ سے ۶ تک انڈے دیتا ہے ۔ چڑیا ۲ سے ۴ تک ۔ فاختہ سال مین ۴ دفعہ انڈے دیتی ہے ہر دفعہ دو طوطا ۔ دو کبوتر ۔ دو مرغی ۲۰ انڈے بطخ ۱۵ سے ۲۰ تک ۔ مور برسات کے بعد ۳ سے ۸ تک ۔ تیتر ۶ تک ۔ بگلا ۲ سے ۴ تک ۔ سارس ۲ تک ۔ چیل باز ۔ دو تک ۔ کچھوا ۱۴ تک انڈے دیتے ہین ۔

چھارم نارمل ٹمپریچر جانوران گھوڑا و گدھا وغیرہ ½۹۹ سے ۱۰۱ تک ۔ ہاتھی ۱۰۰ تک ۔ بیل گائے ۱۰۲ ۔ بھیڑ بکری ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک ۔ کتا ۱۰۰ سے ۱۰۲ تک ۔ بندر ۱۰۴ تک ۔ سور 105 تک حرارت جسمانی ہوتی ہے ۔

۵ ۔ ابکے رسالہ ویٹیرنری جرنل ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء مین دو تین صاحبان نے اناڑی معالجون کے بارہ مین تحریر کیا ہے ۔ اول لالہ کوٹورام صاحب نے صفحہ ۴۵ مین تحریر کیا ہے کہ ظالمانہ کارروائی کو ایسے بیدادگرون سے روکنے کی کوئی تدبیر نہین ۔ دویم سید غلام حسین صاحب نے صفحہ ۶۰ مین تحریر کیا ہے کہ ایسے جاہل معالجون کے خلاف کامیابی ہو ۔ تیسرے سید رضا حسین صاحب نے صفحہ ۷۰ و ۸۰ مین لکھا ہے کہ بکری والون کا علاج ممائیٹس کی بیماری مین تھن کو کسی نوک دار چیز سے چھید کر نمک بھر دیتے ہین

جس سے کان اس جانور کا متورم ہوجاتا ہے یہہ کان کا متورم ہونا قرین قیاس نہین ہی۔ شاید سید صاحب نے کالک کے مریض مین ایک گوبر کا مرچ کی بتی دینا لکھا ہی اوّل لالہ کوڑو رام صاحب نے یہہ تحریر نہین کیا کہ معالج اناڑی تھا یا کہ بالکل معالج نہین تھا۔ غلام حسین صاحب نے جاہل معالج کے بارہ مین تحریر کیا ہی۔ اب سوال یہہ ہی کہ یہہ معالج پڑھے لکھے تھے یا کہ ان پڑہ اور ایکا کام گاہ بگاہ علاج کرتا ہی یا نہین۔ سید محمد حسین صاحب نے گوبر کا بتی دینا تحریر کیا ہی اب گوبر کی نسبت بھی سوال پیدا ہوا یا وہ گاہ بگاہ کسی جانور کا علاج کرتا ہی یا کہ نہین اسکا یہہ جواب ہوگا کہ وہ علاج تو کرتا ہے مگر باقاعدہ نہین کرتا ہے۔ چونکہ ان صاحبان نے تحریر کیا ہی اسکا کچھ انتظام نہین اور کوئی تدبیر ہونی چاہئے اسلئے عقل ناقص مین جیسا آیا عرض کئے بغیر نہین رہا جاتا۔ رسالہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۹ نمبر ۲ مین تحریر کیا گیا تھا کہ بارز یعنی منہ کے کاٹنے والے کو تدارک کیا گیا تھا۔ بعد ازان پھر اتفاق نہین ہوا مگر اسبات کا خیال تھا اب اسکے بارہ مین ان صاحبان بالا کا شکریہ کیا جاتا ہی کہ انہون نے اس طرف کوشش کرنیکی توجہ دلائی جسکا اب آیندہ سے عمل کیا جاویگا۔ اور اس خداوند کریم پرم الشیور کا ہزار ہزار شکر ہے اسکی کرپا سے امید ہے کامیابی ہوگی۔

اوّل اگر معالج قدرے خواندہ ہی تو اس سے دوستی پیدا کرکے اسکو دوائی اور کتاب وغیرہ سے مدد دیکر اسکو اپنا بھائی کر لینا چاہئے جب اسکو معلوم ہوجاویگا کہ سلوتری صاحب میری مدد کرتے ہین تو خواہ مخواہ خود علاج چھوڑ دیگا یا ان سے مشورہ کرکے علاج کریگا یا انکے پاس مریض کو لے آویگا۔ اس جگہہ اس امر کی طرف توجہ دلائی جاتی ہی کہ ایسا کرنا ذرا مشکل امر ہی مگر ناممکن نہین ہے ممکن ہی اگر کوشش کیجاوے تو ضرور کامیابی ہوگی اس بات کا خیال رہی کہ ایسا جب ہوگا جب خود اپنے آپ کو اسکا بنایا جاوے۔

(۲) خود اناڑی ناواقف معالج کو ادہر ادہر کی قانونی باتین بناکر اور دہشت دھمکی وغیرہ دیکر علاج چھڑا سکتے ہو۔

(۳) اگر دوسرے نمبر سے کامیابی نہ ہو تو معرفت پٹواری صاحب یہہ جو گاؤن کا مالک

ہوتا ہے اور جناب تحصیلدار صاحبان ڈپٹی انسپکٹر صاحبان جنکے ساتھ عموماً ویٹیرنیری اسسٹنٹان کا بھی ملاپ رہتا ہے لحاظ اور خیال ہو کہ یہ سنکر معمولی حکمنامہ لکھوا سکتے ہو کہ یا تو علاج کرنا ہو تو واقفی حال کرکے علاج کرے ورنہ چھوڑ دے وغیرہ وغیرہ اُمید اس تدبیر سے بہت کچھ کامیابی ہو سکتی ہے۔

(۴) دفعہ ۳۴ پولیس ایکٹ کی کارروائی کر سکتے ہو جہان ایک دو کے ساتھ یہ کارروائی ہوئی تو فوراً اناڑی معالج علاج کرنا چھوڑ دینگے۔ اس دفعہ مین صاف بیرحمی جانورون کا حال درج ہے کہ جانور کو خواہ مخواہ تکلیف پہونچانا وغیرہ اس دفعہ مین آسکتا ہے اور یہ دفعہ تحصیلدار صاحبان ڈپٹی انسپکٹر صاحبان وغیرہ وغیرہ کے اختیار کا ہے۔

(۵) ہمت کرین اور قدرت کو مدد دین خود بخود اناڑیون کے پاس کوئی پہٹکنے کا نہین کیونکہ قدرتی قواعد خود بخود ہوتے ہین۔ جو چیز مناسب اور فائدہ مند ہوتی ہے انسان اُسکو خود بخود کرتا جاتا ہے۔ اور بُری بات رسم وغیرہ کو چھوڑتا جاتا ہے۔ آمین۔ آمین۔

داس داس ہیرالعل و جگت نراین۔

بحضور فیض گنجور جناب اڈیٹر صاحب رسالہ انڈین ویٹیرنیری جرنل دام اقبالہ

جناب عالی۔ چند مجرب نسخہ اور کیس ارسال خدمت ہین اگر مناسب ہو تو براہ عنایت غربا پروری اندراج رسالہ انڈین ویٹیرنیری جرنل درج فرمائے جاوین۔ یہ نسخے ایسے موقعون پر کارآمد ہوئے ہین جہان دواخانہ موجود نہ تھا۔

نسخہ نمبر اوّل برای کالک۔ روغن کنجد ایک بوتل۔ شراب ولایتی ۵ ثار۔ اس نسخہ کو دیگر گھوڑون کو رول کیا گیا اور شکم پر ہاتھ کی مالش کی گئی اور ہاتھ کو تیل لگا کر بیک ورک کیا گیا ہمیشہ کامیابی ہوئی۔ اور اگر چند موقعون پر یہ بھی دستیاب نہوا تو نسخہ ذیل استعمال کیا گیا۔

نسخہ نمبر ۲ برای کالک۔ دودھ گرم (۱ ثار) روغن زرد (۔ ثار) دیگر ترکیب مذکورہ بالا کی گئی اور کامیابی حاصل ہوئی۔ اور چند موقعون پر ہر دو نسخہ مذکورہ بالا دستیاب نہو سکے تو یہ

نسخہ استعمال کیا گیا جو اکثر اس ملک کے زمیندار استعمال کرتے ہین اور مین ہمیشہ اس نسخہ کو سنکر تعجب کیا کرتا تھا چنانچہ ایک موقعہ پر جہان پر کوئی دوا دستیاب نہو سکتی تھی اور گھوڑے ڈاک مین تھے ایک گھوڑا کالک مین گرفتار ہوا خبر پہونچنے پر گھوڑے پر سوار ہو کر فوراً روانہ ہو گیا لیکن دواؤنکا بکس جلد نہ پہنچا اسلئے مجھے اس نسخہ کے آزمانیکا خیال تھا چنانچہ اسی وقت (نسخہ نمبر ۳ برای کالک) درخت جال کے پتہ منگا کر پتھر سے کچلکر بالٹی مین دو سیر پانی کے ہمراہ جوش دیکر ایک چھٹانک نمک جو اسوقت اسیقدر دستیاب ہوا ملا کر پلا دیا اور شکم پر مالش کیگئی اور رول کیا گیا اور کمر پر کمبل ڈالا گیا کسیقدر افاقہ معلوم ہوا تین گھنٹہ کے بعد گھوڑے سے نے پیشاب ڈالا اور لید ملایم کی پھر تھوڑا گرم پانی پلا کر ٹہلایا گیا چند گھنٹہ بعد گھوڑیکا پیٹ چل گیا یعنی دست آنے لگے اور درد بالکل رفع ہو گیا دانہ گھاس بالکل بند رکھا دوسرے روز صبح کو ایک سیر جو کر اور نصف چھٹانک نمک دیا گیا اور قدری گھاس دیگئی اور پانی حسب معمول پلوایا گیا کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہی گھوڑیکو ڈاک سے تبدیل کیا گیا اور اصطبل کو روانہ کر دیا گیا - اور اسکی جگہ دوسرا گھوڑا بھیجا چند یوم گھاس دانہ احتیاط سے دیا گیا -

نسخہ نمبر ۴ برای اندمال زخم - کیند ولیونکو پانی مین جوش دیکر اس سے زخم کو دھو کر کھی کی راکھ سے ڈریس کرین - عمدہ طرح سے زخم اندمال ہوتا ہے لیکن صبح شام دو وقت ڈریس کرنا چاہیے اور اگر زخم گندہ اور بدبو دار ہو تو کھی کی راکھ کے ہمراہ ۱/۴ حصہ سفوف کوئلہ ملا کر چھڑکین اور کیند ولیون کو جب پانی مین جوش دین قدرے نمک ڈالدین بہت جلد گندگی زخم رفع ہو جاتی ہے - اس نسخہ کو ہر دو دوا کا نام پڑھ کر بہت سے ہم پیشہ بھائیونکو تعجب ہوگا جنہون نے کبھی اسکو سنا بھی نہوگا - لیکن میرے خیال مین یہہ دونو اشیا ہر ملک کی جنگلون مین ہوتی ہونگی - اس ملک ہندوستان و پنجاب مین تو بکثرت ہین لہذا ان پر ہم پیشہ بھائیونکو سمجھانیکے لئے ان دونو چیزونکی مختصر تعریف بیان کرتا ہون - درخت کیندو - یہہ درخت مثل لیمون کے درخت یا اس سے قد مین کسیقدر بڑا ہوتا ہی اور پتون مین بھی اختلاف زیادہ نہین ہوتا ہی اسمین کانٹے بھی ہوتے ہین لیکن کند اور

اسمین ایک پھل سبز رنگ کا لگتا ہی جو قد مین مثل اخروٹ کے اور گول ہوتا ہی توڑنے سے اس کے اندر سے بیج نکلتے ہین اور اسکو اس ملک مین کندولی کہتے ہین اور خصوصاً جراح اور زمیندار اسکو زخمون پر استعمال کرتے ہین وہ جراح جو اس طرف انسانی جراحی کرتے ہین اسکو انسانون پر استعمال کرتے ہین اور ہمنے اسکو گھوڑون پر استعمال کیا ہے چند عرصہ مین کامیابی ہوئی ۔

کھمبی یہ اسکا نام ہی جسکو عموماً لوگ سانپ کی مڈیان کہتے ہین اور یہ کئی شکل کی ہوتی ہین یہ اس شکل کا نام ہی جو ایک بالشت سے ڈیڑہ بالشت اونچی اور وہ دو حصّون مین منقسم ہوتی ہین نیچے کا حصّہ پتلا گول ہوتا ہی اور اوپر کا حصّہ گاؤدم نیچے سے موٹا اور بالائی سر پتلا ہوتا ہی یہ جسوقت پوری عمر اور قد حاصل کرلیتا ہے تو اسمین ایک قسم کا سفوف خاکی رنگ کا بنجاتا ہے جسکو ہمارے ملک مین اکیہ کہتے ہین ۔ اور خصوصاً جلے ہوئے اور عموماً عام زخمون پر اسکو اس ملک کے جراح استعمال کرتے ہین اور مین نے اسکو گھوڑون مین آزمایا ہے ۔ یہ کھمبی ہمیشہ برسات کے موسم مین پیدا ہوتی ہے اور اسکی شکل کا یہ نمونہ ہے ۔

کیس ڈسٹمپر ۔ ایک کتیا از نسل چینا پگ ۔ ملکیہ منشی داؤد علی مرض ڈسٹمپر مین مبتلا ہوئی علاج مطابق کتاب علاج السگان مصنف اُستاد سید سردار شاہ گیلانی کیا گیا ۔ چند عرصہ مین سگ مادّہ صحت یاب ہوگئی لیکن نتیجہ ڈسٹمپر یہ ہوا سگ مادہ کی آنکھ ہر دو بالکل سفید ہوگئی اور دکھلائی بھی بہت کم دیتا تھا مین نے انکو کاسٹک لوشن طیار کرکے دیدیا کہ یہ ہر روز دو دفعہ ڈالا کرو اور چند یوم بعد مین رخصت پر چلا گیا انکے پاس کاسٹک لوشن ختم ہوگیا تب انہون نے خیال کیا کہ اب کیا کیا جاوے اُسروز پیسہ اخبار مین سفید سرمہ کی تعریف پڑھی تھی جو آدمیون کے بہت مفید بیان کیا گیا تھا منشی صاحب نے وہ سرمہ لاہور پیسہ اخبار کے دفتر سے منگا رکھا تھا ۔ لیکن ابھی اُسکو آزمایا نہ تھا ۔ لہذا انہون نے اسکو کتیا مذکور کی آنکھ میں ڈالنا شروع کیا چند یوم مین کتیا کی آنکھین اصلی حالت پر آگئی ۔ جب مین رخصت سے واپس آیا تو منشی داؤد علی صاحب انسپکٹر مدرسہ ممتاز العلوم ریاست دوجانہ نے

مجھسے یہ کیفیت بیان کی لہذا اسکی مین نے بھی اس سفید سرمہ کو دو کتون پر آزمایا جنمین سے ایک کی آنکھین سفید ہو گئی تھی بباعث ایک عرصہ مریض رہنے کے جو بخار مین مبتلا رہا تھا اور ایک کو ٹرانیو کر لیڈر ہو گیا تھا دونون اسکے استعمال سے صحت یاب ہو گئے۔

مین اُمید کرتا ہون کہ میرے ہم پیشہ بھائی ویٹیری نیری اسٹنٹ ضرور ان کم قیمت بلکہ مفت کی دواؤن سے بوقت ضرورت یعنی جسوقت کوئی دوا انگریزی دستیاب نہو سکے فائدہ اُٹھائینگے اور نتیجہ سے بذریعہ رسالہ اس بندہ ناچیز کو اور خصوصاً اڈیٹر صاحب بہادر کو مطلع کرینگے۔

صادق علیخان ویٹیرنیری اسٹنٹ درجہ اول ریاست دوجانہ

اڈیٹر۔ ہم ایسے مضامین پر رائین سنکر از بس محظوظ ہوتے ہین۔

کیس۔ خون کا موتنا یعنی پیشاب کے ساتھ خون بکثرت آنا۔

ماہ اکتوبر ۱۹۰۹ء مین جبکہ سرکار جناب نواب صاحب بہادر ممتاز الملک مستقل جنگ والئی ریاست دوجانہ ہنگام دورہ سے واپس صدر مقام ریاست دوجانہ مین رونق افروز ہوئے تب چار گھوڑے ایکدم اس مرض مین مبتلا ہوئے ملاحظہ کرنے پر کوئی علامت کسی مرض کی نپائی گئی صرف پیشاب خون کے رنگ کا اور کثرت سے بلا کسی تکلیف کے آتا تھا اور نہ کھانے پینے مین کسی قسم کی کمی تھی ظاہر جانور تندرست معلوم ہوتے تھے صرف ایک گھوڑا اسپ آسمی شامی رنگ سُرنگ از طویلہ بگی خانہ کسیقدر سُست اور قدرے کھانے پینے مین کمی کرتا تھا اور لید بھی قدرے سخت ہی یعنی اصلی حالات سے ذرا خوشکی لئے ہوئی تھی۔ سوچنے اور تحقیقات کرنے سے یہ سبب دریافت ہوا کہ علاقہ ناہڑ سے صدر مقام ریاست دوجانہ کا بیس کوس کا فاصلہ ہے اور سڑک خام ہی اور وہان سے یہانتک بگی مین گھوڑے جُتے ہوئے آئے ہین اور یہ گھوڑے جس مقام سے جوڑے گئے وہ قریب آٹھ کوس کے ہی اور سڑک خام بہت خراب ٹوٹی پھوٹی ہی۔ اسلئے ظاہر ہوا کہ زیادہ زور کرنے اور جھٹکے لگنے سے اجتماع خون گردون مین ہوا لہذا علاج حسب ذیل شروع کیا گیا۔

علاج۔ ہر ایک اسپ کو چار چار اونس سلفٹ آف مگنیشیا اور ایک ڈرام جنجر پوڈر اور ایک ایک ڈرام

کلورائڈ آف امونیا دو روز تک دیا گیا اور دانہ موقوف کیا گیا صرف چوکر اور سبز گھانس پر رکھا گیا تیسرے روز اسپ مذکور ان کا فضلہ ملایم خارج ہوا تب ایک اونس سلفیٹ آف مگنیشیا صبح و شام پانی مین دینے کے لئے ہدایت کی گئی اور جو اور السی کا جوشاندہ ایک پائنٹ دونون وقت دینا جاری کیا گیا۔

چار روز بعد پیشاب کی رنگت مین بہت فرق پایا گیا چنانچہ سلفیٹ آف مگنیشیا بجای دونون وقت دینے کے ایک وقت جاری رکھا اور جو اور السی کا جوشاندہ روزمرہ جاری رکھنے کا حکم دیا گیا چار روز بعد نصف اونس سلفیٹ آف مگنیشیا اور جو اور السی جوشاندہ حسب معمول جاری رکھا چونکہ قارورہ بہت ہلکی نیلگی رنگ کا تھا اسلئے جاری رکہنا مناسب سمجھا گیا اور خصوصا اسپ ٹائی جو ایک بڑے قد کا ویلر گھوڑا ہی اور جسکی نسبت مین نے پیشتر یہ بیان کیا ہی کہ اس گھوڑے کے کھانے پینے مین قدرے خرق تھا اور سست رہتا تھا لاغر پایا گیا اور پیشاب کی رنگت مین کچھ بہت فرق نہ پایا گیا لہذا بغور معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ منہ اور آنکھ کی جھلی زرد رنگ کی ہی اور منہ مین لعاب لیس دار اور غلیظ ہی جس سے یہ ظاہر ہوا کہ اسکے جگر مین کوئی خرابی ہی اور چونکہ انڈین ویٹیرنیری جرنل بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء مین جناب ایڈیٹر صاحب نے جگر کے کہنہ کنجیسچن کا عمدہ طرح سے بیان کیا ہی جو میری نظر سے گذر چکا تھا رسالہ مذکور دوبارہ پڑہنے سے بالکل مرض کے مطابق پایا اور حسب ہدایت ایڈیٹر صاحب اسپ مذکور کا معالجہ شروع کیا ہر سہ اسپ ٹائی اسپ خور کیست و اسپ اقبال سرنگ و اسپ ٹامس کمست مین کی گئی۔ اسپ سرنگ ٹائی کو ایلوز (۴ ڈرام) اور کیلومل (ایک ڈرام) دیا گیا دوسرے روز سلفیٹ آف مگنیشیا دو اونس اور کلورائڈ آف امونیا ایک ڈرام دینا شروع کیا۔ اور چونکہ کہ جو اور سفوف بیشہ دستیاب نہو سکا اسلئے جو اور السی کا جوشاندہ دونون وقت جاری رکھا اور باقی علاج حسب ہدایت ایڈیٹر صاحب مندرجہ رسالہ انڈین ویٹیرنیری جرنل جولائی سنہ ۱۹۰۰ء جاری رکھا اور وقتاً فوقتاً غور سے ملاحظہ کیا گیا۔ چند ہفتون مین اسپ مذکور چین ہو گیا اور اب اسوقت تک بالکل تندرست ہے اور گاڑی وغیرہ مین کام دیتا ہے فقط

العبد
صادق علیخان ویٹیری نیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس ریاست دوجانہ

بعالیجناب فلک قباب حضور پرنور پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیرنیری کالج

و ایڈیٹر انڈین ویٹیرنیری جرنل دام اقبالہ

دعاگو ایک مضمون برائے آگاہی جمیع ویٹیرنیری اسسٹنٹان ابلاغ حضور کر کے ملتمس ہے کہ انڈین ویٹیرنیری جرنل کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر افتخار بخشا جاوے۔

چونکہ ویٹیرنیری اسسٹنٹون کو امپیریل بکٹیریولاجیکل لیباٹری مکٹیسر ضلع نینی تال مین زندر پسٹ ان اکولیشن سیکھنے کیلئے آنا ضروری قرار پایا ہے اور سب سے اوّل جو کام ویٹیرنیری اسسٹنٹون کو یہان سیکھنا ہوگا وہ ٹمپریچر وغیرہ کا کام ہوگا اور چونکہ یہان سینٹی گریڈ تھرمامیٹرون کا استعمال ہوتا ہے اور فیرن ہائیٹ تھرمامیٹر بالکل استعمال مین نہین لائی جاتی اسواسطے کسی خاص ویٹیرنیری اسسٹنٹ کے سوائے اُمید نہین کہ کوئی بھی فیرن ہائیٹ تھرمامیٹر کی ڈگریونکو سینٹی گریڈ تھرمامیٹر کی ڈگریونمین تبدیل کرسکتا یا تبدیل کرنیکا قاعدہ جانتا ہو۔ لہذا اُنکی آسانی کیلئے فیرن ہائٹ کی ڈگریونکو سینٹی گریڈ مین اور سینٹی گریڈ کی ڈگریونکو فیرن ہائیٹ مین سب سے عمدہ اور سہل انگریزی طریق تحریر کیا جاتا ہے حالانکہ اس سب سے عمدہ طریق مین بھی ایک ہی عدد کو فیرن ہائیٹ سے سینٹی گریڈ مین اور سینٹی گریڈ کی ڈگریون کو فیرن ہائیٹ مین بدلنے سے ایکدو ڈیوائیڈلس کی کمی ہونیکے باعث تھوڑا سا نقص ہے مثال کے طور پر سینٹی گریڈ تھرمامیٹر کی ۳۷٫۷۷ ڈگریان فیرن ہائیٹ تھرمامیٹر کی ڈگریون مین بدلنے سے ۹۹٫۸ ڈگریان ہوتی ہین لیکن اگر فیرن ہائیٹ تھرمامیٹر کی ۱۰۰ ڈگریونکو سینٹی گریڈ مین بدلا جاوے تو پوری ۳۷٫۷۷ ڈگریان سینٹی گریڈ کی ہوتی ہین۔

اوّل ۔فیرن ہائیٹ تھرمامیٹر کی ڈگریون کو سینٹی گریڈ تھرمامیٹر کی ڈگریونمین تبدیل کرنیکا طریق چونکہ فیرن ہائٹ تھرمامیٹر کی ۳۲ ڈگریان سینٹی گریڈ تھرمامیٹر کی صفر ڈگری کے برابر ہوتی ہین لہذا سب سے اوّل ضروری ہو کہ فیرن ہائٹ کی ڈگریون کو سینٹی گریڈ مین تبدیل کرنے سے پہلے ان ۳۲ ڈگریونکو جو سینٹی گریڈ کی صفر ڈگری کے مساوی ہین منہا کرلیا جاوے۔ تب باقیماندہ ڈگریون کو ۵ سے

ضرب دیکر ۹ سے تقسیم کرلیا جاوے اب جو کچھ حاصل تقسیم ہوگا وہ سینٹی گریڈ تھرمامیٹر کی ڈگریان ہونگی مثلاً ہمکو ۱۰۰ ڈگریان فیرن ہائٹ کی سینٹی گریڈ مین تبدیل کرنی منظور ہین۔ تو ہم باقاعدہ جیسے کہ اوپر تحریر ہوچکا ہے ۱۰۰ ڈگریونمین سے اوّل ۳۲ ڈگریان منہا کرلینگے تب بعد منہائی ۳۲ ڈگریون کے ۶۸ ڈگری بچینگی اب ۶۸ کو حسب قاعدہ ۵ سے ضرب دیا تب ۶۸ × ۵ = ۳۴۰ حاصل ضرب ہوا اب اس حاصل ضرب ۳۴۰ کو ۹ سے تقسیم کیا تب ۳۴۰ ÷ ۹ = ۳۷٫۷۷ ڈگریان حاصل تقسیم ہوئین گویا ۱۰۰ ڈگریان فیرن ہائٹ کی ۳۷٫۷۷ڈگری سینٹی گریڈ کے برابر ہوئین جو کہ گھوڑے کی حالت صحت کا کم سے کم ٹمپریچور ہے۔

دویم۔ سینٹی گریڈ تھرمامیٹر کی ڈگریونکو فیرن ہائٹ تھرمامیٹر کی ڈگریونمین تبدیل کرنیکا طریق۔ سینٹی گریڈ تھرمامیٹر کی ڈگریونکو فیرن ہائٹ تھرمامیٹر کی ڈگریونمین تبدیل کرنیکا قاعدہ اس مذکورہ بالا کارروائی کے بالکل برخلاف حسب ذیل ہے۔ جیسا کہ فیرن ہائٹ کی ڈگریونکو سینٹی گریڈ مین تبدیل کرتے وقت سب سے اوّل ۳۲ ڈگریونکو اس بناء پر منہا کرلیا تھا کہ ۳۲ ڈگریان فیرن ہائٹ کی صفر درجہ سینٹی گریڈ کے برابر ہین لہذا اسمین بجائے اوّل جمع کرنیکے کل کارروائی ضرب و تقسیم کے کرنیکے بعد ۳۲ ڈگریان جمع ہونی چاہئین۔ اور اوّل ۹ سے ضرب دیکرہ سے تقسیم ہونا چاہیے چنانچہ مثال کے طور پر ۳۷٫۷۷ ڈگریان سینٹی گریڈ کی فیرن ہائٹ تھرمامیٹر کی ڈگریونمین ہمکو تبدیل کرنی منظور ہین۔ تو ہم اس طرح بدلینگے کہ ۳۷٫۷۷ ڈگریون سینٹی گریڈ کو اول ۹ سے ضرب دینگے تب ۹ سے ضرب دینے پر ۳۷٫۷۷ × ۹ = ۳۳۹٫۹۳ ہوجاوینگی اب اس حاصل ضرب ۳۳۹٫۹۳ کو ۵ سے تقسیم کرینگے تب ۳۳۹٫۹۳ ÷ ۵ = ۶۷٫۹۸ ہوجاوینگی۔ اب ۶۷٫۹۸ ڈگری مین وہی ۳۲ ڈگریان جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے جمع کرینگے اب جو حاصل جمع ۶۷٫۹۸ + ۳۲ = ۹۹٫۹۸ ہوگا وہ فیرن ہائٹ تھرمامیٹر کی ڈگریان ہونگی۔ کل ویٹیرنیری اسٹنٹون کو چاہیے کہ یہان آنے سے پیشتر تھرمامیٹرون کے ان مذکورہ شدہ تغیر و تبدلون سے اچھی طرح واقفیت پیدا کرلین۔ نیز اگر انکو اپنے علاقہ مین ہر دورہ گشت بیماری رنڈرپسٹ کی دیکھنے اور انسداد کرنیکا موقع ملے تو یہ اشد ضروری ہے کہ چند حیوانات کا اپنے ہاتھ سے پوسٹمارٹم کرکے امرض

کے بعد از مرگ علامات و تغیرات سے ہی پوری پوری ماہیت و واقفیت پیدا کرین۔ نیز آخر مین خاصکر ہمارے کل اہل ہنود ہمصرون اور ہم پیشہ بھائیونکی خدمت مین دوستانہ عرض ہی کہ پوسٹمارٹم کرنےمین کچھ کسی قسم کا پس و پیش نکرین اور پوسٹمارٹم کرنیمین کسی طرح بھی عار نکرین اور نہ اُسکو خلاف مذہب تعبیر کرین۔

اوّل۔ بدین سبب کہ یہ ہمارا پیشہ ہی کہ جبتک ہر ایک قسم کے جانورونکا پوسٹمارٹم کرکے اُسکے اندرونی اور صحیح بعد از مرگ حالات سے ہملوگ آگاہی اور پوری پوری واقفیت اچھی طرح سے حاصل نہین کرینگے ہم لایق معالج اور حاذق طبیب نہین کہلا سکتے اور نہ ہمارا محکمہ معزز ہو سکتا ہی جبتک کہ ایسے تو ہمات سے پہلو تہی نہ کرین کیونکہ ہر ایک محکمہ کی وقعت اُسکے تجربہ کار ہوشیار کارکنون اور اپنے فن کے لایق ماہرون پر جسکے سبب سے وہ پبلک مین ہر دلعزیز ہو جاتے ہین ہوا کرتی ہے۔

دویم۔ یہ کہ یہ ہماری کل کارروائی اور ایسے جد و جہد کی سرگرم تفتیش و تحقیقات آخر اُن ہی بیزبان جانورون کی فلاح و بہبودی اور اُن ہی کی خبرگیری اور بقای نسل اور اُن ہی کی بہتری اور جان بچانے کیلئے ہی تو جنکو ہم ازروئے بے شمار فواید عقلاً اور مذہباً ہر طرح سے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ جب یہ طے ہو گیا کہ یہ سب کچھ جو کیا جاتا ہی اُنکی ترقی نسل اور بقائے جنس اور خیرخواہی کیلئے دلی رغبت اور خاص توجہ سے کیا جاتا ہے تو اسطرح سے جو کچھ ہم اُنکی بہتری کیلئے دل سے کرین سیکھین یا علم حاصل کرین کوئی چیز ازروئے عقل اور مذہب سدّ راہ نہین ہو سکتی لہذا جو کچھ ہم اُنکی حفاظت جان کیلئے کرین یا تدبیر سوچین وہ عقلاً اور مذہباً سب جائز اور ہر طرح دین و دنیا و عقبیٰ مین ثواب ہی ثواب ہے۔

مورخہ ۲۰۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء

اپنے پیشہ بھائیون کا خادم دلی
راقم
شیخ حقیر علی ویٹرینری اسسٹنٹ فسٹ کلاس محکمہ امپیریل
بکٹیریولاجیکل لیبارٹری مکتیسر ضلع نینی تال۔

ایڈیٹر۔ ہم بیان مندرجہ بالا کی پورے طور سے تائید کرتے ہین اور اُمید ہے و تنبیہ بھی ہے کہ آیندہ تمام ہندو ویٹرینری اسسٹنٹ ضرور ایسا ہی کیا کرینگے۔ تاکہ لایق معالج و طبیب حاذق کہلا سکین۔

بحضور فیض گنجور جناب پرنسپل صاحب بہادر ویٹیرنیری کالج لاہور دام اقبالہ

کمترین مئی سنہ ۱۹۰۶ء سے ضلع کرنال مین ملازم ہی تحصیل کرنال و پانی پت کے دیہات مین دورہ کرنا پڑا ہے یہ اطلاع حضور عالی مین پیشتر بھی کئی بار گذرانی جا چکی ہے۔

کیس نمبر ۱۔ موضع کمالپور تحصیل کرنال سے مسمے روڈے نے آکر کمترین سے کہا کہ میری بھینس کی ناف پر عرصہ دو ماہ سے نکالا نکلا ہوا ہی جسکو مین نے بہت سے اشخاص سے جھڑوایا اور علاج بھی کرایا ہے مگر اچھا نہین ہوتا اور اب تین یوم سے پھوٹ گیا ہی جسکی راہ سے بہت زیادہ مقدار مین گوبر اور پانی شکم سے گرتا ہے ہمنے ایک کمبل لپیٹ کر بند کر رکھا ہی یہ تقریر سنکر کمترین اس کے ہمراہ گاؤن مین گیا بھینس بہت کمزور تھی زخم کا معائنہ کیا تو دیوار شکم اور ریومن مین ایک بڑا سوراخ دائرہ نما ٹھیک ناف کے مقام پر نمودار تھا جسکا قطر تین انچ سے کم نہ تھا کنارہ بالکل پھٹے ہوے اور معدہ ریومن کی دیوار شکمی دیوار سے ملی ہوئی تھی۔ کنارونکے پھٹنے کا سبب ایک دیسی معالج کا عمل ہے کہ جسنے چمار کی آر لیکر زخم کو دو مرتبہ چمڑے کے ٹانکون سے بڑی غفلت سے سیا تھا جو ہر دہی شکم کی غذا کے بوجھ پڑنے کے سبب ٹوٹ جاتی تھی اور راکھ زخم پر لگانے کو بتلائی گئی تھی۔ کمترین نے بھینس کو باقاعدہ گرا کر قابو کیا اور تمام فضول غذا نکالکر بوراسک لوشن سے دھو کر صاف کیا اور کاربالک آئیل سے ریومن و شکمی دیوارون کے کنارونکو خوب تر کرنیکے بعد کیٹ گٹ سے چر گھیرے طور پر لگائے اور بھینس کو کھڑی کر کے دیوار شکم کو سہارا دینے کے لئے روئی کا پیڈ رکھکر دو بالشت چوڑی کئی گز طول والی پٹی کمر اور پیٹ کے گرد زخم پر لپیٹ دی اور اسکے مالک کو ہدایت کر دی کہ بھینس کو بہت تھوڑا تھوڑا سبز چارہ دن مین دس بارہ دفعہ ڈالکر ایکدم ہرگز نہ دے اگر ایکدم دیگا تو بھینس کبھی تندرست نہ ہوگی۔ چاولونکی پیچ جو یا گندم کا دلیا ملا ہوا دو سیر روز اگر زمین سے دیسکتا ہے تو دینا بہتر ہے مالک نے اسپر بخوبی عمل کیا۔ تیسرے روز زخم کھولا گیا اور بجائے کاربالک آئیل کے بوراسک لوشن سے صاف کرنا اور آیوڈوفارم بوراسک ایسڈ زاری ملا کر ڈریس کرنا جاری رکھا دس یوم کے قریب

ٹانکے گل کر یا کسی اور سبب سے ٹوٹ گئے جو پھر دوبارہ لگائے گئے ۔

مگر اول مرتبہ پانچ ٹانکے لگائے تھے اور اس دفعہ صرف تین ٹانکے باشکل غنچہ ہونے کے سبب دئے کیونکہ زخم قریبًا ایک انچ کے بھر آیا تھا اور اگلی مرتبہ بجائے قیمتی آیوڈو فارم کے چاک (۲ حصہ)۔ کاربالک ایسڈ (ایک حصہ) سلفر (ایک حصہ) مازو (ایک حصہ) انکا پوڈر استعمال کیا گیا۔ ۱۳ یوم کے بعد بھینس کو بفضل خدا آرام ہوگیا ۔

کیس نمبر ۲ - ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء مین کمترین کھادک دیہات کا معائنہ کرتا ہوا موضع ٹپرانہ تحصیل کرنال مین پہنچا کل جانوران کا معائنہ کیا مویشی تو متعدی امراض سے محفوظ معلوم ہوے مگر ایکر اس اسپ مادہ برنگ سرنگ عمر دو سال ملکیت اللہ دیا راجپوت کی بعارضہ سراڈر بنز (پھنٹہ) کے مبتلا پائی گئی مالک سے تمام حال دریافت کرنے پر آسنے بیان کیا کہ صاحب مین نے اسکو ابھی مبلغ یکصد روپیہ کو خرید کی تھی لیکن میرے پاس آنیکے دو ماہ بعد سے روز بروز دبلی کمزور ہوتی جاتی ہے باوجود اسکے کہ مین خوب کہلاتا اور خدمت کرتا ہون بوقت گھاس چرنے کے درختونکے سایہ مین سر گرا کر کہڑی ہو جاتی ہے اور پانی بہت پیتی ہے اگر آپ اسکا کچھ علاج بتلاوین تو باعث احسان ہوگا مالک کے بیانات کی سرگذشت اور گھوڑے کی کنڈیشن پر غور کرنے سے علامات سراڈ زیر نہایت اسلوبی کیساتھ نمایان ہوتی تھی اس موضع ٹپرانہ سے ۳ ۱/۲ میل کے فاصلہ پر موضع دڑ ہے چونکہ رات کا مقام کمترین کا وہان تھا بوقت صبح حسب معمول جانورانِ کا معائنہ سے خیر و عافیت معلوم ہوئی لیکن مرض سرا سے دو راس اسپ مادہ مبتلا پائی گئی اسوقت کمترین کو نہایت فکر دامن گیر ہوا اسلئے کہ اول موضع ٹپرانہ سے نصف میل سے بھی کم اور موضع دڑ سے ۱ ۱/۲ میل کے قریب مقام ٹیکری مین گورنمنٹ اسٹیلین دو راس اسپ اور ایک راس خر مع ایکر اس ڈسٹرکٹ بورڈ مربٹ اسٹیلین کی نسل کشی کے لئے مقیم ہین ۔ اور پہلی مرتبہ اونکے نہایت ہی قریب موضع سلارو مین ۱۸۹۶ء مین یہ مرض پیدا ہو کر زمینداروں کو بہت کچھ اپنی یادداشت کرا گیا تھا اور پھر اگلے سال ۱۸۹۷ء خاص موضع ٹیکری

ہی مین جہان پرکہ سرکاری سانڈ متعین ہین نمودار ہوکر نقصان عاید کیا تھا جسپر ڈاکٹر لنگارڈ صاحب بہادر نے فوراً گھوڑونکو مقام ٹیکری سے دوسرے مقام پر اس مرض سے بچنے کے لئے چلے جانیکا حکم دیدیا تھا جنکے سبب سے گھوڑے اس مین رہے تھے اور مرض کے رفع ہونے تک واپس اپنے مقام پر نہین آئے تھے۔ چونکہ سانڈان کا گھاس اور دونون وقت رول انہین گرد کے دیہات کی زمین سے حاصل ہوتا ہی اور یہہ مرض عموماً ایسے نشیب مین ہوتا ہی فوراً ٹیکری کے سانڈان کا معائنہ کیا اور انکو خیروعافیت سے پاکر رپوٹ نزدیک کے ویٹیرنری سرجن صاحب ڈاکٹر ڈیہو کرنال اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کیخدمت مین کیگئی ڈاکٹر صاحب نے موضع درڑ کے مبتلا شدہ کیس کا جو کرنال سے ۲ میل ہی ملاحظہ کرنیکی تکلیف کو خود گوارہ کرکے قدم رنجہ فرمایا اور بذریعہ مائیکرس کوپ کے خون مین کرم دیکھے گئے اسوقت کا عجیب نظارا ہی جو قبل اسکے کبھی میسر نہوا تھا ڈاکٹر صاحب نہایت ہی خلیق اور کریم النفس ہین کنٹیجیس ڈزیز اور نئے امراضون کو ہم ناچیزونکو واقف کرنیکی دلی مہربانی اور شفقت رکھتے ہین۔

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے وقوعہ کی اطلاع پاتے ہی سانڈان کو اس مہیب جگہ سے باامن رکھنے کے لئے عارضی طور پر ضلع کے دیگر سرکاری اصطبلونمین تبدیل ہونیکا حکم دیا جیسا کہ پیشتر مقام ٹیکری مین بیماری سرائی ہونے سے یہ سانڈ تبدیل کئے گئے تھے مقام شکر ہے کہ اس موذی مرض کے دوبارہ وسہ بارہ حملون سے ہماری گورنمنٹ اصطبلین کو خداوند کریم نے محفوظ مین رکھا یہ مرض سنہ ۱۸۹۶ع مین موضع سلارو مین پھر خاص مقام ٹیکری مین جہانکہ سرکاری سانڈ ہین اسکے بعد موضع درزوہ ٹپرانہ مین نمودار ہوئے اور خصوصاً جسوقت اسکا حملہ شروع ہوا فوراً معلوم ہوئے بہت جلد سانڈان کو علیحدہ کردیا کہ جس سے سوائے زمیندارن کے مبتلا شدہ گھوڑونکے ہمارے قیمتی سانڈان کو محفوظ رہنے کا موقع مل گیا خداوند کریم ہمیشہ کو محفوظ رکھے آمین ثم آمین۔ مذکورہ بیماری کی رپوٹ سیول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ مین جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کی خدمت بھی کیگئی۔ دیہات ہائے مذکورہ بالا کے بیچ کی چراگاہ نشیب مین ہے اور عموماً تر رہتی ہے اور انمین بہت سے طرف جوہڑ بھی ہین کہ جنکا پانی سڑ جاتا ہے نقشہ دیہات کا مفصلہ ذیل ہے۔

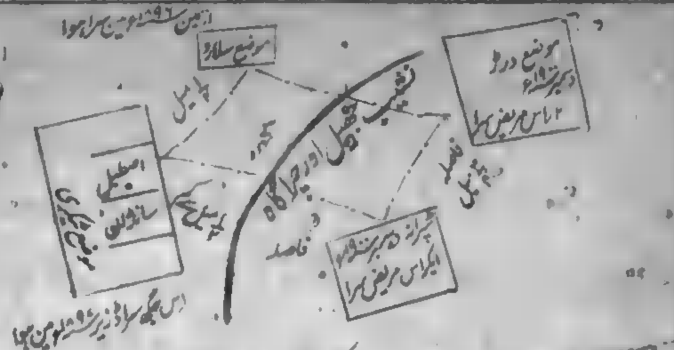

نہایت ادب کے ساتھ ملتجی ہون کہ کیس نمبر ا اور وقوع نمبر ۲ کو رسالہ انڈین وٹیری نیری جرنل مین درج ہونیکا فخر عطا فرمایا جاوے نیز حضور والا کی سلیم رائے سے جو کہ ہمیشہ مان بندگان کی عزت و آبرو اور اقتدار کا باعث رہی ہے مقامات مذکورہ اور سانڈان کی مناسبت و غیر مناسبت اور سانڈان کی بھبودی کی بابت ہو ظاہر فرمائی جاوے - مگر عرض ہے کہ پانچون مبتلا شدہ کیس دسمبر کے وسط تک فوت ہو گئے اور سانڈان ۶ ر جنوری تک بحکم جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر سیول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ اپنی اپنی جگہ واپس چلے آئے ہین اور دیگر کیس سوائے دو راس گدھون کے جو مقام درٹرین بعد مین ہوئے تھے اور وہ بھی مر گئے پھر کوئی مریض نہین -

بحضور فیض گنجور جناب ایڈیٹر صاحب بہادر انڈین وٹیرنیری جرنل دام اقبالہٗ

جناب العالی - گذارش ہے کہ ایک کیس ارسال خدمت ہے براہ مہربانی رسالہ ہذا ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کے کسی گوشہ مین اسکو بھی جگہ دیدیجئے تو عین خاوندی اور بندہ نوازی ہوگی -

مورخہ ۶ ر دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو ۲ راس اسپ و ایک راس خچر رسالہ ہذا کی اختہ ہونیکے واسطے ہسپتال مین آئی جسمین نمبر ا گھوڑہ برنگ بی سی بی عمر ساڑھے چار سال و نمبر ۲ گھوڑہ برون سی بی عمر ۳ سال ہر دو گھوڑہ و خچر کو تین روز تک ہسپتال ہذا مین جو کر اور سبز گھاس دلوائی اور واقعہ ۹ ر دسمبر کو دو اذن اسپ و خچر کو اختہ کیا گیا - دن بھر ہر سہ جانوران اچھی طرح رہے اور غذا معمولی اپنی کھاتے رہے اور ہیمرج وغیرہ سے محفوظ رہے - مگر رات کے ۲ بجے گھوڑہ نمبر ا کے سوار نے جو کہ اسکی خدمت کیواسطے

اُسپر اچانک تھا خبر دی کہ اسوقت گھوڑہ بہت سُست ہی اور کہاتا نہین ہی اور سانس بہت تیز لیتا ہے مین نے جاکر گھوڑہ کو دیکھا تو دراصل حالت اچھی نہین تھی اور علامات ذیل اُسمین نمایان تھین۔ گھوڑہ سر گرائے ہوئے کھڑا تھا اور ریسپریشن اُسکا بہت تیز اور پلس اُسکے کو رُکنگ واپری تھی۔ میوکس ممبرین کنجسٹڈ تھی اور پیٹ کی دیوارین تنی ہوئین تھین ٹمپریچر اُسکا لیا ۱۰۵ تھا مین نے اُسیوقت سوار کو حکم دیا کہ اسوقت سردی بہت ہی اسکے تھان مین آگ جلادو تاکہ اسکا تھان گرم ہو جاوے اور فیور ڈرافٹ ذیل بناکر گھوڑہ کو پلایا نسخہ اسپرٹ ایتھر نیٹرک ایک اونس لیکوار امونیا اسیٹیٹس ۳ اونس۔ پوٹاسی نیٹراس ۲ ڈرام۔ ٹنکچر اکونائیٹ ۵ منم۔ واٹر ۱۲ اونس اور اس ڈرافٹ کے پلانیکے بعد سوار مذکور کو ہدایت کی کہ دو گھنٹہ کے بعد اس گھوڑہ کے حال سے خبر دو۔ ۳۰۔ ۲ بجے کیوقت سوار نے آکر کہا کہ اسوقت گھوڑہ ہوشیار ہی اور گھاس اپنی کھاتا ہی اُسیوقت مین نے جاکر دیکھا تو گھوڑہ دراصل اچھا تھا برابر گھاس کھا رہا تھا اس وجہ سے اُسکو معمولی سمپٹیکل فیور تصور کیا گیا اور اُسکی یہہ ہی حالت ۱۰ دسمبر کے ۱۱ بجے تک بدستور عمدہ رہی ۱۱ بجے کے بعد گھوڑہ مذکور نے پھر سُستی ظاہر کی سر گرا لیا اور کھانا پینا چھوڑ دیا وہ ہی سمپٹیکل فیور خیال کرکے مذکورہ بالا ڈرافٹ دوبارہ دیا گیا مگر اس ڈرافٹ کے دینے کے بعد کچھ فائدہ نظر نہ آیا اور حالت دیگرگون معلوم ہونے لگی اس اثنا مین گھوڑہ ایک بجے کے قریب ایکدم بیٹھ گیا اور ٹانگین ادہر ادہر اُدہر تکلیف زدونکی طرح مارنے لگا جس سے مجھکو پیری ٹونائٹس کا گمان ہوا اور ٹمپریچر جو لیا تو ایک سو چھہ تھا اُسیوقت پانی گرم کراکے حسب قاعدہ کالج کے اُس کے پیٹ کا فومینٹیشن شروع کیا اور گرم حقنہ معہ ایک اونس ٹنکچر اوپیم کے گرم پانی کا کیا اور اندرونی علاج اس طور پر کیا گیا۔ **نسخہ** اوپیم (۲ ڈرام) کیلومل (½ ڈرام)۔ بشرح حسب ضرورت اسکی چار گولیان بنائی گئین اور ہر ایک گولی ۲ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد دیگئی اور یہہ علاج اندرونی و بیرونی بہت کوشش کیساتھ جاری رکھا چار بجے کیوقت گھوڑہ کی حالت بروبصحت معلوم ہوئی۔ اور کچھ کچھ لوسن کھانے لگا اور علاج مذکورہ بالا برابر رات کے ۱۰ بجے تک بہت کوشش کے ساتھ جاری رکھا۔ ۱۰ بجے کے بعد گھوڑہ کو کسی قسم کی شکایت تکلیف کی نہ تھی اسوجہ سے فومینٹیشن بند کرکے اور جسم کو خوب خشک

کرکے اوپر سے سوکھا کمل لپیٹ دیا تاکہ باہر کی ہوا نہ لگے اور جھول اوپر سے ڈالدی اسکے تھان کے آگے چک چھوڑ دی اور سوار کو ہدایت کی کہ رات بھر اسکے تھان مین لکڑی جلتی رہین - ۱۱ دسمبر کی صبح کو گھوڑہ اچھا تھا مگر احتیاطاً اسکی دن مین تین دفعہ مذکورہ بالا طریق سے سینک کی گئی اور گولی بھی بجائے ۲ گھنٹہ کے بعد دیگئی اور یہا ہی علاج ۱۲ و ۱۳ دسمبر تک جاری رکھا - ۱۴ دسمبر کو علاج بند کیا گیا مگر حقنہ کے ذریعہ سے صبح و شام اندرونی سینک پہونچائی گئی اور یہ عمل ۱۶ دسمبر تک جاری رکھا - مورخہ ۱۷ دسمبر سے سینک وغیرہ بالکل بند کیا گیا اور گھوڑہ بالکل تندرست ہوگیا - ٹمپریچر نارمل ہے دانہ گھاس بخوبی کھاتا ہی صرف معمولی زخم اختہ گری کا ہی کہ جسکا علاج انٹی سیپٹک کیا جاتا ہے -

{ نوٹ - یہ دونون گھوڑہ کمان افسر صاحب بہادر نے بڑے شوق سے خرید کئے تھے - مبلغ ۹۲۰ صد روپیہ مین اور انکے اختہ کرنیکے واسطے حکم دیا تھا چنانچہ اختہ کئے گئے مگر خوبی قسمت سے بعد اختہ کرنیکے ابر ہو گیا سردی موسمی زیادہ تھی اسواسطے گھوڑہ مذکور کو یہ تکلیف اٹھانی پڑی اور حتی المقدور سردی کا خوب انتظام کیا گیا تھا - }

عرض
فدوی قاضی محمد عمر دفعدار ویٹیرنری اسسٹنٹ رجمنٹ پنجم پنجاب
چھاؤنی ڈیرہ اسمٰعیل خان - معروضہ ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء

تازہ خبرین اور دلچسپ مضامین مرسلہ جیٹھومل ویٹیرنیری اسسٹنٹ

ہمنے پچھلے کوارٹر کے سہ ماہی رسالہ مین ایک چھوٹا سا مضمون حیوانات کی بربادی سے متعلق بدین غرض لکھا تھا کہ کوئی صاحب اس بھاری کمی کے پورا کرنیکی تجویز پر غور کرین امید ہے کہ بہت سے صاحبان نے اس معاملہ پر طبع آزمائی کی ہوگی اسی کے سلسلہ مین ایک بمبئی احاطہ کی خبر ناظرین رسالہ ہذا کی دلچسپی کے لئے تحریر کرنے سے پہلے مین تمام ویٹیرنیرین سے خصوصاً اور عام خیرخواہان سے عموماً التماس کرتا ہون کہ اس صوبہ پنجاب مین بھی (مثل بمبئی) حفاظت

مویشیان کی ایک انجمن قایم ہونے کے لئے معرفت صاحب پرنسپل بہادر لاہور ویٹرنری کالج پنجاب گورنمنٹ کی خدمت مین تحریک کی جاوے موجودہ نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ کی ذات خاص سے قوی اُمید ہی کہ ہمارے ہر دلعزیز اور لایق فایق پرنسپل کی تحریک خالی نجاویگی اور موقع بھی ہی کہ پنجاب مین ہماری مادر مہربان مہارانی وکٹوریہ مرحومہ (یادش بخیر) کی یادگار مین یہ انجمن حفاظت مویشیان پنجاب کے نام سے قایم کی جاسکے۔

خبر۔ احاطہ بمبئی کے علاقہ گوجرات مین حضور لارڈ نارتھکوٹ صاحب گورنر بہادر کی تحریک اور کوشش سے ایک انجمن قایم کی گئی ہی اسکا نام انجمن حفاظت مویشیان گوجرات ہے۔ اِسکے مقاصد کی تکمیل کے لئے حضور ممدوح نے جیب خاص سے بیس[ا] ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے۔ گوجرات[۲] کا علاقہ عمدہ مویشیون کا مخزن سمجھا جاتا تھا لیکن پچھلے سالون کی متواتر بربادیون نے اس علاقہ کو ان قیمتی جانورون سے جوکہ زراعت کی جان ہین قریب قریب خالی کردیا ہی۔ لکھوکھا مویشی چارہ اور پانی کی قلت سے تڑپ تڑپ کر راہی ملک عدم ہوگئی اور کھالون کے تاجرون نے بڑے شوق سے بھاری فصلین کاٹین اس خرابی کے مستقل اثر کی آینت بربادی کو خیال مین لاکر حضور گورنر بہادر نے یہ انجمن قایم فرماکر ملک پر بھاری احسان کیا ہے۔

اسکے مقاصد حسب ذیل ہونگے۔

(۱) عمدہ مویشیون کی حفاظت کرنا کہ معدوم نہونے پاوے۔

(۲) ایسے جانورونکی ترقی نسل پر زمیندارونکو خاص طور پر بذریعہ انعام واکرام کے مایل کرنا۔

(۳) انکی تعداد کو جیسے ہوسکے حتی المقدور بڑھانا۔

(۴) ان جانورون کی خرید و فروخت کرنا۔

نوٹ [ا] آفرین رعایا پروری کی حد ہے۔

[۲] جنوبی پنجاب مین ہریانہ کا مویشی بھی مثل گوجرات کے شہرہ آفاق ہی۔ اور بدقسمتی سے یہان بھی عمدہ نسل ضایع ہوتی جاتی ہی۔ ڈوبتے ہوئے کو تنکے کے سہارے کی یہان بھی ضرورت ہے۔ (ع۔م)

(۵) ان مقاصد کی ترقی کے لئے آراضیات خریدنا اور موزون مقامات پر چراگاہین قایم کرنا وغیرہ۔ (ج۔م)۔

کمیشن ترقی نسل اسپان و قاطران ہند نے ذیل کے مقامات پر تشریف لیجا کر سرکاری سانڈان و ڈسٹرکٹ بورڈ سانڈان کا خصوصاً اور رعایا کی گھوڑیان وغیرہ کا عموماً ملاحظہ فرمایا یہ تو کہا نہین جاسکتا کہ صاحبان ذیشان اہل کمیشن کی کیا رائے ہوگی کہ آیا محکمہ ہذا کا موجودہ انتظام درست ہے یا کسی قسم کے تغیر تبدل کی ضرورت ہے مگر ہان یہ ظاہر کردینا کچھ عیب نہین معلوم ہوتا کہ اکثر موقعہ پر کمیشن کو بہت سے جانورونکی تعریف کرتے ہوئے دیکھا اور سُنا جس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ محکمہ موجودہ صورت مین اچھے اصول پر کام کررہا ہے۔

سوالات جو عموماً زمینداروں سے منجانب کمیشن ہوئے تھے اس قسم کے تھے کہ تم لوگ تھارو برڈ سانڈ کو زیادہ پسند کرتے ہو یا عربی یا ناد فکراٹر وغیرہ کو اور گھوڑیان کو دغوانا پسند کرتے ہو یا نہین اور چھوٹی عمر کے بچون کو فروخت کرنا پسند ہے یا پال پوس کر اوّل سوال کا جواب تو یہ ملتا تھا کہ تھارو برڈ اور عرب نسل پسند ہے۔ دوسرے سوال کا جواب عموماً داغنے کی تائید مین ہوتا تھا۔ تیسرے سوال کا جواب تو یہ ہوتا تھا کہ بچون کو فروخت کرنا پسند نہین کرتے لیکن جنرل الیست صاحب بہادر ممبر کمیشن زمیندارون کو اس امر کی نصیحت کرتے تھے کہ چھوٹی عمر کے جانورونکا فروخت کرنا مالکان کے حق مین بہت مفید ہے۔ کیونکہ پرورش کا بوجھ خریدار کے ذمہ پڑجاتا ہے خریدار سے مطلب جنرل صاحب بہادر کا سرکار دولت مدار تھا۔

نام مقامات۔ (۱) خاص لاہور۔

(۲) ضلع جہلم کے مقامات۔ کھوڑہ۔ چوہا سیدن شاہ۔ چکوال۔ تلہ گنگ وغیرہ۔

(۳) ضلع راولپنڈی کی مقامات۔ پنڈی گھیپ۔ ٹھٹی نور احمد شاہ۔ کوٹ فتح خان فتح جنگ۔ خاص راولپنڈی۔ گوجر خان۔

(۴) خاص گوجرات اس جگہ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے سانڈان جمع کئے گئے۔

(۱) پچھلے سال ہند مین ایک لاکھ مویشی سائیسون اور جنگلی جانورون کے کاٹنے سے مرے۔

(۲) مدراس مین ایک اولوالعزم دیسی نے دس ہزار روپیہ دیا کہ ویٹیرینری کالج قایم کیا جاوے۔

(۳) مدراس مین ترقی نسل قاطران کیلئے ایک سرشتہ قایم ہوا سرمایہ ڈیڑھ لاکھ یورپین کاشتکاری

(۱) ضلع گوجرانوالہ مین حیوانات کے لئے ڈسپنسری قایم ہوئی اپریل سنہ ۱۹۰۱ع کو جاری کیجاویگی مکان سترہ سو ۱۷۰۰ روپیہ کی لاگت سے طیار ہوگیا ہے۔

ادویات آگئی ہین مکان کا ملاحظہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۱ع کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گوجرانوالہ کے ہمراہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر حلقہ شمالی پنجاب نے فرمایا۔ اس شفاخانہ کا چارج فضل الہی ویٹیرینری اسسٹنٹ کو ملیگا جسکی تنخواہ پہلی معہ الونس عہ ۳۰ تھی اور عہ الونس ڈسپنسری ملاکر عہ ۵۰ ماہوار ملینگے۔ اس ڈسپنسری کے متعلق ایک کمپونڈر عہ ماہوار کا بھی منظور ہوا ہے۔ یہ سب کچھ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دیوان نراندر ناتھ صاحب بالقابہ کی عنایات اور مہربانی کا نتیجہ ہے۔

(ج۔م) ۲۷ فروری سنہ ۱۹۰۱ع

شبیہ مبارک جناب کرنل جے کٹلول صاحب مرحوم مغفور

وفات حسرت آیات

کرنل جے کٹلول صاحب مرحوم و مغفور ایک بہت بڑے واجب التعظیم بزرگ۔ اور ایک بڑے
اعلےٰ خاندان کے ممبر تھے آپ ۱۶ فروری ۱۸۴۰ء کو ایک بڑے شریف گھرانے مین پیدا ہوئے۔
اور اپنے والد ماجد کے زیر سایہ ایام طفولیت ہی سے تحصیل علوم و فنون مین مشغول ہوئے۔ اور بعد
فراغت تحصیل علم و فن طبابت حیوانات۔ گورنمنٹ کی ملازمت اختیار فرماکر بعہد عملداری کمپنی بہادر

ولایت سے ہندوستان مین بھیجے گئے تھے۔ پہلے پہل آپکی خدمات بنگال آرمی سے متعلق تھین اور اوراس اثنا مین عرصہ دراز تک آپ ہندوستان کی انگریزی فوجی توپخانون ورسالون مین مُختلف مقامات مین تعینات ہوتے رہے اور ہمیشہ اپنے ذمہ داری کے فرایض منصبی ادا کرنے مین پورے کامیاب ہوکر اپنے زمانہ کے ہمعصرون اور ہمچشمون مین ممتاز و سرافراز رہے۔ جس مقام پر آپ تعینات رہے آپکے حُسن انتظام۔ ذاتی لیاقتون۔ اعلیٰ درجہ کی علمی قابلیتون اور اخلاق مُلکی کا ہمیشہ چرچا اور شہرت رہی۔

سنہ ۱۸۵۷ء کے قابل یاد غدر کے ایام مین بھی آپ بنگالہ کے اسپی توپخانہ مین افسر تھے۔ کانپور و لکھنؤ کے فساد اور دہلی کے محاصرہ مین آپ ابتداء سے انتہا تک شریک رہے۔ لکھنؤ کے محاصرہ و خلاصی کے زمانہ مین آپ لارڈ کلائیڈ کی افواج مین تعینات تھے۔ اِسکے بعد سنہ ۱۸۶۰ء مین جب چین اور انگریزون مین تجارتی معاہدون اور شرایط کے طے کرانے مین مخالفت پیدا ہوئی اور لڑائی جھگڑے پر نوبت پہونچی تو ہندوستانی فوج کی چین پر چڑھائی ہوئی اُسوقت آپ ایک توپخانہ اور رسالہ کے وٹیرنری افسر تھے۔ اور ساحل سمندر سے لیکر تا فتح پیکن لڑائی مین شریک رہے۔ اور دار الخلافہ چین کے لوٹنے اور اُسپر قابض رہنے مین۔ جن چیدہ اور تجربہ کار افسرون نے ناموری اور امتیاز حاصل کیا آپ بھی منجملہ اُنکے تھے۔ اسکے بعد مختلف بڑی بڑی چھاؤنیون اور جنگی حلقون مین آپ افسر معائن کے عہدہ جلیلہ پر ممتاز رہے۔ اور کچھ عرصہ سہارنپور کے فوجی گھوڑون کے ذخیرہ کے افسر رہے۔

سنہ ۱۸۸۲ء مین جب گورنمنٹ نے پنجاب کی دار الخلافہ لاہور مین ایک وٹیرنری سکول کے قایم کرنے اور دیسیون کو اس فن مین تعلیم دینے کی تجویز کی۔ تو گورنمنٹ عالیہ نے بمشورہ کرنیل ہالن صاحب بہادر (جنکو مُلک ہند کے فن طبابت حیوانات کا باپ یا مُوجد کہنا بالکل مناسب ہے) باعتبار علمی وعملی لیاقت و فضیلت اور دیرینہ تجربہ کے ہندوستان بھر مین آپ ہی کو اِس مجوزہ سکول کے اہتمام و انتظام کیلئے منتخب فرمایا چنانچہ صاحب موصوف کی خدمت بحکم گورنمنٹ عالیہ مورخہ

۲۲ دسمبر ۱۸۸۱ع کو سول لائین مین منتقل کئے گئے اور آپ شروع ۱۸۸۲ع مین سہارنپور سے پنجاب مین تشریف لائے۔ اور لاہور پہونچکر پنجاب گورنمنٹ سے سکول کی بنیاد ڈالنے اور اُسکی تعلیم و تدریس کے متعلق تجاویز و تدابیر اختیار کرنے مین مشورے اور خط و کتابت شروع کی۔ صاحب موصوف نے ممالک مغربی و شمالی سے تشریف لاکر پہلے پہل ایک ہاسپٹل اسسٹنٹ (میر بنیاد علی جسکو سہارنپور مین جناب موصوف نے خود فن بیطاری سکھلایا تھا) ایک کمپونڈر۔ ایک نعلبند۔ ایک لوہار۔ ایک میٹ۔ چوکیدار۔ ۲ سائیس ہاسپٹل کیلئے اور ایک ہیڈ کلرک مترجم اور ایک منشی اور ایک چپراسی اپنے دفتر کے لئے مقرر فرمائے۔ پنجاب مین تشریف آوری کیوقت پہلے پہل لاہور کے ایک ہوٹل مین فروکش ہوئے اور وہ بھی نہایت ہی مُبارک وقت تھا جبکہ اس واجب التعظیم شخص کی مبارک تجاویز متعلق سکول شروع ہوئین۔ اور اسکے مبارک ہاتھون سے اس سکول کی بنیاد رکھی گئی۔

پنجاب گورنمنٹ نے ایک کوٹھی اس سکول کیلئے خرید فرمائی جسکے متعلق ایک مغربی دیوار احاطہ اور چند خام گھر شاگرد پیشہ کے بھی تھے۔ اور ضروری سامان خریدنے اور طیار کرنیکے لئے بھی ایک خاص رقم کا بجٹ گورنمنٹ نے منظور فرمایا۔ چنانچہ صاحب ممدوح مرحوم نے مورخہ یکم مئی ۱۸۸۲ع کی مبارک صبح کو اس عظیم الشان اور بارونق کالج ہوجانیوالے سکول کی بنیاد ڈالدی۔ اُسوقت یہ سکول ملٹری حکام کی نگرانی مین رکھا گیا۔ پہلی جماعت کے طلباء اُن اُمیدوارون سے مُہیا کئے گئے تھے جو بمقام بابوگڑہ ڈیپو کے برائے نام مدرسہ بیطاری مین مسٹر جے برک صاحب اور سیر اسٹنڈ بابوگڑہ سے تعلیم پاتے تھے چنانچہ برک صاحب کو بھی جناب کنٹول صاحب مرحوم اپنے ہمراہ لے آئے۔ اور یہان پر بمشاہرہ معقول فن تشریح اجسام حیوانات کا اُستاد اُنہین کو مقرر فرمایا اور علاوہ برین فن دواسازی و کیمیاگری کی تعلیم کے لئے بھی دو اُستاد (ڈاکٹر رحیم خانصاحب خان بہادر آنریری سرجن و ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب خان بہادر سینیر اسسٹنٹ سرجن) مقرر فرمائے۔ اور صاحب ممدوح خود طب و جراحی اسپان کے ضروری مضمون کی تدریس فرماتے رہے صاحب موصوف مرحوم کی تجویز اور گورنمنٹ کی منظوری سے یہ بھی منظور ہوا کہ جو صاحب وٹیرنری سرجن

پنجاب گورنمنٹ - اس صوبہ مین اُن دنون گھوڑونکے متعدی امراض کے انسداد کیلئے ہوا کرتے تھے - وہ بھی موسم گرما مین جبکہ مفصلات کے دورہ سے فراغت حاصل کرتے - تو طب مویشی کے مضمون پر لیکچر دیا کرتے چنانچہ صاحب موصوف مرحوم کے زمانہ مین پہلے لفٹننٹ نن صاحب بہادر (اب کرنل نن صاحب سی آئی ای ڈی اس او - وغیرہ) پھر گن صاحب بہادر - اور بعدازان ہمارے موجودہ مہربان پرنسپل آقائے نعمت جناب کپتان پیز صاحب بہادر (خدا انکو سلامت رکھے) اس عہدہ پروفیسری پر ممتاز ہوتے رہے - اور اپنے فرایض انجام دیتے رہے -

جب صاحب ممدوح مرحوم نے اس اسکول کی بنیاد ڈالی تو اسوقت مریض جانورون کے لئے پھوس اور سرکنڈے کی جھونپڑیون کا ہاسپٹل کھڑا کیا گیا تھا - اور ایک ہی کوٹھی کے تنگ و تاریک کمرونمین اسسٹنٹ پروفیسر کی رہایش دوائی خانہ - لیکچر روم - پرنسپلز آفس کلینیکل آفس - اسٹور روم - میوزیم غرضیکہ سب ضرورت اسی سے پوری کیگئی تھین - لیکن جب اسبات پر غور اور خوض کیا جاتا ہے کہ صاحب ممدوح نے کس طرح اس ادنےٰ درجہ کے سکول کو ایک شاندار اور نامور کالج کے درجہ تک پہونچایا - اور کسطرح اُن جھونپڑیون کے بجائے عظیم الشان عمارت کھڑی کیگئی - واقعی ایک حیرت ہوتی ہے - اور بے اختیار صاحب ممدوح مرحوم کی حُسن تدابیر کی مدح مین رطب اللسان ہونا پڑتا ہے - صاحب موصوف کو اس سکول سے خاص اور اعلیٰ درجہ کی دلچسپی ہے - اسکی ترقی و بھبودی اور طلباء کو پڑھانا اپنا شعار خیال فرمایا کرتے تھے - وہ جو محبت اور دلی مہربانی صاحب ممدوح کو دیسیون اور خصوصًا اپنے کلاس کے طلباء سے تھی وہ زاید البیان ہے - اُسکا اندازہ اُسی آدمی کا دل و چشم کرسکتی ہے - جنکو اُنکے ماتحت رہنے یا اُن سے تعلیم حاصل کرنیکا فخر اور موقعہ حاصل ہوا ہے -

صاحب موصوف کی علمی لیاقتون اور فضیلتون اور دیرینہ تجربہ کا اندازہ لگانا ہماری بضاعت عقل سے باہر ہے - خجستہ صورتی و فرشتہ سیرتی - رحمدلی و خداترسی - ہر دلعزیزی و احسان و مروت سے گرویدہ کرنا یہ ایسے اوصاف ہین جو اُنکے وجود باجود مین کوٹ کوٹ کر بھری ہوے تھے - اُنکی فصیح اللسانی - کریم النفسی - شریف پروری و غریب نوازی - کبھی فراموش نہین ہوسکتی -

شرم حضور کو اس درجہ کہ ادنی نوکر کو بھی خواہ وہ کسقدر خلاف کرے ۔ بالمشافہ کچھ نہ کہتے ۔ اور
قیافہ وزیرکی کا یہ حال تھا کہ ناواقف لوگون کے چہرہ و آنکھ دیکھنے سے بھی اُسکے خواص و اوصاف
معلوم کر جاتے تھے ۔ اُنکا مقولہ تھا کہ انسان کو سانپ کی طرح ہوشیار اور فاختہ کی طرح بے ضرر ہونا
چاہیئے ۔ (یہ مقولہ حضرت سلیمان کا ہی ہے) اور اکثر اسی قسم کے مقولے اپنے طلباء کو سنا کر اُن کے
اخلاق کو درست فرمایا کرتے تھے ۔ جو محبت اور سلوک صاحب موصوف مرحوم کو اپنے طلباء سے تھا
وہ کچھ غیر معمولی حد کو پہونچا ہوا تھا ۔ اور اپنے سکول کے کامیاب اُمیدوارون کی امداد و اعانت
اس درجہ تک اپنا فرض خیال فرماتے تھے جسکی نظیر صفحۂ روزگار پر نہین ملسکتی ۔ غرضیکہ جو اوصاف
ایک نہایت شریف ۔ خدا پرست ۔ مہذب بزرگ مین موجود ہونے چاہیئے ۔ وہ سب اوصاف
حمیدہ بہت بڑے پیمانہ پر اس خُلق مجسم مین موجود تھے ۔ راقم کو پہلے آپکا شاگرد ۔ اور بعد ازان
چند سال تک آپکا ملازم ہونیکا فخر حاصل ہے ۔ اور جو جو احسانات و اکرامات صاحب ممدوح نے
بحق نیازمند مبذول فرمائے ہین اُسکے بیان سے میری زبان قاصر ہے ۔

تقریباً ۹ سال تک صاحب ممدوح مرحوم نے اس جلیل القدر عہدہ پرنسپلی کو رونق بخشی ۔
اور بعد ازان ۱۹۰۱ء مین اس عہدہ کا چارج لفٹنٹ کرنل نن صاحب بہادر کو دیکر سبکدوش ہوئے
اور چھ ماہ بعد ازان بعہدہ انسپکٹنگ ویٹیری نیری آفیسر احاطہ مدراس مین تبدیل ہوئے ۔ جہان
چار سال تک رونق افروز رہے ۔ اور اسکے بعد ملازمت سے پنشن یاب ہو کر بمقام سہارنپور تشریف
لائے بعدہ اپنے سابق شاگردون اور ماتحتون کو تار کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ ہم ہمیشہ کیلئے اس مُلک
سے علیحدہ ہو کر اپنے وطن مالوفہ کو جاتے ہین اور سب کو انکو آخری خدا حافظ کہتے ہین ۔ چنانچہ راقم معہ
دیگر ملازمین کالج ۔ سہارنپور جا کر صاحب ممدوح مرحوم کے آخری دیدار سے فیضیاب ہوئے ۔ اور جو
مہربانی و شفقت بزرگانہ صاحب موصوف نے نیازمندون کے حق مین ظاہر فرمائی ۔ اور جو رحمت
اور افسوس ہمیشہ آیندہ کی مفارقت کا صاحب موصوف کے دل و دماغ پر طاری تھا وہ بیان سے
باہر ہے ۔

افسوس ہے کہ بحکم کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ المَوْت - اس ناگزیر واقعہ موت سے کسی کو چارہ نہیں اور سب کے لئے یہ انجام لازماً مقرر ہے - وہ عظیم الشان بزرگ - ویٹیرنیری کالج کا بانی مبانی - کرنل جے کٹلوان صاحب بہادر مرحوم مورخہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو اپنے مکان پر بعمر ۷۰ سال بمقام بڈ فورڈ دفعتاً اس دار فانی کو الوداع فرما گئے - خدا اُنکی روح کو غریق رحمت کرے -

سیّد سردار شاہ گیلانی پروفیسر ویٹیرنیری کالج لاہور

مژدہ

آخیر ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو ہمارے مہربان پرنسپل صاحب بہادر سے صاحب انسپکٹر جنرل بہادر نے استفسار فرمایا کہ کیا بصورت ضرورت کتنے ویٹیری نیری اسسٹنٹ اُمیدوار ملازمت ٹرانسپورٹ اس کالج سے جنوبی افریقہ مین بھیجے جاسکتے ہین - چونکہ بالفعل کوئی اُمیدوار بیکار اسوقت کالج مین موجود نہین تھا لہذا جناب آقائی نعمت صاحب پرنسپل بہادر موصوف نے کمال خردمندی اور دور اندیشی سے اُس استفسار کے جواب مین یہ تجویز پیش کی کہ امسالہ فائنل جماعت کے اُمیدواران کی سول فریق کا آخری امتحان اگر بجائے اپریل کے ابھی (یعنی ماہ فروری کے آغاز مین) ہوجاوے تو مجھکو یقین کامل ہے کہ اونمین سے ضرورت کے مطابق اُمیدوار بالتعریف کامیاب ہوکر ضرورت کو عُمدگی سے پورا کرینگے - چنانچہ صاحب موصوف کی اس تجویز سے صاحب انسپکٹر جنرل بہادر سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ نے اپنا اتفاق رای کیا اور اس تجویز کی منظوری کیلئے پنجاب گورنمنٹ مین سفارش فرمائی - چنانچہ یہ تجویز فوراً منظور ہوئی - اور صاحب انسپکٹر جنرل بہادر نے ایک بورڈ آف اگزیمنرز طلبار کے امتحان کے لئے مقرر فرمایا جسمین جناب میجر ہیگر صاحب بہادر اور جناب کپتان گن صاحب بہادر شریک تھے - صاحبان موصوف کہ مورخہ ۶ فروری کو کالج مین رونق افروز ہوئے - نہایت خوشی کی بات ہے کہ کالج کے فائنل کلاس کے کل طلبا حسب موقع امتحان دینے

اور سوتھ افریقہ کی ملازمت اختیار کرنے کے گورنمنٹ کی خوشنودی مزاج کا فخر اور امتیاز حاصل کرنیکے لئے طیار اور سرگرم پائے گئے۔ لیکن صاحب پرنسپل موصوف نے مصلحتاً صرف فری اور لوکل طلباء کو ہی امتحان مین شرکت کی اجازت فرمائی۔ اور ملٹری و ریاستی طلباء کو امتحان سے روک لیا۔ چنانچہ کل ۳۳ اُمیدوار شامل امتحان ہوئے۔ ۷ فروری کو امتحان شروع ہوا اور ۳ روز تک امتحان ہوتا رہا۔ اور ۳۰ پاس اور کل ۳ فیل ہوئے۔ نتیجہ بحساب اکانوے فیصدی رہا۔ کامیاب طلباء کو سوتھ افریقہ کے محکمہ باربرداری کے لئے بمشاہرہ ساٹھ روپیہ ماہوار تنخواہ معہ فری راشن اور وردی بھی کیا گیا ہے۔ اس کالج کے لئے یہ نہایت خوشی اور فخر کا مقام ہی کہ عموماً گورنمنٹ کی جنگی ضرورتون کیوقت اسی سے اپنی متعلقہ ضرورتین پوری ہوئی ہین۔ اور جب کوئی اُمیدوار سابق پاس شدہ موجود نہ تھا تو طلباء کو ۲ ماہ قبل از وقت امتحان فائنل دیکر کامیابی حاصل کرنے مین بھی پوری کامیابی ہوئی ہی۔ اور عموماً عمدہ مارکس حاصل کرکے بالتعریف پاس ہوئے۔ کالج کا سٹاف اس فوق اور سبقت پر جو اس کالج کو اور ہمعصر کالجون و سکولون پر ہے نازان ہین۔ اور ہماری کامیاب شدہ طلباء و جملہ ویٹیرنری اسسٹنٹون کو جو اس کالج کے پاس شدہ ہین۔ اس خبر سے ضرور دلی مسرت اور خوشی ہوگی۔

سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن ویٹیرنری کالج لاہور

خبرین

لاہور مین اس بات کی ضرورت بتلائی گئی ہی کہ انجمن ہمدردی حیوانات کی ایک شاخ قایم کیجاوے کلکتہ۔ بمبئی مین ہی ہر جگہ یہ انجمن جاری ہو سکتی ہے۔ کمزور و بیمار جانورون سے شدید باربرداری کا کام لیا جاتا ہی۔ کرایہ کے لالچ سے چمڑی اُدھیڑتے ہین وغیرہ وغیرہ۔ کلکتہ مین اس انجمن کی بدولت جو مقدمات چلائے گئے انمین زخمی اور لنگڑے گھوڑے چھ بھتے بیل بیچارے ۹۶ کل روپیہ جو جرمانہ سے وصول ہوا مالہ ۲۵۱ تھا۔ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کی بابت ہے۔ (ج-م)

(۲) لالہ کوڑو رام صاحب وٹیرنری اسسٹنٹ رنڈ رسپٹ مین دیکسی نیشن کا کام سیکھنے کے لئے مکتیسر گئے ہین امید ہے کہ وہان کے کماحقہ حالات وٹیرنری اسسٹنٹون کی دلچسپی کے لئے حوالہ قلم کرینگے۔ سُنا ہی کہ بوجہ نہ ہونے بیماری رنڈ رسپٹ آپکو وہان امید سے زیادہ رہنا پڑا۔

(۳) سُنا ہی کہ لارڈ سینڈل صاحب بہادر پریزیڈنٹ کمیشن ترقی نسل اسپان وقاطران ہند ہندوستان سے گھوڑے خرید کر اپنے ہمراہ ولایت لیجاتے ہین اگر یہ سچ ہی تو کیا محکمہ ترقی نسل اسپان کو یہ فخر نہین ہے۔

(۴) (خبر از منقول عام) مدراس کے سررشتہ سول وٹیرنری کے صاحب سپرنٹنڈنٹ جے۔ ڈی۔ ای۔ ہولمز صاحب نے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے۔ جسمین گھوڑون اور مویشیونکی مبارک اور منحوس علامتونکی تشریح کی گئی ہی۔ جیسا کہ ہندوستان مین سمجھی جاتی ہین۔ گھوڑونمین خاص مبارک نشان صرف ۶ ہین اور اتنے ہی خاص نشان ہین جو معتدل سمجھے جاتے ہین۔ نامبارک نشان ۱۲ ہین جنکی تفصیل بڑی صفائی سے بتلائی گئی ہے جنکو تعصّب کہنا آسان ہے لیکن جنکو تجربہ پیش آیا ہی وہ ہی اسکی قدر کو پہچانتے ہین۔ اخبار انڈین مرنے ایک آنکھ دیکھی بات لکھی ہے کہ منحوس نشان کا گھوڑہ کسطرح ایک مالک کے حق مین بربادی بخش نکلا۔ یہ تجربات جوہر ہین۔ خاص لاہور مین دیکھا گیا کہ ایک گھوڑا دو رؤسا کی موت کا باعث ہوا۔ ایک چیف پنڈت کے خاندان سے تھے اور دوسرے چھاپہ خانہ عظیم کے بانی وپروپرائٹر تھے۔ یہ جوڑی نہایت مضبوط خوبصورت ویلر گھوڑون کی تھی۔ (ج-م) ۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

از کیمپ بنون

بحضور جناب صاحب پرنسپل بہادر ویٹیرنیری کالج لاہور و ایڈیٹر انڈین ویٹیرنیری جرنل

حضور عالی آداب کے بعد گذارش ہی کہ مضمون ذیل بنابر اشاعت انڈین ویٹیرنیری جرنل ارسال کر کے گذارش کیجاتی ہے کہ مضمون ذیل کو شایع فرما کر معزز و ممتاز فرمایا جاوے زیادہ حد ادب

ماتم! ماتم!! ماتم!!!

پہلے ہمکو اسبات کا ماتم اور افسوس کرنا چاہئیے کہ بیسوین صدی کے اوّل سال نے ہم کو ایسا صدمہ پہونچایا ہے کہ قلم کو تحریر کے طاقت نہین اور زبان کو یارائے تقریر نہین یعنی خداوند نعمت کوئین وکٹوریہ ملکۂ انگلستان و ہائیلینڈ وقیصرہ ہندوستان نے اس دار ناپائدار سے بتاریخ ۲۲ جنوری ۶ ½ بجے شام کے قصر آسبورن مین وفات پائی عالیحضور کو اپنی کمزور ہندوستانی رعایا کا بہت بڑا خیال تھا حضور کے عہد مبارک کی تعریف کرنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے ادنیٰ سی بات یہہ ہی کہ عملداری حضور مین آفتاب غروب نہین ہوتا ہے اور چوتھائی دُنیا پر حکومت ہی کسی شاعر نے حضور کی تعریف مین یون کہا ہے۔

شہنشاہ فرزانہ وکٹوریا ... کہ آمد شہنشاہی اور اسزا
جہان را مسخر تدبیر کرد ... کہ تدبیر او کار شمشیر کرد

حضور کے عہد مبارک مین سینکڑون معلومات کے ذخیرہ جمع ہوئے اور سائینس کے بہت سے دار العلوم کھولے گئے اسی جلیل القدر بیگم کیوقت مین ویٹیرنیری کالج اور اسکول ہندوستان مین مقرر ہوئے جسکی کہ نظیر گذشتہ صدیون مین نہین پائی جاتی. شاید ۱۸۶۶ء سے پیشتر ہندوستان مین ویٹیرنیری اسٹاف بھی نہ تھا اسی سال بابوگڑہ مین بعہد حکومت جناب ویٹیرنیری جنرل جے۔ ایچ۔ بی ہیلن صاحب بہادر و ڈاکٹر اے۔ جی۔ بیٹ صاحب بہادر مرحوم اسکول قایم ہوا

سنہ ۱۸۸۲ء مین یہ اسکول لاہور کو منتقل ہو گیا وہان جا کر یہ بحثتی ویٹیری نیری کرنل جیمز کنٹلول صاحب بہادر مرحوم پرنسپل اسکول نے خوب ترقی پائی اور بجائی سالوتری ویٹیری نیری اسسٹنٹ کا خطاب عطا ہوا سچ ہے قدرت نے ایسے ایسے شخصون کو ایسے ہی دن کیواسطے پیدا کیا تھا مگر موت ادنیٰ ہو یا اعلےٰ کسیکو نہین چھوڑیگی کلام پاک مین صاف واضح ہی۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۝ کسکو رستگاری ہی۔ آج وہ کل ہماری باری ہی۔ دُنیا مین بشاہ ہو یا گدا بعد مرگ کسی کے ساتھ کچھ نہین جاتا ہے صرف نام نکو صفحۂ دنیا پر باقی رہجاتا ہے سعدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے۔ ؎

.	چو نوشیروان عدل کرد اختیار	کنون نام نیکت ازو یادگار	

اس جملہ کو اس کلام پر اختتام کیا جاتا ہے کہ خداوند کریم ہر مجسٹی مرحومہ کے جمیع خویش و اقارب و وفادار رعایا کو صبر عطا فرماوے۔ اور انکی سجادہ نشین ہر مجسٹی پرنس آف ویلز شہنشاہ ایڈورڈ البرٹ ہفتم کی عمر دولت مین ترقی دے۔

مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء

خاکسار ذرہ بیمقدار ہر مجسٹی مرحومہ کا ہندی غلام شیخ احمد حسین بابو گڈھی
سالوتری و انسپکٹر گلنڈرز فارسی سول ویٹیرینیری ڈپارٹمنٹ شمال مغرب و آگرہ

ایڈیٹر۔ ہمارے پاس شیخ احمد حسین کے پاس سے ایک مضمون جس مین تحصیلدار صاحب ریواڑی کا ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ سے ٹیڑھا واقعہ طوالت کے ساتھ درج تھا پہونچا ہے مگر متنبہ کیا جاتا ہے کہ رسالہ ہذا مین ایسے مضامین جن مین عہدہ داران و افسران سرکار کے متعلق ایسے وقوعات ہونگے ہرگز شایع نہ کئے جاوینگے

بحضور فیض گنجور جناب والا شان جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیرینیری کالج دام اقبالہ

جناب عالی - کمترین نے آج زبانی جناب پنڈت سرکیشن صاحب تحصیلدار چکوال خبر وفات حسرت آیات اپنے استاد جناب علی القاب ڈاکٹر کیٹلول صاحب بہادر بانئے ویٹیرینیری کالج لاہور کی سُنی ہے - اس خبر وحشت اثر کے سُننے سے مجھے جسقدر رنج والم پیدا ہوا ہے - اندازہ بیان سے باہر ہے - صاحب مرحوم جس رتبہ و منزلت عزت و حرمت کے لایق بباعث اپنے کارنامون عقل و ہنر کے تھے میرے لئے اُسکا بیان کرنا چھوٹا مُنہ بڑی بات کا مصداق ہے - اسلئے مین اس کام کو اپنے ذیشان استاد صاحبان پروفیسر کالج پر چھوڑتا ہون جو اپنی لیاقت خداداد کے سبب سے فن تحریر و تقریر مین یکتائے روزگار ہین - نیز جنکے بال بال مین صاحب ممدوح الشان کے احسانات بھرے پڑے ہین - مجھپر اسوقت علاوہ افسوس کے شرمندگی کی حالت بھی طاری ہے - کیونکہ صاحب بہادر مرحوم کے انتقال کو بہت دن گذر گئے ہین - اور مین اُنکا شاگرد ہوکر اتنی مدت مین معلوم بھی نہین کر سکا - لیکن مین معذور ہون کہ یہ جگہ ایسی ہے کہ ایسی خبرون کا موصول ہونا ہی دُشوار ہے -

یہ خبر حضور والا کے کوارٹرلی انڈین ویٹیری نیری جرنل مین شایع ہوئی ہوگی - اگر اُسکو بھی مین دیکھ لیتا تو معلوم ہو جاتا - لیکن افسوس ہے کہ مین خود اُسکا خریدار ہوا سطے نہین ہون کہ ہماری ڈسٹرکٹ بورڈ دام اقبالہ ایک جلد رسالہ مذکور کی خریدار ہے - اور وہ رسالہ ہم چار ویٹیری نیری اسسٹنٹان ضلع ہذا کو بطور گشتی یکے بعد دیگرے مطالعہ کیواسطے دیا جاتا ہے - وہ بھی میرے پاس تقریباً ایکسال کے اندر اندر نہین پہونچا - اب مین اپنے طور پر اپنے نام رسالہ مذکور جاری کرانیکے واسطے حضور کی خدمت مین درخواست کرونگا کہ اگر ڈسٹرکٹ بورڈ نے کافی انتظام نہ فرمادیا -

صاحب بہادر مرحوم کے انتقال پُر ملال کے سبب سے ویٹیری کالج لاہور کو جو اُنکے ہاتھ کا لگایا ہوا پہلا پھولا گلزار اور اُنکا یادگار ہے - تعزیت نامہ لکھنا مین نے مناسب خیال کیا ہے -

چونکہ حضور والا اس کالج کے پرنسپل اور سرپرست اور صاحب بہادر کے جانشین ہین - علاوہ اسکے

صاحب ممدوح الشان سے دوستانہ تعلقات بھی تھے۔ اِسلئے عرضی ہذا سب ویٹیری نیری اسسٹنٹان ضلع ہذا کی طرف سے اظہار افسوس کے لئے تعزیت نامہ ارسال بحضور ہے۔

اور مکرر التماس ہے کہ اگر مناسب رائے عالی ہو تو انڈین ویٹیری نیری جرنل مین اسکو شایع فرمایا جاوے فقط زیادہ حد ادب۔ المرقوم ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۰۹ء

عرضی

فدوی طالب خان ویٹیری نیری اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ تحصیل چکوال ضلع جہلم

مضمون مرسلہ نبی بخش ویٹیرنیری اسسٹنٹ سیالکوٹ

بحضور خداوند نعمت جناب اڈیٹر صاحب بہادر رسالہ طب حیوانات ہند لاہور دام اقبالہ

جنابعالی۔ چونکہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان ضلع ہذا سے رپورٹ طلب ہوئی ہے کہ بواعث کمی و اسباب اموات حیوانات اس ضلع کے کیا کیا ہین۔ لہذا کمترین نے بجواب حکم مجاریہ مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء جو ایک رپورٹ ضلع مین روانہ کی ہے ایکنقل اسکی خدمت عالی مین مرسل ہے اگر مناسب متصور ہو تو ویٹیریری جرنل مین درج فرما کر مشکور فرماوین۔

نقل رپورٹ

جنابعالی حسب الحکم حضور مورخہ ۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء دربارہ کمی و نقصان اسپان و مویشیان وغیرہ جو اٹھارہ ماہ گذشتہ مین ہوئی گذارش ہے کہ مختلف دیہات متعلقہ علاقہ اپنے مین گشت کر کے مالکان سے دریافت کرنیسے معلوم ہوا کہ جانوران کی تعداد مین سے ایک بڑی بھاری تعداد کم ہو جانیکی زیادہ تر وجہ خشک سالی گذشتہ اور چارہ کا نہ میتسر ہونا ہے خصوصاً مشرقی حصہ تحصیل سیالکوٹ جسکو بھرڑی بولتے ہین اس علاقہ مین سوائی بارش کے اور کوئی سبیل آبپاشی کی نہین جبکہ عرصہ دراز تک بوجہ نہونے بارش کے کسی قسم کا چارہ دستیاب نہین ہو سکتا تھا تو جانورونکی خوراک کے لئے طرح طرح کی چارہ جوئی کیگئی تھی مثلاً دوب اور برو گھاس کی جڑین زمین سے

نکالکر بطور چارہ جانورون کو دیجاتی رہین اور جب وہ بھی نہ مُہیّا ہو سکین تو درختون کی چھال اور ٹہنیان کُوٹ کُوٹ کر بناکر بطور خوراک حیوانات مستعمل ہوتی رہین جو کہ باعث کالک و دیگر امراض جانوران کا ہوا۔ بھوسہ سفید کی گاڑیان جو برائے فروخت لب نہر چناب سے اسٹیشن ہائے ریلوے پر آتی رہین۔ اوّل تو اُس بھوسہ کا نرخ نہایت گران ہونے اور بباعث سقیم الحالی کے کوئی کوئی آدمی خرید سکتا تھا مگر چونکہ اُسمین ٹھیکہ دارون نے وزن بھاری کرنیکے لالچ سے ریت و مٹی کا ملاپ کیا ہوا تھا ایک دوسری آفت جانوران بے زبان کی جان پر نازل ہو رہی تھی۔ مغربی حصہ تحصیل سیالکوٹ و نیز تحصیل ڈسکہ جہان پر بذریعہ چاہات آبپاشی ہوتی ہے لوگون نے تھوڑی تھوڑی زراعت کھوہ کے پانی کے آسرے کاشت کی ہوئی تھی جسکو ہرا بھرا رکھنے کے لیئے رات دن جانورون سے سخت محنت لیجاتی رہی۔ کیونکہ امساک باران و تمازت آفتاب اُس زراعت کو بہت جلد جلاتی چلی جاتی تھی۔ اِسلیئے ایک دم بھی آرام بیچارہ جانورون کے نصیب نہین ہوتا تھا جبکہ قلیل اور ناکارہ خوراکون پر ایسی سخت محنت لیگئی تو سیکڑون ہلاک ہو گئے کئی تو درد شکم مین بارہا مبتلا رہکر اور کئی ایسی لاغر اور مجروح ہو کر جنکا زمین سے خود بخود اُٹھنا مشکل ہو گیا تھا بڑی آہ و حسرت سے چمڑہ فروشون کے ہاتھ کوڑیون کے دام بلکہ مُفت جبراً قہراً حوالہ کرنے پڑے۔ اُن وقتون مین کھالون کے خریدار بڑی سرگرمی سے جابجا پھرتے تھے اور ایک ایک دن مین کئی سو کھالین جمع کر لیتے رہے باقیماندہ جانورونکی اعضاء ہضمیت مین ایسا فتور برپا ہو گیا کہ بوقت موسم گرما سنہ ۱۹۰۰ء گذشتہ جبکہ پہلی بارشیں ہوئین اور نئی گھاس زمین سے نکلی تو پیٹ بھر چارہ ملنے سے طاقتور غذا کو یکدم نہ سہار سکنے کیوجہ سے کئی جان بحق تسلیم ہوئی۔ پھر جب بکثرت بارشین ہوئین تو نشیب زمینون مین مختلف مقامات پر گھوڑون و گدھون مین تو مرض سرا اور مویشیون بھیڑ بکریون مین مرض گلگھٹر (لیور فلیوکس) نمودار ہوا جس سے بھی ہزارہا کی جان کے لالے پڑے۔ جیسا کہ پہلے بھی کمترین نے ہر دو امراض مذکورہ بالا کے نقصانات کی نسبت فرداً فرداً رپورٹین عرض خدمت کردی تھین۔ عالیجاہا یہی چند وجوہات باعث اموات حیوانات ہوئی ہین یہ آفات یکے بعد دیگرے سلسلہ وار اس سُرعت سے

نازل ہوئین کہ جانورون کی جان جانبر ہوتی اور رہائی کی صورت مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی تھی۔
لہذا رپورٹ ہذا برائے ملاحظہ حضور ابلاغ حضور عالی ہو۔ مورخہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

فدوی نبی بخش ویٹیری نیری اسسٹنٹ ضلع سیالکوٹ

اخبار متعلقہ ویٹیری نری پرفیشن مرسلہ نبی بخش ویٹرنیری اسسٹنٹ

(۱) گذشتہ میلہ دیوالی امرتسر مین گھوڑ منڈی مین ایک ایسا گھوڑا دیکھنے کا اتفاق ہوا جسکو نہ گھوڑا کہہ سکتے ہین نہ گھوڑی۔ گو برای نام اعضا ہر دو قسم کے بطور نشانات موجود تھے۔ دو تین اپنی اصلی جگہ مین۔ دو ٹسٹیکل اور بہت چھوٹا پینس کے مشابہ بمقام پرنیم پیچھے کی طرف اولٹا آویزان تھا۔ ریکٹم اپنی اصلی جگہ پر مگر اُس سے ذرا ہی نیچے ایک بے معلوم ویجائنا کا نشان تھا۔ اس جانور کو دیکھکر سبحان تیری قدرت کا لفظ مُنہ سے نکلتا تھا۔ عمر چار سال اور قد ۱۳-۲ کے قریب رنگ ہلکا کمیت تھا۔ (الراقم ن۔ ب)

(۲) ہفتہ گذشتہ مین بنام کمترین کے حکم تھا کہ اپنے ضلع کے کل گورنمنٹ و ڈسٹرکٹ بورڈ سٹیلین اکٹھا کر کے ضلع گجرات مین برائے ملاحظہ کمیشن کے لیجاؤ چنانچہ تورتہ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو مین اور جی سنگھ ضلعدار کل سانڈان سرکاری کو لیکر روانہ گجرات ہوئے ۱۹ تاریخ کو گجرات تھے۔ ۲۱ ماہ مذکور کو بوقت ۱۰ بجے دن کے بمقام اسٹیشن ریلوی کمیشن بہادر نے سانڈون کا ملاحظہ فرمایا ہر ایک سانڈ کا ٹکٹ دیکھا گیا اور ہر طرح سے ڈگلی وغیرہ کروا کر ملاحظہ ہوا۔ ۱۲ بجے کے بعد کمیشن اپنے سپیشل ٹرین مین پھر سوار ہو کر روانہ ہوگیا۔ (الراقم ن۔ ب)

(۳) چونکہ کمترین ہمیشہ شفاخانہ حیوانات سیالکوٹ مین کام کرتا رہا اسلئے کبھی مرض گلگھوٹو (ہیمو فلیوکس) اسکے دیکھنے کا موقعہ نہین ملا تھا۔ مگر جبکہ شروع ماہ فروری سنہ ۱۹۱۰ء و جنوری سنہ ۱۹۱۰ء گذشتہ مین تحصیل ڈسکہ کے کئی دیہات مین ایسا سخت نقصان پہونچایا کہ جنکو یاد کر کے جسم پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین ہزارون جانور مرض مذکور سے فنا فی اللہ ہو گئے۔ پہلی پہل جب اس بیماری کا سُراغ مجکو ملا

تو نہایت تشفرد اضطراب مین اسکی عام تلاش کے متاقب مین تیس میل کا سفر ایکدن میں کرنا پڑا جس علاقہ مین بکثرت یہ مرض دیکھنے کا اتفاق ہوا وہ تمام دیہات نشیب جگہ پر تھے۔ کئی ایک آدمی بیان کرتے تھے کہ ہماری دو دو سو کی بھیڑون کے گلہ مین سے ایک بھی زندہ نہ رہے مگر مویشی بھی از قسم بیل و بھینس کئی اس مرض مین مبتلا پائے گئے اور معلوم ہوا کہ چھوٹی عمر کے مویشی اس مرض سے اسقدر فوت ہوئے ہین کہ گویا چھوٹا کٹی کہٹہ و چھے وچھ اس علاقہ مین ایک بھی نظر نہین آتا۔ مین اس بیماری کو تحقیق کرنیکی غرض مین مبتلا تھا جبکہ ہر قسم کے جانوران بیمار کی علامات دیکھ چکا تو پوسٹ مارٹم دیکھنے کا شوق غالب ہوا مگر دو تین دن کی سرگردانی سے ایک تازہ مذبوحہ بھیڑ مل گئی جسکی علامات بعد وفات کو بڑی آرزو سے دیکھا گیا۔ معلوم نہین کہ ایسی موذی بیماری کا انتظام کرنیکا حکم سرکار والا سے کیون صادر نہین ہوتا اسکی رپورٹ معمولی رپورٹ بھی جاتی ہے

علامات۔ بھیڑون مین جو دیکھی گئین حسب ذیل ہین:۔ نام مالک پیرانداتا ولد فضل قوم جٹ ساکن موضع ڈھولیوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ عدد ۲۶ راس بھیڑین بیمار کھڑی ہین اور کئی ایک ہلاک ہو چکی ہین بیمار بھیڑین نہایت دبلی اور مریل سی نظر آتی ہین۔ پشم اون خود بخود نکلتی چلی جاتی ہے۔ آنکھ ناک کا پردہ پھیکے رنگ کا بیخون سا نظر آتا ہے گلے کے نیچے ڈرا سی گلی ورم نظر آتا ہے جو دن کو چرنیکے وقت ڈھلک کر جباڑی کے پاس آجاتا ہے اور رات بھر بیٹھا رہنے کے سبب مفقود ہو جاتا ہے جسکو زمیندار بولتے ہین کہ اسکا گلہڑ اندر چلا گیا ہے بعض مین ڈاریا موجود ہے انکو زمیندار لاعلاج تصور کرتے ہین علاوہ ازین اور بھی جسم کے بعض مقامات پر مثلاً ران کی جڑ کے پاس۔ ایلبو کے پیچھے علی الصباح ۱۰۵ شام ۱۰۶ تھا۔ دوسری مین صبح ۱۰۴ شام ۱۰۵ سوم مین صبح ۱۰۴ تھا مگر جن بھیڑون کو تندرست شمار کیا گیا تھا انکا بھی ۱۰۳ سے کم کسی کا نہ تھا بعض ایسی کمزور کہ چل نہین سکتین اور گلہ کے پیچھے رہ جاتی ہین۔ ہر روز دو تین ذبح ہوتی ہین۔

دوسرا نواب ولد الہداد جٹ دہنہ زادہ ولد پھگو قوم ماچھی ساکن موضع ٹھٹھہ تھانوالہ تحصیل ڈسکہ انکی عدد ۳۲ راس بھیڑین بیمار موجود ہین اور کئی مر چکی ہین علامات بدستور معلوم ہوئین۔

پوسٹ مارٹم بھیڑ۔ گل گوشت کمزور پلپلاسا۔ گال بلاڈر قد مین بڑا اور جگر بالکل چھوٹا سا چمکدار و سبز نیلگون۔ دل مین پتلا سیرم کی مثال تھوڑا خون موجود تھا۔ بعض مقامات کے گوشت کے اوپر سیلولر ٹشو مین کئی جگہ پر ڈراپسی کا پانی پایا گیا۔ اور اول اول پیٹ کو کھولنے سے پریٹونیل کیوٹی سے بہت پانی خارج ہوا۔

علامات مویشی مین جو دیکھی گئین۔ موضع وڈھایا ولد کرمدین جٹ سکنہ ڈھولیوی کا بیل اس مرض سے بیمار کھڑا ہے۔ اور جلال ولد بیلا جٹ کی ایکراس کاولیش اور ایکراس بیل اور طالعمند ولد حاکم جٹ کی دو راس گاومیش مرض گلگھوٹے سے بیمار ہین۔ نیز جلال مذکور کے دو بیل اس مرض سے مر گئے ہین اور بیلا جٹ کی دو گائے اور ایک بیل مر گئے ہین۔ اور بڈھا جٹ کی ایک گائے اور طالعمند قوم جٹ کی دو گائے اور ایک بیل مر گئے ہین۔

ہر ایک بیمار نہایت لاغر ہو رہا ہے۔ ظاہری میوکس ممبرین ہلکی رنگت کی ہی ٹمپریچر بعض کا ۱۰۳ اور بعض کا ۱۰۴ بعض کا ۱۰۵ تک ہے۔ ڈاریا موجود ہے مگر پرانے بیمار و نمین۔ گلے کے نیچے خفیف سا ڈھیلا ورم اور یہ ورم تقریباً سب مین نظر آتا ہی۔ نبض کمزور اور جلد جلد چلتی ہی پیاس بکثرت اور بھوکھ کم لگتی ہی۔ آنکھین گہری پڑ گئی ہین اور جلد کھری نظر آتی ہے۔

علامات پوسٹ مارٹم مویشی۔ پیٹ کھولنے پر یکدم بڑی مقدار پانی کی خارج ہوئی جگر کی حالت بھیڑ کے مشابہ بائل ڈکٹ مین زندہ کرم چوڑے فیتے کے مشابہ حرکت کرتا ہوا دیکھا جا سکتا تھا اس کرم کو زمیندار ونج چھوٹی جونک بیان کیا۔ مگر کمترین کے خیال مین یہی قسم ڈسٹوما ہے پانی کم ہوگا جسکی تصحیح کیواسطے بحضور عالی جناب اڈیٹر صاحب بہادر کمترین کا سوال ہے۔ باقی سب علامات بھیڑ کے مشابہ تھی۔

جب کمترین دیہات مین پھرتا ہوا ڈسکہ مین واپس آیا تو کئی ایک قصابون کی دکانات پر بھی مریض بھیڑون بکریون کا گوشت بکتا ہوا پایا گیا یہ گوشت ۸ سیر بکتا تھا مگر اسکا دیدار کرنے سے مفت بھی مہنگا معلوم ہوتا تھا۔ معلوم نہین کہ قصابون کی شرارت بند کرنیکے واسطے ہماری سرکار

دولتمندار کسپر ارشاد فرماوینگی حالانکہ ملک مین مرض طاعون اور طرح طرح کی وبائین خطرناک انسانون مین آجکل نمودار ہین۔ بہلا ایسا گوشت غذا انسانی کے قابل کب خیال ہوسکتا ہی۔ گو مرض کشتہ تجبیر نہین مگر نقصان کے درجہ مین رنڈرپسٹ سے کم نہین کہی جاسکتی۔ جن اصحاب کو کئی مرتبہ اس مرض سے سابقہ پڑا ہوگا وہ تو معمولی مضمون سمجھینگے مگر ہمارے واسطے تو یہ ایک نئی بیماری ہے جو پہلے دیکھنے مین کبھی نہین آئی۔ (الراقم۔ ن۔ ب)

کہان ہے وہ زمانہ چودہ سالہ گذشتہ کا جب سے محکمہ سیول ویٹیرنیری کی تیاری سنتے چلے آئے ہین۔ اور الانتظار اشد من الموت کا گھونٹ پیکر ذہن اضلاع مین ایک گونہ کی حرص و امید پر پڑے ہوئے ہین بعض ہم پیشہ برادران بیصبری سے کئی ایک محکمہ جات کی ملازمت منتقل کرچکے ہین بلقعی بیٹھے ہین تحصیلدار صاحبان اور ڈسٹرکٹ بورڈون کے وابستگان کو کیا یارا ہے کہ بلا اجازت اپنے فرایض منصبی کی طرف بھی متوجہ ہووین ہوشیارون اور کام کرنیوالون کو کیا کیا صلہ عطا ہوا ہی جس اُمید پر جان توڑ کر کام کرین جب خوشامد کو کام پر ترجیح دیکھی جاتی ہی تو نسخہ اوّل کو ہی اس بیماری کیواسطے تجویز کیا جاتا ہی۔ یہ سلسلہ جنبانی انصاف طلبی کیواسطے ہے نہ شکایت خداوند کریم وہ دن بھی نصیب کرے کہ کام کی قدر کرنیوالے اور محنت کا صلہ عطا فرمانیوالے فرمانروائے ویٹیرنیری ڈیپارٹمنٹ مقرر ہون ورنہ اس محکمہ کے ممبران کا حوصلہ کسقدر فراخ ہوسکتا ہی۔ اور اپنی گورنمنٹ عالیہ و مہربان کی نظر مین اس پیشہ کو کس طرح ہردلعزیز اور ضروری دکھلاسکتی ہین۔ (الراقم ن۔ ب)

(۲) بحضور خداوند نعمت جناب اڈیٹر صاحب بہادر رسالہ طب حیوانات ہند لاہور نہایت ادب سے عرض ہے کہ اکثر مضامین جو برای اندراج رسالہ مذکور بھیجے جاتے ہین وہ درج نہین ہوتے کیا وہ بلحاظ کسی خاص نقص کے رہجاتے ہین یا بہت مضامین جمع ہوکر گنجایش نہ رہنے کی وجہ سے جس شخص کا کوئی مضمون درج ہونے سے رہ جاتا ہے پھر وہ عرصہ تک مضمون دینے سے خستہ دل ہوکر بند ہوجاتا ہے۔ بندہ کے خیال ناقص مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو اُس مضمون کا حال سُنایا ہی نہین جاتا ہوگا۔

ورنہ اُسکے نہ درج ہونیکے اسباب سے صاف طور پر نہین اشارتاً کنایتاً ہی سہی ضرور بالضرور رسالہ مین اعلان شائع ہوجایا کرتا۔ لہٰذا التماس ہی کہ اگر بصورت عدم گنجایش رہجاوے تو پھر درج ہونیکا حکم صادر فرمایا جاوے۔ اور اگر بباعث کسی خاص سقم کے اُسکا اندراج مناسب معلوم ہوا کرے تو نامہ نگار کو واپس روانہ فرماکر ہدایت ہوا کرے کہ وہ فلان سبب سے درج رسالہ نہین ہوسکتا تھا کہ وہ اپنے اُس نقص کو دور کرکے دوبارہ نامہ نگاری سے ہمت نہ ہارے۔

عرض

فدوی نبی بخش ویٹیری نیری اسسٹنٹ ضلع سیالکوٹ

نوٹ ایڈیٹر۔ نامہ نگارونکی یہ شکایت کہ مرسلہ مضمون درج نہین ہوتے محض اُن لوگونکی ہی جنکے مضامین قابل اندراج رسالہ نہ سمجھکر پھینک دئیے جاتے ہین۔ باوقعت مضامین اگر گنجایش نہونیکی وجہ سے یا دیر مین پہونچنے کے باعث رہ بھی جاوین تو آیندہ رسالہ مین ضرور شایع کئے جاتے ہین۔ اور اتنا ہمکو وقت نہین ہی کہ فرداً فرداً ہر ایک نامہ نگار کو جسکا مضمون حسب پسند ایڈیٹر صاحب ہونے سے چھاپہ نہین گیا اطلاع بھی دیا کرین۔ نامہ نگارونکو متنبہ کیا جاتا ہی کہ کوئی ذاتی کارروائی یا کسی شخص کے سارٹیفکٹ کے ترجمہ رسالہ ہذا مین ہرگز نہ چھاپے جاوینگے۔ اور طویل و بے معنی علےٰ ہذا۔

مضمون برائے اندراج رسالہ انڈین ویٹیری نیری جرنل

ازجانب قاضی غلام محمد ضلعدار شاہپور

رسالہ انڈین ویٹیری نیری جرنل لاہور نے بلند عزمی۔ روشن خیالی۔ حُسن انتظام مین جو نام چند گذشتہ سالون مین پیدا کیا ہی۔ وہ ہندوستان مین، اس اہل پیشہ کے لئے کچھ کم فخر کا باعث نہین ہی اس چھوٹے سے سہ ماہی رسالہ نے شایستگی کے ساتھ مضامین امراض و تجربات و اختراعات اپنے قابل منتظمون کی حُسن توجہ سے اور خصوصاً ایڈیٹر صاحب کی روشن خیالی سے جو ترقی ادھر ہر دلعزیزی

اس تھوڑے عرصہ مین کی ہی وہ کسی طرح دیگر رسالہ جات علمی کی ترقی سے کم نہین ہی اور جو جو فواید و معلومات و وسایل ہمکو اس سے حاصل ہین وہ بیان نہین ہو سکتے۔ ہماری روزمرہ ضرورتون کے پورا کرنیکا کام اور ہمارے فائدہ کو مدنظر رکہنے کا خیال جیسا کہ اس رسالہ مین انتظام کیا گیا ہے اور کیا جارہا اسکی نظیر ہندوستان مین بہت ہی کم ملتی ہی۔ یہ اہتمام صرف ہماری ہی ضرورتون تک محدود نہین بلکہ عام زمینداران کے فواید بھی حتی الوسع پیش نظر رکھے جاتے ہین جسکی تصدیق اُسکے مضامین برجستہ سے پوری طور پر ہو سکتی ہی۔ لیکن سخت افسوس ہی کہ اس نادر و قیمتی رسالہ کا ایک بڑا حصّہ ہمارے ہی ہاتھ سے صرف ظاہری نمایش کی خاطر اور اپنے آپکو پانچون سوار دھلی کی شمار کے خیال سے خون ہو رہا ہی۔ یعنی جو اوراق رسالہ مذکور کے مضامین نادرہ سے پُر ہونے چاہئین وہ ہمارے ہی ہاتھ سے ان امراض کے کیس ہای سے پُر کئے جاتے ہین جو روزمرہ کے مطب مین بکثرت آتے ہین اور کسی ایک کتب مین اُن امراض کا بیان وضاحت کے ساتھ جا بجا درج ہی۔ جیسا کہ کالک ڈاریا ڈسنٹری۔ کٹار۔ جانڈس وغیرہ وغیرہ تو ایسے کیس ہائے کے اندراج رسالہ سے کچھ فائدہ نہین۔ بلکہ سراسر نقصان ہی۔ اور عالی جناب ایڈیٹر صاحب بھی بوجہ ہردلعزیز اور شریف ہونیکے یا کسی کو دل آزردہ نکرنے کے خیال سے یا ہم لوگون کو مضمون نگاری کا عادی بنانیکے واسطے یا ہماری لیاقت کے معیار ظاہر کرنیکے واسطے ایسے ایسے عام کیس رسالہ مین درج فرما دیتے ہین۔ پس بندہ بخیال بہتری و دور اندیشی اپنے ہم پیشہ بھائیون کو نیک صلاح دیتا ہی کہ براہ مہربانی و ہمدردی ایسے ایسے کیس جو عام ہین اور وہ مضامین جو پہلے کئی بار مشتہر ہو چکے ہین۔ رسالہ مین اندراج کیواسطے ابلاغ نہ کیا کرین۔ بلکہ جو کیس نادر و کم وقوع ہون وہ اندراج رسالہ کے واسطے بھیجا کرین۔ اور اپنی طبیعت کو مضمون نگاری کی طرف زیادہ تر عادی بنا دین۔ اور بحضور جناب ایڈیٹر صاحب بھی نہایت ادب کے ساتھ عارض ہوں کہ اگر آنکی رای عالی مین مناسب ہو اور کوئی امر مانع نہو تو اس قیمتی رسالہ کا جو حصّہ عام امراض روزمرہ کے کیس ہائے سے پر ہوتا ہی۔ وہ آیندہ ترجمہ رپورٹ ہائے محکمہ جات اور چیدہ خبرون سے پُر ہوا کرے جیسا کہ پچھلے سال سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کا ترجمہ

رسالہ مذکور سے شائع ہوا تھا۔ کیونکہ عام امراض کے کیس ہای جو ہمارے ہم پیشہ بھائیون کے مرسلہ ہوتے ہین اُن سے کچھ فائدہ نہین ہی اور رپوٹون کے ترجمہ سے واقفیت اور کئی ایک طرح کے فواید متصور ہین - بلکہ جہان تک میرا خیال ہی - ایسے کیس ہائے کے اندراج سے رسالہ کی کسرِ شان ہے - اور ایسے عام امراض کے کیس بھیجنے والے بھی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھے جاتے - ع

بر رسولان بلاغ باشد و بس +

قاضی غلام محمد صنعدار سول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ
شمالی پنجاب ضلع شاہپور

چیدہ خبرین

چائینا فیلڈ فورس سے چند ویٹیرنری اسسٹنٹان ملازمان محکمہ ٹرنسپورٹ لکھتے ہین کہ جو لوگ کالج ہذا کی معرفت وہان بھیجے گئے تھے - سب بہت خوشحال اور معقول تنخواہین پارہے ہین - اور کام بھی بہت مشقت اور نیک نامی سے کر رہے ہین - اور ماہ اپریل تک انکے واپس آجانیکی بھی امید کیجاتی ہے -

مسمے بدر الدین ویٹیرنری اسسٹنٹ جو برٹش ایسٹ یوگینڈا ریلوی مین ملازم ہی رخصت پر ہندوستان مین آیا ہوا ہے - وہ کالج ہذا مین ہم سے ملا تھا اُس ملک اور اُسکی آب و ہوا کی بہت تعریف کرتا ہی اور بہت خوش و خُرم معلوم ہوتا ہے - تنخواہ ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار پاتا ہی اور وہانسے عمدہ کارگذاری کے صلے مین بہت ہی عمدہ سندات حاصل کی ہین -

ویٹیرنری اسسٹنٹ میر محمد شاہ ساکن ریاست رامپور بھی اپنی آسامی کی تخفیف مین آجانے کے باعث مشرقی افریقہ سے واپس آگیا ہی وہ بھی بہت خوش و خُرم معلوم ہوتا ہے - اور وہانکی آب و ہوا کا ثنا خوان ہی - چونکہ یہ شخص دو سال کے وعدے پر بلایا گیا تھا اور میعاد مقررہ سے پیشتر

بلا کسی قصور کے واپس بھیجدیا گیا ہے۔ اِسلئے سرکار سے اپیل کیا گیا ہے کہ اُنکی دو سال کی مدت کے جتنے ماہ اور باقی تھے۔ اُنکی بھی تنخواہ حسب وعدہ ملنی چاہئے۔

وٹیری نیری اسٹنٹ عطا محمد جو ملک چین کی خدمات سے واپس آیا ہی۔ بیان کرتا ہے کہ وہان اُسکو پچھتّر روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی رہی ہے اور اُس ملک کو بہت پسند کرتا ہے۔

علاوہ اُن وٹیری نیری اسٹنٹون کے جو محکمہ ٹرانسپورٹ سے براہ راست جنگ چین کی ملازمت پر گئے ہین۔ ہمنے بھی ذیل کے وٹیری نیری اسٹنٹون کو کالج سے بھیجا ہے۔

فضل الدین وٹیری نیری اسٹنٹ
بسنت سنگھ ”
وزیر چند ”

رحیم بخش وٹیری نیری اسٹنٹ
گنڈا سنگھ ”

حال مین جو فائنل کلاس کے ۳۰ طلبا بعد کامیابی امتحان سالانہ جسکا حوالہ اوپر دیا جا چُکا ہے ملازمت جنوبی افریقہ پر بھیجے گئے ہین اُنکو افریقہ پہونچنے پر اُسی تاریخ سے بشرح مبلغ ۵۰ ماہوار تنخواہ ملیگی۔

مرسلہ
پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب وٹیری نیری کالج لاہور

نقشہ نتایج امتحانات پنجاب وٹیرنیری کالج

جماعت فائنل یا وٹیری نیری اسٹنٹ کلاس جو برضای خود بماہ فروری خاص طور پر شامل امتحان ہو کر کامیاب ہوئے

نمبر شمار	نام اُمیدوار و پتہ	مضامین جنمین امتحان پاس کیا گیا	کیفیت
۱	عبد الرحمن ساکن گجرات۔	طب و جراحی اسپان و علم تشریح و افعال الاعضا و طب مواشیان و میٹریا میڈیکا و علم کیمیا	[illegible]
۲	مرزا محمد حسین ساکن جہلم۔		

نمبر شمار	نام امیدوار و پتہ		مضامین جنمیں امتحان پاس کیا گیا	کیفیت
۳	محمد جان ساکن	لاہور	طب جراحی اسپان و علم تشریح افعال الاعضا وطب مویشیان میٹریا میڈیکا و علم کیمیا	ان تیس ۳۰ طلبار نے اپنی خوشی سے جنوبی افریقہ کے لئے بہ ملازمت محکمہ کمسریٹ ٹرینسپورٹ ۲ دو ماہ قبل از تاریخ مقررہ امتحان کے لئے والنٹیر کیا جنکے امتحان کیلئے سرکار نے خاص بورڈ ممتحنان مقرر کیا جسکے سامنے باقاعدہ امتحان دیکر سب نے پاس کیا۔ چنانچہ بعطائی خود بمشاہرہ ۵۰ ماہوار ۳۰ مارچ کو بجانب افریقہ گئے ہیں۔
۴	سچا سنگھ "	لدھیانہ		
۵	بشن سنگھ "	پٹیالہ	" " "	
۶	فیروز دین "	لاہور	" " "	
۷	اصغر علی شاہ "	لاہور	" " "	
۸	رمضان علی "	کرنال	" " "	
۹	خلیل الرحمان خان "	لاہور	" " "	
۱۰	عبداللہ "	گجرات	" " "	
۱۱	کشن سنگھ "	لدھیانہ	" " "	
۱۲	نواب خان "	سیالکوٹ	" " "	
۱۳	ناتھا مل "	"	" " "	
۱۴	محمد علی "	ہوشیارپور	" " "	
۱۵	دستن خان "	گجرات	" " "	
۱۶	محمد دین "	لاہور	" " "	
۱۷	سید عالم "	کرنال	" " "	
۱۸	دوست محمد خان "	انبالہ	" " "	
۱۹	دین محمد "	ہوشیارپور	" " "	
۲۰	فتح خان "	گجرات	" " "	
[illegible]	زمان علی خان "	"	" " "	
۲۲	سوبھا رام "	پٹیالہ	" " "	
۲۳	مہلاداد خان "	حصار	" " "	
۲۴	حبیب اللہ خان "	"	" " "	
۲۵	دیال سنگھ "	راولپنڈی	" " "	

نمبر شمار	نام امیدوار و پتہ	مضامین جنمین امتحان پاس کیا گیا۔	کیفیت
۲۶	عبدالعزیز ساکن گورداسپور	طب و جراحی اسپان و علم تشریح افعال الاعضاء و طب مویشیان ویٹریا میڈیکا و علم کیمیا۔	"
۲۷	پرس رام " امرتسر		"
۲۸	دولت رام " گجرات		"
۲۹	غلام حسین " "	"	"
۳۰	خان محمد " گورداسپور	"	"

بقایا طلباء فائنل کلاس جو بماہ اپریل مقررہ امتحان مین شریک ہوئے

نمبر شمار	نام امیدوار و پتہ	مضامین جنمین امتحان پاس کیا گیا۔	کیفیت
۱	مختار علیخان ساکن ریاست رامپور	طب و جراحی اسپان پریکٹکل و طب مویشی علم تشریح افعال الاعضاء میٹریا و علم کیمیا	ویٹیرنری اسسٹنٹ کا امتحان پاس کیا اور اول نمبر رہنے کی وجہ سے ذیل کے انعامات حاصل کئے تمغہ طلائی عطیہ جناب پرنسپل صاحب بہادر تمغہ نقرئی کنسلول میموریل بمضمون طب مویشی مضامین یعنی طب مویشی علم تشریح افعال الاعضاء ویٹریا میڈیکا مین تین انعام درجہ اول ہر قیمتی ۵۰ روپیہ
۲	ارجن سنگھ رسالہ نمبر ۷ بنگال کیولری	" " "	ویٹیرنری اسسٹنٹ کا امتحان پاس کیا اور بوجہ دویم نمبر رہنے کے ذیل کے انعامات حاصل کئے، تمغہ کنسلول براے جراحی اسپان اول انعام طب جراحی اسپان دویم انعام بوداین اور تیسرا انعام اناٹمی۔
۳	خدمت سنگھ رسالہ نمبر ۱۳ بنگال لینسرز	" " "	ویٹیرنری اسسٹنٹ کا امتحان پاس کیا انعام سویم درجہ بوداین۔ دویم اناٹمی اور دویم میٹریا۔
۴	شام سنگھ رجمنٹ نمبر ۶ بنگال کیولری	" " "	انعام دویم درجہ فن جراحی اسپان و طب

نمبر شمار	نام اُمیدواران معہ پتہ	مضامین جنمین پاس کیا	کیفیت
۵	مردان علی نمبر ۷ ماؤنٹین بیٹری	〃 〃	امتحان ویٹیری نیری اسسٹنٹ پاس کیا اور انعام سوم بعہدہ فرجراحی انسان وطب
۶	نہنگر لعل ساکن بنوں	〃 〃	امتحان ویٹیری نیری اسسٹنٹ پاس کیا
۷	محمد احسن - سویم بنگال کیولری	〃 〃	〃
۸	نتیانند ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان	〃 〃	〃
۹	دلیپ سنگھ ساکن راولپنڈی	〃 〃	〃 انعام نمبر ۳ میٹریا اور کیمسٹری -
۱۰	اودے سنگھ - سویم بنگال کیولری	〃 〃	〃
۱۱	لال خان - آئرن پورہ آئی - این	〃 〃	〃
۱۲	فتح سنگھ نمبر ۱۸ بنگال لینسرز	〃 〃	〃
۱۳	محمد علی خان نمبر ۱۱ بنگال کیولری	〃 〃	〃
۱۴	بشیر محمد - نمبر اول بنگال لینسرز	〃 〃	〃
۱۵	گلزار سنگھ - نمبر ۱۲ بنگال کیولری	〃 〃	〃
۱۶	غلام فرید - نمبر ۱۹ بنگال لینسرز	〃 〃	〃
۱۷	محمد علی خان - نمبر ۴ بنگال کیولری	〃 〃	〃
۱۸	نصر اللہ خان - پولس ممالک مغربی شمالی	〃 〃	〃
۱۹	ڈیرہ سنگھ نمبر ۹ بنگال لینسرز	〃 〃	〃
۲۰	سوبہ خان نمبر ۹ 〃	〃 〃	〃
۲۱	نواب علی - بلرام پور ریاست	〃 〃	〃
۲۲	الہی بخش نمبر ۹ بنگال لینسرز	〃 〃	〃
۲۳	نثار احمد - بابوگڈہ سیول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ ممالک مغربی شمالی و اودھ	صرف طب مین پاس ہوا	فیل کیا گیا
۲۴	شوسنگھ - رہتک	صرف جراحی مین پاس ہوا	〃
۲۵	لکھمن سنگھ - بابوگڈہ سیول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ	صرف اناٹمی و فزیالوجی مین پاس ہوا	〃

٭ ممتحنان نے اپنی رپورٹ مین ان سہ طلباء کی بابت جو امتحان مذکورہ مین ناکامیاب رہے ہین یہ ریمارک تحریر فرمایا ہے کہ چونکہ یہ بہت کم ور شاہت ہوئے ہین لہذا انکو آیندہ کالج مین نرکھا جاوے چنانچہ حسب سفارش آن صاحبان تینوں طالب العلم خارج کئے گئے -

جماعت فسٹ ایر کلاس کا سالانہ امتحان جو سیکنڈ ایر کلاس مین ترقی دینے کی غرض سے بورڈ ممتحنان نے لیا

نمبر شمار	نام امیدوار و پتہ	مضامین جنمین کامیاب ہوئے	کیفیت
۱	اتم سنگھ نمبر ۱ بنگال لینسرز	فزیالوجی - میٹریا میڈیکا و فارمیسی بوٹنی - اناٹمی علم کیمیا و جانورونکو ہاتھ پاٹھ لگانا۔	پاس ہوکر جماعت (ب) مین ترقی پاگیا۔
۲	نتھا سنگھ نمبر ۶ بنگال کیولری۔		
۳	علم دین - گجرات	//	//
۴	گوپال سنگھ - نمبر ۲ سی - آئی - ہارس	//	//
۵	عبد اللہ - امرتسر	//	//
۶	غلام نبی - ہوشیارپور	//	//
۷	محمد زمان خان نمبر ۱ سی آئی - ہارس	//	//
۸	محمد دین - گجرات	//	//
۹	محمد محسن -	//	//
۱۰	محمد حسین - نمبر ۲ بنگال کیولری	//	//
۱۱	سردار علی - امرتسر	//	//
۱۲	رام سروپ - رہتک	//	//
۱۳	غلام قادر - گوجرانوالہ	//	//
۱۴	اسلم بیگ - نمبر ۱ پنجاب کیولری	//	//
۱۵	محمد ایوب خان نمبر ۶ بنگال کیولری	//	//
۱۶	محمد عبد اللہ - امرتسر	//	//
۱۷	سنگت رام - نمبر ۲ بنگال لینسرز	//	//
۱۸	عبد الحسین خان نمبر ۷ بنگال کیولری	//	//
۱۹	عبد المعبود خان - بابوگڑہ سیول ویٹیرنیری ڈیپارٹمنٹ ممالک مغربی شمالی و اودھ	//	//
۲۰	کرتار سنگھ - راولپنڈی	//	//

نمبر شمار	نام امیدوار و پتہ	مضامین جنمین کامیاب ہوئے	کیفیت
۲۱	نراین سنگھ۔ نمبر ۱ بنگال لینسرز	فزیالوجی میٹریا میڈیکا و فارمیسی	پاس ہوکر جماعت (ب)
۲۲	بلدیو بہار لعل بابو گورہ سول ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ	بوٹنی اناٹمی علم کیمیا و جانوروں کے ہاتھ پاتھ لگانا۔	مین ترقی پا گیا۔
۲۳	غلام حسین۔ لدھیانہ	″	″
۲۴	محمد رؤف نمبر ۳ بنگال کیولری	″	″
۲۵	بدیو سنگھ۔ نمبر ۱۴ بنگال لینسرز	″	″
۲۶	شمو خان۔ ریماؤنٹ ڈپو ہاپوڑ	″	″
۲۷	فتح خان۔ نمبر ۲ ڈیرہ جات ماؤنٹن بیٹری	″	″
۲۸	محمد ضمیر۔ نمبر ۱ پنجاب کیولری	فزیالوجی۔ بوٹنی۔ علم کیمیا اور مویشیاں کے ہاتھ پاتھ لگانے مین پاس ہوا	باقی سب مضامین مین ناکامیاب رہا
۲۹	سردار سنگھ نمبر ۲ ″	بوٹنی و مویشیاں کے ہاتھ پاتھ لگانے مین پاس۔	″
۳۰	ظہور احمد۔ نمبر ۳ ″	میٹریا میڈیکا و فارمیسی بوٹنی اناٹمی۔ علم کیمیا و جانوروں کے ہاتھ پاتھ لگانا	″
۳۱	ہرنام سنگھ۔ نمبر ۲ بی۔ ایم۔ بی۔	میٹریا میڈیکا و فارمیسی بوٹنی اناٹمی علم کیمیا۔ و ہیڈرلنگ۔	″
۳۲	خداداد خان۔ ملتان ڈسٹرکٹ بورڈ	بوٹنی۔ اناٹمی۔	بوجہ ناکامیابی واپس بھیجا گیا۔ کیونکہ ممتحن کی رائے ہوئی کہ یہ ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ کے لائق نہیں۔
۳۳	گوری دت۔ پٹیالہ	اگریگیٹ مین فیل ہوا۔	اگریگیٹ مین فیل ہوا۔
۳۴	محمد اکبر۔ گجرات	فزیالوجی۔ بوٹنی۔ اناٹمی۔ علم کیمیا و ہیڈرلنگ۔	باقی سب مین فیل ہوا۔
۳۵	میلا رام۔ لودھیانہ	فزیالوجی۔ میٹریا میڈیکا و فارمیسی بوٹنی۔ اناٹمی۔ علم کیمیا۔	ممتحن کی رائے ہے کہ یہ لڑکا ویٹرنری کام کے لائق نہیں لہذا واپس کیا گیا۔
۳۶	عظمت علی ″	فزیالوجی۔ بوٹنی۔ اناٹمی۔ علم کیمیا و جانوروں کے ہاتھ پاتھ لگانا۔	″

مرسلہ پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب ویٹرنری کالج لاہور

محکمہ کمسریٹ ٹرانسپورٹ

ترجمہ چٹھی نمبری نمبر ۱۷۴۳ ڈی۔ مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء

رمنجانب گورنمنٹ آف انڈیا۔ صیغہ فوج۔ بمقام فورٹ ولیم بجانب
کمسری جنرل ان چیف صاحب بہادر۔

جناب من۔

بسلسلہ چٹھی نمبری ۱۱۶۲ ڈی۔ محکمہ فوج۔ مورخہ ۱۹۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء مجھکو ہدایت اس اطلاع دینے کی ہوئی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا عالیہ نے یکم اپریل سنہ ۱۹۰۱ء سے کمسریٹ ٹرانسپورٹ محکمہ کے ویٹیری نیری اسسٹنٹون کی جماعت بندی تین درجہ مین مطابق تنخواہ ذیل منظور فرمائی ہے۔

درجہ اوّل پچاس روپیہ ماہوار + درجہ دویم چالیس روپیہ ماہوار
درجہ سویم تیس روپیہ ماہوار

اور ہر ایک درجہ مین آسامیونکی تعداد ۲۰۔ ۳۰۔ اور ۵۰ فیصدی درجہ وار مقرر ہوئی ہے۔ اور مطابق جملہ ۱۲۔ فقرہ نمبر ۴۵۵۔ قانون فوج۔ جلد دوم ٹرانسپورٹ ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے لیئے انٹرمیڈیٹ درجہ ریلوی کا سفر منظور فرمایا ہے۔ اور اُنکو محکمہ فوج کا تیار کردہ بوٹ بجائے پاپوش کے جو حال مین ملتا ہی۔ اگر وہ پسند کرین تو سالانہ دینا منظور فرمایا ہے۔

فقرہ نمبر ۲۔ یہ بھی تحریر کرتا ہون کہ خرچ ۱۴۲۰۱ روپیہ تخمینہ سال سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء منظور فرمایا ہے۔

فقرہ نمبر ۳۔ یہ سمجھا جاتا ہی کہ ایک۔ اور تجویز درباره مکان ویٹیری نیری اسسٹنٹان و دیگر ملازمان ٹرانسپورٹ کی موصول ہونے والی ہے۔

آپکا تابعدار

دستخط۔ ایف بی۔ کارڈیو۔ ڈپٹی سیکرٹری گورنمنٹ عالیہ ہند

حکم صدر کی نقل بسلسلہ نمبر ۱۱۶۲ ڈی۔ محکمہ فوج کی مورخہ ۱۹ فروری سنہ ۱۹۱۰ء
مندرجہ ذیل محکمہ جات کو بھیجی جاوے:۔

بحکمہ کوارٹر ماسٹر جنرل۔ انڈیا — انسپکٹر جنرل سول ویٹیرنیری ڈیپارٹمنٹ
کینٹرولر صاحب محکمہ حساب فوج بنگال — کینٹرولر صاحب محکمہ حساب فوج پنجاب
" " " مدراس — " " " بمبئی
و ایکاؤنٹنٹ جنرل محکمہ فوج۔

نمبری ب ۲۶۵-۵۳ کمپ میرٹھ مورخہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء
نقل حکم بالا بخدمت جناب پرنسپل صاحب بہادر پنجاب ویٹیرنیری کالج لاہور۔ بسلسلہ حکم نمبر ۱۵/۱۴۲ ۳۴۲ مورخہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء ارسال ہو۔ کہ ویٹیرنیری اسسٹنٹ کو جنکا حوالہ چٹھی نمبری ۰۶–۹۰ مین انہون نے دیا ہے۔ مطلع کیا جاوے۔

دستخط۔ ای۔ اے۔ کیو ریپل ویٹیرنیری کرنل انسپکٹر جنرل
سیول ویٹیرنیری ڈیپارٹمنٹ

مرسلہ و مترجمہ سید امیر شاہ خان بہادر سینیر اسسٹنٹ سرجن ویٹیرنیری کالج لاہور

ٹرانسپورٹ ویٹیرنیری اسسٹنٹون کے لئے
مژدہ

– نہایت خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ فوجی محکمہ بار برداری کے ویٹیرنیری اسسٹنٹان کی مدت سے آئی ہوئی آخر کار انکی فریاد۔ گورنمنٹ انڈیا تک پہونچکر درجہ قبولیت کو پہونچی سرکار عالیہ ہند بذریعہ چٹھی نمبری ۱۴۴۳ ب = (دم) صاحب کیمسری جنرل آف چیف ہند کو آگاہ فرماتی ہے کہ ویٹیرنیری اسسٹنٹان ٹرانسپورٹ کے ۳ درجے (گریڈ) مقرر کئے گئے ہین۔ یعنی درجہ اوّل ۵۰ روپیہ ماہوار۔

درجہ دویم للعہ ماہوار - اور درجہ سویم ۳۰ ماہوار اور ان درجات کا تناسب علی الترتیب یہ ہوگا - کہ اوّل درجہ کے سالوتری فیصدی بیس - دویم درجہ کے فیصدی تیس - اور سویم درجہ کے فیصدی پچاس یعنی نصف کل تعداد کی ہوگی - اس حکم کا اجرا اسی سال سے شروع ہوگا - اور دیرینہ خدمات کے ویٹیرینری اسسٹنٹون کو دویم اور اوّل درجہ کی تنخواہین لیاقتون اور میعاد ملازمت وغیرہ کے لحاظ سے عطا ہونگی - ہم اپنے اور نیز کالج کی طرف سے جملہ ویٹیرینری اسسٹنٹون کو انکی اس کامیابی اور عزت افزائی پر تہ دل سے اور بکمال مسرت کے مبارکباد دیتے ہین - اور ساتھ اسبات کا اظہار بھی اپنا فرض خیال کرتے ہین - کہ اس بارہ مین گو تمام محکمہ ویٹیرینری کی یورپین حکام قابل شکرگذاری ہین - جنہون نے اس غریب جفاکش اور خدمتگذار فرقہ ویٹیرینری اسسٹنٹون کے حال پر رحم فرماکر وقتاً فوقتاً انکی حسن خدمات اور قیمتی کارگذاریان اور استحقاق وغیرہ کی زبردست رپورٹین گورنمنٹ عالیہ مین کین - لیکن سب سے زیادہ اور دلی شکریہ کے مستحق ہمارے آقائے نعمت جناب معلیٰ القاب امیر کبیر باتوقیر کپتان پینر صاحب بہادر ہین - جو گویا ان ساری تجاویز کے محرک اور موید اور اس فرقہ کی داد و فریاد کو نہایت دلی توجہ و دلچسپی سے سننے والے اور اسپر پورا نوٹس لینے والے ہین - یہ سب آپ ہی کی سعی خستہ اور مہربانی کا نتیجہ ہے کہ حکام بالادست کو اس طرف توجہ ہوئی - اور آخر گورنمنٹ عالیہ نے کمال مہربانی اور انصاف پسندی سے اس مستحق فرقہ کی عزت افزائی فرمائی - ان نئے قواعد کے اجرا کے بعد اب ٹرانسپورٹ کے ویٹیرینری اسسٹنٹ ریل کا سفر انٹرمیڈیٹ درجہ مین طے کیا کرینگے وغیرہ -

مژدہ. مژدہ مژدہ

اشتہار

علم و عمل فن طب اسپان باتصاویر مصنّفہ ویٹیری نیری کپتان ایچ۔ ٹی۔ پیز صاحب بہادر پرنسپل پنجاب ویٹیری نیری کالج و ایڈیٹر رسالہ ہذا اب چھپکر تیار ہی۔ جسکی قیمت باوجود ایک بڑی ضخیم کتاب ہونے کے بھی (قریبًا ۶۵۰ صفحہ) فائدہ عام کیلئے صرف ۴ روپیہ ویٹیری نیری اسسٹنٹونکے لئے رکھی گئی ہی۔ ابکی دفعہ کتاب مذکور میں بہت کچھ ترمیم و ایزادی کے علاوہ فہرست مضامین و دیباچہ وغیرہ بھی بہت مشرح دیا گیا ہے۔

نوٹ ۔ علم و عمل فن جراحی اسپان باتصاویر زیر طبع ہے۔ عنقریب چھپکر تیار ہوجاویگی۔ قیمت اسکی بھی باوجود اسی قدر ضخیم ہونے کے ویٹیری نیری اسسٹنٹونکے لئے قریبًا اسی قدر ہوگی۔

المشتہر

پربھو لعل ہیڈ کلرک و مترجم کتب ہائے مصنفہ

ویٹیری نیری کپتان پیز صاحب بہادر

لاہور ویٹیری نیری کالج

یہ کتاب بدون دستخط یا مُہر بندہ مال مسروقہ سمجھی جائیگی

مفصلہ ذیل کتابیں کالج سے درخواست آنے پر مل سکتی ہیں :-

ا - اردو ترجمہ وی ٹی ری نی ری میٹریا میڈیکا فتلی ڈن صاحب طلباء سے للعہ ر فی جلد
دیگروں سے ۵ ر +

۲ - ترجمہ وی ٹی ری نی ری سرجری ولیم صاحب لندن طلباء سے للعہ ر اور دیگروں سے ر فی جلد +

۳ - میڈیسن - " " " " "

۴ - کیمسٹری - - - - ۱۲ ر ۲ پ

۵ - عمل نعلبندی - - - - - عما ر

۶ - وی ٹی ری نی ری ڈائیگرام بابت عمر و عیب نعلبندی و بیرونی اناٹمی فی نقشہ
معہ روغن و کپڑا عما ر

۷ - بلا روغن عمر ر

۸ - مختصر قرابادین حیوانات - فی جلد عما ر

خریدار جو ۲۵ روپیہ کی کتابیں یکدم لیگا۔ اسکو دس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا۔
محصول ڈاک بذمہ خریدار -

درخواست اس پتہ پر آنی چاہیئے :-

وی ٹی ری نی ری کالج لاہور
سید امیر شاہ خان بہادر اسسٹنٹ سرجن

اشتہار

مفصلہ ذیل کتابین نقد قیمت بھیجنے یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پیکٹ مصنفون سے طلب کرنے پر بھیجی جا سکتی ہین

محصول بذمہ خریدار

(۱)	ویٹیرنری انا ٹمی یعنی کتاب تشریح حیوانات خانگی مصنفہ خانصاحب سید مہتاب شاہ گیلانی پروفیسر پنجاب ویٹیرنری کالج طبع ثانی جسمین ۲۶۲ عمدہ عمدہ تصویرین اور ہزار صفحہ ہین قیمت فقط نو روپیہ ہے۔	لعہ/
(۲)	میزان عمر مصنفہ سید مہتاب شاہ گیلانی۔ جسمین خانگی جانورونکی عمرین پہچاننے کے طریق بتلائے گئے ہین اور مختلف عمر کے جانورونکے جبڑونکی تصویرین دیگئی ہین۔ قیمت فقط عہ۲ر ہے/	عہ۲ر
(۳)	فزی آلوجی یعنی افعال الاعضا حیوانات مصنفہ سید مہتاب شاہ گیلانی جسمین خانگی جانورونکے اعضاء بدنی کے افعال نہایت سہل اور زود فہم ڈھنگ سے بیان کئے گئے ہین قیمت فقط للعہ/ چار روپیہ ہے۔	للعہ/

المشتہر

خانصاحب سید مہتاب شاہ گیلانی پروفیسر علم الابدان و افعال الاعضاء

پنجاب ویٹیرنری کالج لاہور

اشتہار

کتب ذیل مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن ولیکچرار پنجاب

ویٹیرنری کالج لاہور

درخواست آنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل پیکٹ روانہ کی جاسکتی ہین

۱	طب مویشی طبع ثانی - جو بہت بڑھائی گئی ہے اور اُسکے آخر مین فرہنگ امراض بھی دیگئی ہے - اور باینہمہ قیمت وہی رکھی گئی ہے -	للعہ
۲	دستور العلاج اسپان - طبع ثانی - یہ کتاب بھی بہت بڑھائی گئی ہے لیکن قیمت وہی ہے	عـہ ۸/
۳	دستور العمل تازیداری ونسل کشی اسپان	عـہ ۸/
۴	عمل جراحی اسپان	عـہ ۸/
۵	طب سگان	عـہ/
۶	طب شتران	عـہ ۸/
۷	فن قابلہ مویشی طبع ثالث جدید جو بہت بڑھائی گئی ہے -	للعہ/
۸	رسالہ انسپکشن آف میٹ اینڈ ملک یعنی دودہ اور گوشت کے معائنہ کا طریق	عـہ/
۹	طب مویشی زمینداری	عـہ ۴/

المشتہر

سید سردار شاہ گیلانی

انڈین ویٹیرنری جرنل

یعنے

رسالہ طب حیوانات ہند

بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء

مصنفہ

ایچ - ٹی - پییز صاحب - ایم - آر - سی - وی - ایس - لنڈن

لاہور

دی آفیشل مشین پرنٹنگ پریس میں چھپا

یہ

سہ ماہی رسالہ

بامداد عہدہ داران

لاہور

ویٹیرنری کالج

شایع

ہوتا ہے

مضمون

از ویٹیرنری کپتان ایچ - ٹی - پیز صاحب - ایڈیٹر رسالہ ہذا

برائے طب اسپان

مترجمہ لالہ پربھو لعل ہیڈ کلرک لاہور ویٹیرنری کالج

بیرونی کرم وغیرہ جو جلد پر حملہ آور ہوا کرتے ہین - فلائیز یعنی مکھیان جنکو ملسی ین مگس بولتے ہین - آسانی کے واسطے مین نے یہ عام بول چال کا لفظ استعمال کیا ہے جو مگر ان دو پروالے کیڑونکی تشریح کرنیکے لئے اچھا سائنٹیفک لفظ تو نہین ہی - یہ چیچڑی چونکہ گھوڑونکی جلد پر بیٹھنے یا اُنمین زخم کرنیکے ذریعے اُنکو بہت تکلیف دیتے ہین - اس لیئے انگریزی لفظ پیریسائیٹ کا اطلاق تو بیشک ان پر درست نہین معلوم دیتا یہ معتدل آب و ہوا کے ممالک مین بھی موسم گرما کی شام کے وقت خصوصاً جنگلی اور ڈابر کی نمی دار زمین پر مچھر یا گُرگُر مکھی اور آور اسی قسم کے کیڑے گھوڑونکو بہت زیادہ اذیت پہنچاتے ہین - اگرچہ دیگر جگہونمین اتنی زیادہ تکلیف دہ نہین ہوتے - جہان اغلباً اس تعداد مین سے سب سے زیادہ تکلیف دہ عام گھرونکی مکھیان یا اُنکے آس پاس کی دیگر مکھیان ہوتی ہین - موسم گرما مین خصوصاً برسات کے دنون مین دُم کٹے گھوڑون کو آرام سے رکھنا اکثر نا ممکن ہوتا ہی کیونکہ یہ بیچارے دُم کے نہ ہونے سے اپنے پچھلے اعضا پر سے مکھیون کو اُڑا نہین سکتے -

وقت سے نسبتاً ایک جماعت کی رہائی ہی نہین ہو جاتی ۔ بلکہ فرداً فرداً ہر جانور کی محفوظیت کم و بیش ضرور ہو جاتی ہی ۔ اور اس طور پر ہمنے معلوم کیا ہے کہ جو گھوڑے کچھ سالون تک ایسے ممالک مین رہتے رہے ہین ۔ جہان مکھیونکی زیادہ تکلیف ہو ۔ مثلاً ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے گھوڑے مکھیونکے حملے سے ان گھوڑونکی نسبت جو تجارت کے لئے نووارد ہون کم تکلیف پاتے ہین ۔ اور انسانون کی بابت بھی ایسا ہی دستور ہے ۔ جیساکہ ہم ان مشرقی ممالک مین مچھر سے کاٹے جانے پر کسی نووارد کی تکلیف کو بمقابلہ یونان کے لڑکون کے جنکے چہرے پر بلکہ انکی آنکھون کے گوشون مین بھی مکھیونکا بیٹھا رہنا زیادہ ناگوار نہین ہوتا ۔ دیکھکر اندازہ کر سکتے ہین ۔

(Tse Tse) قسم کی مکھی کے باعث جو درمیانی افریقہ کے بہت بڑے حصے مین پائی جاتی ہی ۔ عرصہ دراز سے اُن اضلاع مین جہانکہ یہ ہوتی ہے ۔ گھوڑونکی آمد و رفت بالکل بند ہو گئی ہی ۔ یہ مکھی نصف انچہ لمبی اور عام خانگی مکھیون کی شکل سے بہت کچھ مشابہ ہوتی ہی ۔ اور اسکے پتلے اور دراز پر اور سُرنگ گلا ہوتا ہے جسپر چار سیاہ رنگ کے ترچھے خط کھینچے ہوئے ہوتے ہین ۔ اور اُسکا شکم جسمین پانچ چھلے ہوتے ہین زردی مائل سفید رنگ کا ہوتا ہے ۔ اور جن مقامات پر یہ زیادہ تر حملہ آور ہوتی ہے وہ زیرین حصہ شکم اور رانون کے اندرونی جانب اور زیر دُم ہین اور اسکے حملے سے تمام جانور کمزور ہوتے ہوتے عرصہ دراز تک تکلیف اُٹھانے کے بعد جو چند ہفتون سے دو تین ماہ تک دراز ہو سکتا ہی ۔ کمزوری سے فوت ہو جاتے ہین مسٹر بروس صاحب جنہون نے اس (Tse Tse) قسم کی مکھی کے مرض کی بابت تحقیقات کی ہی بیان کرتے ہین کہ یہ سرا کی بیماری ہی ۔ کیونکہ دونون بیماریون کے مائکروب اگر بالکل یکسان نہین تو بہت کچھ ملتے جلتے ہوتے ہین ۔ اور انکی بڑی بڑی علامات بھی یکسان ہی ہین ۔ اور ہر دو امراض مین صرف یہ فرق معلوم ہوتا ہے کہ کھُردار مویشیون مین سرا کا مرض تو نہین ہوتا مگر اس قسم کی مکھی کے مرض مین وہ مبتلا پائے گئے ہین ۔ اور بروس صاحب

اس رہائی کی تباؤت کو ہندوستان کی مویشیون کے ساتھ مخصوص کرتے ہین۔ اور فرماتے ہین کہ اگر میرا خیال درست ہی تو یہ بھی ملک الجیریا کی بھیڑ کے موافق سمجھنا چاہئے۔ جو مرض انتھراکس سے مبرا رہتے ہین۔ اور کتون کو دونو مرض ہوجاتے ہین۔ مگر بروس صاحب نے یہ ضرور دریافت کیا ہی کہ مکھی مذکور خود تو بالکل زہریلی نہین ہوتی مگر کسی مرض کے زہریلے بیج کی حامل ہوا کرتی ہی۔ اور یہ بھی کہ اس مکھی کے مرض سوائے گورخر کے باقی تمام گھوڑون کی اقسام و نسل مین مہلک ثابت ہوئی ہی۔ اور ہیٹ صاحب بیان کرتے ہین کہ اس مرض کے امتحان تشریح بعد وفات سے ایسین فوت شدہ جانورونکے اندرونی اعضاے مین کوئی مرضی تبدیلی دیکھنے مین نہین آئی۔ مگر برخلاف اسکے بروس صاحب نے اسکی تشریح بعد وفات کی تبدیلیونکے کسی قدر سرا کے مشابہ لکھا ہی۔ اور اس مشاہدے کار نے لنگرڈ صاحب کی تجویز کے مطابق عمل کرنے سے معلوم کیا ہی کہ سنکھیا (کہ جو لائیکوار آرسینی کیلس کی شکل مین بمقدار بارہ گرین ہمراہ خوراک روزانہ دیا جاتا تھا) کہلانے سے گھوڑے مین مرض کا بڑھاؤ بند ہوکر مریض کام کرنے لگا۔

اور اس قسم کی مکھی کا خاص علاج تو یہ ہی کہ اُنکو جانور کے پاس نہ آنے دیا جاوے اور اس غرض کے لئے گھوڑے کی عیال اور اُسکی دُم کے بالون کو بہت دراز ہونے دینا چاہیئے۔ کیونکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عیال کا خاص کام یہ ہی کہ اگر گھوڑے کی گردن پر کچھ مکھیان بیٹھ جاوین تو اُنکے اُڑانے مین مدد دے۔ اور پیشانی کے بال بھی پورے لمبے ہونے چاہئین۔ اور کبھی کبھی اُنکو روکنے کیلئے آنکھ اور کان پر جالی لگانی پڑتی ہی۔ اور ایک کنسلا اور ہلکی جھول بھی مفید ہوتی ہی۔ علاوہ برین ایک لیپ بھی جلد پر کیا جاتا ہے تاکہ گھوڑیکو ان موذی کیڑون سے محفوظ رکھا جاوے جو اخروٹ کے پتون کا رس کے مین تیز جوشاندہ بناکر لگانے یا ٹرین آئیل یعنی روغن ماہی سے یا پانی اور نمک کے تیز سلوشن یا ایک اور مین کی طاقت کے کریولین اور پانی کے سلوشن کے لگانے سے یا حسب سفارش مس۔ ای۔ اے۔ آر میرفڈ

صاائقہ ذیل کے مرکب لگانے سے بھی مکھیون کو روکا جاسکتا ہی۔

نسخہ پھول گندک چار اونس - سپرٹ آف ٹار ½ پائنٹ - ٹرین یا دہیل مچھلی کا تیل ایک کوارٹ + اپلے یا گھوڑے کی خشک لید کو جلاکر دہوان دینے سے بھی اصطبلون مین سے مکھیان نکل جاتی ہین - اور نیز اصطبل مین اندھیرا رکھنے سے بھی مکھیان نہین آتین - لیکن اگر کسی اصطبل مین ایک ہی دروازے سے روشنی آتی ہو - تو اُس دروازے پر ایک جال لٹکا دینے سے مکھیان اندر نہ گھس سکینگی - مگر یہ تب ہی مفید ہو سکتا ہی جبکہ جالی کے سوراخ اتنے چھوٹے ہون کہ جسمین سے مکھی نہ گھس سکے اور جتنا زیادہ اصطبل صاف ہوگا اُسی قدر مکھیان بھی کم آئینگی بلکہ اگر اُسکے فرش اور دیوارون پر ایک اور بیس کی طاقت کا کیریولین اور کاربالک ایسڈ کا سلوشن یا ایک گیلن پانی مین نصف پونڈ کلورائیڈ آف لائم یا کوئی دیگر تیز بودار ڈس ان فکیٹینٹ شے چھڑک دیجاوے تو اور بھی بہتر ہوگا اور یہ بیان کرنیکی کہ اس مکھیون کی بیماری کا انتظام مرض سرا کے موافق ہونا چاہیئے - چندان ضرورت نہین معلوم ہوتی

لیچز یعنی جونکین

بہت سے گرم ملکون مین خصوصاً سیلاب کی زمینون مین مختلف اقسام کی جونکین گھوڑونکی ٹانگون کو وقتاً فوقتاً چمٹ جاتی ہین - اور یہ جونکین جو گھوڑونکا خون چوسا کرتی ہین - لینڈ لیچز یعنی خشکی کی جونکین ۱ اور واٹر لیچز یعنی پانی کی جونکین - ۲ دو قسم کی ہوتی ہین - خشکی کی جونکین تو گھوڑے کی ٹانگون اور اُسکے ملحقہ حصون سے اُسوقت چمٹ جاتی ہین - جبکہ گھوڑے اُنکے قرب وجوار سے گذرتے ہین - اور اسلئے اُنکو بیرونی پیرے سائیٹ بیان کیا ہے - اور پانی کی جونکین چونکہ جلد مین نہین گھس سکتین اسلئے استری جھلی سے چمٹ جاتی ہین اور کوشش کرتے کرتے گھوڑے کے منہ یا نتھنونمین پانی پینے کیوقت یا گھوڑے کے پنیالی زمینونمین چرنے کیوقت داخل ہوجاتی ہین - بلکہ کبھی کبھی آنکھ کی میوکس ممبرین سے بھی

چمٹ جاتی ہین - اور نیوسن صاحب کے بیان کے مطابق پانی کی جونک جب بہت چھوٹی یا قریبًا ایک انچ کا دسوان حصہ ہوتی ہی - تو مُنہ اور نتھنے کے راستے سے تمام ہوا اور خوراک کی گذرگاہون مین جو ایسا فیگس اور گلے کے سوراخون کے فردًا فردًا محاذی ہوتی ہین - پھرتی رہتی ہین - یہ ایک گھوڑے مین بیشمار یعنی سو سے بھی زیادہ پائی جا سکتی ہین - جنسے اشتہا ضایع ہو کر جانور دبلا اور کمزور ہوتے ہوتے کمی خون سے آخر کار موت واقع ہو سکتی ہی - علاوہ اِن علامات کے اُنکی موجودگی کی علامت ایک یہ بھی ہی کہ ناک سے خون آئیگا - اور کف دہن بھی خون آمیز ہوگا اور دہن اور نتھنون کا امتحان کرنے سے بھی اُسمین جونک دیکھی جائیگی - یہ پنیالی جونکین بہت سے ممالک مین ہوتی ہین مگر الجیریا مین بہت زیادہ ہوتی ہین

علاج :- صرف یہ ہونا چاہیئے کہ جونکون کو نکال کر مریض کی طاقت عمدہ خوراک اور مقویات دینے کے ذریعے قایم رکھی جاوے اور اگر کوئی جونک تنفس مین مخل ہو رہی ہو تو ٹرکیاٹومی کا اپریشن کرکے نکال دیوین - اور انکے نکالنے کا ایک سب سے عمدہ طریق یہ ہی کہ نمک اور پانی کا تیز سلوشن ناک اور مُنہ مین ڈالین کیونکہ اِس مرکب سے چھوئے جانے پر اُنکی اندری جھلی کو گرفت کرنیکی طاقت زایل ہو کر وہ فورًا گر جائینگی -

مگر یہ نمک اور پانی صرف اُن جونکون کو لگانا چاہیئے جنپر ہاتھ نہ جا سکتا ہو جو بذریعہ کسی سخت ربڑ کی نلکی مین سرینج باندھنے کے یا تو مرکب مذکور کو نتھنون مین ڈالکر یا پلا کر کر سکتے ہین - یا گھوڑے کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد کھانسی دلاتے رہین - (کھانسی دلانیکا طریق یہ ہے کہ گھوڑے کی لیرنگس کو ایک اُنگلی اور انگوٹھے کے درمیان دبانے سے وہ کھانسنے لگتا ہے) تاکہ وہ کھانسنے کے ذریعہ تمام جونکین نکال دیوے -

اور دوسری عمدہ تجویز یہ ہے کہ مریض کو قریبًا چوبیس گھنٹہ تک پانی بالکل نہ دیکر پیاسا رکھنے کے بعد ایک بالٹی پانی اُسکے سامنے رکھدی جاوے اور جو جونک پانی مین نیچے اُترتی رہے یا پانی پیکر لوٹنے کو ہو اُسیوقت اُنکو پکڑ کر نکال دیا جاوے - اور گھوڑے کو بہت

عرصہ تک پانی نہ دینے سے گھوڑے کا خون جونکون کے کسیقدر ناپسند بھی ہو جاتا ہے۔
جونک والی جگھونمین طریق محفوظیت کے طور پر پینے کے پانی کو کسی کپڑے کو تیلے یا ریتے مین چھان کر دینا چاہیئے۔ اور نیومن صاحب کی رائے یہ بھی ہے کہ ایل یعنی ماہی یا دیگر قسم کی مچھلیئین پانی مین سے جونکون کو کھا جاتی ہین۔
اور خشکی کی جونکین جب ٹانگون کو چمٹ جاوین تو ان پر نمک ڈالنے یا مقراض سے کاٹنے کے ذریعے انکو علیحدہ کر سکتے ہین۔ اور ٹانگون کو فلالین یا سرج کی پٹیان باندھکر محفوظ رکھو۔

میگٹس یعنی ایک قسم کے کرم

یہ گوشت خوار مکھیون اور وار بل قسم کی مکھیون کی مختلف اقسام سے ہوتی ہین جنمین سے اولذکر مکھیان تو زخمون پر انڈے دیتی ہین۔ اور آخر الذکر قسم کی مکھیان جلد پر اور پھر یہ کرم جس طریق سے جسم مین داخل ہوتا ہے۔ ابھی تک معلوم نہین ہوا۔ اور اس قسم کی مکھیان بہت کرکے مویشیونکی پشت پر پائی جاتی ہین۔ اور گھوڑون پر صرف مادین مکھیان حملہ آور ہوتی ہین۔ گرم ملکونمین بہت سے خراب رہایش کے گھوڑونمین مینے زخم بھی دیکھے ہین جو میگٹ قسم کے کرمون سے پر ہو گئے۔ مگر وار بل قسم کی مکھیان انگلستان کے گھوڑون پر شاذ و نادر ہی حملہ کرتی ہین۔ گو یورپ اور جنوبی افریقہ کے بہت سے حصونمین وہ بہت تکلیف دہ ہوتی ہین۔ یہ کیڑا ۱½ انچ حصے کے برابر لمبا ہوتا ہے۔ مگر بیل کی وار بل یعنی بچڑے سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر نشو و نما مین اس سے بہت کچھ مشابہت رکھتا ہے۔
یورپ مین یہ وار بل قسم کی مکھی گھوڑون کی پشت پر عموماً اگست کے مہینے مین انڈا دیتی ہے۔ اول اسکے انڈے سے جسم مین ایک رسولی سی بنجاتی ہے۔ جو جون یا جولائی مین پک کر اپنے عارضی قیام کو چھوڑ کر قریباً ایک مہینے کے لئے زمین کے اندر یا اسکے سطح پر پنہان رہنے کے

بعد مکھی بنکر نکل آتی ہی۔ اور جبکہ یہ گھوڑے کی پشت پر رسولی مین ہوتی ہی۔ تو اسکی موجودگی سے صرف ایک ایبسس ہی نہین بنجاتا۔ بلکہ اس کا کرم اپنے میزبان کا خون بھی چوستا رہتا ہی۔ اسلئے اس قسم کی مکھیون اور چچڑونکو بہت جلد اُتار دینا چاہیئے یعنی اُسکے سوراخونکو چھری سے کُشادہ کرکے کار سپ کے ذریعے مکھی کو اُتار کر پھینک دو۔ اور اُسکے کیسہ مین کوئی انٹی سپٹک مثلاً روغن یوکلپٹس یا تارپین کا تیل وغیرہ بھر دو۔ اور کرم کو کسی سہل طریق مثلاً آگ یا جوش دیئے ہوئے پانی کے ذریعے ہلاک کر ڈالو۔ کیونکہ اگر وہ یونہی پھینک دیئے جاوینگے تو اغلب ہے کہ مادین کے ذریعے بیشمار انڈے دیدے کر اور بہت سی مکھیان پیدا کر دینگے۔

لائیز یعنی جوئین

یہ بھی جو انسان کی جوؤن کے مشابہ ہوتی ہین۔ بعض وقت خراب رہایش کے گھوڑون مین پائی جاتی ہین۔ یہ خون چوسنے کے لئے جلد مین کاٹ کر گھاؤ بنا دیتی ہین اور ان سے نکلے ہوئے اخراج کو بھی چوستی ہین۔ اور انکے ساتھ اُنکے پسندیدہ مقامات مین جو ایال و دم کی جڑین ہوتی ہین۔ ڈھکین اور اُنکی بودی کھال بھی دیکھی جا سکینگی اور جوؤنکی حالت مین ایال و دم کے بال کھڑے ہوئے اور چپکنلے سے رہتے ہین۔ اور گھوڑکی جوئین تین قسم کی ہوتی ہین۔ جنکی لمبائی انچہ کے ساتوین حصّے سے چودھوین حصّے تک مختلف ہو سکتی ہی۔ انسے پیدا شدہ کھجلی سے مریض بہت تکلیف پاتا ہی۔ اور جب سہولیت سے موقع ملتا ہی ماؤف حصّے کو ضرور کسی چیز سے رگڑتا ہے۔ اور بال کاٹنے و دیگر احتیاط ملنے وغیرہ سے عموماً جوئین اور اُنکے انڈے وغیرہ رفع ہو جاتی ہین۔ مگر ہم سیٹوز ایکر کا مرہم لگا کر یا ایک پائینٹ پانی مین ایک اونس تمباکو کا جوشاندہ بنا کر لگانے یا ایک پائینٹ پانی مین ایک اونس کاربالک ایسڈ یا کیریولین گھول کر لگانے کے ذریعے بھی رفع کر سکتے ہین۔

ٹکس یعنی چیچڑی

یہ بعینہ ایسی ہوتی ہین جیسی کتونمین اور تمام ممالک مین جہان میدانون مین گھوڑے چرتے ہون پائی جاسکتی ہین - اور جنوبی افریقہ کے گھوڑونمین یہ عموماً پائی جاتی ہین - مادین چیچڑین گھوڑیکی جلد پر دانتونکے ذریعے چمٹی رہتی ہین - اور خون چوس چوس کر پُر ہوجاتی ہین مگر اسکے چوسنے سے گھوڑا کسی قسم کی خراش نہین مانتا ان پر تھوڑا سا روغن ٹرپنٹائین یا پیرفین کا تیل ڈالنے سے اُنکی گرفت ڈھیلی پڑکر وہ بہت آسانی سے گر پڑتی ہین - یا اُنکو مقراض سے کاٹا جاسکتا ہی - جسپر انکا سر جو ابھی باقی رہجائیگا خود ہی خشک ہوکر جلد گر جائیگا - مگر انکو کھینچ کر توڑنا نہین چاہیے - ورنہ جس جلد مین کہ وہ چپٹی ہوئی ہین اُنکے دانتون سے مجروح ہوکر ایک تکلیف دہ زخم ہوجائیگا - اور علیحدہ شدہ چیچڑیونکو جوش دئے ہوئے پانی یا آگ مین ڈالتے رہنا چاہیے -

پولٹری مائیٹس یعنی

ایک قسم کے باریک کیڑے مثل جوی یا پسّو

یہ بھی اُسی قسم کے کرم ہوتے ہین جیسے کہ گھوڑیکی کھجلی اور اِبال کی خارش کے بیان کئے گئے ہین - اور انچہ کے چالیسوین حصّے کے برابر ہوتے ہین - یہ کرم ہمیشہ کر خراب حالت مین رہنے والے مرغ اور کبوترون کو پڑجاتے ہین - گھوڑے مین بھی پائے جاسکتے ہین - یعنی جب کبوتر یا مرغ اصطبلونمین چھوڑ دئے جاتے ہین یا اور کسی وجہ سے گھوڑے اُنمین رہتے ہین - تو گھوڑونمین بھی ان کیڑونکے چڑھ جانیکا امکان ہی - ان سے جلد مین بڑی خراش ہوتی ہی - مگر چونکہ یہ اپنے قدرتی میزبان سے دو تین روز سے زیادہ علیحدہ نہین رہ سکتے - اس لئے انکے دفعیہ کا علاج صرف یہ کافی ہوگا کہ گھوڑیکو پرندون سے علیحدہ کردیا جاوے یا گھوڑے کے پاس سے نامبردہ پرندون کو ہٹالیا جاوے اور اگر کچھ لیپ ہی لگانا پڑے تو کریسو سلیمنٹ

ٹنیس گرین - ڈیلیوٹ پروسک ایسڈ دو ڈرام - پانی ایک پائینٹ باہم ملا کر یا ایک اونس کیرولین ایک پائینٹ پانی مین ملا کر لگا سکتے ہین - علاوہ برین اس قسم کے پسّو ایسے پرندون کے پاس رہنے والے انسانون مین بھی ہو جاتے ہین -

کریکڈ ہیلز اور گریس کے امراض

کریکڈ ہیل بالکل ایسی ہوتی ہی جیسا کہ تم نے موسم سرما مین اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض آدمی کے لب اور ہاتھ بعض وقت پھٹ جاتے ہین - کریکڈ ہیل مین گھوڑون کی ایڑیونکی جلد پر سوزش بھی ہوتی ہے جس سے ایڑی کی نازک جگہ پر چند گھرنڈ بنجاتے ہین یا وہ ایسی خراب ہو سکتی ہی کہ اس سے جلد ترچھی پھٹ کر شگاف بنجاوین - اس پچھلی قسم مین اکثر اوقات لنگ زیادہ ہوتی ہی اور عضوون کی حرکت سے شگاف کے کنارہ بالکل سخت اور کیلس بنجاتے ہین اور انکے اچھے ہونے مین نہایت مشکل واقع ہوتی ہی -

اسباب - بعض اوقات کریکڈ ہیل طبعی مرض بھی ہوتے ہین لیکن عموماً یہ میل اور نمی سے غالب آتے ہین اسکا ایک عام سبب یہ ہی کہ جب سائیس گھوڑے کو نہلا کر اُنکی ایڑیونکو بالکل خشک نہین کرتے یا کھُلی جگہ مین جہانپر ٹھنڈی ہوا اُن پر لگتی رہی کھڑا رکھتے ہین - چمڑہ کا مُزمتہ جو کہ ہندوستان مین پچھاڑی پر استعمال کیا جاتا ہی - ایڑی کے زخمونکا دوسرا باعث ہی اور جبکہ چمڑہ سخت اور خشک ہو جاتا ہی تو اس مرض کا زیادہ باعث ہوتا ہے - اور سفید پاسٹرن پر کریکڈ ہیلز کے ہو جانیکا عموماً زیادہ احتمال ہوتا ہی خصوصاً خوش رنگ گھوڑونمین گہرے رنگ کے گھوڑونکی بنسبت ایسا ہونا زیادہ غالب ہوتا ہے - ہلکے رنگ پر میلے داغ و دھبے زیادہ نمایان نظر آتے کی وجہ سے انکو اکثر صابون اور دیگر کھاری مرکبات سے جو بار بار اُن پر لگتے رہتے ہین دھونا ضروری ہوتا ہے - اور تجربہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اس مرض کی پیدایش مین ٹھنڈ بہت تیز اثر رکھتی ہی - اور نیز یہ بھی جانتے ہین کہ اگر

خون کی رگون مین سے خون کو نکال کر کچھ عرصہ کیلئے رکھکر پھر انہین نلیون مین لوٹایا جاوے تو یہ لیونکے غلاف مین خراشدار اثر کرکے سوزش پیدا کر دیگا - پس اسی طریقہ سے سمجھنا چاہئے کہ ٹھنڈ سے پاسٹرن کی جلد پر سوزش ہوجاتی ہی - کیونکہ جب ٹھنڈ لگتی ہی تو کچھ عرصہ کیلئے اُس حصّے مین خون نہین رہتا -

اسمین شبہ نہین کہ ورزش کی کمی بھی مرض مذکور پر بہت تیز اثر پذیر ہوتی ہی کیونکہ جب جانور بہت آرام کرتا ہی تو اُسکے پاؤن اور ٹانگونکے زیرین حصّے کے خون مین گھوڑے کے عموماً کھڑے رہنے کا عادی ہوجانے سے اور اُسکے پاؤنکی ورائید مین والوز کی عدم موجودگی کے سبب سے کم و بیش رکاوٹ ہوجانیکا احتمال رہتا ہی اور اس جزوی اجتماع خون کے ہونے سے زندہ بناوٹون کی صحت اور طاقتِ زندگی کم و بیش خراب ہوجاتی ہے جس سے پاسٹرن کی کیوٹیکل یعنی بالائی جلد اُسکی پشت کی اصلی جلد کی حفاظت اچھی طرح نہین کرسکتی - یعنی اپنا فعل ایسی اچھی طرح نہین انجام دیسکتی جیساکہ بحالت صحت دیتی - اور اسوجہ سے اُس قدرتی روغن کی مقدار بھی جس سے وہ نرم نازک رہتی تھی حسب حصّہ رسدی کم ہوجاتی ہے - ورزش کی کمی سے خصوصاً جبکہ باوجود اچھی خوراک ملنے کے بھی نہ ہو - جانور سوزش جلد اور دیگر حصّونکی سوزش کے حملونمین بھی مبتلا ہوجاتا ہے -

اصطبل مین بندھے ہوئے گھوڑونکی پاسٹرن پر مقامی دوران خون کے تیز کرنیکے لئے ہاتھ سے مالش کرنا اسمین اگزیما ہونیکے اندیشے کو کم کرتا ہے - مگر میدانمین رہنے والی گھوڑون پر ایسا کرنے سے اغلباً کچھ فائدہ نہ ہوگا - مگر یہ ظاہر ہے کہ اگر پاسٹرن کی جلد کو ایسی عادت ہوجاوے - اور یہ مقامی مالش کی عادت دفعتہً بند کردیجاوے - تو وہان کی جلد مین اُسکی معمولی کام کرنیکی کاملیت حاصل ہونے سے پیشتر اُسکی اس قسم کی سوزش مین مبتلا ہوجانیکا اُسوقت سے جبکہ ایسا نہ کیا جاتا زیادہ اندیشہ ہوتا ہی - چونکہ پاسٹرن کے پیچھے کے بالون سے اُس حصّے کی بہت حفاظت رہتی ہی - لہذا اُنکے کاٹنے سے کریکڈ ہیلز ہوکر گریس ہوجانیکا

بھی احتمال ہی۔ مگر میرے خیال مین ان امراض کی پیدائش پر نسل کا کچھ اثر نہین پڑتا۔
اور یہ بھی اغلب ہے کہ بوڑھے گھوڑے طاقت کی کمی سے جوانون کی نسبت پاشترن کے
اگز یما مین زیادہ تر مبتلا ہو سکتے ہین۔ کبھی کبھی ہابلز لگانے یا رسیون کے لگنے سے صدمہ
پہنچ کر بھی کریکڈ ہیلز ہو جاتا ہے کیونکہ ایسے حادثے اصلی جلد پر پہنچکر اُس کو اس قسم
کے مرض کے مستعد کر دیتے ہین۔ مگر کریکڈ ہیلز کی پیدائش کا بڑا بھاری سبب پاؤن کا
بے سلیقہ دھونا ہی۔ جیسا کہ سائیس لوگ تکلیف سے بچنے کے لئے کیا کرتے ہین۔ اور یہ
ایک بڑا اچھا ثبوت ہی کہ جن گھوڑونکی ٹانگین اور پاؤن کبھی نہین دھوئے جاتے۔ اُنمین
کریکڈ ہیلز کا ہونا ایسا ہی شاذ و نادر ہوتا ہی جیسا کہ اُن گھوڑونمین جنکے پاؤن پانی سے صاف
کئے جاتے ہین۔ اس مرض کا ہونا عام ہی۔

اقسام۔ مرض مذکور کے شدید ہونیکے درجے حسب ذیل ہین:۔ اوّل جبکہ مقام ملوفہ
پر صرف سُرخی اور قدرے گرمی معہ ورم کے نظر آوے۔ دوّیم جب آبلے پیدا ہو جاوین۔
سوّیم جبکہ جلد مین سے پس نکلنے لگے۔ چہارم جبکہ جلد پر گرمپیں یعنی بڑے بڑے مسّعن کے
موافق بڑہاؤ ہو جاوین۔ جنکے ساتھ جلد کم و بیش انفلٹر یٹیڈ ہوتی ہی۔ لہذا چارون اقسام
مندرجہ بالا مین سے اوّل دو کو تو کریکڈ ہیلز اور آخر مذکور دونو قسمونکو گریس سمجھنا چاہئے۔

علامات۔ گھوڑون کی ایڑیون کی جلد مین سوزش ہوتی ہی۔ اور اس سے خواہ ایڑی
کی نازک جگہ پر چند کھرنڈ بنجاتے ہین یا یہ ایسا خراب ہو سکتا ہی کہ اس سے جلد ترچھی پھٹ کر
شگاف بنجاتے ہین۔ اس پچھلی قسم مین اکثر اوقات لنگ زیادہ ہوتی ہی۔ اور حصّون کی حرکت
سے شگاف کے کنارہ بالکل سخت اور گیلس بنجاتے ہین اور انکے اچھے ہونے مین نہایت
مشکل واقع ہوتی ہے۔ اوّل اوّل ایڑی اور فیٹ لاک کی پُشت کی جلد مین سوزش ہوتی ہی
بعض حالات مین پہلے ہی اعضاء متورم ہوتے ہین اور بعض مین سوزش کے ظاہر ہونے کے
بعد ورم ہوتا ہے بعض حالات مین بخار کی علامات موجود ہوتی ہین اور پھر عضو پر آبلے اور

پس چیولس بنجاتے ہین جنسے کہ خراب بودار رقیق مادہ خارج ہوا کرتا ہی جسکی مقدار بعض اوقات
بہت ہی زیادہ ہوتی ہی یہ اخراج بہت خراش کرنیوالا ہوتا ہی۔

علاج - اوّل اوّل ایک ہلکا مسہل دیکر گھوڑے کی خوراک تبدیل کردو اور اگر کانسٹی
ٹیوشنل یعنی طبعی بخار زیادہ ہو تو ایسی حالت مین بخار کا علاج کرنا چاہیئے - اور اگر درد زیادہ
ہو تو ایک یا دو روز تک پولٹس لگانی چاہیئے السی کے آٹے یا شلجم یا گاجر کی پولٹس اس کے
لئے بہت ہی عمدہ ہی - حصّہ کو آکسائیڈ آف زنک کے سفوف سے یا ایسی ٹیٹ آف لیڈ
اور سلفیٹ آف زنک کے سلوشن سے بھی ڈریس کر سکتے ہین لیکن جبکہ گرینیولیشنس
کی مقدار بہت زیادہ ہو تو سلفیٹ آف زنک کا سفوف اُن پر چھڑک دینا چاہیئے اگر ڈسچارج
بہت زیادہ اور خراب بودار ہو تو قدرے کاربالک ایسڈ مین سلفیٹ آف زنک اور ایسی ٹیٹ
آف لیڈ کا لوشن ملا کر استعمال کرنے سے بہت فایدہ دیکھا گیا ہی - بعض ویٹیرینری سرجن
حصّہ پر خالص کاربالک ایسڈ لگاتے ہین - یا گرینیولیشنس کو ایکچول کاٹری کے ذریعہ علیحدہ
کرتے ہین - لیکن یہ صرف اُسوقت ضروری ہوتا ہی جبکہ غفلت کی وجہ سے حالت بہت
خراب ہو اور اغلبًا تمہین اپنے مطب مین ایسا موقعہ نہین ملیگا - بعدازان زنک کا مرہم یا
لینی مینٹ جسمین کہ ایک حصّہ لائکوار پلمبائی ایس ٹی ٹس اور چار حصّہ تیل ہو اور یا سہاگہ کا
سلوشن ایک حصّہ اور چالیس حصّہ پانی یا کریسیو سلیمنٹ ایک حصّہ اور ہزار حصّہ پانی کی طاقت
کا استعمال کیا جا سکتا ہی - بعض حالات مین خصوصًا کہ ٹوٹی ہوئی جلد کے کنارہ بہت موٹے
اور ناہموار ہوتے ہین تو نائٹریٹ آف سلور ایک حصّہ پانی آٹھ حصّہ ملا کر لگانے سے بہت
فائدہ دیکھا جاتا ہی - مگر معمولی حالت مین زنک کا مرہم یا ایسی ٹیٹ آف لیڈ اور سلفیٹ آف
زنک کا سلوشن عمومًا کافی ہوتا ہی مگر گریکڈ ہیل کے کسی قسم کے علاج مین گھوڑے کو خشک اور
صاف رکھنے کی زیادہ احتیاط رکھنی چاہیئے اور جبکہ گھوڑا کام کر رہا ہو اور ٹانگین تر ہو جاوین
تو اُنکو فورًا جبکہ گھوڑا اصطبل مین واپس لایا جاوے خشک کر دینی چاہیئین - اگر جلد مین

خراب کریک یعنی شگاف ہوگیا ہو اور گھوڑا حصہ کی زیادہ حرکت سے لنگڑا ہو تو اسکو آرام دینا چاہیئے۔ لیکن بہت سے حالات میں گھوڑا کام کرتا رہتا ہے۔

اور گریس کیلیئے جرلاک صاحب ایک اور چھ کی نسبت سے کریوزوٹ اور سپرٹ کی لگانیکی سفارش کرتے ہیں۔ مگر ہم کاربالک ایسڈ ایک حصہ کیمفر ۱/۲ ۲ حصہ یا ایک اور چھ کی نسبت سے کیریولین اور پانی بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ اور مولر صاحب بنر کے علاج کی زور سے سفارش کرتے ہیں یعنی ایک اور پندرہ کی نسبت سے سلفیورک ایتھر اور سپرٹ لگانا چاہیئے اور اگر گریس یا ٹیشو کی رسولیئن موجود ہوں تو ماؤف حصے کو احتیاط سے ڈس انفکٹ کرکی موجودہ گریس یا رسولیونکو مقراض یا چاقو سے کاٹ ڈالو۔ اور آیوڈوفارم یا کوئی دیگر انیٹی سپٹک دوائی لگاکر ٹشو کو انیٹی سیپٹک کوٹن ودل اور گٹاپرچا سے ڈھک کر ہموار دباؤ کی غرض سے پٹی باندھ دو تاکہ زخم بہت اچھی طرح پر اور جہانتک ممکن ہو بہت جلد مندمل ہو جاوے گریس کے علاج میں بھی گینکر کے علاج کے موافق عمل کرنیکے بعد مریض جلد کو خشک رکھنے کی بہت کوشش کرنی چاہیئے۔ جو مندرجہ بالا طریق سے یا ہموار دباؤ کی پٹی باندھکر اور آرم سٹرڈنگ صاحب کی گرم اور خشک چوکر کی پلٹس لگاکر کرسکتے ہیں۔

مضمون بقایا منقول از اکسپیریمنٹل رپورٹ

(سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱۰ رسالہ طب حیوانات ہند بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء)

مرسلہ و مترجمہ لالہ پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب ویٹیرنری کالج

(۲) ایڈنگٹن صاحب کا گلسرین اور صفرا سے ٹیکا لگانیکا طریق - جنوبی افریقہ مین ہر فرد و بشر کے پختہ یقین کا کہ معمولی قسم کے صفرا سے صاف گلون مین اکثر رنڈرپسٹ کا مرض پیدا کیا جا سکتا ہی - یہ نتیجہ ہوا کہ ڈاکٹر ایڈنگٹن صاحب کو یہ طریق جاری کرنا پڑا - اور چونکہ کاک صاحب نے سابق سے یہ ثابت کر دیا تھا کہ گلسرین سے خون رنڈرپسٹ کا زہر زائل ہو جاتا ہے - اسلئے ایڈنگٹن صاحب نے گلسرین اور صفرا کو ملا کر استعمال کیا تا کہ اُس سے مرض پیدا نہ ہو سکے - اور دریافت ہوا کہ اگرچہ اُسکی نجات دہندہ خواص اِس طریق سے اور اُن کی فہمایش کے بموجب آٹھ یوم تک رکھا رہنے سے بہت کم ہو گئے تھے تاہم دو حصے صفرائے مرض رنڈرپسٹ و ایک حصہ گلسرین کے مرکب کے بقدر ۱۵ مکعب سنٹی میٹر کی پچکاری کرنے سے دس یوم بعد کافی محفوظیت عمل مین آئی - جسکے بعد ۱ سے ۵ مکعب* سنٹی میٹر زہریلا خون بذریعہ پچکاری داخل کیا گیا - جس سے اور تھوڑی دیر بعد ایک مکعب* سنٹی میٹر (پندرہ بوند) خون اور داخل کرنے سے بہت اچھی محفوظیت عمل مین آ گئی - اور اِس زہریلے خون کی تھوڑی سی معتاد بذریعہ پچکاری داخل کرنیسے دس روز بعد ۱۰ سے ۲۰ مکعب سنٹی میٹر تک گلسرین سے ملایا ہوا صفرا بموجب قد جانوران داخل کرنے سے مرض رنڈرپسٹ کا خفیف حملہ ہو کر عرصۂ دراز کیلئے نجات ہو جاتی ہی - اور اِس طریق سے بہت سے گلہ جانوران بچائے جا چکے ہین - مگر یہ بھی سُنا ہی کہ بعض وقت خون کی پچکاری کرنیکے بعد کسی قسم کاری ایکشن

* نوٹ - ایک مکعب سنٹی میٹر مین ۱۵ بوند سیرم ہوتی ہے -

پیدا نہ ہونے سے کبھی کبھی نقصان عظیم بھی ہوجاتا ہی - اور گلسرین وصفرا ملے پیدا شدہ نجاست کے اختلافات کے باعث جانوران مین آیندہ کیلیئے قبولیت مرض کا مادہ رہ جاتا ہی - کیونکہ خون رنڈر پسٹ کی پچکاری کرنے سے تاوقتیکہ حرارت جسمانی کا رعی ایکشن نہ ہو - پکی نجات نہین حاصل ہوتی - تاہم طریق مذکورہ سے بہت ہی عمدہ نتایج حاصل کیئے گئے ہین - مثلاً ۷،۷۷،۹۲،۳ جانوران مین سے جنکو ٹیکا لگایا گیا تھا - ۲۳ اضلاع مین جہان یہ طریق بہت زیادہ مستعمل تھا - صرف ۲۴،۸ فیصدی جانور فوت ہوئے ہین - اور نیز اس طریق سے پیدا شدہ نتایج ذیل کے حوالہ جات سے بخوبی سمجھ مین آسکتے ہین -

ایک گلۂ مویشیان مین جسمین ۵ سے ۱۰ فیصدی تک نقصان ہوا - اور بہت سون مین مرض کے نشانات مثلاً آنکھون سے اجرائی رطوبت کھانسی اور بخار وغیرہ نمودار ہوئے - میرے خیال مین یہ بیدریغ کہا جاسکتا ہی کہ یہ تمام گلے بہت اچھی طرح پر محفوظ رکھے گئے تھے - کیونکہ دیگر گلو مین گو بظاہر بیمار تو نہ تھے مگر ٹمپریچر لینے سے انمین بخار کا ری ایکشن ظاہر ہوتا تھا - برخلاف اسکے اگر کوئی جانور بیمار نہ ہو تو یہ ثابت ہوگا کہ صفرا سے پیدا شدہ نجات یا دیگر خون کا ٹیکا لگانے کے وقت بہت اچھی اور مستحکم ہوچکی تھی اور نیز یہ کہ چند گلو مین تپ نماری ایکشن بھی نمودار ہوا - اس حالت کے مویشی تھوڑے ہی عرصہ مین چھوٹ جانے کے قابل ہوجائینگے اور یہی باعث ہی کہ وباء رنڈر پسٹ کے زہریلے خون کا دوبارہ ٹیکہ لگانیکے بعد کبھی کبھی نقصان عظیم بھی واقع ہوجاتا ہی - چنانچہ مسٹر ریڈ نگٹن صاحب فرماتے ہین کہ اس طریق سے حاصل شدہ رہائی کئی ماہ تک قایم رہتی ہی - لیکن اگر زہریلے خون سے اول ٹیکہ کرنیکے بعد زیادہ معتاد سے دوبارہ یا سہ بارہ پھر ٹیکہ کیا جاوے تو نجات اور بھی پختہ ہوجائیگی جس سے اُسکی مدت قیام بھی بہت زیادہ بڑھجائیگی - اور وہ اسکی ایک تمثیل بھی پیش کرتے ہین جسمین ٹیکہ لگانے سے پندرہ ماہ بعد تک معمول بالکل اچھا رہا - مسٹر ہچین صاحب بھی ۷۰۹ جانوران کی تمثیل پیش کرتے ہین جنکو گلسرین اور صفرا کا ٹیکہ لگانے سے ۴ ماہ بعد ۲ سے ۴ مکعب

سینٹی میٹر تک زہریلے خون کا ٹیکہ لگا کر پھر ۲۴ سے ۴۸ گھنٹہ بعد ۲۰ سے یکقدر مکعب سینٹی میٹر نیز میرم کا ٹیکہ لگایا گیا تھا۔ یہ قریبًا تمام جانور مریض تھے مگر انمین سے صرف ۴ فوت ہوئے ان مریضونمین گلسرین اور صفرا سے پیدا شدہ نجات چوتھے ماہ کے اخیر پر جاتی رہی تھی اور ریڈنگٹن صاحب کا بھی یہہ ہی دعوی ہے کہ انکے طریق سے کاک صاحب کے طریق کی نسبت صفرا کی زیادہ معتاد استعمال کیجا سکتی ہین۔ کیونکہ وہ تمام قسم کے صفرا جو سڑ کر سرخ یا پتلے زردی مایل نہ ہو گئے ہون استعمال کرتے ہین مگر ٹرنر اور کول صاحبان کے بیان کے مطابق جملہ صفرا جنمین سے بو نہ آتی ہو یا جو سرخ خونی رنگ کے ہون بطریق کاک صاحب استعمال کئے جا سکتے ہین۔ لہذا اس لحاظ سے ہر دو طریقونکے مابین کوئی بات قابل پسند نہین ہے

علاوہ برین مسٹر ریڈنگٹن صاحب یہہ بھی فہمایش کرتے ہین کہ کسی گلہ مین مرض مذکور کے وباء کے نمودار ہونے پر گلسرین اور صفرا کا استعمال ازبس مفید ہوگا چنانچہ وہ ایک تمثیل بھی پیش کرتے ہین جسمین چار صد جانوران کو جنھین وباء ساریہ مذکورہ کی چھوت لگ چکی تھی بہ تفاوت ایک اور دو ماہ اتی مرکب کی پچکاری کے ذریعہ محفوظ رکھا گیا نیز یہہ بھی بیان کرتے ہین کہ بیس سے تیس مکعب سینٹی میٹر کی معتاد سے قریبًا ۴ ماہ کیلئے رہائی حاصل کیجا سکتی ہے اور چونکہ یہہ قریبًا ایکسال یا اس سے زیادہ عرصے تک رکھی جا سکتی ہے۔ اسلئے کسان لوگون کو چاہیئے کہ جب انکے گلہ مویشیان مین رنڈرپسٹ کی وبا پھیلے تو اسوقت کے استعمال کے لئے چند معتاد محفوظ رکھ چھوڑین۔

تب یہہ ظاہر ہو جائیگا کہ صرف گلسرین آمیز صفرا کے بذریعہ پچکاری متواتر داخل کرنے سے ہی محفوظیت قایم رکھی جا سکتی ہے۔ حالانکہ اگر اسکے بعد ایک بہت تھوڑی معتاد خون کی بھی داخل کیجاوے تو رہائی مذکور ۳ یا ۴ ماہ تک بڑھائی جا سکتی ہے۔ اور اگر اس سے کسیقدر زیادہ خون بذریعہ پچکاری داخل کیا جاوے تو شاید کسی گلہ مین وباء مرض مذکور کا خفیف سا حملہ ہو کر ۵ سے دس فیصدی تک اموات بھی واقع ہون اگر گلہ مذکور عرصہ دراز

کے لئے محفوظ ہو جائیگا۔

نمبر ۳۔ سیرم یا صرف ڈی فائبری نیٹڈ (خون جسمین سے فائبرین نکال دیا گیا ہو) خون کا استعمال بطریق محفوظیت ۔ بہت سے کارکنان نے مویشیونکو رنڈرپسٹ سے بچانے کے لئے سیرم بذریعہ استعمال کی ہر۔ مگر چونکہ اس سے پیدا شدہ رہائی کسیقدر آہستگی سے عمل مین آتی ہر۔ لہذا ضرور ہر کہ اُسکی مدت قیام بھی تھوڑی ہی ہو۔ پس اگر وہ عملی طور پر مفید ہو تو اُسکی بہت سی معتاد استعمال کرنی چاہئے۔ مگر تاہم بہت سے حالات مین یہہ مفید بھی ہوتی ہر۔ مثلاً جبکہ ایسے جانورونکی حفاظت مطلوب ہو جو حاملہ ہون یا دودھیل ہون۔ اور اُنکو چھوت کے اندیشے سے محفوظ رکھنا منظور ہو تو دیگر مشاہدہ کاران کے نتایج کا حوالہ دینا اس موقعہ پر سُودمند ہوگا۔

کاک صاحب نے یہہ بتلایا تھا کہ کسی ایسے جانور سے جسنے حال مین رنڈرپسٹ سے شفا پائی ہو۔ خون لیکر اُسمین سے فائبرین علیحدہ کرکے بقدر ۱۰ سو مکعب سینٹی میٹر کے کسی دوسرے جانور مین داخل کرنے سے معمول مذکور کو عارضی طور پر مرض کی چھوت سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اور یہہ بیان دیگر مشاہدہ کارون نے خصوصاً مسٹر ڈینس و بورڈیٹ صاحبان نے ٹرنسوال مین اور پچھور اور تھیلر صاحبان نے ناٹال مین اور سپروایل صاحب نے کیپ کالونی مین بھی تصدیق کیا ہر۔ اگرچہ یہہ آخر مذکورہ کارکنان مقررہ حد سے بڑھ گئے ہین۔ کیونکہ اُنہون نے گلہ مریضان مین تندرست جانور کے ملانے کے ذریعے یا محفوظ جانورونکی ناک پر رنڈرپسٹ کے مریضونکا اخراج لپیٹنے کے ذریعے قدرتی چھوت کے پیدا کرنیکی کوشش کی تاکہ مرض مذکور کا خفیف سا حملہ ہو کر تیز اور طویل محفوظیت عمل مین آوے۔ اور اسطور پر بہت جانورونکو اثر ہو بھی گیا۔ مگر بعض اوقات کسی گلہ مین ۲۲ سے ۲۴ فیصدی تک نقصان بھی ہو۔ پس اسلئے ہٹز اور کول صاحبان کر زیادہ عملی اور محفوظ طریق کو جس سے ایک جانور مین ایک ہی وقت مین ایک جانب خون اور دوسری جانب سیرم کا ٹیکا لگا نا مراد ہے

اور جسکی بحث ابھی بیان کیا جائیگا عمل مین لانا پڑا۔

خالص سیرم ہی اگر بقدر ۲۰ مکعب سینٹی میٹر کے داخل کیجاوے تو دس روز کیلئے محفوظیت ہوجائیگی۔ حالانکہ سو مکعب سینٹی میٹر تیز سیرم کے ادخال سے دو سے چار ماہ تک رہائی حاصل ہونی بیان کیا گیا ہی۔ اسی طرح ملک روس مین منیکی صاحب فرماتے ہین کہ پچاس سے سو مکعب سینٹی میٹر فورٹی فائیڈ سیرم اگر جانور کے قد کے مطابق داخل کیجائے اور اُس سے چار سے چھ تک کی محفوظیت عمل مین آئیگی اور جنوبی افریقہ کی چھوت دار گلٹو مین بھی سیرم ہی استعمال کی گئی تھی۔ اور ٹیکا شدہ جانوران کو مریضون سے اسی اُمید پر ملایا گیا تھا۔ کہ اُنمین بھی نرم قسم کی بیماری پیدا ہوجاوے۔ اور ہچین صاحب فرماتے ہین کہ دیگر کئی گلٹو مین بھی جنکا اس طور پر علاج کیا گیا تھا۔ عارضی طور پر مرض ٹھیر گیا۔ مگر چونکہ بہت سونکو یہ مرض پیدا نہ ہوا۔ اور نہ اسکا کچھ اثر ہوا۔ اسلیئے رنڈرپسٹ کے دوبارا نمودار ہونے پر بہت سے جانورونکو اسکا بہت سخت حملہ ہوکر بہت زیادہ وفات کا باعث ہوا۔

مگر یہ خبر صرف ملک روس سے آئی ہی کہ صرف سیرم ہی کے استعمال سے اصلی وبا کے موقع پر بہت اچھی محفوظیت ہوسکتی ہی۔ اور چونکہ اُس ملک کے حالات جنوبی افریقہ کی نسبت ہندوستان سے زیادہ تر مشابہت رکھتے ہین اسلیئے خصوصیت کے ساتھ دلچسپ ہین۔ مثلاً نکول اور ایڈل بی صاحبان رپورٹ کرتے ہین کہ بقدر ۲۵ مکعب سینٹی میٹر سیرم جو کسی ایسے جانور سے لیگئی تھی۔ جسکو چھوت لگ چکی ہو۔ اور نیز زہریلے خون کی چار خول مین ایک پچکاری کے ذریعے پنہان کر دیگئی ہو۔ ایسی سیرم سے بمقابلہ زہریلے خون کی پچکاری کے جبکہ وہ اس سے کچھ دنون پیشتر قدرتی چھوت کی غرض سے کی گئی ہو۔ زیادہ محفوظیت کا باعث ہوگی اور تندرست جانورون مین ایسی پچکارئین رنیک بی صاحب نے دبائے رنڈرپسٹ کے کئی حملون مین بملک روس استعمال کی ہین جس سے اموات کی تعداد صفر سے لیکر ۱۴ء۱ فیصدی ثابت ہوئی اور جو جانور کہ زمانہ انکیوبیشن مین تھے اُنمین صفر سے لیکر ۰ء۱ فیصدی اموات ہوئین اگرچہ سابق

گلو مین تعداد اموات ۴۴، ۳۴ سے ۵، ۱۰ فیصدی تک رہ چکی ہے۔ اور اس طرح سے حاصل شدہ محفوظیت چند ماہ مین ہی رفع ہوجاتی ہے۔ لیکن یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مریض گلون کو مرض مذکور کی آیندہ کی خاص وباؤن سے محفوظ رکھنے کیلئے یہ رہائی کافی عرصے تک قایم رہ سکے۔ اور اگرچہ ان مشاہدہ کارون کے ہاتھ سے ایک ہی وقت مین سیرم و خون کا ٹیکا لگانیکے طریق سے بھی عمدہ نتایج نکلے ہین مگر یہ ظاہر ہے کہ وے لوگ صرف سیرم ہی بذریعہ پچکاری داخل کرنیکو ترجیح دیتے ہین۔ کیونکہ انکے نزدیک اسطریق سے بموجب انکی کارگذاری کی شرایط کے عملی مطلب کے واسطے کافی محفوظیت عمل مین آتی ہے۔ اور بعض مریضون میں یہ سیرم سے ٹیکا لگانیکا طریق چند ماہ بعد دوبارہ بھی عمل مین لایا گیا۔

یہ بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ سیرم اور خون جسمین سے فائیبرین علیحدہ کردیا گیا ہو قریباً یکسان اثر کرتے ہین۔ مگر بیس مکعب سینٹی میٹر اول الذکر رطوبت آخر الذکر رطوبت کے تیس مکعب سینٹی میٹر کی برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ خون کو عرصہ دراز تک رکھنا ناممکن بتلانے کے علاوہ یہ بھی کہتے ہین کہ اسکی طاقت بھی بہت جلد ضایع ہوجاتی ہے لیکن اگر سیرم مین نصف فیصدی کاربالک ایسڈ ملا کر رکھا جاوے تو اسکی طاقت محفوظیت ۹ ماہ سے زائد عرصے تک قایم رہیگی۔

سیرم کا شفایابی کیلئے بطور دوائی استعمال ۔ سیرم کی شفایابی کی تعریف پر بھی بہت مختلف رای زنی ہوچکی ہین۔ اگرچہ تجربہ کی وسعت سے اب جنوبی افریقہ کی نسلون مین اسکی طاقت کی بابت آخرکار ایک خاصی بالتحقیق رائی قایم ہوگئی ہے۔ اور ٹرنر اور کول صاحبان نے فرمایا ہے کہ انکی سیرم بقدر بیس مکعب سینٹی میٹر اگر مرض کے شروع ہونے کے وقت دیجاوے تو ضرور شفایابی ہوجاویگی۔ اور نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ وہی سیرم اگر پچاس سے سو مکعب سینٹی میٹر تک استعمال کیجاوے تو مرض کے دیرینہ حالات مین بھی تاوقتیکہ جانور بالکل ہی نڈھال نہ ہوگئے ہون انکو محفوظ رکھ سکتی ہے۔ مگر ہچین صاحب نے یہ معلوم کیا ہے کہ بہت ہی زیادہ اور بڑی بڑی مقدار درکار ہوتی ہین اور تاہم بھی وہ

معتاد بخار کے شروع درجہ مین دیگر علامات کے نمودار ہونے سے پیشتر ہی کچھ کارگر ہوتی ہین اور نیز انکو بچھڑون کے باب مین بھی بڑی بڑی معتاد کے استعمال سے بہت بڑے بڑے نتایج حاصل ہوئے ہین اور کبھی کبھی بڑی بڑی معتاد کے دوبارہ استعمال کرنے سے بھی عمدہ نتایج نہین نکلے۔ اور اگر اول معتاد ہی اچھی صریح التاثیر نہ ثابت ہو تو اُس سے محفوظیت کا عمل مین لانا بالکل لاحاصل ہوگا۔ ایسی تمثیلین بھی تحریر کی گئی ہین۔ جنمین روزانہ ٹمپریچر لیا جاتا تھا۔ اور جب وہ بڑھا ہوا ہوتا تو فوراً ہی سَو سے ۱۲۰ مکعب سینٹی میٹر تک سیرم داخل کیجاتی مگر مرض کے سخت حملے کے بعد صرف چند ہی جانور شفایاب ہوئے۔ اسلئے مرض کی معمولی علامات کے ظاہر ہو چکنے کے بعد اس سیرم کے استعمال سے کچھ فائدہ حاصل نہین ہوتا۔ لیکن اگر حرارت جسمانی کے بڑھتے ہی اسکی سَو مکعب سینٹی میٹر کی معتاد استعمال مین لائی جاوے تو چند جانوران کو بچا سکیگی۔ لیکن اتنی بڑی بڑی معتاد ہمیشہ دستیاب بھی ہوا کرتی ہے۔ ملک روس و روم مین جہان یہ مرض افریقہ کی برابر سخت نہین ہوتا۔ بلکہ ہندوستان کے قریب قریب مساوی ہوتا ہے حالین کسی قدر بہتر نتایج نکالے ہین۔ جسکے بعد سیرم کو شفا دینی والی دوائی کے طور پر استعمال کر کے دیکھا گیا۔ مثلاً نینگی صاحب نے روس کے تجربات پر فرمایا ہے کہ سَو سے دو سَو مکعب سینٹی میٹر کی معتاد کے حرارت جسمانی کے بڑھنے کے اوّل یا دوسرے روز دئے جانے پر بہت ہی عمدہ نتایج حاصل کئے گئے ہین۔ اور رفیک بی صاحب نے ملک روم کے تجربات پر لکھا ہے کہ جن جانورون کا علاج بخار کی شروع حالت مین مختلف معتاد کی سیرم کے استعمال سے چھ سے چودہ فیصدی تک اموات وقوع مین آئین حالانکہ مرض کے دیرینہ درجات مین استعمال کرنے سے موت کی تعداد بائیس ۲۲ سے چھبیس ۲۶ فیصدی تک رہی لیکن یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ایسے وبا کے پھوٹنے پر جن جانوران کا علاج نہین کیا جاتا اُنمین موت کی تعداد ہمیشہ ۴۴ سے ۵۱ فیصدی تک مختلف رہتی ہے کیونکہ ان ممالک مین جنمین عرصہ دراز سے اسکی چھوت سرایت کئے ہوئے ہے جنوبی افریقہ کی بیداغ و دھبہ

زمین کی نسبت مرض مذکور بہت کم زہریلا ہوتا ہے۔

پس ان آخیر کے نتایج کو ملحوظ رکھکر ملک ہندوستان مین بھی اس سیرم کے علاج کی آزمایش کرنیکی خواہش ہوگی خصوصاً جبکہ اس قسم کی سیرم بہتایت کے ساتھ یہان دستیاب ہو سکیگی مگر ابتک یہہ بہت کمیاب رہی ہی اور اسی لئے اسکی کابل آزمایش کرنی بھی ابتک محال تھی۔

فقرہ ۴۔ مسٹر ٹرنر اور کول صاحبان کا ایک ہی وقت مین سیرم اور رنڈرپسٹ کے زہریلے خون کا ٹیکہ لگانیکا طریقہ۔ جانورونکو سیرم کی چھوٹی چھوٹی معتاد کا ٹیکہ لگانیکے بعد اُنہین بغرض قدرتی مریضان سے چھوت حاصل کرنیکے ملانیکی آزمایش سے جو مُہمل نتایج نکلے ہین اُنکی وجہ سے ان مشاہدہ کارون کو یہہ لازمی ہوا کہ وہ اپنا مجوزہ طریق یعنی جانور کے ایک جانب تو ایک ہی وقت مین ٹیکہ لگانے کے ذریعہ تھوڑی سی معتاد زہریلے خون کی داخل کرنا اور دوسری جانب سیرم ایجاد کرین جس سے مطلوبہ اثر کا پیدا ہونا معلوم کیا گیا ہے۔ نیز اس طریق کے اثر پر یہہ دعویٰ کیا گیا ہی کہ اس طور بر ۹۰ فیصدی جانوران مین مرض رنڈرپسٹ کا سخت حملہ غالب آگر اُنمین سے صرف ۱½ فیصدی اموات ہوئین۔ حالانکہ باقی جانوران بھی جنپر بالکل اثر نہ ہوا تھا کئی ماہ تک محفوظ رہے۔ اسی سبب سے ملک افریقہ مین بلکہ اُسکے بعد دیگر ممالک مین بھی اس طریق کو بہت ہی وسعت سے عمل مین لایا گیا اور اُس سے پیدا شدہ نتایج بھی بہت ہی اچھے رہے چنانچہ مقام رہوڈیشیا مین اس سے ایک لاکھ مویشیونکو ٹیکہ لگایا گیا تھا جنمین سے ایک فیصدی سے بھی کم اموات وقوع مین آئی ہین اور ۹۰ فیصدی سے زیادہ مویشیان مین دائمی محفوظیت ہوگئی غرض اس طور پر اس وسیع حصہ ملک مین سے مرض مذکور کی بیخ و بُنیاد اُکھاڑ کر پھینک دیگئی۔ اور یہہ سیرم مؤثر جانورانکو زہریلے خون کی بڑی بڑی معتاد کا ٹیکہ لگانیکے ذریعہ یہانتک کہ ایکہزار مکعب سنٹی میٹر خون ایکدم داخل کرکے برابر تین ہفتہ تک ہر ہفتہ مین ایکدفعہ فصد لیکر اُس سے بھی زیادہ معتاد خون پھر داخل کرنے اور پھر اسیطرح فصد لینے کے ذریعہ پیدا کیجاتی ہی۔ اور جب کسیقدر مقدار سیرم مُہیا ہو جاوے تو اُسکو چند سلسلہ

جانوران پر آزما کر دیکھ لینا چاہئیے۔ اسکی خوراک کا اندازہ اس طرح پر ہی کہ فی چھ سو پونڈ وزن جانور تین بحساب دس سے ۴۰ مکعب سنٹی میٹر تک داخل کیجاتی ہی اور مجملہ جانوران مین خاصبہ ری ایکشن پیدا کرنے کے لئے یہہ ہی خوراک مقرر کیگئی ہی اور جانور کے وزن کا اندازہ بھی تمام عملی امورات کے لئے سادہ ناپ کے طریق سے ٹھیک ٹھیک لگایا جاسکتا ہی۔ اور اگر کسی جانور پر اسکا اثر بہت ہی تیز ہو تو اسکے بدنی حرارت کے بڑھتے ہی اسکو بہت بڑی معتاد سیرم کی دیدینی چاہئیے۔

اس طریق سے پیدا شدہ ری ایکشن (تاثیرات) بہت مختلف ہوتی ہین چنانچہ مسٹر ٹرنر اور کول صاحبان فرماتے ہین کہ اسکا اصول تو صرف یہہ ہی کہ جہانتک ممکن ہو یقینی اور سخت چھوت پیدا کیجاوے اور ساتھ ہی اسکے سیرم کی بھی اسقدر معتاد داخل کیجاوے کہ جانور کی حفاظت بالیقین ہو یعنی اسمین مرض کی تبدیل شدہ قسم معہ اسکی معمولی علامات کے نمودار ہوجاوین۔ ہچئین صاحب فرماتے ہین کہ جن گلو ہمین مین نے ٹیکہ لگایا ان مین سے بعض مین تو بہت ہی بیقاعدہ ری ایکشن ہوا یعنی بعضون مین سخت اور بعضون مین خفیف اور بعضون مین بالکل نہین ہوا۔ اور ایسا ہی دیگر کارکنان نے بھی لکھا ہی۔ چنانچہ ایڈنگٹن صاحب فرماتے ہین کہ جن مریضون کو بالکل بخار نہین ہوتا انمین خفیف ہی محفوظیت عمل مین آتی ہی اور جن گلو ہمین یہہ مرض حال مین ہی داخل کیا گیا ہی انمین بہت عمدہ نتایج بر آمد ہوئے ہین یعنی مذکورہ گلو ہمین سے خفیف سا نقصان ہو کر مرض مذکور تین ہفتہ مین نکل گیا اور اسپر نکول صاحب بھی متفق ہین کہ اگر ری ایکشن بالکل نہ ہو تو اس سے پیدا شدہ محفوظیت ناپائیدار ہوگی اور نیز یہہ کہ اسٹیپ قسم کے مویشی کو پچیس مکعب سنٹی میٹر سیرم سے عموماً ری ایکشن نہین ہوتا لیکن یہہ معتاد ایک بہت ہی بڑی معتاد تھی حالانکہ ایسی معتاد سے ایسے جانوران کا جنمین تاخذ کی قوت زیادہ ہوتی ہی۔ ٹمپریچر کبھی بڑھ بھی جاتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ مختلف نسلونکے جانورون مین ری ایکشن پیدا کرنیکے لئے ایک ہی قسم کی سیرم

کی مختلف معتاد درکار ہوتی ہین - اور یہ ہندوستان کے پہاڑی اور نیچے کے جانوران مین اسی قسم کے تفاوت کے متعلق ایک دلچسپ ماجرا ہی - جو دفعہ نمبر ۴ مین بیان کیا جائیگا -

۵ - خون کے بعد سیرم داخل کرنا - ایک ہی وقت مین ایک جانب خون اور ایک جانب سیرم داخل کرنے کے طریق سے جو بہت سے جانورانمین کیا گیا تھا - صرف تھوڑے ہی جانورونمین ری ایکشن ہوا - اس باعث سے ہچین صاحب یہ مناسب سمجھتے ہین کہ سیرم سے اڑتالیس گھنٹہ پیشتر خون داخل کیا جاوے - اور ٹمپریچر کی بڑھتے ہی سیرم کی ایک بڑی معتاد پچکاری کے ذریعے داخل کردینی چاہیئے - اس تبادلہ سے جانورونکی بہت سی فیصدی تعداد کو رنڈرپسٹ کا سخت حملہ ہوا - اور ایک ہی وقت خون و سیرم کے طریق کی نسبت زیادہ جانورون کو نقصان پہنچا - حالانکہ اُس طریق سے جانورونکو باندھکر رکھنا اور سب کو دوبارہ ٹیکا لگاکر اُنکا ٹمپریچر لیا جاتا ہی جسکے بڑھتے ہی اور زیادہ سیرم کی معتاد بذریعہ پچکاری داخل کیجاتی ہی اور اسی وجہ سے یہ طریق بہت ہی پیچیدہ ہوگیا ہی - لہذا بہت سادہ اور محفوظ طریق جس سے تاخذ کرنیوالے جانوران مین بلا نقصان پہنچنے کے ری ایکشن پیدا کیا جاسکتا ہی رپورٹ ہذا کی دفعہ ۹ مین دیکھا جائیگا - اور اس ایک ہی وقت مین خون و سیرم کا ٹیکا لگانیکی تجویز کی استعمال سے رنڈرپسٹ کے پھیل جانیکا خطرہ ایک بہت ضروری سوال ہی اور جب چھوت دار گلون مین ٹیکا لگایا جاتا ہی - تو اس مرض کا دوران بھی مختصر ہوکر قدرتی چھوت کے طریق کو آہستہ آہستہ جاری رہنے دینے کی نسبت تھوڑے عرصے قایم رہیگا - مگر کیا صاف گلونمین ٹیکا لگانے سے اُنکے اردگرد کے گلونمین اسکی چھوت سرایت نہ کرجائیگی - کیپ کولونی سے جو شہادت اس بارہ مین بہم پہنچی ہے - اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایسے حادثے کا خطرہ جتنا کہ خیال کیا جاتا تھا - اُس سے بہت کم وقوع مین آتا ہی - اس طرح پر ہچین صاحب و دیگر صاحبان نے بھی تحریر کیا ہے - کہ اُنکو اس مرض کے اس طرح پر پھیلنے کی بابت پیشتر کچھ معلوم نہ تھا - حالانکہ برخلاف اسکے

اِسطریق سے کسی ضلع کے مویشیون کی چھوت اکثر کامیابی کے ساتھ رفع کیجا چکی۔ اور جچین صاحب اِس بارے مین یہ تحریر فرماتے ہین۔ کہ اگرچہ معالجۂ سیرم کے باقاعدہ استعمال سے کم وبیش تمام مویشیونکو یہ تبدیل شدہ مرض ہوجاتا ہے۔ تاہم یہ ایک عجیب معاملہ ہی کہ اگر ایسے گلے کو ایک چلّے تک معمولی طور پر روک رکھا جاوے تو اُسمین سے مرض مذکور کی چھوت شاذونادر ہی پھیل سکیگی۔

سیرم کے ذریعہ ٹیکا لگانیکا طریق عام طور پر مستعمل نہین رہا مگر ایک ایک گلہ کو تمام مقامات مین فرداً فرداً ٹیکا کیا جا چکا ہی۔ مگر تاہم اِس ذریعہ سے بھی مرض مذکور نہین پھیلا۔ برخلاف اِسکے سیرم کا ٹیکہ لگانیکی امداد سے مرض مذکور ضلاع کیپ وتنپاگ سے عملی طور پر بالکل مسدود کردیا گیا۔

عمل نعلبندی کی ضرورت اور فواید

مرسلہ سیّد سردار شاہ گیلانی

پروفیسر علم الامراض مویشی وفن قابلہ حیوانات لاہور ویٹیرنیری کالج

عمل نعلبندی گھوڑون کے لئے بہت ضروری ہی۔ خاصکر پکی سڑکون اور پتھریلی زمینون پر چلنے والے گھوڑے بغیر نعلبندی کے محنت دینے سے عاجز ہوکر جلد بیکار ہوجاتے ہین آجکل کی دیسی مروجہ نعلبندی جو غالباً عرب اور ایران وترکستان سے مسلمان ہمراہ لائے تھے اور اپنے زمانہ مین بہت اچھے تھے اب بہت پرانی قسم کی ہوگئی ہی۔ اسلئے اِسمین تبدیلی اور ترقی کی اشد ضرورت ہی اور ہمارا فرض ہی کہ جیسے اور ہر ایک کام اور ہنر مین زمانہ کی رفتار اور عمرون کے تجربات سے ترقی ہوئی ہی۔ اِس فن مین بھی عمل نعلبندی کو سادہ۔ خوبصورت۔ آسان۔ دیرپا۔ کم خرچ۔ بے تکلیف مفید تر اور زیادہ موزون کرنیکے لئے ترقی کرین۔ جسقدر شائستگی اور سامان آسایش بڑھتے جاتے ہین

اور جابجا ہر ایک شہر اور قصبہ مین پختہ سڑکین تیار ہوتی جاتی ہین - اور سفر دراز کی جرنیل سڑکین بھی روڑے وغیرہ سے پختہ کیجاتی ہین - اسیقدر نعلبندی کی ضرورت بھی ساتھہی بڑہتی چلی جاتی ہی کیونکہ جب گھوڑونکو مصنوعی پختہ سڑکون پر چلایا اور دوڑایا جاتا ہی تو اُسکا سُم بہت گھستا ہی اور کم پیدا ہوتا ہی اسلئے مصنوعی طور پر آہنی چھلکا سُم کے زیادہ گھسنے والے حلقہ کے نیچے اس غرض سے منڈھا جاتا ہی کہ سُم کو زیادہ گھسنے سے باز رکھے - مگر چونکہ آہنی چھلکا چسپان کرنیسے سُم بڑہتا تو برابر رہتا ہی - لیکن گھستا بالکل نہین اسلئے کچھہ مدت کے بعد اُس آہنی چھلکے کو سُم کے زیرین حلقہ سے علیحدہ کرکے سُم کے فالتو حصّہ کو چاقو اور ریتی سے تراشنا اور ریتنا اور کم کرکے موزون ضخامت پر لانا پڑتا ہی - پس اسی عمل کا نام نعلبندی ہی - دیہات اور جنگلون مین جہان زمین نرم اور پختہ سڑک نہو نعلبندی کی کچھہ ضرورت نہین کیونکہ خام سڑک اور معمولی زمین پر گھوڑیکا سُم اُسیقدر گھستا ہے جسقدر پھر پیدا بھی ہوجاتا ہی - اسلئے متواتر نقصان پورا ہوتا رہتا ہے - بلکہ اگر پوری شفقت نہلی جاوے یا زمین بالکل نرم ہو تو کچھہ عرصہ کے بعد سُم تراشنے پڑتے ہین - اِس مُلک کے دیسی لوگ چار پانچ ماہ یا کچھہ مدت کے بعد گھوڑے کے سُم کو ترکان یا مستری کے تیشہ بتہر اسے کٹواتے ہین یہ بالکل فضول بات اور جہالت ہے ایسا ہرگز نکرنا چاہئے - اِن قسے سُم بگڑ جاتا ہے اور اُسکی اصلی شکل مین فرق آجاتا ہی کیونکہ دیوار سُم سامنے سے کہرے طور پر کاٹ دیتے ہین اور تلوہ کہڑا رہتا ہی -

اِس ملک کے پرانے نعلبند گھوڑیکے سُم کی تشریح اور افعال سے بالکل ناواقف اور جاہل محض ہوتے ہین - اور خراب نعلبندی کے سبب گھوڑونکو طرح طرح کے امراض سُم واطراف مین مبتلا کرتے ہین اسلئے ویٹیرنری اسٹنٹون کو اُصول عمل نعلبندی سے اسقدر واقفیت ضرور حاصل کرنا چاہئے کہ جو نقصان یا حادثے خراب نعلبندی سے پیدا ہون اُنکا مداوا کرسکین - یا جو فوائد انگریزی قسم کی عمدہ نعلبندی مین ہین اُنکی ترویج وتشہیر کرین - اور مستفید ہون - اور خاص قسم کی نعلبندی جو اکثر امراض سُم وغیرہ مین کئے جاتی ہی - اور فائدہ بخشتی ہی اُسے بھی پورا ماہر ہونا چاہئے -

گھوڑیکا حقیقی کام کودنا اور دوڑنا ہی - اور مضبوطی وتیز رفتاری اسکی وصف ہے - اسلئے قدرت کاملہ

نے اسکو اطراف بھی ویسے ہی مضبوط اور چست و چالاک بخشے ہین - اسکی ٹانگ کی ہڈیان و نیز اور تلر رباطات و عضلات وغیرہ بہت طاقتور اور جوڑ نہایت مضبوط ہوتے ہین - اور اطراف کے انجام پر زمین کی سطح پر ٹکنے اور سارا بوجہ سہارنے اور نیچے کی سختیون کا مقابلہ کرنے کے لئے جو سم کا ناخن ہے اسکے عجیب و غریب ساخت کو سمجھنے سے تو نہایت حیرت ہوتی ہی کہ صانع حقیقی نے اس اشرف البہائم کو کیسے مضبوط مگر نرم - سخت مگر ملایم - عروقی مگر بیعروق - حساس مگر بے حس لچکیلی مگر بے لوچ - سم عطا فرمائے ہین - جو گھوڑی کے فعل و فوائد و خدمت کے لحاظ سے دیکھا جاوے تو سم ہی گھوڑے کو کار آمد اور مکمل بناتے ہین اور انہین کے ذرا سے نقص سے جانور ناقص اور کم قیمت ہو جاتا ہی سم ایک ناخنی ساخت کا صندوقچہ ہی - جسکے اندر استخوان - غضروف - بند - نس - اعصاب - رگین - مختلف قسم کی لچکیلی بناوٹین اور ریشے دار مادے موجود ہوتے ہین - گھوڑیکو ایک ایسے سم کی ضرورت تھی جو سخت اور مضبوط ہو تاکہ جسم کا بوجھ سہارنے اور مقابلہ سختی کا کرنیکے قابل ہو اور زخمی نہو - با اینہمہ لچک بھی کسیقدر رکھتا ہو تاکہ سخت مقابلہ سے ذرا دب سکے - بے حس ہو - تاکہ درد اور تکلیف نہ پہونچے - زمین کی سردی گرمی وغیرہ اُسے ایذا نہ پہونچا سکے - حسدار بھی ہو تاکہ زمین کی ہمواری وغیرہ محسوس کر سکے - اور علاوہ برین - خوبصورت - سبکتر اور کرخت ہو - سو قدرت نے یہ سب اوصاف گھوڑے کے سم مین جمع کر دئے ہین - جو ضروری تھے - اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ سم کے جوف مین اس کثرت سے اسکی پرورش کا مادہ مہیا کیا گیا ہے کہ جسقدر سخت مشقت کے سبب روزمرہ گھستا ہے اُسیقدر بڑھ جاتا ہے - اسلئے مختصر طور پر سم کی اندرونی تشریح کا جاننا ضروری ہی تاکہ معلوم ہو کہ کس طرح قدرتی قابلیت روزمرہ بڑھنے کی سم کو عطا کی گئی ہی کہ جو گھسنے کی کمی کو پورا کرتا ہی اور معلوم ہو کہ جب ہم قدرتی راستہ پر نہین بلکہ مصنوعی سڑکون پر جہان اُسکے سم کو زیادہ مقابلہ کرنا پڑتا ہے چلاتے ہین تو کیونکر اُسکا سم گھسنے کے برابر پیدا ہوتا ہے - اور اس صورت مین کیا بندوبست کرنا چاہئے کہ سم کے بڑھنے اور گھسنے کی میزان برابر رہے - جاہل نعلبند جو سم کی

ر بناوٹ اور فعل سے ناواقف - اور ضرورت فعل سے نابلد ہون وہ تو فن نعلبندی کو بھی اور رسمیات کی طرح ایک معمولی رسم یا ناز خیال کرکے ایک بھدّی قسم کا ناموزون اور مختلف قد کا نعل بہت بے ضرورت - اور موٹی لمبی میخون سے لگا دیتے اور بے ضرورت دیوار سم کو چھیدتے اور اسکے تلوہ و پُتلی کاٹتے ہین - جو بجائے نعلبندی کے فائدہ کے - گھوڑے کے سم پر کئی طرح کی آفتین لاتے ہین -

سُم - سُم کے ۳ حصّے ہین اوّل دیوار - دوم تلوہ - سوم پُتلی - دیوار سُم کے باقی حصونکی بناوٹ سے سخت تر - اور زیادہ مضبوط ہوتی ہی - اور سُم کے خول کا محیط بناتی ہے اور پیش کے حصہ پر جسکو ٹو بولتے ہین زیادہ موٹی ½ انچہ چوڑی اور مضبوط ہوتی ہی - کیونکہ سُم کے اس حصّہ کو زیادہ مقابلہ صدمات کا کرنا پڑتا ہی - اور زیادہ زمین مین گڑتا ہی - نعلونکے حصّے یعنی کوارٹر سے پُتلی اور ایڑی کے گوشے یعنی ہیلز اور بھی پتلے ہوتے ہین - اور دونون طرف سے خم کھا کر دیوار اندر کو لوٹتی ہی اور تلوہ کے گوشونکو دونطرف گھیرے رکھتی اور ملجاتی ہے - ایسے لوٹے ہوئے کنارہ کو بارز یعنی بدلا بولتے ہین - دیوار کے بالائی طرف جہان یہ چمڑا سے ملتی ہی - ایک گول گہری نالی ہوتی ہی جسکے نشیب مین ایک ملایم اور عروقی بناوٹ کا بند (کارونیری بینڈ) موجود ہوتا ہی جس سے دیوار کے چھلکے کی پیدایش ہوتی ہی - دیوار کے اندرونی طرف ملایم ساخت کی کھڑی اور بہار خونی رگون سے پُر (سنسِٹلو لیمینا) ہوتے ہین جو رفتہ رفتہ ناخنی بناوٹ مین بدلتے اور دیوار کی موٹائی کو قایم رکھتے ہین - تلوہ سُم کا چپٹا - اور سختی مین دیوار سے کم درجہ رکھتا ہے - دیوار کے زیرین کنارہ کے اندر کی طرف اُس سے پیوستہ اور پیچھے کی طرف پُتلی سے محدود ہی - اسکے اوپر ایک طبقہ ملایم بناوٹ کا ہے جسمین خونی رگین ہین - اور اسی طبق سے تلوہ کی پیدایش ہوتی ہی - اسکے اوپر ملایم ساخت کی ایک گدّی اور اسپر سُم کی استخوان (پیڈیل بون) رکھی رہتی ہی -

پُتلی - ایک سہ گوشہ ناہموار حصّہ سم کا ایڑی کی طرف - ملایم بناوٹ کے ناخن سے بنا ہے - اسمین لچک اور کمانیدار حرکت موجود ہی - صدمات کا مقابلہ بھی کرتی ہی اور زمین پر خوب جم جاتی ہی

اور تلوہ سے کہ اسقدر بڑھی ہوئی۔ اور پیچھے کیطرف ایڑی سے پیوستہ ہے پتلی کے اوپر ایک ملایم اور لچکیلی بناوٹ کی گدی بعینہٖ اسکی شکل کے مشابہ لگی رہتی ہی جو پتلی کی لچک دار حرکت کو زیادہ مدد دیتے اور دباؤ کی اذیت کو روکتی ہی۔ چونکہ پتلی قدرتاً تلوہ اور ایڑی دونوں سے زیادہ نیچے لٹکی ہوئی اور زمین پر ٹکنے کے لئے موزون ہے اسلئے وہ لوگ بڑی غلطی کرتے ہین جو ہیلز یعنی ایڑیونکو تو بڑھاتے اور پتلی کو کاٹکر بہت چھوٹا کر دیتے ہین۔ اگلے سم کی ہیلز یعنی ایڑیان پچھلے کی نسبت اونچی۔ اور پچھلے سم کی پتلی اگلی کی نسبت چھوٹی۔ اور تلوہ زیادہ قعر رکھتا ہی۔ قدرتی طور پر تندرست سمون پر مساوی وزن پڑتا ہے۔ اور ایک ہی مقدار مین گھستے ہین۔ پرورش باقاعدہ جاری رہتی ہی اور ضرورت کے مطابق بڑھتی ہین۔

نعلبندی۔ بے نعل سم پختہ سڑک یا ناہموار و پتھریلی زمین پر۔ ناہموار طور پر گھستا اور اسکا اندرونی جاندار نرم حصہ برہنہ ہوکر درد کرنے لگتا ہے۔ اسلئے ضروری ہوتا ہے کہ جانور سے وقفہ سے کام لین۔ اور خاص مدت کے بعد کچھ روز گھوڑے کو بیکار کھڑا رکھین جسمین سخت ہرج اور نقصان واقعہ ہوتا ہی اسلئے ہنر نعلبندی کی ضرورت ہوئی۔ نعلدار سم ہموار طور پر بڑھتا ہے۔ گھستا نہین۔ بلکہ خاص مدت کے بعد ضرورت کے مطابق کچھ کاٹنا پڑتا ہے۔ غرضیکہ بے نعل گھوڑا سخت ناہموار پتھریلی۔ کنکریلی۔ اور مرطوب زمینون پر متواتر محنت دینے کے قابل نہین ہوتا اور نہ ہی پختہ اور پتھریلے فرش پر کھڑا ہو سکتا ہی۔ کیونکہ سم بڑھنے کی نسبت زیادہ گھستے اور پھٹتے ہین اور نعل باندہ دینے سے گھسنے اور پھٹنے سے محفوظ رہتے ہین لیکن بڑھتے برابر رہتے ہین جس سے کچھ عرصہ کے بعد نعل اتار کر سم کو چھیل کاٹکر درست کرنے۔ یا چند روز بے نعل محنت لینے کی ضرورت ہوتی ہی اور جب سم درست اور اسکا فالتو حصہ گھس جاوے تو پھر دوبارہ نعلبندی کرنی چاہیئے۔

نعلبندی کیلئے سم کی دیوار کے زیرین سرے کا حلقہ جہان تلوہ سے ملتی ہی مقرر ہے۔ کیونکہ یہی حصہ سم کا سخت تر اور زیادہ بوجھ سہارنیوالا ہوتا ہی اور زمین مین گڑتا اور زیادہ گھستا ہے۔ اس لئے ایسی جگہ کی حفاظت زیادہ مطلوب ہے۔

پہلے سُم کو ریتی اور چھری سے چھیل ریت کر ہموار - خوبصورت اور باقاعدہ گول کرین ایڑی کی طرف ریتنے کے وقت مُتلی کو بچاوین پتلی کو درمیان اور بغلون سے صاف کرین مگر کاٹین نہین - دیوار کو ہموار اور گول کرنا سب ضروری ہی تاکہ بوجھ مساوی پڑے ورنہ رفتہ رفتہ سُم بے ڈول ہوجاویگا - اور کبھی نس و رباطات کی موچ بھی ہو جاتی ہی - چونکہ نعلبندی کے بعد دیوار بہت بڑہتی ہی اسلئے نعلبندی کیوقت اُسکو اچھی طرح کاٹ کر چھوٹا کرین تلوہ کو ضرورت سے زیادہ ہرگز نہ کاٹین ورنہ نیچے سے اُسکا ملایم طبق برہنہ ہوکر مضروب ہوگا - (بروزڈسول) یا سخت چیز کے لگنے سے تکلیف اور برداشت وزن کے ناقابل ہوگا تلوہ کو زیادہ کاٹنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ اُسکا فالتو حصہ خود بخود بڑے بڑے چھلکون اور ٹکڑون مین علیحدہ ہوتا رہتا ہے اگر تلوہ کو بہت کاٹکر پتلا کردیا جاوے تو گرمی خشکی اور تاثیر ہوا سے سکڑتا اور گہرا ہوتا جاتا ہے - جس سے دیوار سُم اندر کو دبتی جاتی ہے - پتلی کا فائدہ اور فعل یہہ ہی کہ سُم کو لچک - ملائمیت اور کمانیدار حرکت بخشی - لغزش کو روکے اور سُم کو زمین پر جمار کھے - اسلئے اسکا کاٹنا بڑا مُضر ہے اسکو زمین پر لگا رہنے دین اور بالکل نہ کاٹین - اگر پتلی کو کاٹا جاوے تو سُم بگڑ جاتا ہے - ایڑی سکڑ کر بدصورت ہوجاتی ہی - اور کہنہ لنگ - تھرش اور نا ویکیولر ڈسیز کے مرض پیدا ہوجاتے ہین - ہمارے کالج ہاسپٹل مین جو تھرش اور اسپنجی فراگ وغیرہ کے مریض آتے ہین اگر عمدہ نعلبندی کی سبب اچھے ہوجاتے ہین - پتلی بچائی جاتی ہے - ہیلز گرا دئے جاتے ہین - مُتلی پر وزن پڑا اور ریشہ خشک ہوگیا - بازر یعنی دِلا (دیوار کا وہ خمدار حصہ جو پتلی کے دونو طرف دیوار کے اندر لوٹنے اور تلوہ کے گوشہ کو پتلی سے علیحدہ کر رکھنے کیلئے ایک کھڑا کنارہ ہوتا ہی) کو بھی زیادہ نہ کاٹنا چاہئے ورنہ ایڑی کی طرف سے سُم سکڑ جاویگا -

نعل - نعل بہت وزنی نہ بنانا چاہئے (بڑے قددار اور قوی گھوڑے کیلئے ۵.۰ سے ۶ چھٹانک فی نعل معہ پریگ + معمولی گھوڑیکے لئے ۴.۰ سے ۴ چھٹانک فی نعل معہ پریگہ) کیونکہ اس سے سُم کو بہت صدمہ پہونچتا ہے - صدمات کے مقابلہ کو قدرتاً گھوڑیکا سُم بلا مدد لوہے کے

کافی ہی۔ اور نعل صرف اُنکو مدد دینے اور گھسنے کو روکنے کیلئے لگائے جاتے ہین تو کیا ضرورت ہے کہ بہت سا غالبًا بوجہ وزنی نعلونکا گھوڑے کے چارون پیرون پر باندھ دین نعل صاف دونو طرف سے ہموار۔ خوبصورت اور سُم کے قد (جسپر لگانا ہو) اور شکل کے مطابق ہو۔ اور ہمیشہ نعل کو سُم کے مطابق کرنا چاہئے نہ کہ سُم کو اپنے موجودہ نعل کے مطابق جیسے کہ اکثر دیسی نعلبندونمین رواج ہے کہ ایک ہی شکل قد اور وزن کے بہت سے نعل خرید کر سب گھوڑون کے لئے موزون سمجھتے ہین اور اُنکے سُم کاٹ کاٹ کر نعلون کے مطابق کرتے ہین۔ دیسی نعلبند کی مثال اُس بیوقوف موچی کی سی ہے۔ جو نہ جوتے کو پیر پر قطع کرے بلکہ پیر کو جوتے پر۔

بازاری نعلبند چھوٹا نعل بڑے سُم پر باندھ کر اوپر سے بہت ہی دیوار سُم کی (ٹو اور کوارٹر) کاٹ یا ریت دیتے ہین۔ اور نامعقول یہ نہین سمجھتے کہ سُم کی دیوار کو جو بوجھ سہارتی ہی کاٹ دیا۔ اور زیادہ زور اور وزن تلوہ پر ڈال دیا۔ جو فوراً ماؤف ہوگا۔ بعض دیسی نعل ایڑی پر بہت اونچی اور ابھار رکھتی ہی۔ اسکا یہ نقصان ہی کہ مینڈکی زمین سے دور ہو جاتی ہی۔ ایڑی اونچی اور دیوار کے سامنے حصہ یعنی ٹو پر ضرورت سے زیادہ بوجھ پڑتا ہی۔ ایڑی کے اِن ابھارونکو کالکن کہتے ہین اور انکا فائدہ یہ بتلاتے ہین کہ یہ سُم کے پھسلنے کو روکتے ہین۔ یہ بالکل بیہودہ خیال ہے اور اگر کچھ فائدہ ہو بھی تو اُس نقصان کے مقابلہ پر جسکا دیسی نعلبندونکو علم بھی نہین کچھ حقیقت نہین رکھتا۔ بڑے جسیم گھوڑے۔ بھاری گاڑی کھینچنے یا سخت مشقت دینے والے کے نعل بھی مضبوط بھاری ہونے چاہئے۔ شکاری اور گھوڑ دوڑی گھوڑے (تیز روی کی مشقت دینے والے) پر ہلکے نعل لگانے چاہئے۔ نعل کی دونو سطح بالکل ہموار ہونی چاہئے۔ اگلے پیر کے نعل پر ٹو کی جگہ ایک اوپر کو ابھری ہوئی خمدار نوک آہن کی ہوتی ہی جسکو کلپ بولتے ہین جو کہ سُم کی ٹو کے سامنے آجاتی اور نعل بیٹھانے مین مضبوطی اور ٹو کو حفاظت بخشتی ہی۔ پچھلے پیر کے نعل کی ٹو کی طرف دونو جانب دو کلپ ہوتے ہین۔ اور ٹو سُم کا خالی چھوڑا جاتا ہے کیونکہ گاہی گھوڑی کو تیز دوڑانے یا کودانے وغیرہ سے اتفاقیہ پچھلے پیر کے سُم کی ٹو یعنی نوک اگلے پیر کی ایڑی

لگتی ہی گھوڑ بعض گھوڑون مین عادت بھی ہوجاتی ہی - اور عیب ہوتا ہے کہ پچھلا سم اگلے پیر کی
ایڑی پر لگتا ہے - تو اگر پچھلے سم کی ٹو پر کلپ ہو تو اگلے پیر کی ایڑی کو بہت زخمی کردیگا اور
سخت نقصان ہوگا اسلئے پچھلے سم کا ٹو خالی چھوڑکر اُسکی بغلون پر فی نعل ۲ کلپ بناتے ہین
کلپ کا فائدہ یہ ہی کہ نعل خوب اچھی طرح سم پر جم جاتی ہی - اور سامنے کے صدمات سے ایڑی
کی طرف کھسک نہین جاتی عمدہ نعلبندی سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ نعلبندی شدہ سم
زمین پر اچھی طرح پڑین اور بیٹھین - سم پھسلنے نہ پاوین - پیر زخمی نہون -
سم خراب بدصورت نہون - نعل کے سبب سے نقصان کوئی نہو - اس لئے
ہر ایک زمانہ مین داناؤن اور تجربہ کارون نے مختلف قسم و شکل کے نعل
اور متفاوت طریق اُن کے لگانے کے ایجاد کئے ہین - مثلاً نچلی سطح سم کی
سلامی کرنا (بیولڈ شوز) یا زیرین سطح کو دندانہ دار بنا دینا کہ پھسلنے کی
روک ہو یا ایڑی پر کھڑی ابھار (کاکنز شوز) بنانا جو زمین پر ٹک
کر ایڑی کو بلند کر رکھین - یا نعل کی درمیانہ نلی بنانا (فلرنگ) مگر سب سے اچھا نعل سادہ
بغیر بیول یعنی سلامی - کاکن یعنی اونچی ایڑی - اور فلرنگ یعنی نالی کے ہوتا ہے - نعل مین
پریگ لگانے کے چھید جسقدر کم ہوسکے ہونے چاہئے - انگریزی نعلبند عموماً ۳ پریگ باہر اور
۲ اندر کی طرف فی نعل - اگلے اور پچھلے پیرون مین لگاتے ہین - سو اس سے زیادہ پریگین لگانا
فضول ہین نعل مین چھید پریگ کے سرے - فٹ ہونیکے لایق اور سلامی ہون یعنی سم والی
سطح پر تنگ اور نچلی سطح پر کشادہ ہون تاکہ نعل اور پریگ کے سرے گھسنے سے نعل گر نہ جاوے
پریگ کے سوراخ چورس اور نعل کے عین درمیان ہون - اگر نعل ٹھیک مناسب وزن کا اور باقاعدہ
بیٹھایا جاوے اور پریگین دیوار کی بیرونی چھلکا سے بہت اندر اور زندہ سم سے دور (یعنی
درمیان دیوار سم کے داخل کرکے قریب پون انچ اندر لیجاکر سیدھا اوپر باہر کو نکالا جاوے) درمیان سے
گذار کر اچھی طرح کلنچ کیا جاوے تو یہی تعداد میخونکی - نعل کو مضبوط باندھ رکھنے کیلئے کافی ہی - اگر

نعل بھاری ہو تو یہ بھی قباحت ہوتی ہے کہ زیادہ تعداد موٹی میخونکی درکار ہوتی ہی جسسے سم کی دیوار جا بجا بڑے بڑے چھیدون سے چھنکر خراب اور کمزور ہو جاویگی۔ کلپ سے میخ کا سوراخ کسیقدر فاصلہ پر ہونا چاہیئے۔ کلپ پر پریگ لگانیکی ضرورت نہین۔ نعل کو اچھی طرح قابو کرنے اور بیٹھانیکے لئے فقط پریگونکی ہی ضرورت نہین بلکہ اُسے اچھی طرح بنانا ہموار کرنا۔ سم کو ہموار کرنا۔ نعل کو سم سے بخوبی ملانا بھی ضروری ہی۔ اور جسقدر اِن باتون پر زیادہ توجہ ہو اُسیقدر نعل دیر کو گریگا۔ اور اگر اِن باتونکی طرف توجہ نہو تو خواہ فی نعل دس یا بارہ پریگون سے سم کے ساتھ سی دیا جاوے جلد گر جاویگا۔ یا ٹوٹ جاویگا اور نقصان ہوگا۔

نعل لگانا۔ پہلے نعل سم کے مطابق تیار رہو۔ پھر سم کو کاٹ ریت کر درست اور طیار کیا جاوے۔ جب سم طیار ہو تو گرم نعل سم پر رکھو۔ اور دیکھو کہ ٹھیک سم کے انداز کی ہے اور سم بھی ہموار اور درست ہے۔ پھر نعل اُٹھالو۔ ریتی سے پھر سم کو صاف اور ہموار کرو۔ کلپ کیلئے اگلے سم مین اوپر ایک اور پچھلے مین ٹو کے گرد ۲ قدرے گہری جگہ چھری بناؤ جسمین کلپ درست ہو کر بیٹھ جاوے۔ سرد نعل لگانیکا عام رواج ہی اور لوگ گرم نعلبندی کو اس خیال سے ناپسند کرتے ہین کہ اس سے سم جل جاتے ہین۔ خام ہو جلتے ہین۔ اور خراب مرضین پیدا ہوتی ہین مگر یہ بات سراسر غلط ہی۔ سرد نعلبندی مین سم پر نعل بیٹھانا بڑا مشکل ہے۔ اکثر نہین بیٹھتا اور پھسل جاتا ہی جلد گر پڑتا ہے۔ گرم نعلبندی مین اگر نعلبند پہلے سم کو بہت کاٹ لے۔ پھر بہت سا جلاوے اور پھر اُسے صفائی پھیرنیکے لئے کاٹے تو گویا اُسنے ضرورت سے زیادہ جلادیا تو یہ بات واقعی بڑی مضر ہے۔ اور اِتنے نقصان ہوتا ہی لیکن یہ گرم نعلبندی کا نقص نہین بلکہ بیوقوف نعلبند کا قصور ہے۔ جو حد سے زیادہ کاٹتا۔ اور ضرورت سے زیادہ جلاتا ہی خوب گرم نعل سم پر رکھکر بٹھادین اور جلد اُٹھالین۔ اسے ناہموار سطح سم کی فوراً ہموار ہوگی جسپر نعل ٹھیک لگیگا۔ جلی ہوئی جگہ پر ۲ دفعہ ریتی پھیردین۔ اور نعل رکھکر باندھنا شروع کرین۔ سرد نعلبندی کی وہان ضرورت ہوتی ہی۔ جہان گرم نعلبندی کا سامان مہیا نہو سکے۔

ضرور کمی پریگ اور نعل اپنے پاس رکھ لین۔ اور دیکھ لین کہ پریگ تیز نوکدار۔ سیدھی۔ سر موٹا۔
(سوراخ نعل کو پر کرنیکے قابل) اور قدرے خم رکھتا ہو۔ پریگ ہمیشہ سم کے صاف اور تندرست
حصہ سے نکالین جہان کٹا پھٹا ہو پریگ نہ لگاوین۔ پریگ کو زندہ سم مین نہ جانے دین اور
دیوار کو اسقدر اوپر تک چھید جاوے جو دوسری نعلبندی مین علیحدہ ہو سکے۔ تاکہ دیوار سم کی ہمیشہ
صاف اور درست رہے۔ اگلے پیر کے سم کو اُٹھا اور دونو زانو کے درمیان دباکر (نعلبند کا منہ
گھوڑے کی دم کی طرف ہو) مضبوط کر رکھین اور نعل کو سم پر رکھکر بائین ہاتھ سے پکڑین اور
۲ انگلیون مین پریگ لیکر نعل کے ایک سوراخ مین دیکر دہنے ہاتھ سے ہتوڑی مار کر ٹھونکین۔
نیچے جہان پریگ نکلنی چاہیئے وہان بھی انگلی سے ٹٹولتے رہین جب دیوار سے پریگ کی نوک
نکلے تو پریگ کے سر پر زور سے ۲ یا ۳ ضرب ہتوڑی کی مارین کہ خوب بیٹھ جاوے۔ پھر پریگ
کی نوک کو اوپر کی طرف موڑ دین۔ اسیطرح پہلے ساری پریگین لگا دین (اور سب کی نوکین ایک
ہی سیدہ مین دیوار سے نکلین) پھر جب نعل لگا چکین تو اب پیر کو چھوڑ دین۔ تاکہ زمین پر رکھے
دیکھو کہ نعل درست لگی ہی۔ لیکن سم سے باہر یا اندر تو نہین۔ اگر ایسا ہو تو اُسے درست کرین۔
پھر سامنے کی طرف منہ کرکے پریگون کی نوک کا کلنچ کرین یعنی نوک کو جو ضرورت سے زیادہ ہو زنبور سے
اینٹھ کر کاٹ لو اور اُنکے سوراخ کے اوپر کیطرف چاقو سے ایک چھوٹا سا گڈھا بنا کر اُسمین ہتوڑی کے
ذریعہ جھکا دیوین۔ اور اوپر سے اچھی طرح ٹھونک دین۔ جب ساری پریگونکی نوکین اسی طرح کلنچ
کر دیجاوین تو پھر ریتی سے قدرے ریت بھی دین اور نعل کے کنارونکو بھی گرد سے ریت دین
تاکہ باہر کی طرف سے سم اور نعل خوبصورت ہو جاوین پھر قدرے موم روغن مل دین۔ اگر کسی
گھوڑے کا سم کچا ہو یا مریض اور پر درد ہو یا اناڑی نعلبند نے زیادہ تلوے کو کاٹ دیا ہو تو
ایک چپلا چمڑے یا نمدہ کا ٹکڑا (خواہ نعل کے نیچے ایک چپلا اور خواہ سارے تلوہ پر ٹکڑا لگا دین)
نعل کے نیچے رکھکر اُسکے اوپر نعلبندی کیجاتی ہے۔

ایک ماہ یا چالیس روز کے بعد نعل اوتار کر سم درست کرنا۔ اُسکا فالتو حصہ کاٹنا۔ اور پھر

گھوبندی یا نعلبندی کرالینا چاہیئے۔

فائدہ۔ جب کوئی گھوڑا نعلبندی کے لئے آوے تو پہلے خوب ڈلکی کرا کر امتحان کرلو کہ اُسکی کسی ٹانگ مین لنگ تو نہین۔ کیونکہ بعض دفعہ پہلے گھوڑا لنگڑا ہوتا ہے اور مالک کو خبر نہین ہوتی۔ اور نعلبندی کے بعد جب غور سے دیکھکر معلوم کرے تو نعلبندی کی شکایت کریگا۔ اور جب نعل بندہ جاوین تو پھر بھی ڈلکی کرا کر دیکھ لو کہ پہلے کی طرح تندرست ہے یا نعلبندی کے سبب کہین لنگ ہو گیا ہے۔ اِس بات کو کبھی فراموش نکرو۔

اشارہ۔ دیسی نعلبندونکا قاعدہ ہی کہ پہلے چھوٹا نعل بڑے سُم پر لگا کر سامنے سے سُم کا بڑھا ہوا حلقہ اور دیوار کا کنارہ اور بیرونی چھلکا ریت دیتے اور چھوٹا کر دیتے ہین گویا سُم کو حکمت سے خوبصورت بناتے ہین۔ یہ بات خردمندی اور عقل کی نقیض ہے۔ اس سے طرح طرح کے امراض سُم مثلاً چر جانا شگاف پڑنا وغیرہ ظاہر ہوتے ہین۔

نعلبندی کے ہنر مین واقعی سُم کے کنارہ کو باقاعدہ اور ضرورت کے مطابق چھیلنا کاٹنا ریتنا سُم کی پتلی۔ تلوے اور بار یعنی ڈلا کو با احتیاط بچانا۔ سُم کو نعل بیٹھانے کے لئے خوب صاف و ہموار کرنا۔ نعل کو سُم کے مطابق۔ ہموار و گول۔ کر کے لگانا۔ نعل کا درست اور مضبوط بیٹھانا پورے قد۔ طوالت تعداد اور مضبوطی کے پریگ لگانا۔ کلنچ عمدہ کرنا۔ نعل کے کلپ کو خوب بیٹھانا۔ یہی ضروری باتین ہین۔ اور باقی ہدایات سب اِنہین کے عمدہ سرانجام کرنیکے لئے ہین۔ بیان بالا مذکورہ سب عام نعلبندی کے بارہ مین ہی جو تندرست گھوڑونمین روزمرہ مستعمل ہی۔ اور ایک خاص قسم کی نعلبندی ہوتی ہی۔ جو خاص خاص امراض سُم و اطراف مین۔ درد کو موقوف کرنے۔ تناؤ کو روکنے۔ پیر کو لچک دینے۔ جھولا یا کمانی کی حرکت پیدا کرنے۔ مساوات رکھنے وغیرہ کی غرض سے کیجاتی ہی۔ بہت دانا تجربہ کاروننے اپنے اپنے تجربہ اور قیاس کے مطابق بہت سی قسم کے خاص نعل ایجاد کئے ہین۔ اور اُنکی بناوٹ مین ایسی حکمتین اور ایزادیان کی ہین جنسے لنگ کے

مریضونکو بہت آرام ملتا ہی۔ چند ایک خاص قسم کے نعلونکا ہم بھی ذیل مین ذکر کرتے ہین :-
(۱) بارشو یعنی گول پورے حلقہ کا نعل۔ مرض۔ ناویکیولر۔ سنڈ کریک۔ اور لیمنائیٹس وغیرہ مین لگایا جاتا ہے۔ (۲) براڈس بارشو یعنی چوڑا اور گول حلقہ دار نعل۔ اس قسم کا نعل مرض لیمنائیٹس مین لگایا جاتا ہے۔ (۳) ہائے ہیلز شو یعنی اونچی ایڑی کا نعل امراض چکاول۔ پشتنگ۔ سسمائڈ ائیٹس۔ اور نسونکی موچ مین لگائی جاتی ہی۔ (۴) بیولڈ شو۔ ایک اس طرح کا نعل بھی لگایا جاتا ہے۔ جسکی سم والی سطح اندر کے کنارہ پر سلامی ہو تاکہ سم کی تلوہ اور نعل کے درمیان خالی جگہ پیدا ہو جاوے۔ اسم کے تلوہ اور مُتیلی پر کسی قسم کا ڈریسنگ لگانا ہو تو لگا دین اور اُسپر ایک ٹکڑا چمڑا یا کپڑا وغیرہ کا رکھکر اُسپر چھوٹی چھوٹی ۲ یا چند بانسی لکڑیان نعل کے کنارہ پر چڑھا کر اٹکا دین اس سے ڈریسنگ گر نہین سکتا۔ جبتک کہ بانسی لکڑیان خود نہ نکال دیجاوین۔ (۵) کاکنس شو یعنی کٹھہری ایڑی کا نعل۔ اسکا فائدہ اور استعمال بھی بعینہ مثل ہائی ہیلز شو کے ہے۔ مگر ہائے ہیلز شو کی ایڑی فقط موٹی ہوتی ہی۔ اور کاکنز شو کی ایڑی کے نیچے ایک کھڑا ستون لوہی کا ہوتا ہے۔ جو ایڑی کو اونچا اوٹھا رکھتا ہے۔
(۶) ٹپ شو۔ یعنی جو سم کے سامنے کی طرف کو اوڑہ سے آگے آگے نعل لگایا جاوے اور پیچھے ایڑی کی طرف خالی رکھی جاوے۔ جب ایڑی پر زیادہ وزن ڈالنا مقصود ہو تو اس قسم کا نعل لگایا جاتا ہے۔ (۷) تہری کوارٹرز شو یعنی ۳ چوتھائی کا نعل جو سم کے اندر کی طرف نہین ہوتا اور سامنے و باہر کی طرف پورا نعل ہوتا ہے۔ ایسے نیور نہین لگتا۔ (۸) بلک شو۔ یعنی بیل کی طرح نعل لگانا۔ جب پچھلے سم کا ٹو یعنی نوک سامنے بڑھکر اگلے پیر کو زخمی کری (اور یچ) تو اُسکے روکنے کیلئے اس قسم کا نعل لگایا جاتا ہے۔ (۹) جب بارشو لینڈ کریک مین لگایا جاتا ہے۔ تو جہان سم کا شگاف ہو اُسجگہ سے نعل کو سم سے علیحدہ رکھنے کیلئے ایک نشیب رکھا جاتا ہے نیور کو روکنے کیلئے نعل کو اندر کیطرف خوب رگڑ دیتے ہین۔ (۱۰) راکنگ شو یعنی جھولا کا نعل جو دونو کوارٹر کی جگہ پر کسیقدر مجذب ہو اِسقسم کا نعل لگانے سے سم آگے اور پیچھے کیطرف جھولتا رہتا ہے اور اُسسے آرام ملتا ہے۔

(باقی آئندہ)

جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات

پنجاب ویٹیرنری کالج لاہور

منعقدہ ۴ ماہ مئی سنہ ۱۹۰۱ء یوم شنبہ بوقت ۷½ بجے صبح

مترجمہ و مرسلہ لالہ پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب ویٹیرنیری کالج

جناب اڈیٹر صاحب

تسلیم کیفیت جلسہ مذکور ابلاغ خدمت شریف کرتا ہون اسکو اپنے معزز و مقتدر رسالہ طب حیوانات مین جگہ دیکر ممنون فرمائین :-

ویٹیرنیری کالج کا وہ حصہ جہان یہ جلسہ منعقد ہوا گوناگون فرش و فروش اور بوقلمون جھنڈیان اور گلزارون سے آراستہ پیراستہ کیا گیا تھا۔ اور حضور لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب (جو اس جلسہ کے صدر نشین تھے) ٹھیک ساڑھے سات بجے صبح کے رونق افروز کالج ہوئے جناب کپتان ایچ۔ ٹی۔ پیز صاحب بہادر پرنسپل ویٹیرنیری کالج لاہور نے جنکی ذات بابرکات سے کالج کی تعلیمی نصاب کو بہت بھاری فروغ ہوا ہے۔ حتیٰ کہ اب یہ ہندوستان کے کسی حصہ کے کالج سے دوسرے درجہ پر نہین رہا) آگے بڑھکر حضور ممدوح کا استقبال کیا۔ اور حضور ممدوح کے جلسہ گاہ مین داخل ہوتے ہی تمام حاضرین جلسہ جنمین جناب آنریبل مسٹر جسٹس رابرٹسن صاحب۔ جناب آنریبل راجہ پنڈت سورج کول صاحب۔ جناب ڈاکٹر سائم صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم پنجاب۔ جناب آر سائنگ صاحب۔ ڈائرکٹر سررشتۂ زراعت و زمین پنجاب۔ اور جناب رائے بہادر ڈاکٹر برج لعل صاحب گھوس وغیرہ معزز و مقتدر یورپین و دیسی صاحبان شامل تھے سرو قد استادہ ہوکر حضور ممدوح کو تعظیم دی۔ اور جب حضور والا جلسہ گاہ کے مرکز مین صدر نشینی کی نشست معلی پر متمکن ہوگئے تو تمام حاضرین نے اپنی اپنی کرسیون پر نشست اختیار کی۔ اور صاحب پرنسپل بہادر ممدوح نے باجازت صاحب صدر نشین جلسہ حسب ذیل تقریر فرمائی :-

حضور لفٹننٹ گورنر و حاضرین جلسہ! سب سے پہلے مین عہدہ داران کالج و طلبا کی جانب سے حضور اور دیگر صاحبان کا جنہون نے آج اس موقع تقسیم اسناد و انعامات پر کالج مین رونق افروز ہو کر ہم سب کی عزت افزائی کی ہی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔

یہ کالج جسکی بنیاد سنہ ۱۸۸۲ء ڈالی گئی تھی۔ اب اُنیس سال سے برابر کام کر رہا ہے۔ اور اس عرصہ مین پانچسو اٹھہتر اُمیدوارون نے امتحان ویٹیرنری اسسٹنٹان کا پاس کیا۔ اور سب کے سب سوا چند ایک کے اپنے اہل ملک اور سرکار دولتمدار کے لئے نہایت ہی عمدہ و مفید کارگذار ثابت ہوئے ہین۔

امسال کالج کے تمام صیغون مین نمایان ترقی ہوئی ہی اور کامیابی بدستور جاری ہی۔ مجھے نہایت خوشی ہوئی ہی کہ بموجب فیصلۂ کانفرنس ویٹیرنری افسران منعقدہ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء بمقام انبالہ ہمارے یہان سہ سالہ سلسلۂ تعلیم جاری رہا۔ جماعت (الف) کے طلبار کا گذشتہ ماہ مین ممتحنان مقررہ نے چھ مضامین مین امتحان لیا۔ اور منجملہ چھتیس اُمیدواران کے جو شامل امتحان ہوئے ستائیس کامیاب ہوئے۔ جو جماعت (ب) مین شامل کر لئے گئے (دیکھو صفحہ رسالہ طب حیوانات ہند بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء) یہ نتیجہ ممتحنان کے نزدیک تسلی بخش ہے۔ اور مین بھی اسکو دیگر مدارس کے نتیجہ امتحانات سے بہتر خیال کرتا ہون۔ اس موقع پر اتنا گذارش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مقررہ و مجوزہ کتب کے بزبان اُردو موجود نہ ہونے کے باعث ہمین بڑی مشکلات پیش آئین۔ اور دوران سال مین ہمین چار کتابین موسومہ فزیالوجی اور بوٹنی یعنی رسالۂ علم نباتات و فن دواسازی و پلاؤ جانورون کو ناتھ وغیرہ لگانے کے عمل کی کتاب تیار کرنی پڑین۔ اور جس طرح ممکن ہوا چارون ہی تیار کین۔ گو طلبا جماعت (الف) کو انمین سے کوئی کتاب بھی قریبًا اختتام سال تک نہ مل سکی اسلئے اُمید کیجاتی ہے کہ نتیجہ امتحان مذکور نہایت ہی اطمینان بخش تصور کیا جائیگا اور سال آیندہ مین ہمکو اس سے بھی بہتر نتیجہ کی اُمید ہے۔

حسب دستور سابق آخری امتحان ویٹیرنری اسسٹنٹان بماہ فروری و اپریل سنہ ۱۹۰۱ء دو مرتبہ ہوا۔ ماہ فروری کا امتحان تو ایک خاص امتحان تھا جو صرف جنوبی افریقہ کی ملازمت کے لئے والنٹیرز کے منتخب کرنے کی غرض سے لیا گیا تھا۔ اسمین تینتیس ۳۳ اُمیدوار شامل تھے جنمین سے تیس طلبار کامیاب

ہوکر ویٹری نری اسسٹنٹ کی ملازمت پر جنوبی افریقہ کو بھیجے گئے۔ پھر باقی ماندہ امیدواران معہ اُن تین ناکامیاب طلبار کے معمولی امتحان میں بماہ اپریل پیش ہوئے اور ممتحنان نے پچیس اُمیدواروں میں سے جو اس دفعہ شامل امتحان ہوئے پہلے تین اُمیدوار جو ماہ فروری ناکامیاب ہوچکے تھے بار دیگر ناقابل فنِ بیطاری سمجھکر فیل کردئے۔ گویا اپریل کے امتحان میں جتنے طلبا شامل امتحان ہوئے تھے۔ سب کے سب پاس ہوگئے یا یہ سمجھنا چاہیئے کہ منجملہ پچپن اُمیدواران کے باون طلبار کامیاب ہوئے جس سے ۹۴٫۵۴ فیصدی پاس شدگان کی اوسط نکلتی ہی۔ جو فی الواقع بہت ہی اطمینان بخش تصور کیجانی چاہیئے۔ مگر اب دو سالہ جماعت بالکل بند ہوگئی ہی اور اسوقت ہمارے یہاں سوائے سہ سالہ طلبا کے ایک بھی دو سالہ تعلیم کا طالبعلم موجود نہیں ہے۔

سال حال کی عام کارگذاری کی رپورٹ حضور کو پہلے ہی بھیجی جاچکی ہی جس سے واضح ہوا ہوگا کہ امسال ہر بات میں ترقی ہی یعنی بیماران زیر علاج میں ایسی ترقی ہی جیسی کہ نعلبندی وغیرہ میں ہی۔ نیز آمدنی سال حال بھی تخمینہ سے زیادہ ہی جو اس خیال سے کہ امسال غلہ و چارہ بہت گران رہا ایک اطمینان بخش بشی سمجھنی چاہیئے۔

مدرسہ مذکور کی ہر دلعزیزی میں بمقدار افزونی ہورہی ہی کہ امسال جو اُمیدوار داخلہ کیلئے آئے۔ پہلے کی نسبت بہتر معلوم ہوتے تھے۔ مثلاً تیرہ طلبا جنہوں نے امتحان انٹرنس پاس کیا ہوا تھا داخل مدرسہ کئے گئے۔ اور باقیماندہ اسامیوں کی تعداد کے پورا کرنے میں مجھے نہایت دقت پیش آئی۔ کیونکہ مڈل پاس شدہ گان جو بڑی تعداد میں مقابلہ کے لئے موجود تھے بہت سے اُمیدوار ابکی دفعہ قابل داخل کرلینے کے تھے۔ اسلئے بہت بڑی جماعت طلبا کی ہوگئی یعنی پینسٹھ طلبار اس خیال سے داخل مدرسہ کئے گئے کہ جماعت اول کے امتحان میں ممتحن ردی طالبعلموں کو خود چھانٹکر خارج کردیوینگے۔ اور سال رواں میں ویٹری نری اسسٹنٹوں کی ضرورت بھی بہت زیادہ رہی ہی یعنی ہر ایک ویٹری نری اسسٹنٹ متلاشئ روزگار کو فوراً ہی اسامی ملگئی۔ اسوقت ہمارے پاس شدگان میں سے پچاس سے زیادہ اشخاص جنوبی افریقہ میں بمحکمہ رکمسرئیٹ ملازم ہیں

اور ہمبی امی جنگ چین مین کام کر رہے ہین۔ معہذا سابق ملازمان کے علاوہ نو ویٹیری نیری اسسٹنٹ حال مین ملازمتِ یوگنڈا ریلوی پر بھیجے گئے ہین۔ اور جیسا کہ مین نے پہلے حضور سے عرض کیا تھا ہمارے طلبہ برہماو اسٹریٹ سیٹلمنٹ وہانگ کانگ و برٹش ایسٹ افریقہ و نیز تمام صوبجات ہندوستان مین بڑا مفید کام کر رہے ہین اور مختلف مدارج پر متعین ہین۔ اور جو لوگ ملازمت جنوبی افریقہ پر گئے ہین سب کے سب ہولیین فرقہ مین سے ہین جنکو فی الواقع والنٹیر کہنا چاہیئے اور ان ملازمون کی کارگذاری کی رپورٹین بھی بہت ہی اطمینان بخش پہنچ رہی ہین۔ چنانچہ مین نے کل ہی ایک چٹھی ہین جو کرنل ن صاحب بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای و ڈی ایس۔ او۔ سابق پرنسپل کالج نے دار آفس لندن سے بھیجی ہی۔ پڑھی ہے جسمین وہ اس کالج کے پاس شدہ گریجویٹ کی عمدہ اور مفید کارگذاری کی تصدیق کرتے ہین۔ اور تحریر فرماتے ہین کہ کرنیل میتھو صاحب جو اُس ملک مین حیوانات کے شفاخانون کے افسر ہین کہ "ہم ان وٹیری نیری اسسٹنٹان کی کارگذاری سے نہایت خوش ہین کہ یہ لوگ جنگی شفاخانون مین نہایت ہی مفید ڈاکٹر ثابت ہوئے ہین۔

ہمارے وٹیری نیری اسسٹنٹان کی ملازمت کی محکمۂ کمسریٹ مین بھی نہایت قدر کیجاتی ہی۔ اس بات سے ثابت ہی کہ محکمۂ مذکور مین انکی نہایت ضرورت محسوس ہو رہی ہی۔ چنانچہ میرے پاس ابھی ایک درخواست اس محکمہ سے پاس شدہ وٹیری نیری اسسٹنٹان کی خدمات کیلئے آئی ہی۔ مگر افسوس ہے کہ کوئی اُمیدوار فی الحال بیکار موجود نہین جب مین نے ان لوگون کی عرضداشت کو سفارش کے ساتھ فوجی محکمہ کے اعلیٰ افسران کی خدمت مین پیش کیا تو اُسپر محکمۂ کمسریٹ کے وٹیری نیری اسسٹنٹان کی حیثیت تنخواہ مین معقول ترقی کر دینے کے علاوہ اُنکے حقوق بھی بہت بڑھا دئے گئے۔ نیز ظاہر کرنا بھی کچھ کم قابلِ اطمینان نہین ہی کہ ممالک مغربی وشمالی و اودھ مین سب آرڈینیٹ وٹیری نیری اسسٹنٹ کا محکمہ قایم ہو گیا ہے اور اُسمین جو انسپکٹر وغیرہ کی اسامیون پر مامور ہوے ہین وہ سب اس کالج کے پاس شدہ وٹیری نیری اسسٹنٹ ہین۔ افسوس ہی کہ صوبہ پنجاب مین ابھی تک اس نہایت ضروری محکمہ کا عملدرآمد نہین ہو سکا۔ اُمید ہی کہ عنقریب یہان بھی محکمۂ مذکور جلد

باقاعدہ قائم ہو جائیگا۔ مجھے اس بات سے بھی نہایت مسرت حاصل ہوئی کہ ہمارے تعلیم یافتہ طلبا نے پرائیویٹ پریکٹس کے واسطے حیوانی مطب کھولا ہوا ہی جسمین انکو ہر طرح سے کامیابی ہو رہی ہے خصوصًا جن دو اشخاص نے ملک بہار مین مطب کھولا ہے انکا کام تو بہت ہی نمایان ترقی پر ہے۔ اب مین سمجھتا ہون حضور کے سامنے کافی ثبوت اس امر کا پیش کیا جاچکا ہے کہ یہ پنجاب ویٹیری نیرئ کالج اس صوبہ کے دیگر مدارس کی ذیل مین مفید عام ہونے کی وجہ سے سب سے اعلیٰ رتبہ رکھتا ہے اور نیز اسکو دیگر مدارس پر اسوجہ سے بھی فوق ہی کہ اسکے نتایج بالکل عملی ہین خصوصًا اسوجہ سے کہ یہان کے پاس شدگان کو صرف یہ ہی نہین کہ فورًا روزگار ملجاتا ہی بلکہ یہ لوگ ایسے ضروری عہدون پر مامور کئے جاتے ہین جنکی ضرورت ملکی انتظام کے لئے سرکار کو بدرجۂ غایت ہی۔ گویا اس کالج مین جو لوگ کامیابی حاصل کرتے ہین وہ دیگر تعلیمی مدارس کی طرح تشفی بخش طلبا نہین ہوتے بلکہ برعکس اسکے خوش آیند اہل حرفہ ہوتے ہین۔ نیز یہ کالج صرف اس صوبہ کے متعلق ضروریات ہی کو پورا نہین کرتا۔ بلکہ بہت کچھ شاہی ضروریات (امپیریل) کو بھی پورا کر رہا ہے۔

اب مین حضور کی توجہ کو اس کالج کی درسی کتب کی طرف مبذول کر کے یہ دکھلاؤنگا کہ یہان کے مدرسون نے وقتًا فوقتًا کسقدر ضروری درسی کتب اس کالج کے طلبا کے لئے تیار کی ہین ۱۸۹۴ء مین جبکہ مین بعہدۂ پروفیسری کالج مامور ہوا تھا یہان کسی مضمون کی ایک بھی درسی کتاب کا اردو زبان مین موجود نہونا بہت ہی تعجب انگیز تھا۔ یعنی سوائے میرے معزز دوست ڈاکٹر رحیم خان کی ہٹیریا میڈیکا کے یہان اور کوئی درسی کتاب اردو زبان مین موجود نہ تھی۔ یا ایک مختصر سی اناٹمی اردو مین تھی مگر طب و جراحیٔ اسپان کی تعلیمی کتاب کوئی بھی موجود نہ تھی۔ اسی وجہ سے پاس شدہ امیدواران کو کالج سے جانے کے بعد علمی ترقی کرنیکا کوئی ذریعہ نہ ملتا تھا۔ اور طلبا بھی بہت ہی دقت سے پاس کیا کرتے تھے۔ تب مین نے خود اپنے خرچ خاص سے ایک سہاہی رسالہ "طب حیوانات ہند" بزبان اردو شایع کرنا شروع کیا اور پہلے اس کالج کے استاد سید سردار شاہ صاحب گیلانی سے جو میرے مددگار ہین ایک کتاب موسومہ طب مویشی کے بنانے کی تحریک کی اور بعد مین دیگر معاونون کو بھی مختلف

مضامین پر کتابین تیار کرنیکی رغبت دلائی جسکے بعد سید سردار شاہ صاحب گیلانی نے بخوشی
خود گھوڑون - مویشیون - شترون اور کتون وغیرہ کی طب وجراحی کی بہت سی کتابین تصنیف
کین - اور جب سنہ ۱۸۹۰ء مین مَین پروفیسری کے عہدہ سے سبکدوش ہوا تو رسالہ مذکور بند کرنا پڑا -
مگر میرے پھر لاہور واپس آنے پر سنہ ۱۸۹۷ء مین اس ماہی رسالہ مین پھر جان پھونکی گئی جو اُسوقت
سے برابر جاری ہی اور پبلک مین بوجہ اعلیٰ دلچسپی روز افزون ترقی کر رہا ہے - خانصاحب سید
مہتاب شاہ صاحب گیلانی نے ایسی کتابین تیار کی ہین جو اُنکے منصبی مضمون کی تدریس کے
متعلق ہین - اور خان بہادر سید امیر شاہ صاحب نے یہ کتابین تیار کی ہین (میز پر سے کتابین اُٹھا کر
پیش کین - اور بعد مین اپنی تصنیف کی ہوئی کتابین اور رسالہ اُٹھا کر دکھائے اور کہا کہ) یہ خاص
میرے مضمون کی کتابین ہین پس ان درسی کتب سے حضور اندازہ لگا سکتے ہین کہ کس مشقت سے
تیار کی گئی ہونگی - نیز یہ بھی قابل غور امر ہی کہ انکی تیاری مین سرکار سے بھی کسی طرح کچھ امداد نہین ملی
مین خیال کرتا ہون کہ حضور اس بات سے ضرور متفق ہونگے کہ ہمنے تو اپنی جانب سے تعلیمی وسایل
کے بڑھانے اور اچھے نیکنام طلبا کے بہم پہنچانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا مگر یہ ضرور ہے
کہ قدر دانی اور انعام کی اُمید پر مشقت کی تلخکامی شیرین ہوجایا کرتی ہی - اور آیندہ بھی جسقدر وسایل
سے جو ہمارے حیطۂ اقتدار مین ہین اپنی کوششون کو جاری رکھینگے - اب ہمنے عملی طور پر ثابت
کردیا ہی کہ ہمین امراض متعدی کی تدریس کے لئے "کینٹجئس ڈیزیز وارڈ" کے واسطے جگہ ضرور
عطا فرمائی جاویگی - جسکے بغیر ہم اس ضروری حصۂ تعلیم کو کسی عملی صورت مین انجام نہین دیسکتے
ہمین کوئی شبہ نہین ہی کہ اسکے لئے روپیہ بہم پہنچانے مین مشکلات حایل ہونگی مگر دیگر صوبجات
کے وٹیری نیری کالجون کے لئے یہ دقتین دور کرکے وہان کی گورنمنٹون نے اس
ضروری حصۂ تعلیم بیطاری کے واسطے اس قسم کے مطلوبہ وارڈ بنا دئے ہین - پس اُمید قوی ہے کہ
اس کالج کو بھی جو ملک ہندوستان مین اپنی قسم کا پُرانا مدرسہ ہے بہت جلد یہ "کینٹجئس ڈیزیز وارڈ"
عطا فرمایا جاویگا - ہمین اپنے ہم عصر اور معزز دوست کرنل لٹکول صاحب کی وفات کا نہایت رنج ہی -

جو اس کالج کے اوّل پرنسپل اور اس پیشہ مین اعلیٰ درجہ کے لایق افسر تھے۔ جملہ معلمان و پاس شدہ طلبا صاحب ممدوح کی وفات پر نالان ہین۔ اور جانتے ہین کہ فی الواقع ہمارے درمیان سے ایک سچا دوست اور برگزیدہ صاحب گزر گیا ہے۔ مگر صاحب ممدوح کی یادگار کیٹلول میموریل فنڈ کی وجہ سے جسمین سے ذو تمغہ بمضمون طب و جراحی اسپان اوّل رہنے والے امیدوار کو ہر سال دئے جاتے ہین ہمیشہ تک قایم رہیگی۔

اسکے ساتھ ہی ہم کرنیل تن صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ وڈی۔ ایس۔ او۔ کو مبارکباد دیتے ہین کہ انکو اپنی حسن خدمات کے صلہ مین بابۂ افسران سکے اوپر یہ اعلیٰ رتبہ بہت جلد ملگیا اور نیز کپتان بلیکنسوپ صاحب کو بھی مبارکباد دیتے ہین جنہون نے قابل قدر خدمات کے صلہ مین اعزاز ڈی۔ ایس۔ او حاصل کیا۔ اور جنوبی افریقہ اور یونان مین اس سے بھی زیادہ مرتبہ پایا۔ یہ ہر دو صاحبان اس کالج کے پرنسپل اور پروفیسر تھے۔

اب مین حضور سے مستدعی ہون کہ یہ سندات اور انعامات ان امیدوارون کو اپنے دست مبارک سے عطا فرمائین جو انکے قابل ثابت ہوئے۔

حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے کپتان بیز صاحب کی درخواست پر تقسیم اسناد و انعامات کے بعد مختصر تقریر مین فرمایا کہ :-

"اس کالج کے سال گذشتہ کے کاغذات کارگذاری واقعی بہت ہی قابل تعریف ہین۔ پچپن امیدوارون مین سے باون طلبا آخری امتحان مین کامیاب ہوئے۔ جس سے فیصدی اوسط پاس شدگان ۹۴،۵۴ نکلتی ہے۔ جو فی الواقع ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ یہ سال دیرینہ دو سالہ سلسلۂ تعلیم کا اخیر سال تھا اور سال آیندہ مین سہ سالہ سلسلۂ تعلیم کے اجرا کی وجہ سے امتحانات و جلسۂ تقسیم انعام نہو سکے گا لہذا اس ایک سال کے تفاوت سے کامیاب طلبا کے میسر نہ ہونے کے باعث ملک کو بہت تکلیف ہوگی۔ مگر تاہم یہ جدید انتظام انجام مین عمدہ ثمر لائیگا۔ کیونکہ سنہ ۱۹۰۳ء کے امتحان مین بدرجہا لایق و فایق وٹیرنری اسسٹنٹ بہم پہنچ سکینگے۔ چونکہ مجھے اس سالانہ

تقریب میرے مسند نشین ہونیکا اخیر موقع ہی اسلیئے میرے عہد لفٹننٹ گورنری مین کالج کی جو حالت رہ چکی ہی اُسکی مختصر کیفیت کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں۔ ان کل ایام مین کپتان پیز صاحب اس محکمہ کے اعلےٰ افسر ہے ہین جنہون نے اپنے کام کو نہایت ہی جانفشانی اور بیدار مغزی سے انجام دیا اور صاحب موصوف کا رسالہ طب حیوانات ہند بھی بہت ہی قیمتی ثابت ہوا ہی۔ جو نہ صرف طلباء ہی کے لیئے سودمند ہے بلکہ اس کالج کے پاس شدہ ویٹیری نری اسسٹنٹون کی علمی معلومات بڑھانے وغیرہ کے لیئے بھی ایک نہایت ہی مفید آرگن ہے۔ پس کپتان پیز صاحب کے زمانہ پرنسپلی مین اس کالج نے حیرت انگیز ترقی کی ہی اور تعداد پاس شدہ طلباء بھی جو سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء مین صرف اٹھائیس تھی۔ اب سنہ ۱۹۰۱ء مین باون تک بڑھگئی ہی۔ اور ترقی بھی روز افزون ہو رہی ہی۔ اصلی تجویز کے بموجب اس کالج سے ہر سال صرف تیس پاس شدہ طلباء کامیاب ہو کر نکلنا چاہیئے تھے مگر جیسا کہ کپتان پیز صاحب نے کر کے دکھلا دیا۔ یہ تعداد پاس شدہ طلباء کی مقررہ تعداد سے قریباً دو چند ہو گئی ہی اور سال سنہ ۹۸-۱۸۹۷ء کی سرحدی جنگ کے باعث اس کالج کو بہت ہی کامیاب طلباء دینے کے لیئے نہایت سرگرمی سے کام کرنا پڑا۔ بہر چند گریجویٹ تو سوبجات بنگال و ممالک مغربی و شمالی مین بطور خود مطب کرتے ہین اور بہت سے ملک یوگنڈا مین ملازم ہین۔ اس طرح سے اس کالج کے فیضان عام سے کرۂ زمین کے بہت سے حصے مستفید ہو رہے ہین۔ کپتان پیز صاحب کو ان عمدہ نتایج کا بہت اچھا فخر ہونا چاہیئے۔ اب انکی قابلیت کا درجہ بہت بڑھگیا ہے اور آیندہ امتحان داخلہ کے لیئے انٹرنس پاس شدہ طلباء کی ضرورت ہوا کریگی۔ باوجود اسکے بہت سے اُمیدواران کو داخل کرنے سے انکار کرنا پڑا حالانکہ سنہ ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء سے طلباء کو فیس بھی دینی پڑتی ہے۔ تاہم سال حال مین پینسٹھ ۶۵ طلبا داخل کالج کیئے گئے۔ مین یقین کرتا ہون کہ یہ تعداد درج کاغذات ہو چکی ہے۔ اور اب اُمید قوی ہی کہ اس کالج کی اشد ضرورت یعنی کینٹیجس ڈیزیز وارڈ ضرور ہی ملجاوے گا۔ یہ تجویز جو اب میرے روبرو پیش ہی بہت جلد مکمل ہونیوالی ہی۔ کپتان پیز صاحب اور دیگر مدرسون نے جو کتب درسی اس کالج کی تعلیم کے لیئے تحریر کی ہین اُن سے فی الواقع ایک نہایت عمدہ

کتب خانہ بن سکتا ہی۔ یہ کتب درسی ہین جو مدرسون کی عمدہ کارگذاری کا اعلےٰ ثبوت ہین۔ مین بڑی خوشی سے بیان کرتا ہون کہ دیسی مدرسون کے مشاہرون مین اضافہ کیا گیا ہے جسکے وہ لوگ بہت اچھی طرح سے مستحق تھے"

اسکے بعد حضور لاٹ صاحب نے ذیل کے فقرات سے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ "اب مین کامیاب طلبا کو اُنکے حرفہ کی بابت جسکو وہ اب شروع کرنے کو ہین چند نصیحت آمیز کلمات کہکر ختم کرتا ہون۔ جیساکہ مین نے پہلے بھی بتلایا تھا کہ یہ تمھارا پیشہ نہایت ہی معزز کام ہی بلکہ اس موقع پر اتنا اور بھی کہنا پسند کرونگا کہ اب یہ بھی انتظام کیا گیا ہے ایچیسن چیف کالج مین بھی طب حیوانی کی تعلیم بوساطت اِس کالج کے جاری کیجاوے۔ کیونکہ اِس امر کی نہایت ضرورت سمجھی گئی ہی کہ جو اُمرا کہ بڑے بڑے علاقہ جات مین اپنی اپنی ریاستون کے مالک ہین وہ بھی حیوانات کی بابت کچھ سیکھ کر اِس وسیع اور ضروری حصۂ علم سے مستفید ہون۔ بالخصوص جن ریاستون کی بہبودی کا دارو مدار بالکل زندہ جانورون کی ترقی پر ہے اُنکے لئے تو یہ علم از بس مفید ہی نیز کسی بے زبان جانور کا صحت یاب کرنا مفید ہونے مین طب انسانی سے صرف دوسرے درجے پر ہے اور ملک ہندوستان مین اِسکے فوائد اظہر من الشمس ہین اور تم لوگونکے فرایض منصبی بھی اگر دیانتداری سے ادا کئے جاوین تو اُنکا مقصد بھی اتنا ہی عظیم ہے جتنا کہ دیگر اہل حرفہ کا ہی اور تمکو اِس امر سے بھی اطمینان ہونا چاہیئے کہ تمھارے لئے کام کرنے اور مفید ثابت ہونے کو ایک بڑا وسیع میدان موجود ہے پس تمکو چاہیئے کہ اپنے پیشہ کو معزز سمجھو اور اپنے فرایض منصبی کو کامل طور پر اور دیانتداری سے ادا کرکے اسکو اور بھی ترقی دو۔ اور سمجھو کہ حیوانی دنیا بھی ایسے قادر مطلق کی صنعت ہی جسکے تم خود خادم ہو اور جب تم پاس کرنیکے بعد یہان سے جاؤ تو یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ اب تم انتہا کو پہنچ گئے ہو بلکہ یہ خیال کرکے کہ ہمنی اب تعلیم شروع کی ہی مطالعہ اور نفس کُشی سے اور اپنے متعلقہ کام کو دلی جانفشانی سے ادا کرنے کے ذریعہ اُسے مکمل کرو۔ دیانتدار اور نرم طبع رہنے سے تمھاری زندگی آرام سے گذریگی اور تمھاری اولاد بھی خوش و خرم رہیگی اور تمھارے اُستادون کو بھی نیکنامی حاصل ہوگی اور تم خود بھی

سطیئن کو ہو گئے ‟

اس تقریر کے اختتام پر پرنسپل صاحب کے ساتھ حضور نے شفاخانہ حیوانات کا معائنہ کیا اور کالج سے رخصت ہوئے۔

مُراسلات

ترجمہ چٹھی نمبری ۸ مورخہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۱ع مرسلہ ڈاکٹر فریڈ لنگا صاحب ایم۔ بی و ایم ایس وغیرہ امپیریل بکٹیریالوجسٹ بمقام مکتیسر ضلع نینی تال بخدمت جناب سکتر صاحب ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس جسکی نقل آخر مذکورہ دفتر سے بہمراہی چٹھی نمبری ۲۷، ۳ مورخہ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۱ع بخدمت صاحب سکتر گورنمنٹ عالیہ ہند بمحکمہ ریونیو و ایگریکلچر اس غرض سے بھیجی گئی کہ مضمون چٹھی اوّل الذکر کو اشاعت دیجاوے۔

مرسلہ لالہ پربھو لعل مترجم و ہیڈ کلرک پنجاب وٹیرنری کالج

حسب ایماء جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی جبکہ حضور نے عند الدورہ بماہ اکتوبر و نومبر گذشتہ بمقام مکتیسر ارشاد فرمایا تھا کہ محفوظیت مرض رنڈرپسٹ (واہ) کے لئے جو سیرم پس کا ٹیکہ لگانے اور نامبردہ دستکاری کی تجاویز سے کامیابی حاصل ہوئی ہی اسکی کچھ مختصر کیفیت بہ نظر اطلاع عام شایع کیجاوے۔ اور بڑے بڑے نامی زمینداروں اور تعلقہ داروں کو مرض مذکور کے وباء کے متعلق ہر قسم کی اطلاع فوراً دینے کی رغبت دلائی جاوے تاکہ وہ لوگ اپنے مال مویشی کو مرض مذکور سے برباد ہونے سے پیشتر ہی ٹیکہ لگوا دیا کریں۔ آجتک کے حاصل شدہ نتایج ذیل کے فقرات مین مختصراً بیان کر کے درخواست کرتا ہون کہ آپ براہ مہربانی میری اس چٹھی کو بخدمت جناب چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ بھیجکر ممنون فرماوین۔

فقرہ دوم ایک ہی وقت مین بذریعہ سیرم یا رطوبت خون اور زہریلے خون رنڈرپسٹ کا ٹیکہ لگانے کا طریق -

اس طریق سے جو جنوبی افریقہ مین بہت وسعت سے اختیار کیا گیا تھا اور جس سے وہان بہت ہی قابل تحسین نتایج بھی برآمد ہوئے ایک ہی وقت مین جانور کی ایک جانب تو قدرے محفوظ سیرم بذریعہ پچکاری داخل کرنا اور اُسکے عین بالمقابل تھوڑا سا رنڈرپسٹ کا زہریلا خون داخل کرنا مراد ہی - اس سے ۹۰ فیصدی جانوران مین تو بہت نرم قسم کا مرض پیدا ہوکر دائمی محفوظیت عمل مین آویگی گو اسکے ساتھ ۱ ½ فیصدی نقصان بھی ممکن ہی حالانکہ باقی دس فیصدی بھی خواہ اُن پر ٹیکہ کا اثر بھی خاطر خواہ نہوا ہو - چند ماہ کے لئے ضرور ہی محفوظ رہ سکینگے - اسکی بابت مین یہ بھی بتلاؤنگا کہ جب کسی بالکل غیر محفوظ جانور کی زیر جلد بہت ہی زہریلے خون کا سبکوٹینیس پچکاری کے ذریعہ ٹیکا لگایا جاوے تو ٹیکہ لگانیکے بعد ماقبل یوم چہارم یا پنجم یوم اور کوئی علامت مرض مذکور نظر نہ آئیگی سوائے اسکے کہ جانور کی حرارت بدنی (ٹمپریچر) بڑھنی شروع ہوجائیگی - اور اسکے کم از کم تین یوم بعد تک یعنی ٹیکہ لگانے سے چھٹے ساتوین یا آٹھوین یوم تک اور کوئی علامت مرض رنڈرپسٹ ظہور مین نہ آویگی - لہذا جو ٹیکہ عملی طور پر گلّو نمین لگائے جاوین اُنکی بابت سب سے پہلے یہ تحقیق کرنا ضروری ہوتا ہے کہ آیا جن جانورونکو ٹیکہ لگانا ہی اُنمین مرض کا اثر ہوچکا ہی یا نہین کیونکہ مرض کی سرایت کرجانے پر بطریق بالا ٹیکہ نہ لگانا چاہیئے - بلکہ ایسے مریضونمین اگر ابتک اسہال نہ شروع ہوا ہو تو صرف بہت سی رطوبت (سیرم) بذریعہ پچکاری داخل کرنی چاہیئے - لیکن اگر آخر مذکورہ علامت شروع ہوگئی ہو تو ماؤف جانور کو کوئی شے نہین بچا سکیگی -

تجربات جو لیبارٹری ہذا مین کئے گئے - لیبارٹری ہذا مین جو تجربات بطریق مندرجہ بالا عمل مین لائے گئے ہین اُنسے ثابت ہوتا ہی کہ جن جانورونمین ٹمپریچر کی تاثیرات معہ دیگر علامات کے بیّن ہون اُنکو زاید از یکسال کے لئے نجات یافتہ سمجھنا چاہیئے اور

کوئی سبب نہیں کہ جس سے یہ شبہہ کیا جاوے کہ یہ اثر اگر جانور کی حیات تک نہیں تو اس سے زاید عرصہ تک بھی ضرور رہیگا۔ برخلاف اسکے جن جانورونمین ٹمپریچر کی تاثیرات واضح نہون اور نہ دیگر علامات مرض نمودار ہون جو کسیقدر طوبت مستعملہ کی زیادتی کے باعث بھی ہو سکتا ہے تو اُنکی محفوظیت ایک وقت مین خون و سیرم کا ٹیکہ لگانے سے موثر شدہ جانورونکی نسبت جلد تر زائل ہو جائیگی اور اس دقت کو رفع کرنیکے لئے اُن جانورونکو جنہین ایک وقت مین خون و سیرم کی پچکاری لگانے سے ایک ہفتہ بعد تک کچھ اثر نہوا ہو زہریلے خون کی ایک سے دس کیوبک سینٹی میٹر کی تعداد سے دوبارہ ٹیکہ لگانا پڑیگا۔

گلو مین ٹیکہ لگانیکے نتایج۔ لیبارٹری ہذا کی طیار شدہ سیرم کا ٹیکہ لگانے سے ضلاع بریلی۔ علیگڈھ۔ بلند شہر و دہرہ مین بہت ہی کامیابی ہوئی ہے چنانچہ مسٹر ہوم صاحب اپنی رپورٹ مین بمقام مدراس سے بھی تحریر فرماتے ہین کہ منجملہ ۳۳۹ نر گاوان کے جنکو ٹیکہ لگایا گیا تھا صرف ۹ بیل فوت ہوئے مگر یہ اموات بھی ضعیفی اور زیادتی عمر کے باعث خیال کیجاتی ہین یا اس باعث سے بھی خیال کیجاتی ہین کہ ٹیکہ لگانے سے قبل ہی ان جانورون پر مرض رنڈرپسٹ کا اثر ہو چکا تھا۔ مین نہین خیال کرتا کہ انمین سے کوئی موت بھی بالکل ٹیکہ لگانے سے حادث ہوئی ہو بلکہ میرے خیال مین تو یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ان ٹیکون کے لگاتے ہی مرض رنڈرپسٹ فوراً رک گیا جس سے مال مویشی نقصان عظیم سے بچگئے۔

بحوالہ نقشہ (ج) درسالانہ رپورٹ مرسلہ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل صاحب محکمہ سیول ویٹیرنیری بابت سال سنہ ۱۹-۹۹ء ہم معلوم کرتے ہین کہ منجملہ ۱۷۰۳ جانوران کے جنکو بطریق بالا ٹیکہ لگایا گیا تھا صرف ۳ جانور ٹیکہ لگانیکے بعد فوت ہوئے۔

پہاڑی مویشی۔ پہاڑی مویشیان مین ٹیکہ لگانیکے لئے نیچے کے جانورونکی نسبت بہت ہی مختلف مقدارونکی سیرم درکار ہوتی ہے۔ باوجودیکہ اس خاص نسل جانوران کے لئے ایک ہی وقت مین صرف سیرم و خون کا ٹیکہ لگانا ہی اطمینان بخش نہین ثابت ہوا تاہم اس قسم کا ٹیکہ

لگانے سے ساتوین یا آٹھوین دن بعد ایک سے دس کیوبک سینٹی میٹر تک زہریلے خون کا دوبارہ ٹیکہ لگانے سے ان ہی جانوران مین محفوظیت پیدا کی گئی اور شدید نجات عمل مین آئی۔

فقرہ سویم۔ خالص سیرم کا استعمال۔ خالص سیرم کے اثر استعمال سے بالکل بخار نہین ہوتا بلکہ فوراً ہی کامل نجات ہو جاتی ہے۔ اور اسلئے گوال منڈی کے جانورانمین جو بغرض پیدایش مکھن رکھے گئے ہون اور حاملہ گاوان مین تاکہ پیدایش شیر مین بھی خلل اندازی نہو اور اسقاط حمل بھی نہونے پاوے یہ عمل ازبس مفید ہی کیونکہ خالص سیرم کو بذریعہ پچکاری داخل کرنے سے جو عارضی نجات عمل مین آئیگی وہ ایک وبا کے دوران مین جانورونکی محفوظیت کے لئے بالکل کافی ہوتی ہی اور جو تجربات بمقام مکتیسر کئے گئے ان سے بھی ثابت ہوا ہی کہ جن جانوران مین بحساب ۶۰۰ پونڈ جسمانی وزن کے دس بیس پچاس دس اور ایکسو پچاس کیوبک سینٹی میٹر سیرم پچکاری کی گئی تو وہ عمل مذکور سے فرداً فرداً تینتالیسوین چھیترّوین اکیسویسوین اور ایکسو چونسٹھوین یوم کے بعد کامل طور پر محفوظ پائے گئے اور جبکہ ہر مریض مین زہریلے خون کی سبکیوٹینیس پچکاری کرکے آزمایش کی گئی تو حرارت جسمانی پر خفیف سا اثر ہوا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جن جانورونکی آزمایش بطریق بالا کیجا چکی وہ کامل طور پر نجات یافتہ ہو گئے تھے جو مندرجہ بالا مدت سے بھی بہت زیادہ عرصہ تک محفوظ رہینگے۔

فقرہ چہارم۔ سیرم کا طیار کرنا۔ سال سنہ ۱۹۰۹ء مین مرض رنڈرپسٹ سے محفوظ رکھنے والی ۶۴۷۶۵ کیوبک سینٹی میٹر سیرم بمقام مکتیسر طیار کی گئی۔ جسمین سے ۱۱۹۰۰۰ کیوبک سینٹی میٹر سیرم ملک ہندوستان کے مختلف صوبجات کے ویٹیرنری سپرنٹنڈنٹان وغیرہ کو دیگئی اور فی الحال بھی ہمارے پاس ۳۳۶۷۳ معتاد آزمودہ سیرم کی موجود ہین جو تار خبر کے موصول ہونے پر ہر جگہ بھیجی جانیکو طیار ہی لیکن اسکے سوا قریباً ۵۰۰۰ معتاد ایسی بھی موجود ہین جنکو صرف آزمانا باقی ہی جو دو ہفتہ مین طیار ہو سکتی ہین مگر اس مرض رنڈرپسٹ کے لئے سیرم محفوظیت کی طیاری امپیریل بکٹیریالوجیکل لیبارٹری مین برابر جاری رہیگی بلکہ شاید حسب

حسب تجویز سرکار عالیمقام صوبہ ممالک مغربی و شمالی مین ایک ڈپو بھی کھولا جاوے تاکہ بمبئی و بنگال و دیگر صوبجات کو حسب ضرورت فوراً سیرم مذکور مہیا کیجا سکے۔

ہماری افلاطون دماغ جناب ایڈیٹر صاحب بہادر دام اقبالہٗ

۱- ہمکو اس علوم گنجینہ حکمت صحیفہ خبر و رسالہ ویٹیری نیری جرنل کے دیکھنے کا ازبس شوق ہے۔ گو میرے پاس نہین آتا لیکن ہم پیشہ دولت احباب کے ذریعہ وقتاً فوقتاً دیکھ لیا کرتے ہین۔ اور اس فیضمآب رسالہ منگوانے کی کوشش مین اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حکام کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ امید کیجاتی ہے کہ کسی وقت یہ جاری ہو جاویگا۔

۲- جناب من اس رسالہ مین بصیغہ مراسلات جو کارسپانڈنس درج ہوتی ہے۔ وہ بطریق حفظ صحت بہایم اور علاج جانوران مین نئے نئے مجرب آزمودہ نسخے منجانب مختلف مقامات کے ویٹیری نیری اسسٹنٹ صاحبان کی ہوتے رہتے ہین۔ جنکے مطالعہ سے ہم نہین بلکہ کل مالدار لوگ مستفید ہوتے ہین۔

۳- اسکے مضامین نگار ہمارے ہم پیشہ بھائی ہین جنکی لیاقت تحریر و طبعی تجربہ بہر حال ہمسے کچھ کم نہین۔

۴- اکثر انکی خط و کتابت مین دیکھا گیا ہے کہ وہ یہ لکھتے ہین جناب ایڈیٹر صاحب میرے اس مضمون کو رسالہ کے کسی گوشہ مین جگہ دیوین۔ گوشہ کے الفاظ کا بار بار استعمال کرنا طرز مضامین کے باہر ہے چونکہ یہ رسالہ حکیمانہ ہے اسکا مصنف ایک فاضل حکیم ہے جسکی قوت دماغ اور طاقت قلم سے نکلکر شرف زیارت بخشتا ہے۔

۵- اسی طرح اسکے معزز و قلعہ نگار بھی ماشاء اللہ اچھی چلتی پرزی طبیعت ہین جنکا وجود مغتنمات سے گنا جاتا ہے پھر وہ کیونکر گوشہ نشینی ہین حیوانی حکمت کا شکار کرتے ہین صاف میدان مین آکر بہادرانہ طور پر نئے نئے تجربہ سے جو جو معلومات انکو میسر آتی ہین رفاہ عام مین اپنے نسخہ ایجادی کتابی ڈھنگ پر لکھا کرین تاکہ مطالعہ باز ناظرین صاحبان دیکھکر خوش ہو جاوین۔

۶ - یہ فیض رساں رسالہ اُن بلند خیال و لایق اصحاب کے مفید ہاتھون سے نکلتا ہی جنکے منفعت رسان علم پودون کو ہمارے فیضان فیض جناب مسٹر جے - کٹلول صاحب بہادر مرحوم و جناب مسٹر جے - اے - منن صاحب بہادر - اور پھر جناب مسٹر ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر موجودہ کی دست شفقت مین پرورش ہوئی ہی اور ہمارے زمرہ کے لوگ مختلف مقامات پر پہونچ کے باداے سرکاری خدمات مصروف رہکر گورنمنٹ و پبلک کے ذخیرہ حیوانات کی صحت قایم رکھتے ہین وہ عزت حاصل کی ہی جسپر کہ آج ہمکو ناز ہی -

۷ - جب غور سے دیکھا جاوے تو ہمارے وجود سے آبادی کا دار و مدار ہی اگر ہم نہون تو حیوانات کی صحت مشکل سے قایم رہ سکتی ہی جب بہایم کی تندرستی ٹھیک نہین ہی تو قلبہ رانی وقت پر کس طرح جب تخم ریزی کو ہر جہ پہونچا تو فصل کی نشو نما کا کیا حال ایسی نازک حالت مین انسانی زندگی پر صدمہ پہونچنے کا احتمال ہی - آپ اس نازک سلسلہ کی طرف خیال فرما سکتے ہین کہ سلطنت کا قیام انسانی و حیوانی ترقی پر موقوف ہے -

۸ - ہم اپنی مہربان گورنمنٹ و شفیق حالی جناب مسٹر ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر پرنسپل ویٹیرنری کالج لاہور کی جسقدر تعریف لکھین اُسیقدر کم ہی کیونکہ آپکو اس فن مین وہ کمال حاصل ہی جسکو ید طولیٰ کہنا چاہیئے - اسی طرح آپکے دست بازو خانبہادر جناب سید امیر شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن و جناب سید سردار شاہ صاحب ہاؤس سرجن و خانصاحب جناب سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی لکچرار اناٹومی و جناب غلام حسین خانصاحب ہاؤس سرجن استعداد خداداد کا ذکر خیر کرین تو صفحہ کے صفحہ بھر جاوین صاحبان موصوف نے اس فن بالغہ مین بہت کچھ نمایان ترقی کی ہی جسکی تعریف ہمارے دایرہ تحریر سے باہر ہی -

۹ - بوقت ۹ بجے شب ایک سوار ٹرانسپورٹ پلٹن نمبر ۳۵ سکھ ہمارے مکان پر آیا اور یہ بیان کیا کہ ایک اونٹ بیمار ہے کچھ کھاتا نہین لیٹا پڑا ہے - چل کر دیکھے مین نے سوار سے پوچھا کہ صرف لیٹا ہوا ہے یا اور بھی کچھ کرتا ہے کیونکہ بعض اونٹ جو کمزور ہوتے ہین وہ چر کر

جنگل سے واپس آتے ہی تھک کر لیٹ جاتے ہین اُنکو چرائی کی آمد و رفت مین قریب ۹ یا ۱۰
میل روزانہ پڑجاتا ہے تو سروان نے کہا کہ کبھی لیٹ بھی جاتا ہے جیسے درد والے اونٹ کیا
کرتے ہین تو مین نے اُسکے کہنے پر ایک ڈوش کا ایک ڈرافٹ بنا کر لے لیا اور لین کو روانہ ہوا کیونکہ
یہ بات تو مجھکو پیشتر ہی سے معلوم تھی کہ اکثر کمزور اونٹ جب بہت کھا جاتے ہین تو عموماً کالک
مین مبتلا ہو جاتے ہین جسوقت اونٹو نمین پہونچا اور دیکھا تو در اصل ظاہرہ یہ ہے کالک کی علامت
پائی گئی تو مین اُسکو وہ ڈرافٹ دیکر واپس چلا آیا دوسرے روز صبح کیوقت پھر ایک سروان نے
کہا کہ لید تو برابر کرتا ہے اسکو پیشاب نہین آیا مین نے بھی بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ پیشاب کرنے
کی کوشش بہت زور کر رہا ہے دُم بھی اوٹھا رہا ہے چوتڑونکو ادھر اُدھر ہلاتا ہے و پنس کو بھی حرکت
کرتا ہے و ہلاتا ہے لیکن پیشاب نہین کرتا مین نے بیک پر گردونکے مقام مین دبا کر دیکھا تو اصل
درد ظاہر نہین ہوا بعد ازان نیچے سے پنیس کو دبا کر دیکھا تو اندر کچھ سخت سی چیز معلوم ہوئی جب
زور سے دبایا تو پنیس مین سے ایک خونکا کلا تہ ایک بالشت لنبا اور اونگل کی برابر موٹا نکلا جب
دوسری مرتبہ پھر دبایا تو کسیقدر پیپ آمیز خون نکلا تو معلوم ہوا کہ پنیس کے درمیانی حصہ مین زخم
ہے جسکو دبانے سے قدرے خون نکلا تھا اور درد بھی ظاہر کرتا تھا کھانے جگالنے مین کمی حرارت
غریزی کسیقدر بڑھی ہوئی مین نے شتر مذکورہ کو اُسیوقت عمدہ آرام طلب جگہ مین بند ہوا دیا اوپر
جھول ڈلوا دی اور ایک گھڑے مین قریب ایک سیر کے پتی شیشم توڑ کر ڈالدئے اور پانی سے
بھر دیا چار گھنٹے کے بعد پتی کو اُسی پانی مین ملکر اور چھانکر مریض کو پلا دیا اور شام کے واسطے
اُسی گھڑی مین اُسی موافق پتی و پانی ڈالکر پھر رکھدیا اُسکو شام کو پلا دیا اسیطرح یہ پانی دیو ریکٹس کے طور
پر دو روز پلایا جس سے یہ فایدہ ہوا کہ پیشاب کھلا اور بہت آنیسے زخم بالکل صاف ہو گیا و خون و
پیپ بھی کم ہو گئی اور درد مین بھی کسیقدر افاقہ ہو گیا بعد ازان۔ نوشادر (۲ تولہ) قلمی شورہ (۱ تولہ) ہو کہلا
(۱ تولہ) نصف سیر السی کے لعاب مین دونون وقت دیتا رہا۔ غذا ملایم و زود ہضم مریض ایک ہفتہ مین بالکل
اچھا ہو گیا فقط

فدوی بسنت سنگھ ویٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ چھاؤنی ڈیرہ اسمٰعیل خان

بعالیخدمت جناب صاحب پرنسپل بہادر ویٹیری نیری لاہور و اڈیٹر رسالہ ہذا دام اقبالہ

جنابعالی - گذارش ہی کہ مندرجہ ذیل التماس جو ویٹیری نیری اسسٹنٹ صاحبان کی خدمت مین کی گئی ہی درج رسالہ ہذا کر کے ممنون اور مشکور فرماوین -

کیٹلول سکالرشپ

جملہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان کی خدمت مین مودبانہ التماس

صاحبان - ویٹیری نیری جرنل - جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کا پرچہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء مین نظر سے گذرا - جناب صاحب کیٹلول بہادر سابق پرنسپل و بانی کالج کے انتقال کا سخت افسوس اور صدمہ ہوا - جیسا کہ امید ہی کہ ہر ایک صاحب کو ہوا ہوگا مگر یہ تو ایک زبانی جمع خرچ معلوم ہوتا ہے ہمنے مرحوم کی وفات پر کیا کیا - کچھ نہین - اسواسطے یہ نیازمند آپ صاحبان کی خدمت مین ایک یادگار تجویز مرحوم کی پیش کرتا ہی - اور امید کرتا ہے کہ سب صاحبان ایک ایسی تجویز کو جسمین کہ ایک ہمارے ہی غریب بھائی کی دستگیری کرنا ہی ضرور پسند فرماکر ممنون فرمائینگے گو ہندوستان مین ویٹیری نیری کالج لاہور اور ہمارا وجود مرحوم کی ایک ایسی یادگار ہے جو کبھی مٹنے والے نہین - مگر ہمپر واجب ہے کہ ہم بھی مرحوم کی یادگار کا پتھر نمونہ بنا کر دکھائین (جسکی محبت جیسا کہ آپ صاحبان کو معلوم ہوگا ہر ایک طالبعلم سے پدرانہ محبت سے کم نتھی) یعنی ایک مستقل یادگار قایم کرین - اور وہ تجویز جو نیازمند پیش کرتا ہی ایک عہ/ ماہوار کا سکالرشپ ہے جو کیٹلول سکالرشپ کے نام سے نامزد ہوگا - اور کسی غریب طالبعلم ویٹیری نیری کالج لاہور کو دیا جایا کریگا - صاحبان عہ/ ماہوار کا سکالرشپ جملہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان کو دینا کچھ مشکل نہوگا - کیونکہ اب خدا کے فضل سے ویٹیری نیری اسسٹنٹان کی معقول تعداد ہندوستان مین ہوگئی ہی اور اسطرح ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے حصہ مین کچھ آنون ہی کی رقم ماہوار واجب ہوگی - اور جسکے اکھٹا کرنیکا میرے خیال مین

یہ اچھا طریقہ ہوگا کہ ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ تین سال کی واجب رقم جو کہ ایک طالبعلم کے پاس کرنے کیواسطے کافی ہو - بذریعہ منی آڈر وغیرہ بخدمت جناب صاحب پرنسپل بہادر ویٹیری نیری کالج لاہور ارسال فرمادیا کرین - اِس طرح منی آڈر کی فیس مین کفایت ہو گی - اور جناب صاحب پرنسپل بہادر بھی جبکہ تین سال کے واسطے پوری رقم وظیفہ کی جناب کے ہاتھ مین ہوگی - کسی طالبعلم کو وہ وظیفہ دے سکینگے - اور سکالرشپ کا دینا جناب صاحب پرنسپل بہادر کے اختیار مین ہوگا -

آپ صاحبان کا نیازمند تاج الدین ویٹیری نیری اسسٹنٹ تحصیل فتح آباد

ویٹیری نیری اسسٹنٹ کسطرح ترقی اور ہر دلعزیزی حاصل کر سکتے ہین

یہ مضمون بہت عرصہ سے ویٹیری نیری اسسٹنٹان اور اِس محکمہ کے بالادست آفیسران کے ہی زیر غور نہین ہو - بلکہ گورنمنٹ بھی اِس معاملہ مین کوشش فرما رہی ہے -

اِسکے متعلق میرے مکرم و محترم اُستاد حضرت سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی نے بطور نصیحت ایک لیکچر مین مفصل تذکرہ فرمایا تھا - جو انڈین ویٹیری نیری جرنل مین بھی شایع ہوا تھا - علاوہ ازین چند اور احباب نے بھی اِس مسئلہ پر بحث کی تھی -

بن بتلائے یہ گستاخی پر بھی کسی قدر محمول ہو سکتا ہو - کہ اِس مضمون پر لکھتے ہوئے مجھے یہ خیال ہوا ہو کہ مین کسی کمی کو پورا کرنا چاہتا ہون جو پہلے بیان نہین ہوئی نہین ہرگز نہین - بلکہ بطور یاددہانی اپنے ہم پیشہ بھایونکی خدمت مین عرض کرنیکا ارادہ ہے -

یہ قدرتی بات ہو کہ ہر کام کی انجام دہی مین انسان کو بیم و رجا ضرور ملحوظ خاطر ہوا کرتے ہین اور یہ مانی ہوئی بات ہو کہ فعل عکس نفع نقصان پر اِن دونو سے ایک نہ ایک کے ساتھ ضرور سابقہ پڑتا ہے - خواہ وہ کام دُنیا کے متعلق ہو یا متعلق عقبیٰ -

بادی النظر مین ہم دیکھتے ہین کہ دنیاوی تعلقات اور باہمی معاملات مین ہر شخص ایک دوسرے

کے ساتھ حسب مقتضائے نیک و بدسلوک کرتا نظر آتا ہے۔ اور جسکا انحصار صرف بیم و رجا کے اوپر ہے۔ گو مین اسوقت نفس مضمون سے کسیقدر دور پڑا ہون۔ لیکن یہ تمہید ہی غیر متعلقہ نہین ہے:۔

المختصر۔ اُمید و بیم کے متعلق تمثیلاً بیان کرنیکی اسواسطے چندان حاجت معلوم نہین ہوتی کہ اخلاقی تعلیم کی کتابون مین خوف اور اُمید کے عنوان سے بڑی شرح و بسیط کیساتھ مضامین بھرے پڑے ہین۔

دُنیا مین جو شخص کوئی کام کرتا ہے۔ فائدہ یا نقصان کی اُمید پر کرتا ہی مثلاً زراعت کاشتکار غلہ وغیرہ اجناس کی اُمید پر تاجر فائدہ کی اُمید پر تجارت۔ علیٰ ہذا لطریق دیگر کامون مین بھی یہی مدنظر ہوتا ہے۔

بعضے کام خوف کے سبب سے کئے جاتے ہین۔ خواہ وہ مُفید ہون یا غیر مُفید لیکن دوسرے کے خوف سے کرنے پڑتے ہین مثلاً بیگار وغیرہ کا کام یا کسی آوارہ گرد تعلیم سے دل برداشتہ طالبعلم کا والدین یا اُستاد کے خوف سے حصول تعلیم پر مجبور ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب مین یہان سے اصلی مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون۔

"ہم لوگون کی یہ شکایت کہ ہماری قدر نہین کی جاتی"۔ مذکورہ بالا سطور کے لحاظ سے ہمکو خواہ مخواہ کوئی امر قرار دینا پڑتا ہی کہ کیون۔ وجہ کیا۔ جو پبلک ہماری قدر نہین کرتی۔ اس سے لامحالہ لازم آتا ہے کہ ہم دونو اسباب سے عاری ہین۔ یعنی نہ تو ہم کسی کو فایدہ پہونچا سکتے ہین۔ اور نہ نقصان پہونچانیکی ہم مین طاقت ہی۔ کیونکہ اگر دونو صفات سے ایک بھی ہمارے مین موجود ہوتی تو پبلک ہمکو ضرور خاطر مین لاتی۔

اب بلحاظ شق اوّل دریافت طلب یہ امر ہی کہ آیا واقعی ہم غیر مُفید ہین؟ کہنے والا بھی کملا سننے والا بھی کملا۔ اس نہایت مُفید عام اور معزز قابل قدر پیشہ کو غیر مفید تشخیص کرنا ٹھیرے منطق اور ایک ایسی ہنسی و ٹھٹھے کی بات ہی جیسے چاند سورج کا انکار۔

ویٹیری نیری اسسٹنٹان کا قابل قدر ہونا تمام محکمہ جات سرکاری رسالہ جات توپخانون۔ سیول محکمہ ٹرنسپورٹ کمسریٹ کے افسران نے تسلیم فرماکر گورنمنٹ عالیہ کے بھی گوش گذار فرمایا ہی۔ چنانچہ سال حال مین محکمہ کمسریٹ کے ویٹیری نیری اسسٹنٹون کیواسطے گورنمنٹ عالیہ ہند دام اقبالہٗ نے بہت کچھ اصلاح و ترقی فرمائی ہی۔ سیولیون کی ترقی کے کاغذات بھی اعلے سرکار ہند سے منظور ہوگئے بیان کئے جاتے ہین۔ ریاستہائے و ڈسٹرکٹ بورڈون کو اسقدر یہ فرقہ مفید ثابت ہوا ہی کہ اپنی فیاضی سے کسی کو بھی دریغ نہین۔

جہانتک میرا خیال ہی عام پبلک بھی بہت ہی مشکور ہی۔ پچھلے دنون سُنا تھا کہ کسی مدراسی اولوالعزم نے کتنے ہزار روپیہ اس غرض سے دیا تھا کہ وہان ویٹیری نیری اسکول کھولا جاوے۔

اگر بااین ہمہ کچھ شکایت ہی تو ایسے اشخاص کی ذاتی قابلیت کا فتور ہی جسکی طبیعتون مین ڈاکٹرون اور حکیمون کے اصول کے برعکس خیالات کا غلبہ ہے۔

ذیل کے چند اسباب ہماری ترقی و ہر دلعزیزی کے سدراہ اور اچھے کام مین تاخیر پیدا کرنیوالے ہین

(۱) بڑا بھاری باعث ناکامی معالج کا علاج معالجہ سے ناواقف ہونا ہے لیکن یہ شکایت کرنیکا کسی کو موقعہ نہین۔ کیونکہ کالجون اور سکولون سے جو ویٹیری نیری اسسٹنٹ کامیاب ہوکر کام پر لگائے جاتے ہین۔ اُنکو قابل کار جانچنے کے لئے سرکار والا نے بڑے بڑے لایق ڈاکٹرون کو منتخب کرکے ممتحن مقرر فرمایا ہوا ہے۔

لاہور ویٹیری نیری کالج مین اب کے سال میعاد تعلیم مین ایکسال اور بڑھانے سے بہت لایق ویٹیری نیری اسسٹنٹ مُہیا ہونے کا انتظام ہوگیا ہے۔

بر سرکار ہونے سے پہلے اس قسم کی شکایت تو وہ نہین جاتی کہ نادانی کا احتمال رہے۔ اب ہوشیاری نیک چلنی مستعدی اور دیانتداری سے کام کرنیوالا شخص کسی الزام کا ملزم نہین ہوسکتا۔

(۲) ملازمت ملنے پر ہمکو کام شروع کرتے ہی اپنی مشترکہ و ملحقہ علاقہ جات کی ہم پیشہ

ویٹیرینری اسسٹنٹ بھائیوں سے بھی سابقہ پڑتا ہے۔ جہانتک میری معلومات ہین انکے باہمی تعلقات اکثر کشیدہ دیکھے گئے ہین۔ بجائے اسکے کہ وہ آپس مین شیر شکر اور متفق ہوکر ایک دوسرے کی تائید اور یک جہتی اختیار کرکے عزت اور فروغ حاصل کرین۔ اُلٹا پس پشت پبلک مین ایک دوسرے کے علاج و تشخیص مین نقص بیان کرتے ہین۔ اور ایک شخص دوسرے کو نوآموز ناتجربہ کار اور نالایق بیان کرکے اپنا فروغ چاہتا ہے۔ اور دوسرا اُسکو بُرا بھلا بیان کرتا ہے۔ علیٰ ہذا الطریق اِن باہمی کھینچا تانی مین اُنکی عزت و توقیر نہین ہوسکتی۔ اسلئے سب سے پہلے باہمی اتفاق لازمی اور ضروری امر ہے۔

	بہ اتفاق مگس شہد مے شود پیدا	+	خدا چہ لذت شیرین در اتفاق نہاد	

ایک اور بڑا نقص جو ہم لوگو نمین پایا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے زیر علاج بیمارون کے حالات اور نسخہ جات ایک دوسرے سے حتی الوسع چھپانے کی کوشش کرتے ہین۔ اور یہ دو اصول پر مبنی خیال کئے گئے ہین۔

ایک تو یہ کہ مبادا دوسرے کو اُس بیمار کی ہسٹری یا روئداد بتلانے سے واقفیت بطور تجربہ ہو جاوے۔ لیکن نامعلوم اس خیال کے لوگ یہ بات نہین جانتے کہ اور چیزون کے برخلاف علم کی دولت جسقدر خرچ کی جاوے اُسیقدر زیادہ بڑھتی ہے۔

دویم آنکہ۔ علاج مین نقص سُقم ہونے سے غلطی ثابت ہوکر اپنے ہم پیشہ کے خیال مین کم لیاقتی ظاہر ہو۔ میرے خیال مین اگر باہمی صفائی ہو تو یہ خیال رفع ہوسکتے ہین۔ اور ایک دوسرے کو بتلانے اور باہم صلاح مشورہ کرنیسے رائے مین تقویت اور جرأت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۳) "زمینداران و مالکان حیوانات سے رسوخ پیدا نہ کرنا" ہمارے کام کا اجرا خوش قسمتی سے زیادہ تر اُن لوگون کے انصاف اور رسوخ پر ہے۔ جنکو بلحاظ تہذیب و شایستگی فی زمانہ انسانون کے گھٹیا طبقہ مین تسلیم کیا گیا ہے۔ یعنی عام ناتعلیم یافتہ موٹی عقل کے زمیندار لوگ اسمین کچھ شک نہین کہ بے علم اور گنوار آدمی نسبتًا اپنے فواید کو بہت ہی

کم سوچ سکتا ہی - بقول مصرعہ بی علم نتوان خدارا شناخت * اسلئے اُنکے ساتھ محبت اور اختلاط پیدا کرنے مین تکلفات اور نزاکت کو اُنکے حسب حال درجہ پر رکھکر ہر قسم کی سادگی اور خوش اخلاقی سے پیش آکر اُنکو اطمینان دلانا چاہیئے - اور جہانتک ہوسکے ایسا طریق گفتگو عمل مین لاکر اپنے آپکو بےضرر ثابت کرنا چاہیئے - کہ درحقیقت وہ ہمین اپنا مشفق معلوم کر سکین - حاکمانہ اور جابرانہ وضع سے اُنکے ساتھ میل جول کرنے مین کامیابی اور ہر دلعزیزی کی اُمید شتر بربام کا معاملہ ہے -

(۴) "تحصیلدار صاحبان سے ہماری تعلقات" - ہمارے بھائی معمولی باتو نمین تحصیلدار صاحبان سے کنارہ کشی پیدا کرکے اُنکی نگاہون مین مکروہ و مغضوب بنجاتے ہین جس سب سے کام مین بیرونقی اور بیلطفی ہمیشہ دخل انداز رہتی ہے -

مین یہ تو نہین کہتا - کہ سب ہی صاحبان ایسا کرتے ہین - بلکہ مین اپنے کئی احباب کو جانتا ہون - جنہون نے تحصیلدار صاحبان کی مہربانی سے اپنے کام مین وہ کامیابی اور فروغ حاصل کیا ہوا ہے - کہ وہ ہر طرح سے عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - لیکن بہت سے ایسے اصحاب بھی ہین جو اشارتاً کنایتاً اور علانیتاً تحصیلدار صاحبان کی طرف سے اظہار ملال کرتے رہتے ہین انڈین ویٹیری نیری جرنل ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ع کے صفحہ ۲۰۶ پر میرے ایک دوست نے بغرض انصاف طلبی مضمون لکھتے ہوئے تحصیلدار صاحبان و ڈسٹرکٹ بورڈ کے وابستگان پر ریویو فرمایا ہے - جسمین خوشامد کو کام کرنے پر ترجیح بخشی ہی - گو انکا پیرایہ اور ڈھنگ کچھ ہی ہو لیکن مین اپنے مخدوم سے معافی مانگتا ہوا اُن فقرات پر نظر ثانی فرمانیکی توجہ دلاتا ہون -

پہلے بھی ایکدو دفعہ رسالہ طب حیوانات ہند مین تحصیلدار صاحبان کی خوشامد کرانے اور تحصیل کے اہلکاران کی ماتحتی کی نسبت شاید کسی صاحب نے آرٹیکل لکھے تھے - زبانی بھی اکثرون کی یہی شکایات سُنی گئی ہین - لیکن میرے خیال مین ترقی کرنیکی یہ سبیل نہین ہین - اور مجھکو ایسے بھیڑون سے اختلاف ہے - میرا اپنا تو یہ خیال ہی کہ جس طرح ہم لوگ تحصیلدار صاحبان کی

مہربانی سے اپنے کام مین شہرت اور عزت - زمینداروں سے واقفیت کرکے انکی نگاہ مین عزیز بن سکتے ہین - اور کوئی ایسا ذریعہ نہین ہے -

ریاستی اور فوجی وٹیری نیری اسسٹنٹان کے علاوہ باقی سب محکمہ جات کے سلوتریون کو تحصیلدار صاحبان سے خاصے گہرے تعلقات پڑتے ہین - وٹیری نیری اسسٹنٹان ڈسٹرکٹ بورڈ کو تو خصوصًا صاحبان ممدوح الصدر کی ماتحتی مین ہی کام کرنا پڑتا ہے - اور اُنکی قسمت کا سیاہ سفید بھی اُنہی کے ہاتھ مین ہوتا ہے -

تحصیلداری جس مرتبے و شان کا قابل تعظیم عہدہ ہی ہر کہ و مہ جانتا ہے تحصیل مین تحصیلدار صاحب ایک بڑے بھاری افسر سرکاری ہوتے ہین - اور بلحاظ بہت سے اختیارات مثلاً مجسٹریٹ منصف وکلکٹر وغیرہ وغیرہ کوئی فرد بشر بھی ایسا نہین جس پر اُنکے وسیع اختیارات کا اثر نہ پڑے - ہر ایک آدمی کو بلحاظ بیم و رجا اُنہی کی آستان منظرگاہ بنانی پڑتی ہے - اسلئے ہر ادنےٰ و اعلےٰ تحصیلدار صاحبان کا تابعدار و محکوم ہے - اور اپنی اپنی دنیاوی حاجات کے واسطے ہر ایک اُنکے پاس آنے جانے اور سلام و نیاز کرنیکو ترقی کا زینہ تصور کرتا ہے -

	ہر کجا چشمۂ بود شیرین	+	مردم و مرغ و مور گرد آیند	

ہم لوگون کا زیادہ تر کام اُنہی لوگون کے ساتھ ہوتا ہی - جو تحصیلدار صاحبان کے پاس ہر روز حاضر ہوتے رہتے ہین - یعنی زمیندار مالکان مویشی وغیرہ - اب خیال کیا جاسکتا ہے کہ تحصیلدار صاحبان کے سلام کرنے اور اُن سے نیازمندی حاصل کرنے مین (جسکو غلطی سے خوشامد سمجھا جاتا ہے) جنکے ہم ماتحت بھی ہین اور حکماً اُنکی فرمانبرداری ہمارے پر لازم ہے - ہمارا کیا ہرج ہے - درین صورت ہم اپنے افسران کو بھی خوش کر سکتے ہین - اور اُن زمینداروں سے بھی رسوخ اور واقفیت بطور احسن ہو جاسکتی ہی - جن پر ہمارے کام کا دارمدار ہے - اسلئے جہان تک ہوسکے تحصیلدار صاحبان کی مہربانی کو اپنی طرف منعطف کرنیکی کوشش کرنا ہمارے عین کامیابی اور ہر دل عزیزی کا موجب ہے -

یہہ تو مسلمہ امر ہے کہ علاج معالجہ اور کام اختہ گری مین شہرت حاصل کرنا زمینداروں سے واقفیت ہونے پر منحصر ہے۔ اور اُس واقفیت حاصل کرنیکے لئے اس سے بہتر اور کوئی سبیل نہین ہے کہ تحصیلداروں صاحبان کے ہمراہ رہکر تب تک تو ضرور ہی دیہات کا دورہ کر کے کام متعلقہ کیا جاوے جب تک اچھی طرح سے علاقہ مین واقفیت نہ ہووے۔

(۵) ہماری خاطر خواہ ترقی کی روکاوٹ کے اسباب مین سے ایک سبب یہ بھی ہے۔ کہ زمیندار مالکان مویشی ایک اپنی جبلی عادت کے باعث مویشیان کے علاج معالجہ مین اس قدر کوشش نہین کرتے جیسا کہ چاہیئے لیکن بڑی خوشی کی بات ہی کہ زمانہ اس قسم کے وسایل مہیا کر رہا ہی۔ کہ یہہ شکایت بھی کسی وقت رفع ہو جاینگی اُمید کی جا سکتی ہی۔ مزید برآن افلاس اِس فرقہ سے اِس طرح مانوس ہی جیسا مقناطیس سے لوہا۔ جسکی وجہ سے ادویات اور دیگر معالجہ کے اخراجات کی برداشت اُنکو ناگوار گذرتی ہے۔

ہماری فیاض رحم دل اور رعیت پرور گورنمنٹ تو اس بارہ مین حد سے زیادہ کوشان ہے کہ یہ غریب فرقہ پستی سے مرفع الحالی اور آسودگی کی حالت مین ترقی کرے۔ چنانچہ ہر قسم کی عنایات نفاذ ایکٹ انتقال اراضی سنہ ۱۹۰۰ع و زراعتی بنکون کے اجراء کی تجاویز وغیرہ اسی اُصول پر مبنی ہین۔ لیکن خدا سے بھی لطف و کرم کی التجا ہئے۔

ہماری توجہ سب سے زیادہ جس بات پر ہونی چاہیئے۔ سہل الحصول اور کم قیمت دیسی ادویات کا بیماروں کے لئے تجویز کرنا ہے۔ کمیاب اور گران انگریزی ادویات کا حتی الوسع زمینداروں کو زیربار نہین کرنا چاہیئے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ سب لوگ پہلے بھی اسی کوشش مین ہین۔

جاہل اور اناڑی معالجون کے اٹکل پچو اور خلاف اُصول علاج بھی مستعد اور باقاعدہ معالج کے مقابلہ میں بہت ہی دلخراش اثر رکھتے ہین۔ اور کسی قدر قابل تذکرہ ہے گو یہ فی نفسہ خود اسباب کے زمرہ مین شامل ہے لیکن مین اسکو ضمناً اسی دفعہ پانچ مین ہی بیان کر دیتا ہوں۔

اسکی انسداد کے متعلق میرے مہربان دوستان داسن داس - ہیرا لعل وجگت نراین ویٹیری نیری اسسٹنٹ صاحبان ضلع رہتک نے انڈین ویٹیری نیری جرنل ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء مین، ایک مشترکہ آرٹیکل بعنوان جوہر حیوانات خاص قسم کے فقرہ پانچ کے اندر کچھ تدابیر لکھی ہین - جو مختصراً حسب ذیل ہین -

"(۱) اگر معالج خواندہ ہے - تو اسکو دوائی اور کتاب وغیرہ سے امداد دیکر دوستانہ رسوخ پیدا کرنے سے دخل انداز ہونے سے روکنا چاہیئے - لیکن یہ مشکل ہے -

(۲) ادھر اُدھر کی قانونی باتین بناکر دہشت دھمکی دینا -

(۳) ڈپٹی انسپکٹر وتحصیلدار صاحبان کی معرفت حکمنامے جاری کراکر انکا علاج بند کرانا -

(۴) ایکٹ پانچ سنہ ۱۸۶۱ء کی دفعہ ۳۴ کی کارروائی -

(۵) خود ہمت کرکے اچھے اور مفید علاج سے لوگونکو اپنی طرف راغب کرنا - کیونکہ جو چیز مناسب اور فائدہ مند ہوتی ہی - انسان خود بخود اسکو کرتا ہے اور بری رسم وغیرہ کو چھوڑ دیتا ہی"

مجھکو اپنے دوستون کے مضمون کے فقرہ پانچ کے ضمن پانچ سے تو بالکل اتفاق ہی اور واقعی آپکا فرمانا بہت موزون اور قابل داد ہی - کیونکہ انسان ترقی کا موضوع اصلی ہی - محبت ہمت اور عدل ترقی کی جان ہین - اور یہی آدمی کا ایمان چونکہ ہمت ترقی کا ثلث جان ہے اسلئے ہمت ترقی کے طالب کا جزو دہرم ایمان ہی - لیکن اوّل الذکر چار دفعات کی موافقت مین تامل ہے -

ضمن اوّل کو راقمان مضمون نے خود ہی مشکل تو تسلیم کیا ہے - مگر مین اسکو غیر ضروری اور بہت مشکل خیال کرتا ہون -

ضمن دویم وسویم کا مضمون تقریباً ایک ہی ہے - اور جو گورنمنٹ کے خلاف منشا ہے ہیضہ اور طاعون ملعون جیسی وبا کے اندر جب گورنمنٹ جبراً دوا دینے اور کسی خاص ڈاکٹر یا حکیم کا علاج کرنے پر انسانون کے مرض مین مجبور نہین کرتے تو پھر جاے کہ حیوانات کی

غیر متعدی (نن کنٹیجیس) امراض مین ڈپٹی انسپکٹر و تحصیلدار صاحبان حکمنامے جاری فرماوین۔ یہ اُمید نہی نہین رکھنی چاہیئے۔ ہان اگر کوئی بارسوخ آدمی ایسا کرا سکتا ہے تو فبہا۔ لیکن سب کو ایسی ترغیب و اُمید دینا دلانا میری رائے مین ناممکن ہے۔

چوتھے ضمن مین دفعہ ۴۴ کی کارروائی کی طرف اشارہ ہے۔ اور واقعی فضول اور تکلیف دہ علاج پر اس دفعہ کی سزا عاید ہوسکتی ہے۔ لیکن ہر جگہ نہین۔ صرف سرکاری قرارداد رقبہ جات مین جس سے میونسپلٹی و چھاؤنی کی حدود مراد ہین۔ البتہ یہ شکایت تب رفع ہوسکتی ہے۔ کہ گورنمنٹ حکم جاری کردیوے کہ بغیر سند کوئی وٹیرنری اسسٹنٹ یا سلوتری کا کام نہ کرے۔ اور خلاف ورزی کرنیوالے کو مواخذہ کیا جاوے۔ جیسا کہ بقول اخبارات حال مین سلطان المعظم شاہنشاہ ٹرکی نے اپنے قلمرو مین اسی مضمون کا ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص بغیر حصول سند سلوتری کا کام کرتا ہوا پایا جاویگا تو اُس پر زیادہ سے زیادہ پچاس لیرہ عثمانی جرمانہ کیا جائیگا۔

اور بھی کئی ایک اسباب ہماری ترقی کی راہ مین حایل ہین۔ مثلاً ادویات و آلات وغیرہ کا میسر نہ آنا لیکن بخوف طوالت انکو نظر انداز کرکے اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ کہ بقول مخدومنا و مولٰنا حضرت سید مہتاب شاہ صاحب گیلانی مختصر ضروری۔ اور تھوڑے تھوڑے بتدریج انڈنٹ انسٹرومنٹ و ادویات کے کرنے مُفید ہونگے بجائے اسکے کہ قیمتی اور بہت اشیاء کے یکدم انڈنٹ کردئے جاوین۔ جو عدم گنجایش کنٹنجنٹ کے خیال پر افسران نامنظور کردیوین۔

شق اوّل یعنی اُمید کے متعلق بیان کرنیکے بعد اب مین شق دویم یعنی خوف کی نسبت تھوڑا سا عرض کرکے اپنے مضمون کو جلد ختم کرنا چاہتا ہون۔

خوف کسی نقصان یا تکلیف پہونچنے کے احتمال پر ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ پہلے مین اوپر عرض کرچکا ہون۔ جن لوگون کے اختیار مین سے نقصان پہونچنے کا خوف ہوتا ہے۔ اُنکی خاطر مدارات اور خوشامد کرنیکی طرف لوگونکی طبیعتین خود بخود مائل رہتی ہین۔ اور اُنکی تھوڑی کوشش اور فیض رسانی بھی بظاہر دہ دُنیا ستر آخر کے ثواب کی طرح زیادہ قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھی

جاتی ہی - لیکن یہ سب سپاس اور خوشامد کی بناوٹی باتین صرف زبانی ہی ہوتی ہین - ایسے لوگون کو دل سے چاہنے والے شاید کوئی چند اشخاص ہی ہوتے ہونگے -

چونکہ ہم لوگون کی خدمات و تقرر محض رفاہ عام کی غرض سے ہین - خوف دھمکی سے کام لینا ہماری ہستی کے اصول کے برعکس اور ترقی اور ہر دلعزیزی کے سدِ راہ ہین - اسلئے اس قسم کے خیالات بھی دل مین لانا اور دیگر محکمہ جات کے ملازمان کی طرف دیکھکر حکومت کے پیرایہ مین رعب و داب پیدا کرنا ہمارے مناسب حال نہین ہین - بلکہ جہانتک ہوسکے بقول شخصے فاختہ کی طرح بےضرر ہوکر اپنے فرائض کو بجالانا چاہیئے - اور اس نعمت کا بارگاہِ الٰہی مین شکرگذار رہنا چاہیئے - کہ ہمین ایسی ہستی نصیب ہوئی جیساکہ شیخ سعدی علیہ رحمۃ فرماتے ہین -

	من آن مورم کہ در پایم بمالند چگونہ شکرِ این نعمت گذارم		نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند کہ زورِ مردم آزاری ندارم	.

فقط والسّلام - الراقم طالب خان ویٹیری نیری اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ چکوال ضلع جہلم
یکم جون سنہ ۱۹۱۰ع

ہارس سکنس

حضور پرنور جناب ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر پرنسپل ویٹیری نیری کالج پنجاب

جنابعالی - اگرچہ حضور اور دیگر ویٹیری ڈاکٹرون کو اس بیماری کی بابت بہت کچھ واقفیت ہوگی - لیکن یہ خیال مدنظر رکھکر کہ میرے ہم پیشہ بھائیون کو اس سے کچھ واقفیت حاصل ہو مختصراً حال اس بیماری کا پیش کرتا ہون - یقین ہی کہ حضور اسکو اپنے رسالہ گوہر بار مین درج فرماوینگے -

ہارس سکنس - افریقہ کی گذشتہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ بیماری ۱۷۸۰ع سے گویا جب سے کہ سوتھ افریقہ دریافت ہوا ہے اس ملک مین ظاہر ہوئی ہی اور یہ بھی مظہر ہے کہ یہ بیماری بلحاظ موسم کے شروع نومبر سے لغایت آخیر مئی تک بڑے زور پر رہتی ہی - لیکن ماہ فروری تک بہت پھیلتی

ہے۔ اور خصوصاً گھوڑے۔ خچر۔ گدہے مین ہوتی ہی۔ چنانچہ میرے مشاہدے مین ایک کیس خچر کا بھی ہوا ہے۔

اسباب۔ اکثر ڈاکٹرونکا مقولہ ہی کہ اسکا سبب ایک خاص قسم کا کیڑا ہوتا ہی جو کہ جئی۔ گندم سوکھی گھاس مین رہتا ہے لیکن ابتک یہ بات پایہ ثبوت کو نہین پہنچی۔ نیچی۔ نمی دار جگہ جبکہ ہوا گرم و خشک ہو نہایت سرسبز اور نمی دار چراگاہ۔ میلے تھان وغیرہ اسکے اسباب خیال کئے گئے ہین

علامت۔ اس بیماری کی علامت اسوقت تک ظاہر نہین ہوتی جبتک گھوڑیکی موت مین ایک دو گھنٹہ نہ باقی ہو۔ کمترین مشاہدہ مین ایک کیس۔ چینٹ ہارس۔ بوئر پونی ہسپتال نمبر ۲ پریٹوریا مین آیا تھا جسمین یہ علامات تھین۔

شروع مین جبکہ کمترین کے پاس جمعدار سائیس نے رپورٹ کی کہ ایک گھوڑے نے دانہ نہین کھایا اور دیکھنے گیا تو یہ علامت پائین۔ بریدنگ کوئک۔ نبض کوئک۔ ظاہرا جھلیان قدرے سرخ ٹمپریچر ۱۰۱ جانور کو کچھ لرزہ تھا۔ اگلے بازو سے لیکر تمام سر و گردن پر سویلنگ تھا۔ میری دیکھتے ہی دیکھتے گھوڑا گر پڑا اور اسیوقت اسکے منہ سے سفید رنگ کا جھاگ نکلا اور فوراً تڑپ کر مر گیا۔ اسکے بعد حال مین نمبر ۳ ہسپتال لنڈس فونٹین مین ایک کیس گرے۔ گلائنگ۔ دیکھا جسکی علامات یہ تھین۔

صبح ۸ بجے جبکہ مین اسکا ڈریسنگ کر رہا تھا گھوڑا سست ظاہر ہوا چنانچہ کمترین نے ڈاکٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے چھوڑ دیا۔ آدھ گھنٹہ بعد ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اسوقت جانور زیادہ سست تنفس تیز ظاہرا جھلیان سرخ بخار ۱۰۲/۲ تک گردن پر کچھ سویلنگ ظاہر ہوتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے گھوڑیکو الگ کرادیا اور ٹمپریچر لیا تو برخلاف زیادہ ہونیکے نارملی ہوگیا۔ ایک گھنٹہ بعد پھر ٹمپریچر لیا تو ۹۷/۲ تھا اسی وقت جانور گر گیا۔ اور سر گردن۔ منہ۔ ہونٹ یہانتک کہ زبان بھی سوج گئی نبض نہایت سلو ہوگئی ظاہرا جھلیان معمولی حالت پر تھین۔ اور سفید جھاگ جانور کے منہ ناک سے خارج ہوا۔ اور جانور تڑپ کر مر گیا۔

پوسٹمارٹم اگزیمنیشن۔ اس کیس مین رگیر مارٹس زیادہ تھا۔ گردن پر چمڑے کے نیچے

عین جگلر وین پر ایک پتلی لکیر تھی۔ دلکی کارڈیک سیک مین شید مین سیرس فلوئڈ پایا گیا جسکا رنگ زردی مایل تھا۔ پھیپھڑہ کنجسٹڈ۔ پلورل کیوٹی مین سیرم سیلین بڑھی ہوئی۔ اور کنجسٹڈ رنگ سیاہ۔ گردے بڑھے ہوئے۔ ریڈلا کنجسٹڈ مثانہ مین کوئی تغیر نہ تھا۔

علاج ۔ اس گھوڑیکا علاج بذریعہ انٹی سیپٹک کیا گیا چنانچہ کاربالک ایسڈ آدھا گرام دیا گیا۔ لیکن کچھ فائدہ نہین ہوا۔ اور تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہی کہ اس بیماری کا انسداد پیشگی لازم ہی۔ کیونکہ جب ظاہر ہوتا ہی تو کوئی دوا کا اثر نہین کرتی۔ مین نے اجتک پچاس کیس سے زیادہ ہارس سکنس کے دیکھے ہین۔ لیکن کوئی جانبر نہین دیکھا۔ اسکا پیشگی انتظام ہسپتال نمبر ۳ مین یہ کیا گیا ہے۔ کہ نوز بیگ (دانہ کے توبرے) کو فینائل لوشن یا آئزل یا کریازوٹ سے انٹی سیپٹک کرتے ہین اور ٹراف (چری) وغیرہ کو فینائل لوشن سے صاف کرتے ہین چنانچہ اس انتظام سے تعداد کیس پہلے سے کم ہو گئی ہی فقط

عرض۔ جنابعالی۔ گذارش ہی کہ اس بیماری کو کس اعضا کی اور کس قسم کی بیماری مین شامل کیا جاوے

الراقم کمترین نانک چند۔ ٹرنسپورٹ وٹیزی اسسٹنٹ نمبر ۳ بیس ویٹیری ہاسپٹل
۵ مئی سنہ ۱۹۱۰ء } سبکسن۔ ای سالنڈس فونٹین ٹرنسوال ۔ سوتھ افریقہ۔

ایڈیٹر ۔ یہ ایک جنوبی افریقہ کی خاص بیماری ہی۔ جسپر مختلف تجربہ کارون نے مختلف رائے زنی کی ہین۔ کپتان پیز صاحب بہادر نے اپنی نئی کتاب طب اسپان بالتصاویر مین صفحہ ۱۴۷ پر اسکا مفصل حال معہ علاج وتدابیر محفوظیت درج کیا ہے اسکا دوسرا نام "ڈیہائی کوس" ہے۔ یہ "ڈکپ" (پھیپھڑے) کی قسم کی اور "بلیو ٹنگ" دو اقسام کی ہوتی ہے۔

(۱) زہر خورانی کا کیس

مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی۔

مورخہ ۱۴۔ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک چٹھی صاحب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لاہور کی بدین مضمون آئی کہ ایک گائے گذشتہ شب کو آناً فاناً مرگئی ہی۔ اُنکی لاش کا امتحان کرکے موت کا سبب بتلایا جاوے۔ چنانچہ راقم بحکم صاحب پرنسپل بہادر۔ چند سینیر طلبار کو اور نیز سب ضروری سامان پوسٹمارٹم اگزیمی نیشن کا ہمراہ لیکر جیل کے گاؤخانہ مین گیا۔ اور گائے کی لاش کا ملاحظہ کیا۔ لاش پھولی ہوئی ہی۔ اُنکی ناک مُنہ اور مقعد سے معمولی لیسدار پانی کا اخراج ہی۔ لیکن اُس سے بدبو نہین آتی لاش کو گاڑی پر لاد کر ایک علیحدہ جگہ مین جہان پہلے بھی حیوانات کی لاشین دفن ہوتی ہین لیگئے۔ اور وہین اُسکا امتحان کیا گیا۔ پیٹ چاک کرنے سے پرٹیونیل سیک سے کچھ مقدار زرد رنگ کی۔ گاڑھی رطوبت نکلی جس سے فضلہ کی بو آتی ہی۔ جب غور سے دیکھا گیا تو ریومن معدہ مین ایک چھوٹا سا بے ترتیب سوراخ معلوم ہوتا ہے۔ جسکے گرد کچھ منجمد خون کے سیاہ چھیچھڑے یا کلاٹ اور اردگرد اُسکے زرد یا لال انفلامیشن معلوم ہوتا ہی۔ معدہ او دانتونکو جوف شکم سے نکالکر باہر رکھا گیا۔ اور پہلے ریومن کو چاک کرکے اُسکا فضلہ نکالکر میوکس جھلی کا امتحان شروع کیا۔ خصوصاً اُس مقام سے جہان پر باہر سے زخم معلوم ہوتا تھا۔ ساری میوکس جھلی کا بالائی طبق جابجا اُدھڑا ہوا۔ اور نیچے سے سُرخ جھلی رنگ کی سوزشی چٹین یا بڑے بڑے دھبے پائے گئے۔ جو حصہ معدہ اوّل کا زیادہ مریض پایا گیا خصوصاً اُس جگہ سے جہان چھید بھی تھا۔ اُسے کاٹکر علیحدہ کرلیا گیا۔ اور جو فضلہ اُسپر چسپان تھا وہ بھی اُسپر رہنے دیا۔ اب دوسرے اور تیسرے معدہ مین شگاف دیکر اُنکا امتحان کیا گیا۔ اُن مین بھی جابجا سُرخ داغ دکھائی دیتے تھے۔ آخر چوتھا معدہ کا بخوبی امتحان کیا گیا۔ اُسپر باریک باریک چٹین دکھائی دیتی تھی اور گہرے اور سُرخ بڑے بڑے انفلامیٹوری نشان تھے خصوصاً اخیر حصہ مین

یعنی پیلا اسکے پاس بہت مجموعی السرون اور سرخ داغون کے تھے۔ اس معدہ کے زیادہ مریض حصونئے ٹکڑے بھی کاٹکر رکھ لئے اور سب ٹکڑون کو معہ قدرے فضلہ کے احتیاط سے ایک صاف جھاڑن مین تپیٹ کر ایک جگہ رکھکر کالج مین اپنے ہمراہ لائے۔ علاوہ برین۔ باقی آلات شکم وچھاتی کا بھی فرداً فرداً حسب المعمول امتحان کیا لیکن کوئی خاص بات اُنمین نہین دیکھی گئی۔

جب پہلے معدہ کا سوراخ یا شگاف ملاخطہ کیا گیا تو فوراً یہ شبہ ہوا تھا کہ کسی ٹرومٹک سبب سے معدہ کا رپچر یا پرفوریشن ہوا ہی اور یہ سبب ہلاکت کا ہی جب ایسے معدہ کی استری جھلی کی حالت دیکھی تو آرسنک پائزن کا شبہ ہوا اور خیال پیدا ہوا کہ شاید اسی چھید کی راہ داخل کیگئی ہی۔ چنانچہ جلد کو بھی بغور دیکھا گیا کہ سوراخ کے بیرونی زخم کا پتہ ملے لیکن اُسکا باہر سے چمڑے مین کچھ پتہ نہین ملا۔ غالباً شگاف کے وقت کٹ گیا ہوگا۔ جب چوتھے معدہ کی استری جھلی کا حال دیکھا تو آرسنک پائزن یعنی سم الفار کے زہر کا شبہ پختہ ہوگیا۔ اور جو طلبار اُسوقت موجود تھے اُنکو وثوق کے ساتھ اس نتیجہ سے آگاہ کیا گیا کہ یہ جانور سنکھیا کی زہر سے ہلاک ہوا ہے لیکن چونکہ ابھی اسبات کا کیمیاوی امتحان نہین ہوا لہذا ابھی قطعی رائے یا حلفی شہادت اسبات کی نہین دیسکتے تاہم مجھکو یقین واثق ہی کہ سنکھیا کے زہر سے ہلاک کیا گیا ہے۔ چنانچہ معدون کا امتحان کرتے وقت بھی سنکھیا کی بہت تلاش کیگئی لیکن نہین ملا۔ معدون کے ٹکڑون اور فضلہ کو کالج مین ہمراہ لائے۔ اور اُنکا کیمیاوی امتحان کرکے اپنا اطمینان کرلیا گیا کہ مریضہ یقیناً سنکھیا کے زہر سے ہلاک کیگئی ہی۔ اور اُسوقت صاحب موصوف الصدر کی چٹھی کا جواب دیا گیا۔ نیز فضلہ اور معدونکے ٹکڑونکا بقیہ بھی ایک بوتل مین بند کرکے اور اُسکے مُنہ پر مُہر لاکھ لگاکر صاحب موصوف کے پاس بھیجکر اُنہین لکھا گیا کہ جس گائے کی لاش کے امتحان کی نسبت آپنے لکھا تھا وہ سنکھیا کے زہر سے مری ہی۔ اور ہمنے اپنا پورا اطمینان کرلیا ہی۔ لیکن قانونی طور پر صاحب ممتحن کیمیا کی شہادت اس بارہ مین ضروری ہے لہذا

متوفیہ گائے کے معدوں کے ٹکڑے اور فضلہ اس بوتل مین بند کرکے ذمہ دار آدمی کے ہاتھ آپکو بھیجا جاتا ہے۔ آپ اسے براہِ راست صاحب ممتحن کیمیا پنجاب لاہور کے پاس بھیجین وہ بعد امتحان آپکو نتیجہ سے مطلع فرماوینگے۔

کیس نمبر ۲۔ چوتھے معدہ مین ریت اور مٹی کے سبب ایک شیرخوار بچھڑے کی موت

مورخہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ع کو مالن صاحب جونیر سکرٹری پنجاب گورنمنٹ نے ایک چٹھی بدین مضمون کالج مین بھیجی کہ انکا بچھڑا آج صبح اچانک مر گیا ہی۔ اسکی لاش کو دیکھ موت کا سبب بتلایا جاوے۔ راقم بمعہ چند سینیر طلبا کے سامان پوسٹ ہمراہ لیکر صاحب موصوف کے بنگلہ پر پہونچا۔ جہان بچھڑا باندھا جاتا تھے اُس جگہ کو دیکھا۔ جگہ میلی کچیلی۔ فرش پر ریت اور مٹی اور گوبر واُپلے وغیرہ بکثرت تھے۔ گوالا سے دریافت کیا کہ کسطرح مرا اور کیا تکلیف ظاہر کی۔ تو اُسنے بیان کیا کہ صاحب یا تو چنگا بھلا تھا اور یا گڑگڑانے لگا۔ اور گر گیا۔ اور ہاتھ پیر مار کر مر گیا دریافت کیا گیا کہ کہین پھانسی تو نہین لگ گئی تھی۔ اور بچھڑے کی ناک مُنہ اور گلے کو بھی دیکھا لیکن پھانسی کا کچھ نشان نہین ملا۔ آخر بچھڑی کی لاش کو ایک کمرے مین لیجا کر میز پر رکھکر اُسکی پوسٹمارٹم شروع کی۔ بچھڑے کی عمر ایک ماہ کے قریب ہی اور فقط دودھ پیتا ہے۔ اور جب میز پر اُسے رکھا تو مُنہ سے کُچھ خاک آمیز آلایش نکلی۔ جسکی سبب سے پہلے مُنہ کے جبڑون کو کاٹکر علیحدہ کیا گیا۔ حلق۔ مری اور ٹریکیا کا امتحان کیا گیا۔ سوا میلے اخراج کے جو مری سے نکل آتا تھا اور کچھ معلوم نہوا۔ آخر پیٹ چاک کیا۔ پہلا معدہ دیکھا گیا۔ تو اُس سے تھوڑے سے خشک تنکے برآمد ہوئے۔ دوسرا اور تیسرا معدہ بچھڑو نمین برائے نام ہوتا ہی۔ چوتھا معدہ کو دیکھا گیا۔ تو اُسمین نعودہ منجمد اور کچھ رقیق مٹیالا ساد دیکھا گیا جب احتیاط سے امتحان کیا گیا تو معدہ کی دیوار مٹی کا استر لگا ہوا ہی اور بہت سی مقدار ریت اور بال وغیرہ کی اُسمین ایک گولی کی شکل مین موجود ہی۔ اور اُس سے آنت کا مُنہ بند ہو رہا ہی۔ باقی آلات شکم وجوف صدر کا بھی امتحان

کیا گیا لیکن سب کو تندرست پایا۔ پس یہی ریت اور بال و مٹی جو جو تھے معدہ مین جمع ہو گئے تھے کافی سبب موت کا ہی اس سے معدہ کی جلن اور اکھوٹ و ریگو ہو کر بچہ مر گیا۔ گوالے کی غفلت سے وہ مٹی چاٹتا رہا اور کسی نے انہین روکا۔ چونکہ گائے بچھڑے کے بغیر دودہ نہین دیتی تھی لہذا مالک کو سمجھایا گیا کہ بچھڑے کی کھال اُتار کر اسمین بھوسہ بھر کر مصنوعی بچھڑا بنا کر دودہ نکالنے کے وقت اُسکے سامنے رکھدیا کرین۔ اس سے گای کا دودہ خشک نہین ہوگا۔

کیس نمبر ۳۔ چھاتی پر ایبس

مورخہ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو ایک بھینس سیاہ۔ ملکیتہ نبی بخش تیلی سکنہ لاہور موچی دروازہ معالجہ کیلئے شفاخانہ مین لائی گئی۔ اسکی چھاتی اور پیٹ کے نیچے ورم۔ جو حیوانہ تک پہیلا ہوا تھا۔ خصوصاً چھاتی کے دہنی طرف ساتوین اٹھوین پسلی کے مقام پر ورم زیادہ تھا جو ہاتھ لگانے سے گرم پُر درد اور سخت پتھر کی طرح مریضہ کسیقدر سُست لیکن کھانے جگالنے مین کچہ بہت کمی نہین کی قبض ہی اور ٹمپریچر لینے سے معلوم ہوا کہ نارمل سے کچھ قدرے بڑھا ہوا ہی۔ پہلے روز مریضہ کو سلفٹ آف مگنیشیا کا جلاب دیا گیا۔ اور ورم کے اُس مقام پر جو سخت تھا ٹنکچر آف ایوڈین کا طلاء کیا گیا۔ اور مالک کو ہدایت کیگئی کہ غذا ملایم زود ہضم دیوے۔ دوسرے روز ورم کسیقدر ہلکا معلوم ہوا لیکن بدستور جاری تھی۔ دوسرا ایک جلاب سلفٹ آف مگنیشیا کا دیا گیا۔ اور ورم پر پھر ٹنکچر آف آیوڈین کا طلاء کیا گیا۔ تیسرے روز مریضہ کا ورم اردگرد سے معدوم ہو کر فقط چھاتی کے دہنے طرف کُھنی کے پیچھے باقی ہے۔ امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ اسمین مواد ہی اور دُنبل پختہ ہو گیا ہے۔ سرجنگ نیڈل سے دیکھا گیا تو مواد کی موجودگی کا یقین ہو گیا اُسوقت راقم نے ان تمام سینیر طلباء سکول کو جو موقعہ پر موجود تھے بطور پیشین گوئی کے یہ کہا کہ ہمنے اس قسم کے بہت سے مریض دیکھے ہین جنکی چھاتی پر ایسے ہی ایبس پیدا ہو جاتے ہین جیسے تم دیکھ رہے ہو۔ اِنکا عام

سبب موشی مین یہ ہی کہ معدون یا مری کی طرف سے سوئی اس طرف آجاتی ہی اور اسکے دفعیہ اور باہر خارج کرنیکے لئے قدرت یہ تدبیر کرتی ہی کہ دنبل بنکر سطح جسم کی طرف پھٹتا ہی اور اسکے پھوٹنے سے سوئی بھی باہر گر جاتی ہی ہمارے خیال مین اس مریضہ کے اس دنبل مین بھی یقیناً سوئی موجود ہوگی - اس ڈیماسٹریشن کے بعد دنبل کو کھولدیا گیا قریب چار یا پانچ پونڈ کی پتلی بودار سفید پیپ نکلی - اور اسکے بعد دنبل کے جوف کو جو انگلی سے ٹٹولا گیا تو اسمین سوئی کی نوک کو چھوئی جسے آلہ فارسفس سے پکڑ کر کھینچکر چھاتی کی دیوار سے نکالا گیا یہ معمولی گدّا کپڑا کے سینے والی موٹی سوئی تھی - اسکے بعد معمولی علاج زخم کا کیا چند دنونمین مریضہ اچھی ہوگئی -

کیس نمبر ۵ - ایک بھینس مین بڑا اسلفنگ السر

مورخہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ع کو ایک بھینس سیاہ ملکیت اللہ بخش گوجر سکنہ لاہور بھائی دروازہ - بعارضہ پیٹ پر سلفنگ السر - برای معالجہ شفاخانہ ہذا مین لائی گئی - پیٹ پر بہت ورم ہے اور عین درمیان ایک بڑا بے ترتیب پھٹا ہوا بدصورت زخم دکھائی دیتا ہی - جس سے بدبودار اخراج نکلتا ہی اور چھیچھڑے مردار بناوٹ کے نکلتے ہین - بھینس کو گرا کر اسکے اگلی اطراف باندھکر سامنے اور پچھلے اطراف پیچھے کھینچ رکھے اور زخم کا امتحان کیا - قریب ۲ فٹ آگے سے پیچھے کو لمبا اور ڈیڑھ فٹ چوڑا - تقریباً گول شکل کا السر ہے - اسمین سے سخت بدبودار خون آمیز بدرنگ پیپ اور سڑے گلے چھیچھڑے اسمین ملے ہوئے بہتے ہین - اور بیشمار کرم جا بجا گھونسلے بنا کر اسے کھا رہے ہین - اور چمڑا جو بے ترتیب طور پر پھٹ کر السر سے علیحدہ ہو رہا ہی اسکے لب چارون طرف سے لٹکتے ہین - سطح السر پر جا بجا ناسور اور گندے چھیچھڑے - اور فنگائڈ گرد تھ ہین - مریضہ کو قبض اور بخار ہی کھانا جگالنا کم ہے - اور بہت نڈھال ہی - جو طلباء وغیرہ اسوقت اس مریضہ کو دیکھ رہے تھے انکے خیال مین یہ لاعلاج تھے لیکن راقم نے انسے

بہت مریضونکا کامیابی سے علاج کیا ہے۔ لہذا نہایت اطمینان سے علاج شروع کیا گیا اور طلباء کو بتلایا گیا کہ حیوانات مطلق بشمول زخمون اور انسونکا اگر محتاط اور ہوشیار ہوکر باقاعدہ علاج کیا جاوے تو خواہ کیسے خراب السر اور زخم ہون ہمیشہ اُمید شفا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ گندے مردار چھیچڑون کو کاٹکر علیحدہ کیا گیا۔ اور کاٹنے کے وقت یہ احتیاط کیگئی کہ کہین دیوار شکم مین آر پار سوراخ نہو جاوے۔ کرمون کے ناصور اور گھونسلے بھی کاٹکر زخم کو اُنسے صاف و پاک کیا گیا۔ جلد کے نیچے دور تک کرم چلے گئے تھے اُس ساری جلد کو جو مریض معلوم ہوئی کاٹ دیا گیا اور جب ساری سطح زخم صاف ہو چکی تو اُسے ڈس انفیکٹ سلوشن سے دھو کر صاف کیا گیا۔ کہین کہین جلد کاٹنے سے جو جریان ہوا اُسے بند کیا گیا۔ اور بعد دھونیکے زخم کو کاربالک آئیل و بوریکن انٹمنٹ سے ڈریس کیا گیا۔ اور یہ ڈریسنگ جاری رکھا جبتک کہ تندرست انگور زخم مین پیدا ہو گئے۔ مریضہ کو اندر پہلے دو روز امٹی سولنٹ ڈرافٹ دو دفعہ دن مین۔ اور بعد ازان ایک ہفتہ تک ٹانک پوڈر اُسکی خوراک مین ملاتے رہے اور ڈریس کرنیکے بعد چند روز تک روزمرہ ایک تازہ گدی کپڑا اور روئی کی بناکر زخم پر رکھکر اوپر سے چوڑی پٹی باندھتے رہے کہ دیوار شکم کو سہارا ملے۔ ڈیرہ ہفتہ مین السر پر انگور پیدا ہوکر سطح زخم برابر ہو گئی بعد ازان ڈریسنگ بدل دیا گیا یعنی فقط ایوڈو فارم کے مرہم سے دو دفعہ روزمرہ ڈریس کرتے رہے اور مریضہ بالکل شفایاب ہو گئی جو مردار چھیچڑے کاٹکر علیحدہ کئے گئے تھے اُنکا وزن چار پونڈ علاوہ مردار اخراج کے تھا۔

(سید سردار شاہ گیلانی)

ڈای سفیلس سائی سومین مانسٹرازیٹی

یعنی

دو سروالا عجیب الخلقت بچہ

جو عسر ولادت کے مریضہ بھینس کے بچہ وان سے نکالا گیا

مورخہ ۲۔ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کو ظہر کیوقت ایک گوجر سکنہ لاہور جوڑی موری اپنی سیاہ قد آور

حاملہ بھینس (جو بعارضہ عسر ولادت بچہ مبتلا تھی) بغرض علاج شفاخانہ مین لایا بھینس بہت فربہ اور قد آور تھی لیکن تکلیف اور درد سے بہت نحیف اور کمزور ہو رہی تھی - اور شفاخانہ کے اپریٹنگ شیڈ مین آتے ہی بیٹھ گئی - اُسکے اطراف کو باندہ کر قابو کیا گیا اور بچہ جنانیکا سامان اوزار و ادویات وغیرہ سب مہیا کرکے عمل جراحی کیلئے مددگارونکو منتخب کیا گیا - اور بعدازان راقم نے ہاتھ دھوکر اور تیز کاربالک آئل سے ترکرکے رحم مین داخل کیا اور بغور امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ بچہ کے اگلے اطراف اور سر تو وضع طبعی مین ہے لیکن سر معمول سے کسیقدر موٹا ہے اور اُسکے سر کے دہنی طرف بجائے ایک کے ۲ کان ہین - پھر ذرا آگے ہاتھ لیجاکر جب بخوبی امتحان کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اصلی سر سے اوپر اور پیچھے کی طرف ایک اور سر اور مُنہ ہے اور بچہ ڈبل سر اور مُنہ رکھنے کے سبب ولادت نہین کرسکتا - رحم کے اخراج سے سخت بدبو آتی تھی اور سڑے گلے چیچڑے جیر و آنون رحم سے خارج ہو رہی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ حاملہ کچہ عرصہ سے اس حادثہ مین مبتلا ہے - اور مالک جو گوجر ہے خود پہلے اپنا اور اپنے بھائی بندونکا علاج معالجہ کرتے رہے ہین اور اپنے علاج سے مایوس ہو کر دیر کے بعد مریضہ کو شفاخانہ مین لائے ہین - چنانچہ استفسار کرنے پر انہون نے اس بات کا اقبال کیا علاج و دستکاری حسب ذیل شروع کی گئی :-

پہلے پچکاری کلان کے ذریعہ کانڈیز فلوئڈ سلوشن بہت سا رحم مین پہونچایا گیا - اور اُسے خراب سڑے ہوئے مواد سے دھوکر بعدازان دوبارہ بغور امتحان کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جو دوسرا سر آگے کی طرف ہے وہ مانع ولادت ہو رہا ہے کیونکہ اناڑی معالج نے اُسکے جبڑے پر رسی کا پھندا لگاکر سامنے کو کھینچا ہے - اور دونو سر یکجا ہو کر مخرج ولادت مین آگئے ہین - لہذا دوسرے سر کو ہاتھ کے ذریعہ آگے کو دھکیل دیا گیا جس سے بچہ کا وہ مُنہ پیچھے کے رُخ مُڑ گیا - بعدازان دونو اگلے اطراف کو پھندے لگاکر اُنکو بھی بچہ دان مین دھکیل دیا تاکہ پیلوس مین کسیقدر خلا پیدا ہو اور بڑے سر کو سامنے کھینچا تاکہ اُسکی کھوپری کو چاک کیا جاوے - ہرچند

کوشش کی کہ سر سامنے آوے اور اُسے توڑا جاوے لیکن ہڈی مضبوط تھی نیز دوبارہ سوچکر تشخیص کرنے سے معلوم ہوا کہ اگر مجری ولادت کو خوب چکنا اور مزلق کیا جاوے تو بدون عمل جراحی یا بچہ کے کسی عضو کاٹنے کے بموجب بچہ کا اخراج یعنی کھینچکر نکالنا ممکن ہے۔ لہذا سر کے نچلے جبڑے مین بھی پھندا ڈالا گیا اور اُسکے دونو چشم خانون مین آہنی ہک لگا کر انمین رسا ڈال کر باہر رکھا۔ اب اگلے اطراف کو ایک ایک کرکے سامنے نکالا اور اُنکے گامچیون پر بھی مضبوط پھندے لگا دیئے۔ اب سر کی تینون رسیون اور اگلے اطراف کے پھندون کو ملا کر باہر کھینچا اور مریضہ کے رحم مین بہت سا کاربالک آئل پچکاری کے ذریعہ پہونچا دیا گیا۔ اور بچہ کے دوسرے سر کو اور کبھی اندر کی طرف دھکیل کر بیرونی پھندونکو مددگارون کے ذریعہ زور سے باہر کھچوایا کوئی ۲ منٹ کے اندر اندر بچہ زندہ اور سالم باہر آگیا۔ اور مریضہ نے ہوش سنبھالی۔ اس موقعہ پر یہ بھی بتلانا ضروری ہی کہ مریضہ ایسی خستہ اور بیہوش ہو رہی تھی کہ اسکی حرکات اور کوشش ولادت (اسٹرینگ) بالکل بند تھی۔

بچہ کو خارج کرنیکے بعد جیر اور آنون کو نکالا گیا۔ اور رحم کو ڈس انفکٹنٹ سلوشن سے دھویا گیا چونکہ رحم کی کانچ نکلنے کا خوف تھا۔ اور خراش کے سبب مریضہ آپ زور سے اینٹھنے لگی لہذا ٹرس یعنی چھینکا چڑھا دیا گیا۔ اور مریضہ کو آغاز عمل دستکاری سا اثنا عمل۔ اور آخیر مین ۳ دفعہ اسٹمی میولنٹ ڈرافٹ دیا گیا جس سے مریضہ کے جسم مین قوۃ آگئی۔ اور آرام سے کھڑی ہو گئی۔ مالک کو ہدایت کی گئی کہ اسے صاف ٹھنڈی ہوادار جگہ مین رکھے۔ سرد صاف پانی اور دودھ و السی کی پتلی آس پلاوے۔ اور اُسکے تھنون سے بو بلا نکالکر حیوانہ کو خالی رکھی۔

آج مورخہ ۴ جولائی کو مریضہ اچھی ہی۔ اشتہا ظاہر کرتی ہی۔ اینٹھنا اور علامات درد و خراش موقوف ہو گئی۔ اور کوئی خطر سپٹک سمیا وغیرہ کسی خطرناک عارضہ کا معلوم نہین ہوتا اُسکی عام شکل و شباہت۔ چال۔ دم۔ حرارت وغیرہ سے اُسکی عام صحت اچھی معلوم ہوتی ہی۔ مالک کو ضروری عام ہدایات دربارہ غذا وغیرہ دیکر مریضہ کو شفاخانہ سے خارج کیا گیا۔

سید سردار شاہ گیلانی

بحضور لامع النور جناب پرنسپل صاحب بہادر

لاہور ویٹیرینری کالج و اڈیٹر انڈین ویٹیرینری جرنل دام اقبالہٗ

خاکسار کی خواہش ہے کہ جانوروں کے ٹمپریچر لینے کے بارہ مین کچھ تحریر کرے۔

ٹمپریچر یعنی حرارت غریزی یا حرارت جسم کا معلوم کرنا

ٹمپریچر کئی اقسام کے ہین لیکن اس جگہہ صرف اُس ٹمپریچر کے لینے کا ذکر اور مدعا مقصود ہے جس سے جانوروں کے جسم کی حدت اور گرمی معلوم کیجاتی ہے۔

جسوقت ٹمپریچر لینا ہو تو یہ امر سب سے ضروری ہے کہ جانور آرام سے کھڑا ہوا اور کسی قسم کا کام اور زور کی محنت اُس نے نہ کی ہو۔ خوراک وغیرہ نہ کھاتا ہو کیونکہ خوراک کے چبانے کی حرکت سے ۲ سے ۸ پوائنٹ سینٹی گریڈ تک حرارت بڑھ جاتی ہے۔ اگر ٹمپریچر لینے کیوقت جانور خوراک کھاتا ہو تو خوراک سامنے سے اُٹھا لینی چاہیئے۔ تب سب سے اوّل جانور کا رسپائے ریشن یعنی تنفس جانور سے کچھ فاصلہ پر بدین سبب شمار کرنا اور گننا چاہیئے تاکہ یکایک نزدیک جانے سے جانور ڈر اور چمک کر اور کچھ نا آشنائی اور اجنبیت کے باعث خراٹے دار جلد جلد سانس لینا نہ شروع کردے۔ اسموقعہ پر یہ بھی ضروری ہے کہ شمار کنندۂ تنفس رسپائے ریشن لینے سے پہلے حرکات تنفس سے بخوبی آگاہ ہو چنانچہ انکی آسانی کیلئے رسپائے ریشن کے انجام پانے اور پھر اُس سے حرکات کے واقع ہونے کا حال یہان تحریر کیا جاتا ہے۔

جب ہوا ٹریکیا کے راستہ لنگس مین بھرنی شروع ہوتی ہے۔ تب پھیپھڑہ پھولکر پسلیون کو اپنے سے دور کرنے اور اپنے لئے جگہ فراخ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ جو استخوانی سیخین اس سے سخت اور مضبوط تر ہوتی ہین۔ لہذا انکے مقابلہ سے تنگ اور عاجز آکر ڈایافرام (حجاب حاجز) پر جو عضلاتی اور سدار دیوار ہے۔ پیچھے کو دھکیل کر اپنا جسم پھیلانے اور ہوا کو اچھی طرح

اندر آنے نہ دینے اور جتنی کہ اُسکو ہوا کی ضرورت ہی حاصل کرنیکے لئے جگہ حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ تب ایبڈامینل کیوٹی کے نیچے کے اعضاء مثلاً معدہ وغیرہ جو بھاری اور خوراک سے پورا ہونیکے باعث وزنی ہوتے ہین پیچھے کو کم سرکتے ہین۔ لیکن بجائے نچلے حصہ کے بالائی حصہ جہان پر کہ آنتین وغیرہ جو معدہ کی نسبت ہلکے اعضاء ہوتے ہین دباؤ سے پیچھے کو ہٹ جاتے ہین۔ اسلئے بالائی حصہ پیٹ کے اعضاء پیچھے کو پیلوس کیوٹی کی جانب زور دیتے ہین اور اُسکو پیچھے ہٹانے کی کوشش کرتے ہین۔ چونکہ پیلوس کیوٹی بسبب ہڈیونکی پختہ دیوار ہونے کے مضبوط اور ایک فولادی پشتہ ہوتی ہے۔ اسلئے اپنے پیچھے کے قلعہ کی دیوار کے مقابلہ کی اپنے مین ہمت نہ دیکھکر کیوٹی مذکور کے پہلوؤنکی جانب جس طرف جگہ نرم اور لچکیلی عضلاتی دیوار ہوتی ہے رُخ کرکے دباؤ ڈالنا شروع کرتے ہین۔ جس سے کہ کوکھ بسبب اندرونی اعضاؤن کے دباؤ کے ملنے کے اوپر کو اوٹھ آتی ہے۔ کوکھ کا حصہ اوبھرنے اور پھیلنے کے باعث نیچے کے بھاری اعضاء معدہ وغیرہ جو اوّل بسبب غذا کے پُر ہونے اور بدین سبب بھاری ہونے کے پیچھے کو پوری پوری نہین سرکنے پائی تھی اب کوکھ کو پھیلا دیکھکر اور کشادہ جگہ پاکر اپنے ہر دو جانب پھیل جاتے ہین۔ جس سے کوکھ کے اُٹھنے کے بعد پیٹ کے نیچے کا حصہ باہر کو پھیلنا شروع ہوتا ہے۔ تب پیٹ کی دیوارون کے پھیلنے کے ساتھ ہی چھاتی کی دیوارین بسبب تناو اور علاقہ رکھنے کے پھیلنا شروع کرتی ہین۔ جنہون نے اوّل لنگس کو اپنے سے کمزور ہونیکے باعث دوسری جانب دباؤ ڈالنے کے لئے مجبور کیا تھا (بوجوہات چند در چند دیگر اعضاء اور حصہ جسم کے دباؤ نیز کئی ایک اور دیگر بواعث سے جنکا آگے ذکر ہوگا لنگس کو جگہ دینے کیلئے باہر پھیلنے کو مجبور ہوتے ہین۔ اوّل بدستور لنگس کا پسلیون کو اندر سے باہر کو پھیلنے اور جگہ خالی کرنے کیلئے مجبور اور تنگ کئے رہنا۔ دویم شکم کی دیوارون اور اندرونی اعضاء کا لنگس کی مدد کے لئے یکدل اور یکجان ہوکر پسلیون کو باہر کی جانب پھیلنے کیلئے کھڑے اور تیار ہوجانا اور مجبور کرنا وغیرہ) اب پسلیون کے پھیلنے اور لنگس کو اپنا مدعا حاصل کرنے اور اپنی خواہش کے رفع ہونیکے بعد اس امر کی ضرورت

ہوتی ہی کہ اب یہ ناقص ہوا جو میرے جسم کے اندر بھری پڑی ہی اور جسکا کارآمد حصہ نکال لیا گیا ہی کسی نہ کسی طرح نکلجاوے۔ تاکہ دوسری تازہ اور عمدہ ہوا جس سے کہ ضروریات زندگی پوری ہوتی ہین آوے۔ لہذا ایک تو لنگس یعنی اہل ہکان کی وما ضار مندی دوسرے اعضاء شکم اور چھاتی کی دیوارون کے دباؤ سے جو پھیپھڑہ کی خراب ہوا کو باہر نکالنے کیلئے ہر طرح مدد کو تیار اور ہمدردی کو موجود ہوتی ہین پھیپھڑہ کی فضول اور ناکارآمد ہوا خارج ہی جسکو ایکسپائرے ریشن کہا جاتا ہے یعنی بیرونی سانس یا اندرونی ہوا کا باہر چھوٹنا۔

یہ تو ریسپائرے ریشن کے انجام پانیکا قاعدہ تھا جس سے ہمکو یہ معلوم ہوگیا کہ سانس لینے کیوقت اوّل کوکھ اُٹھتی ہی بعدہٗ پیٹ کے نیچے کا حصہ اور شکم زیرین حصہ کے ساتھ ہی پسلیئن لہذا تنفس شمار کرنے والے کو چاہیئے کہ کسی خاص مقام پر نظر قایم کرے اور اُس جگہ پر سے تنفس کا بڑھاؤ یا گھٹاؤ گذرنے پر دوسرا تنفس شمار کرنا شروع کرے۔ یعنی یا تو کوکھ کے اُٹھنے کے مقام کو یا پیٹ کے نیچے کی دیوار کو معہ پسلیون کے اُبھرنے کے موقعہ کو نظر مین جمالے۔ یا شکم کے نیچے کی دیوار اور پسلیون کو پھر اندر کو دبانے اور سکڑنیکا وقت تنفس شمار کرنیکا شروع مقام ٹھیرائے علیٰ ہذالقیاس۔ اسیطرح یکے بعد دیگرے شمار کرتا چلا جاوے۔ اس ایک منٹ کے عرصہ مین جسمین کہ شمار کنندہٗ تنفس نے تنفس شمار کیا ہے جانور اس آدمی سے جس نے اب نبض شمار کرنی ہی اسکے قدرے قیام اور بے ضرر حرکات سے واقف ہو کر کچھ متحمل ہو جائیگا اور خیال کریگا کہ یہ مجھے کسی قسم کی تکلیف دینے نہین آیا ہی۔ اب اس موقعہ پر جانور کے خدمتگار یا دوسرے مددگار کو جو موجود ہو جانور کو پکڑنے کیلئے اشارہ کرنا چاہیئے جسوقت وہ پکڑ لیوے۔ تب نبض شمار کرنی شروع کرنی چاہیئے۔ سب سے اچھا قاعدہ تو یہ ہی کہ جانور کے بائین جانب کھڑے ہو کر ادھ بائین ہاتھ سے جانور کے بائین سینگ کو تھام کر دائین ہاتھ کی ام انگلیون کے آخیری حصتون یعنی پوٹونکو سب میگسلری آرٹری (شریان زیرین جبڑہ) پر آرام رکھے اور آرٹری کو جو کہ پتلی ڈوری کی مانند مین مینیچر مسل کسبا ہر اور اگلے کنارہ پر جبڑہ کے نیچے سے چہرہ کے اوپر کو گھومنے اور خم کے موقعہ پر پائی جاتی ہی

انگلیون کے بیچ کے سرکاؤ سے قدرے نیچے اوپر شریان کی حرکت کو محسوس کرکے ٹٹول لیوے اور شریان کو اتنا ہلکا دباوے کہ اُسکی حرکت محسوس ہوتی رہے اور زیادہ زور کے دباؤ سے اُسکی ضربت غیر محسوس نہ ہو جاوے اور اگر جانور قدآور اور اونچا ہے تو جبڑہ کے نیچے سے داہین جانب ہاتھ لیجاکر مذکورہ بالا طریقہ سے پلس لیجاسکتی ہے۔ جب اس طرح شریان کی ضربات کئی بار انگلیون کے نیچے سے گذرتی ہوئی اچھی طرح محسوس ہون۔ تب ضربات شریان (نبض گننا) شروع کرے۔ لیکن اس جگہ سے نبض لینے مین بعض وقت شریر جانور بہت تیز اور تند ہو کر کودنے پھاندنے اور صدمہ وچوٹ وغیرہ پہونچانے کے درپے ہو جاتے ہین۔ لہذا میری ذاتی رائے مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب خدمتگار جانور کو پکڑ لیوے تب خدمتگار کو ہدایت کردیجاوے کہ جیچھے پھر اور گھوم کر شمار کنندہ نبض کی کارروائی کو نہ دیکھے اور اپنا مُنہ جانور کے سر کی جانب آگے کو رکھے۔ اس طریق اور اس طرح سے ایک تو جانور پیچھے کو شمار کنندہ نبض کی طرف اچھی طرح نہین دیکھ سکیگا۔ دویم خدمتگار اپنا خیال اور زور نہ تقسیم ہونے کے باعث مضبوطی سے جانور کو پکڑے رہیگا۔ تب شمار کنندہ نبض ہر ایک جانور کی ٹانگون کی حرکات کے لحاظ سے لاتون سے قدرے الگ رہ کر کاکسی جی ال آرٹری (شریان دم) سے پلس لینا شروع کرے۔ جو دُم کے زیرین حصہ مین عین ورٹبرون کے بیرونی جوف کے بیچ مین سر سر چلتی ہوئی محسوس ہوا کرتی ہے۔ نیز شمار کنندہ نبض کو اس امر سے آگاہ رہنا چاہیئے کہ جب نبض شمار کرے تو پورے منٹ مین شمار کرے اور اگر اُسنے چوتھائی منٹ مین لیکر چار سے اور آدھے منٹ مین لیکر دو سے ضرب یکر منٹ کا حساب لگایا تو وہ غلطی پر رہیگا۔ کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ چوتھائی منٹ مین نبض لیکر اگر پورے منٹ کا حساب لگایا جاوے تو چار ضربات شرائین زیادہ ہونگی اور اگر آدھے منٹ مین لیکر پورے منٹ کا حساب لگایا تو ۲ ضربات زیادہ شمار مین آوینگی۔ لہذا نبض شمار کرنے کیلئے ایک منٹ سے کم عرصہ نہین لینا چاہیئے۔ پلس سے فارغ ہو کر حسب ذیل طریقہ سے تھرمامیٹر لگانا چاہیئے۔

تھرمامیٹر لگاتے وقت سب سے اوّل ضروری ہے کہ اوّل تھرمامیٹر کو دیکھ لیا جاوے کہ تھرمامیٹر کا

پارہ کس جگہ اور کس ڈگری پر ہی۔ سیماب پیمانۂ حرارت کا حالت صحت سے نیچے ہونا ضرور کایت سے نہے۔ کیونکہ قیام سیماب کی حالت صحت کے کم درجہ سے اوپر چڑہنے سے معلوم ہو جائیگا کہ جانور کی حرارت عزیزی کس حالت مین ہی۔ دویم تھرمامیٹر کو اندر داخل کرنے سے پہلے میٹھا تیل یا ویسلین سے تر کر لیا جاوے۔ اور اس بات کا لحاظ کر لیا جاوے کہ آیا جانور کی مقعد فضلہ سے خالی ہے یا نہین۔ اگر جانور کی مقعد غلاظت سے بھری ہوئی ہی تو تھرمامیٹر کے بلب یا صاف شدہ انگلی کے آخیری کنارہ سے ریکٹم کی اندرونی دیوار کو ذرا سا ہلکا ایری ٹیشن (یعنی خراش) کرنا چاہیئے اس خراش سے جانور فضلہ خارج کر دیگا۔ لیکن یہ خراش ایسی نرم ہونی چاہیئے جیسے کہ آدمی کی ناک کے سوراخ کے اندر مکھی یا مچھر کے اتفاقیہ گھس جانے سے صرف انکے پرون کی ایری ٹیشن سے اسقدر چھینکین آتی ہین کہ وبال جان ہو جاتی ہین۔ دم پھولجاتا ہے چھینکون پر چھینکین پے در پے آتی جاتی ہین آنکھون سے آنسو بہنے شروع ہو جاتے ہین اور مارے خراش کے طبیعت ایسی بیچین ہو جاتی ہی کہ تھوڑی دیر کیلیئے دنیا و مافیہا سب کچھ بھول جاتا ہے۔ چونکہ انسان کی ناک کی خراش اور حیوان کی ریکٹم کی خراش مین بہت بھاری فرق ہی کیونکہ حیوان کی ریکٹم مین ایسے تیز اور جلد اثر نہین کرتی جیسے آدمی کی ناک مین خراش بہت جلد اثر کرتی ہے اسلئے ایسے معمولی خراش سے جسمی حرارت نہین بڑہتی۔ غلاظت خارج ہونے سے ریکٹم کی میوکس ممبرین چسپت ہو اور سکڑ کر ہر چہار جانب سے تھرمامیٹر کے ساتھ لگی رہیگی۔ جس سے دریافت حرارت جسمانی مین کسی قسم کا شبہ نہین رہیگا اور اگر جانور کمزوری کے باعث اپنا فضلہ خارج کرنیکے ناقابل ہو اور خود بھی کسیقدر جلدی ہو تو تھرمامیٹر کو فضلہ سے اوپر اور میوکس ممبرین کی دیوار کے ساتھ لگائے رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ فضلہ مین تھرمامیٹر رہنے سے ایک سے چار پوائینٹ تک کی کمی ہوتی ہی۔ فضلہ مین تھرمامیٹر کے رہنے سے حرارت کے کم ہونیکی یہ وجہ ہے۔ کہ چونکہ فضلہ ایک غیر شئے ہے جسنے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین جسم سے ہمیشہ کیلیئے علیحدگی اختیار کرنی ہے اور اسمین اعضائے جسم یا خاص ریکٹم کی ساخت کی طرح دوران خون بھی نہین ہوتا ہی

جب اسمین بلڈ سرکولیشن نہ ہوا تو گوبر کی اور جسم کی حرارت جسمین ہر وقت ہر لحظہ دوران خون جاری رہتا ہے کیسے برابر رہ سکتے ہین۔ جب اسکا یقین ہو گیا کہ ریکٹم فضلہ سے خالی ہے۔ تب جانور کو کسی آڑ یا دیوار یا سہارے سے کھڑا کرنا چاہیئے اور داہنی جانب خدمتگار جانور کو کھڑا ہو کر جانور کو پکڑے رکھنا چاہیئے تاکہ جانور تھرمامیٹر داخل کرنے کیوقت ادھر اُدھر کود پھاند کر تھرمامیٹر کے توڑ ڈالنے کا باعث نہ ہو۔ اب ٹمپریچر لینے والے کو بائین ہاتھ سے دُم اور داہنے ہاتھ سے تھرمامیٹر پکڑ کر ریکٹم کے اندر داخل کرنا چاہیئے۔ اور تھرمامیٹر کو کم از کم تین منٹ اور زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ تک مقعد کے اندر رہنے دینا چاہیئے اور اسفنگٹر اینائی (سوراخ مقعد) کو بند رکھنا چاہیئے تاکہ سرد ہوا کے گذر سے دریافت حرارت غریزی مین کسی قسم کا خلل واقع نہو۔

راقم شیخ فقیر علی ویٹیرنری اسسٹنٹ فسٹ کلاس محکمہ امپیریل بکٹیریولاجیکل لیباٹری مکتیسر ضلع نینی تال

مضمون بالا پر تقریظ۔ سید سردار شاہ گیلانی۔ اس مضمون مین بجائے ٹمپریچر کے جو عنوان مین درج ہے زیادہ تر تفصیل فعل تنفس اور نبض لینے کی کیگئی ہے جسمین نامہ نگار نے کوئی خاص دلچسپ بات ظاہر نہین کی ان مضامین سے کالج کی درسی کتب بھرے پڑے ہین جنکو پڑھنے اور سیکھنے کا ہر ایک طالب علم کو موقعہ ملتا ہے اور لوگ اُسی ذریعہ سے یہ باتین تحصیل کر سکتے ہین جس ذریعہ سے نامہ نگار نے حاصل کی ہین۔ رسالہ مین مضامین دینے کی اصل غرض یہ ہونی چاہیئے کہ اسمین علمی اور دلچسپ مضمون بھیجے جاوین جو مختلف اضلاع و ممالک کے ویٹیرنری اسسٹنٹون کو اپنے مطب کے تجربات و مشاہدات مین حاصل ہوا کرین معمولی قسم کے پرانے زیر مشق مضامین کو اسقدر طوالت دینا اور بار بار اُنکا اعادہ کرنا ناظرین کیلیئے چندان مفید نہین ہو سکتا۔

سید سردار شاہ گیلانی

مضمون برائے اندراج رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل

از جانب قاضی غلام محمد ضلع شاہ پور

رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل لاہور ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۰ع کے صفحہ ۱۸۶ پر انجمن حفاظت مویشی کے قایم کرنیکی جو تجویز پنڈت جیٹھومل صاحب نے پیش کی ہے اُسکی تائید مین حسب ذیل چند سطور کرنی

مناسب معلوم ہوتی ہین۔ کچھ شک نہین کہ یہ تجویز عمدہ و مفید و قابل قدر ہے۔ اور ملک کو ایسی
انجمنون کے تقرر کی ازبس ضرورت ہے۔ اظہر من الشمس ہے کہ ملک مین جسقدر مویشی عمدہ و بکثرت
ہونگے اسیقدر اہل ملک و سرکار کو فائدہ ہے اور مویشی سے جو ضروریات رعایا و سرکار سرانجام ہوتے
ہین وہ محتاجِ بیان نہین۔ کیونکہ ہر ایک فرد بشر مویشی کے مفید اور کارآمد ہونے سے بیعلم نہین
آجکل مویشی کا حال نہایت ہی خراب و صورتِ تنزل مین ہے۔ اور پچھلے دو تین سال کی خشکسالی
نے مویشی کی نسل کی بیخکنی ایسی نہین کی کہ یہ نقصان تھوڑی و معمولی کوشش و سعی سے پورا ہو سکے
بلکہ جب تک سرکار دولتمدار کی توجہ پوری اس طرف مائل نہ ہوگی۔ اس کمی کے پورا ہونیکی ہرگز
توقع نہین ہو سکتی۔ بعض بعض اضلاع مین گھاس و چارہ آجکل بکثرت نظر آتا ہے لیکن مویشی کا
نام و نشان نہین ہین۔ وہ گھاس کے پیدا ہونے سے پہلے تباہ ہو چلے ہین۔ اگر بیادگار ملکہ انجہانی
مثل بمبئی کے صوبہ پنجاب مین بھی ایسی انجمن قایم کی جاوے۔ تو خالی از فائدہ نہین۔ ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء

قاضی غلام محمد ضلعدار سول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ شمالی پنجاب شاہپور

بحضور پرنور جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیرنری کالج و اڈیٹر انڈین ویٹیرنری جرنل دام اقبالہٗ

جناب عالی۔ خاکسار کی خواہش ہے کہ تھوڑے تھوڑے وہ مضامین جو ویٹیرنری اسسٹنٹون کو
یہان بکٹیریالوجی لیباٹری مین آنکر سیکھنی لازمی ہین انڈین ویٹیرنری جرنل مین دیا کرون تاکہ
ویٹیرنری اسسٹنٹون کو یہان آنے سے پیشتر اُن حالات کا تھوڑا بہت پتہ ملجایا کرے جو اُن کو
سیکھنی ضروری ہین لہذا آج مرض رنڈرپسٹ کے خون او صفرا کے انآکولیشن کرنیکا
قاعدہ اپنے بھائیون کی بہتری کیلئے معرض تحریر مین لاتا ہون۔

رنڈرپسٹ کے خون یا سٹو پرائمونائزڈ سیرم یا صفرا کی پچکاری کرنیکا قاعدہ۔

اس امر کے لئے سب سے اوّل جانور کو گرانا ہوتا ہے چونکہ ہر ایک جانور کے گرانیکے طریقے جدا جدا ہین

اور رنڈرپسٹ کا ٹیکہ چونکہ خاص مویشیان کیلئے مخصوص ہی لہذا بیل اور بھینس ہر دو اقسام کے مویشیان کے گرانے کا طریقہ تحریر کیا جاتا ہے۔

۱

اوّل۔ بیل کو گرانے کا طریقہ۔ ایک مضبوط مددگار جانور کے مُنہ کو خوب مضبوطی سے پکڑکر اور جانور کی گردن کے خم مین کہڑا ہوکر جانور کو گرانی اور اُسکے سر کو زور سے مروڑنی کیلئے منتظر اشارہ رہے اور دوسرا مددگار جانور کے سر مین سینگون کے گرد ایک مضبوط رسّہ جسطرف کہ جانور کو گرانا منظور ہے اُسکے برخلاف جانب لگاکر سینگ والے رسّہ کو پیٹہ کے اوپر یعنی کوہان کے پیچھے سے گہماتا ہوا تنگ کی جگہ پیٹ کے نیچے سے لاکر اُسی بالائی رسّہ کے بل کے درمیان سے نکالکر جو کوہان کے پیچھے سے گھومتا ہوا پیٹ کے نیچے کو گیا ہے کھینچکر برابر اور درست کرلیوے تاکہ پہلا بل ڈھیلا اور نرم نہ پڑجاوے بعدازان اس بل دئے ہوئے رسہ کے آخری کنارہ کو پٹہ پر رکھ کر اوپر سے اور فلینکس کے نیچے سے لاکر اُسے دوسرے بل کے درمیان سے جو کہ کوکھ اور فلینکس کے اوپر سے گھومتا ہوا نیچے کو گیا ہی نکال لے۔ اور اسی بل دئے ہوئے رسّہ کو آخری کنارہ کو جو کہ ہاتھ مین ہی جانور کے چوتڑون کے پیچھے لیجاکر معہ دو ایک مددگارون کے کھینچنے اور گرانے کے واسطے کہڑا رہے۔ تب یہ ہی دوسرا مددگار جسنے کہ پہلا رسہ جانور کو گرانیکی خاطر پکڑ رکھا ہی۔ سر والے پہلے مددگار سے تاکید کر دیوے کہ ذرا ہوشیار ہو جاوے اور جانور کے سر کو خوب مضبوط پکڑے رکھے تاکہ پیچھے کو رسہ کھینچنے کیوقت جانور سر کو نہ چھوڑا لیوے یا پیچھے کو نہ سرک آوے۔ تب دوسرا مددگار معہ اپنے دو ایک ہمراہیون کے جلدی اور زور سے ہاتھ کے رسّہ کو جانور کے پیچھے کی جانب کھینچے تاکہ جانور کو گرنے سے بچنے کی کوشش کرنیکا موقعہ نہ ملے۔ اس طرح سر کے مُڑنے اور پیٹ پر کے ہر دو رسہ کے بلون کے پیٹ اور کوکھ وغیرہ کو دبانے اور اس طرح سے تنفس مین رکاوٹ اور تکلیف پیدا ہونے اور اس سے جانور نجات پانے کی کشمکش مین خود بخود گر جائیگا۔ جب جانور گر گیا تو ایک مددگار فوراً پھرتی سے دُم کو ٹانگ کے اندر سے لاکر پیٹ کے اوپر کوکھ پر کھینچے رکھے۔ اور سر کا مددگار جانور کے سر کو اوپر کیجانب ذرا

ٹیڑھا رکھے تاکہ جانور گر کر پھر اُٹھنے کی کوشش نہ کرسکے اور تیسرا مددگار فوراً چارون ٹانگون کو مضبوط باندہ دے۔ اگر جانور جاموش ہی جو تدبیر مذکورہ بالا سے مشکل سے گریگا اُسکے گرانیکا طریقہ حسب ذیل ہی:۔

دویم بھینس کو گرانیکا طریق ۔ چونکہ جاموش قوی ہیکل مضبوط لحیم شحیم اور وزنی جانور ہوتا ہی اسلئے اوّل جانور کے سر کو کسی مضبوط کھنبے یا پیڑ سے باندہ دینا چاہئے۔ کیونکہ ایکدو مددگارون مین اتنی طاقت نہین ہوتی کہ بھینسا کی گردن کو ٹیڑھا کرکے مضبوط پکڑ سکین یا اُسکی گردن کی طاقت کا مقابلہ کرسکین۔ اِس طرح بندھے ہوئے سر کو ایک مددگار تھامے رکھے اور دوسرا مددگار بھینسا کی پچھلے ٹانگون کو گھٹنہ سے اوپر ایک موٹی رسّی سے ایسا اور اِس طرح مضبوط باندھے جیسا کہ گائے بھینسون کو دودہ دوہنے کیوقت باندھا جاتا ہی (اگر رسّی پتلی ہوگی تو بندہی ہوئی جگہ پر جانور کے گرنے اور گرنے سے بچنے کی جدوجہد مین زخم ہوجاوینگے) اور تیسرا مددگار دس بارہ ہاتھ لمبی رسّی لیکر اُسکے ایک کنارہ سے اگلی ٹانگون کو گھٹنون سے اوپر اُسی طور سے باندھے جیسا کہ پچھلی ٹانگون کو باندھا ہے اور دوسرا آزاد سرے کو جو ہاتھ مین ہی اگلی بندھی ہوئی ٹانگون کے نیچے سے نکالکر اور پچھلی ٹانگون کی بندھن کی رسّی کے نیچے سے پیچھے کو لیجاکر اور اوپر سے پچھلی ٹانگون کے بیچ سے گھماکر سیدھا آگے کو اگلے پاؤن کے درمیان رسّی کی گانٹھ کے اوپر سے رسّہ کو نکالکر گردن کے سامنے لے آوے تب اِس گردن سے آگے نکلے ہوئے رسّہ کو چار خوب مضبوط طاقتور آدمی آگے کو کھینچنے اور جانور کو گرانے کی غرض سے پکڑے رہین۔ اور سر والی ڈوری کو جو کھنبہ سے بندھی ہوئی ہی۔ ڈھیلا کردین تاکہ گرنے کیوقت اونچا نیچا سر ہونے سے گردن کو موچ نہ آجاوے۔ نیز جانور پیچھے کو بھی نہ ہٹنے پاوے۔ جب یہ کام انجام ہوچکے تو سر والا مددگار سر پر قایم رہے اور باقی مددگار گردن سے آگے نکلی ہوئی رسّی کو زور طاقت اور پھرتی سے کھینچنا شروع کرین اسطرح جاموش کی چارون ٹانگین اکٹھی ہونے اور باہم ملنی شروع ہوجائینگی اور چارون ٹانگون کے اکٹھا ہونے پر جانور آہستہ سے بغیر کسی قسم کی تکلیف

جانور مارنے کے گر جائیگا۔ تب ایک مددگار دُم کو ٹانگون کے بیچ سے نکالکر خوب مضبوطی سے پکڑ لیوے اور دوسرا مددگار پچھلے دونون ٹانگون کو اگلی دونون ٹانگون کے بیچ مین دیکر خوب چستی اور مضبوطی سے چارون ٹانگون کو اکٹھا باندہنا شروع کرے۔ اور باقی مددگار گردن سے آگے نکلی ہوئی رسّی کو بدستور کھینچتے جاوین جبتک کہ ٹانگون کے باندہنے والا آدمی ٹانگین نہ باندہ چکے جانور ایسا باندھا جاوے کہ بدن تک نہ ہلا سکے تب کھینچنے والی رسّی بالکل کھول دینی چاہیئے۔

جب جانور گرا کر مضبوط باندھا جا چکا تب اگر صفرا کی پچکاری کرنی منظور ہی تو ہنگا یا چھاتی کے استخوان کی ایک جانب جائے انجکشن کو ڈس انفکٹنٹ لوشن سے خوب صاف کیا اور دھو ڈالا جاتا ہی۔ تب اُس حصّہ جلد کو جہانکہ پچکاری کرنی منظور ہی۔ بائین ہاتھ کی انگوٹھی اور انگلیون کے درمیان خوب مضبوط پکڑ کر اندرونی الصاقی مادہ (کنکیٹو ٹشو) سے کسیقدر اوپر اٹھایا جاتا ہی اور سرنج کی سوئی کو اُس حصّہ جلد مین جو کہ انگوٹھے اور انگلیون کے درمیان دبائی ہوئے چبھو کر اندر داخل کیا جاتا ہی۔ سوئی کی جلد مین داخل کرنیکے بعد صفرا کی پچکاری سوئی کے بالائی حصّہ ربڑ کی نلی مین داخل کرکے کیجاتی ہی۔ اور خاص اُس مقام کو جہانکہ پچکاری کا زیرین سرا ربڑ کی نلی مین لگا ہوا ہی۔ بائین ہاتھ کی دو اُنگلیون سے دبا یا رکھا جاتا ہی تاکہ پچکاری کرتے وقت اُس راستہ سے صفرا باہر نہ نکل آوے۔ اگر مقام ٹیکا مین جلد کی موٹائی کی وجہ سے کسی قسم کی تکلیف سوئی کی جلد کے اندر داخل کرنے مین واقع ہو تو سوئی کو جلد مین پرنے کی حرکت سے داخل کرنا چاہیئے۔ اس امر کی احتیاط اور خبرداری ضروری ہی۔ کہ سوئی کی نوک چمڑے کے نیچے اور الصاقی مادہ (کنکٹو ٹشو) مین آزاد ہو اور چمڑے یا نیچے کے عضلات مین لگی نہ رہے ورنہ صفرا کے اندر دہکیلنے مین جتنی محنت کیجائیگی رائیگان جائیگی۔ جب سوئی کو باہر کھینچا جاوے تو اُس جگہ کو داہنے ہاتھ کی اُنگلیون سے ملائین (یعنی جلد کے قریب سے بہت اوپر کو نہ اُٹھنے پاوے تاکہ ہوا نہ اندر داخل ہو جاوے) اور بائین ہاتھ سے اُس اُبھار کے مقام کو جو کہ رطوبت کیوجہ سے جلد کے

نیچے گولا سا بن گیا ہی مالش کرین تاکہ عرق منتشر ہو جاوے اور سوئی کے باہر نکالنے کے بعد باہر کو نہ نکل آوی لیکن خون یا سیرم کی پچکاری کرنے کیواسطے یہ ضروری نہین ہی کہ ضرور اُسی مقام پر کیجاوے جہانکہ صفرا کی پچکاری کی گئی ہی صفرا کی پچکاری کے لئے وہ مقام اسواسطے پسند کیا گیا ہی کیونکہ صفرا خون کی نسبت غیر شئے ہونیکے باعث زیادہ ورم پیدا کرتا ہے اور جسم کے ایک علیحدہ اور ناکارآمد عضو پر ہونے کے باعث کیونکہ وہ جگہ کھانے پینے چلنے پھرنے مین مدد نہین دیتی اور نہ خود کوئی حرکت کرتی ہی بہت تکلیف دہ نہین ہوتا اور خون چونکہ کل جسم کا جوہر اور کل بدن کا حقیقی روح ہی ۔ لہذا جہان پر انجکٹ کیا جاویگا جلد ایبسارب (جذب) ہو جائیگا اور صفرا کی طرح بہت ایام تک ورم نہین بنائے رکھیگا ۔ اسلئے خون یا سیرم کا ٹیکا کرنے کے لئے مونڈھے کے پیچھے پسلیون پر جہانکہ جلد عموماً ڈھیلی ہوتی ہی ۔ بہت موزون مقام ہی ۔ اور خون اور سیرم کے ٹیکا کرنے کے لئے بھی وہ ہی احتیاطین ضروری ہین جو صفرا کے واسطے اوپر مذکور ہوئی ہین ۔ مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۱ء

سب صاحبان کا خادم دلی

راقم

شیخ فقیر علی ویٹیرنری اسسٹنٹ فسٹ کلاس امپیریل بکٹیریولاجیکل لیبارٹری مکٹیسر ضلع نینی تال

بخدمت بحضور فیض گنجور خداوند نعمت جناب پرنسپل صاحب بہادر وحکام محکمہ جنگلات مین نہایت ادب سے دست بستہ عرض

ہماری مہربان اور ہمدرد خان صاحب سید مہتاب شاہ گیلانی نے جو تقریر واقعہ ۲۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء کو ٹون ہال زراعتی کانفرنس لاہور کے اجلاس مین کی تھی ۔ اور اسمین دیگر بے زبان جانورون کا ذکر کرکے صفحہ ۱۵ مین بیچاری بکری کی حفاظت اور ترقی نسل کی اشاعت کے لئے زور دیا ہے ۔ اُسکو سنے اور ایک غریب سقہ یعنی بہشتی نے جسکو بخار ہو کر بہت دُبلا ہو گیا تھا اور جھوچھکوان تحصیل جھجر کا رہنے والا تھا بروقت دورہ مین نے اُسکو کہا کہ تم بکری کا دودہ استعمال کرو تو اُس نے

جواب دیا کہ صاحب کیا کرین ہم غریب آدمیونکا گذارہ اس جانور سے اچھی طرح سے چل جاتا تھا مگر سرکار نے بکریونکے چرنے کی ممانعت کردی ہی کہ یہ جانور درختونکو نقصان پہونچاتا ہے۔ اسلئے بھیڑ چھوچھکو اس مین نہ چرایا جاوے۔ مجھے اسکی بات کا یقین نہین آیا لیکن دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک انگریز صاحب بہادر تشریف لائے تھے۔ جوکہ بموجب اپنے قانون محکمہ جنگلات کے بکریون کو چرنے سے روک گئے ہین۔ دل مین کئی طرح کے خیالات پیدا ہوئے مگر امر مجبوری کیا کرسکتا تھا۔ اب سید مہتاب شاہ گیلانی کی تقریر نے پھر مجھے حوصلہ دیا ہے اسلئے حضور سے عرض پرداز ہون کہ ضرور میری اس معروضہ کو اگر مناسب سمجھین محکمہ جنگلات مین اپنی سفارش کے ہمراہ روانہ کرینگے۔ جس سے غریب لوگ بہت ہی فایدہ اُٹھاوینگے اور اس بکری کی ترقی نسل ہوگی اب مین ذیل کی چند سطرین عرض کرتا ہون جس سے اُمید ہے ناظرین رسالہ ضرور خود مستفید ہوکر اورون کو فائدہ پہونچاکر اس فائدہ مند بکری کی نسل بڑھانے کے لئے ضرور کوشش فرماوینگے۔ دنیا کے شیردار جانورون مین انسان کو دودہ اور گھی کا فائدہ پہونچانے والے جانور بہت کارآمد ہین۔ اُن مین اوّل بھینس ہے۔ دویم گائے۔ سویم بکری۔ چہارم بھیڑ۔ اگرچہ بعض مُلکونمین اونٹنی کا دودہ بھی بہت مستعمل ہی جیسے عرب اور افریقہ کے بعض حصونمین اور قطب شمالی کے باشندہ بارہ سنگہ کا دودہ بھی کام مین لاتے ہین مگر اوّل درجہ کا دودہ اُنہین چار مذکورہ جانورونکا ہی۔ اونٹنی کے دودہ مین چونکہ (اینکلی) یعنی کھار زیادہ ہوتا اسلئے یہ منجمد نہین ہوتا۔ اور اس سے دہی اور گھی بھی حاصل نہین ہوسکتا۔ اور مزہ بھی کھاری ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ دودہ دینے والا جانور بھینس ہے۔ جو ایک روز مین بیس سیر تک دیتی ہی اور کبھی اس سے بھی زیادہ۔ اسمین روغن بھی کثرت سے نکلتا ہے۔ اسواسطے نازک طبع لوگونکو اسکی قوت برداشت نہین ہوتی اسلئے اسکو دیر ہضم کہتے ہین۔ مگر ایک زمیندار جو کھیت کے کاروبار مین مصروف رہتا ہو اور سخت محنت برداشت کرتا ہو اسکو یہ دودہ سب سے زیادہ مرغوب اور مفید ہوتا ہے۔ گائے کا دودہ معتدل اور مفید ہی۔ اور عام خاص

سب کو فایدہ مند - مگر گائے بھینس کا دودھ حاصل کرنے مین خرچ زیادہ کرنا پڑتا ہی جب تک ان جانوروں کو پوری خوراک نہ دیجاوے اور اسمین کچھ اناج بھی نہ ملایا ہو تب تک ان سے دودھ حاصل نہین ہوگا - بھیڑ کا دودھ اوّل تو کم ہوتا ہی - دوئم اسکی تاثیر مسہلہ ہی اس سے دست آجاتے ہین - اسی باعث سے پینے مین کم آتا ہی - اکثر پنیر بنانے مین کار آمد ہی - مگر بکری کا دودھ سب سے زیادہ انسان کو مفید ہی - جیساکہ بڑے آدمیونکو فایدہ کرتا ہی ویسا ہی بچون کو بھی فایدہ کرتا ہی - بعض صورتون مین گدھی اور گھوڑیکا دودھ بھی بچونکو مفید ہوتا ہی - مگر عام طور سے خالی از کراہیت نہین اور راقم کے نزدیک مخرب اخلاق ہی - اور نیز بسبب کمی کے یہ جانور شیردار حیوانات مین شمار نہین کئے جاتے - بکری کے دودھ مین کسی قسم کا نقص نہین اور علاوہ بچون اور کمزور آدمیونکے مریض آدمیونکو بھی بہت مفید ہوتا ہی - اور انسانی دودھ سے بہت مشابہ ہے - چنانچہ کمسٹری کے ذریعہ سے دودھ کے اجزا اس طرح دیکھے گئے ہین -

دودھ

	بکری	گائے	بھیڑ	عورت
جُبنیت	۴٫۰۲	۴٫۵۰	۵٫۵۰	۲٫۵۰
ماہیت	۸۵٫۸۰	۸۵٫۰۲	۸۴٫۶۴	۸۵٫۸۰
حلویت	۴٫۲۸	۵٫۰۲	۵٫۰۲	۶٫۵۲
دھونیت	۲٫۳۲	۴٫۲۳	۴٫۳۰	،
دیگر اجزا	۳٫۵۸	...	۰٫۶۶	۵٫۱۸

جبنیت اُس ثقیل چیز کو کہتے ہین جو دودھ کے پھاڑنے سے حاصل ہوتی ہی - اور جو پانی رہتا ہی وہ ماہیت کہلاتی ہی اور جو شرنیت ہی اُسکو حلویت اور چکنائی کو دھونیت کہتے ہین - یہ فیصدی کے حساب سے نکالا گیا ہی - مثلاً سَو تولہ گائے کا دودھ لین تو اُسمین ساڑھے چار تولہ جبنیت ہوگی اور قریب ۸۶ تولہ ماہیت اور ۵ تولہ شکر اور سوا چار تولہ روغن باقی دیگر اجزا -

چونکہ دودھ مین بچونکے واسطے زیادہ تر آبی قوام کا خیال ہوتا ہے۔ تاکہ ثقالت نہ پیدا کرے باین لحاظ بکری کا دودھ عورت کے دودھ سے بہت مشابہ ہوتا ہی۔ اسلیئے اکثر مفید پڑتا ہی اور مثل دیگر دودھ کی تکلیف دہ نہین ہوتا۔ سوائے اسکے خونی امراض مین اس سے بہتر اور کوئی چیز ابتک دریافت نہین ہوئی ہی۔ مختلف ممالک کے اطبانے اس امر مین بڑی کوشش کی کہ کوئی ایسی چیز دریافت ہو جائے جو مصفی خون ہو۔ مگر ابتک کوئی ایسی شئے دریافت نہین ہوئی۔ جس سے پورا مطلب حاصل ہو سکے۔ اور فی الحقیقت اگر ایسی کوئی چیز دریافت ہو جاتی تو اکسیر اعظم اسی کو کہتے جو ایک فرضی نام چلا آتا ہی۔ کیونکہ خون صاف ہو جانے سے کوئی مرض لاحق نہین ہوتا۔ مثلاً جذام جو ایک ناقص خون کی بیماری ہی۔ اگر کوئی دوا خون کو صاف کر دیتی تو مرض مذکور فوراً رفع ہو جاتا۔ بلکہ اس مرض موذی کی بنیاد دنیا سے جاتی رہتی۔ اور ایک یہ کتاب قریب قریب کل امراض کی یہی دوا سمجھی جاتی اور کوئی لاعلاج مرض نہین رہتا۔ الغرض بعد تجسس بسیار اطبا کو اس معاملہ مین جب مایوسی ہوئی تو پھر انہون نے زبانی جمع خرچ پر اکتفا کر کے جھوٹے مرکب نسخون کو مشہور کر دیا جیسا کہ فی زمانہ دوا فروشون کا حال ہی۔ ڈاکٹر لوگ مصفی خون ادویات کو الٹریٹوز کہتے ہین۔ یعنی ناقص خون کو بدل دینے والی۔ مگر فی الحقیقت یہ ایک جھوٹی تسلی ہی۔ ناقص خون اگر خالص ہو جاوے تو پھر رونا ہی کیا ہی۔ یہ الٹریٹوز کسی ایک دوا کو نہین کہتے بلکہ بہت سے نام گنوا دیئے۔ مثلاً مادّہ کے مرکبات جو بہت قسم کے ہین۔ ایوڈین کے مرکبات سلفر کے مرکبات سنکھیا اور اسکے مرکبات پوٹاس۔ سوڈا اور فولاد کے مرکبات اور نباتی دوائی مثلاً عشبہ اور انت مول وغیرہ وغیرہ یہ بہت سی شیشیان ان ادویات کے قرینہ سے الماریون مین خوبصورت طریقہ سے چنی ہوئی رکھی رہتی ہین۔ جو خون کی صفائی کے نام سے فروخت ہوتی ہین مگر کوئی شخص سوال کرے کہ ان سب ادویات مین کامل دوا کونسی ہو کہ جو مصفی خون سمجھی جاوے ڈاکٹر صاحب تو جھٹ سے اسکا یہ جواب دیکر الگ ہو جائیگا کہ حالت کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر آتشک کے زہر سے خون مین نقص ہی تو پارہ کے مرکبات اور جلدیہ امراض مین تو سنکھیا بہت

مُفید اور سلفر کے مرکبات بھی کارآمد - مگر یہ سب ناقابل اطمینان باتین ہین - اور پورا مطلب اُن سے حاصل نہین ہو سکتا اور ایسا ہی حال یونانی ادویات کا ہوا کہ یہ بھی بہت سی شماریہ ادویات ہین - جیسے عناب - صندلین - حنا چرایتہ - شاہترہ - منڈی - گل سرخ - گل نیلوفر - جوافسہ - شیشم - عُشبہ وغیرہ وغیرہ مگر یہ بھی سب برائے نام ہین - البتہ اگر کچھ یکے از ہزار فایدہ مند ہے تو وہ یونانی مسہل ہی جسکو مسہل ماء الجبین یا ماء الین کہتے ہین - اِسکا احوال یہ ہی کہ اسہال کے ذریعہ سے خراب اجزاء جسم سے نکلتے رہین - اور عمدہ اجزا اسمین شامل ہوتے رہین - اس حکمت عملی سے ایک تبدیلی خون مین ہو جاتی ہی اور کچھ نہ کچھ فایدہ بھی ہوتا ہے - اور جزو اعظم اسکا بکری کا دودھ سمجھے - بس اگر کم و بیش مصفی خون دنیا مین کوئی چیز ہے تو وہ دودھ مذکور ہی - اور کوئی نہین اس بات کے پڑھنے سے ضرور بہت سے ناظرین دل مین خیال کرینگے کہ یہ گپ ہے - مگر جلدی نکرین ہاتھ کنگن کو عارصی کی کیا ضرورت - چند یوم دودھ مذکور کا استعمال کرین - اور اُسی قدر عرصہ ایک ادویہ کا استعمال کر کے خود معلوم کر لینگے کیونکہ اسمین کسی کے کہنے کی ضرورت نہین اور اس بارہ مین جرمنی کے مشہور ڈاکٹر کاخ صاحب نے مرض سل کے ٹیکہ کی تجویز بکری کے خون سے کی تھی - اور یہ قیاس اُنکا اس بنیاد پر تھا کہ چوپایہ جانورونمین سب کو سل کی بیماری ہو جاتی ہی - مگر بکری اس سے محفوظ رہتی ہی - اسکا پھیپھڑہ کبھی اس مرض مین مبتلا نہین دیکھا گیا - نیز بکریونکے چرانے والے جو لڑکین سے اِسکا دودھ پیتے ہین - انمین شاذ یہ بیماری ہوتی ہی اور یونانی اطبا بھی سل کی بیماری مین بکری کا دودھ استعمال کراتے ہین - پس بکری دنیا مین ایک مفید جانور ہی - آمدیم بر سر مطلب پایونیر اخبار مین کسی یورپین صاحب نامہ نگار نے بکریونکو بیکار جانور سمجھا ہی - اور جنگلون کی تباہی اور قحط کا باعث اسی کو قرار دیا ہی اور اس کے مٹانے کی تجویز بتائی ہی - در اصل وہ انگریزی مضمون کسی ناواقف کا لکھا ہوا ہی - اور اُس نے بکریونکو اس وجہ سے مُضر جانور سمجھا کہ وہ درختونکے پتے کھاتی ہی - جس سے جنگل برباد ہو جاتے اور جنگلون کے کم ہونے سے بارش بھی کم ہوتی ہی - جس سے قحط سالی ہو جاتی ہے - چونکہ یہ

بات ملک کو نہایت ہی مضر ہی۔ اسلئے اُسکی تردید کیجاتی ہی اور دکھلایا جاتا ہی کہ وہ بالکل غلط ہی اور بارش کا تعلق درختان سے بیشک یہ ایک صحیح علمی قیاس ہی۔ مگر اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ قحط کا باعث بکری ہی اوّل درجہ کی حماقت ہے کیا بکریون سے جنگل برباد ہو جاتے ہین۔ اس سوال کا جواب بظاہر تو ایسا معلوم ہوتا ہی۔ کہ چونکہ بکریون کی خوراک درختونکے پتے ہین۔ اسلئے بکریون سے جنگل برباد ہوتے ہین۔ مگر دراصل یہ بات غلط ہی۔ اور مشاہدہ کے بالکل خلاف سرکار انگریزی کو قریب ۵۰ سال پنجاب مین ہو چکے اور اُس سے پہلے زمانہ کے دیکھنے والے ابتک بہت آدمی ہین۔ اُنسے دریافت ہو سکتا ہی کہ آیا پنجاب مین قبل از عملداری سرکار مزروعہ زمینین کسقدر تھین اور جنگل کسقدر اسکا جواب صاف ہی اور نیز شروع سررشتہ بندوبست سے معلوم ہو سکتا ہی کہ کثرت سے اس ملک مین جنگل تھے۔ اور بہ نسبت غیر مزروعہ زمینونکے مزروعہ بہت کم تھین۔

اب دوسرا سوال یہ ہی کہ بکریونکے گلّے بھی اُس زمانہ مین تھے یا نہین۔ اسکا جواب بھی صاف ہی کہ بہت خاندان زمینداروں کے اور بہت سی خانہ بدوش قومین صرف اسی جانور کے پالنے سے گذارہ کرتی تھین اور بڑے بڑے ذخیرہ انکے پنجاب سے باہر فروخت کیلئے جاتے تھے۔ اور عمدہ گوشت بکری کا چار پیسہ سیر اور دودھ ٹکے سیر تھا۔ ان دو باتون سے صاف معلوم ہوتا ہی۔ کہ بکری سے جنگل برباد نہین ہوتے۔ علاوہ ازین بعض درخت ایسے ہین کہ اُنکو بکری نہین کھاتی جسکا حال محکمہ جنگل کو کیا معلوم نہین چنانچہ ڈھاک کو بکری نہین کھاتی اور اسی درخت کے جنگل کوسون تک موجود تھے۔ جو اب نہین رہی۔ پس جنگلونکے برباد ہو جانیکا سبب بکری نہین بلکہ کچھ اور سبب ہی۔ اور وہ یہ ہی کہ پہلی عملداری مین زمینداروں سے زمین پر محصول نہین لیا جاتا تھا۔ بلکہ پیداوار پر سرکاری حصّہ مقرر تھا اسی باعث سے مزروعہ زمینین بھی اگر پڑی رہتی تھی تو اُنکے محاصل سے بھی زمیندار سبکدوش تھے۔ چہ جائیکہ جنگل اسواسطے جنگلون سے زمیندار فائدہ اُٹھاتے تھے۔ ایک تو جنگل کے پانی سے جو مزروعہ زمین

مین آتا تھا فایدہ کثیر ہوتا تھا - دوسرے مویشی کی پرورش ہوتی تھی - مگر سرکاری عملداری مین یہ طریقہ نہین ہمین ہر ایک گاؤن کا رقبہ زمین خواہ وہ مزروعہ ہو یا بنجر پیمایش ہو کر ایک رقم مال ہر گاؤنکی مقرر کردی گئی ہی - اس سبب سے اگر کسی گاؤنکا رقبہ بھی تردد سے پڑا ہی تو بھی اُس گاؤن کو وہی مقررہ رقم ادا کرنی ہوگی - چونکہ مزروعہ زمینون پر تمام لگان سرکاری کا بار آپڑا ہے لاچار زمینداروں نے امبار کے ہلکا کرنے کو جنگلون کا توڑنا اختیار کیا ہی - جبکہ روزمرہ دیکھا جاتا ہی کہ فلان گاؤن کا جنگل کٹ رہا ہی اور ٹھیکیدارون نے کوئیلہ بنا کر بڑے شہرون وغیرہ مین فروخت کرنے شروع کردئے ہین - تو کیا یہ بکریونکا فعل ہی - اور کیا جنگلون کو بکریون نے مزروعہ بنایا ہی - ہرگز ہرگز نہین - صدہا ایکڑ زمین ہر سال مزروعہ بنائی جاتی ہی اور جنگل کاٹے جاتے ہین - چونکہ یہان ہمکو صرف بکریون کے مضر مفید ہونے سے بحث ہی اسلئے صرف جنگل کا ذکر کیا گیا ہی - دیگر مزروعہ زمینون سے بحث نہین -

(**بکریونکی خوراک**) اس غریب جانور کی خوراک اصلی جنگلی بوٹیان ہین جو خودرو پیدا ہوتی ہین - اسواسطے اس جانور کا دودھ امراض مزمنہ مین مفید ہی - علاوہ اسکے درختون کے پتے ہین - مگر یہ خشک پتون کو شوق سے کھاتی ہی اور یہی اسکی دلپسند خوراک ہی - پس جبکہ جنگل مین بڑے درختون کے پتے کثرت سے پڑے ہوئے ہوتے ہین - اور اُسکی خوراک کا ذخیرہ موجود ہوتا ہی تو پھر درختون کو کیون برباد کریگی علی العموم چھوٹے خاردار درخت جیسے جھڑبیری یا جوانسہ یا آکھہ جو بیکار درخت ہین بکری کی خوراک ہوتے ہین (قحط مین کون جانور انسان کو مدد پہنچاتا ہی) سخت قحط کی حالت مین بجز بکری کے اور سب جانور وبال جان ہوجاتے ہین - کیونکہ جب آدمیون کیواسطے سامان خوراک نہ ہو تو مویشی کے واسطے کہان سے آئے - اسیواسطے مویشی کی تکلیف زمیندارسے دیکھی نہین جاتی - اور یہ ایک ناقابل برداشت مصیبت ہوتی ہی - اُسوقت بکریان اپنے پالنے والونکو بہت مدد دیتی ہین - جو درخت خودرو جنگل مین پیدا ہوتے ہین اور وہ کسی کام نہین آتے بکری اُن سے گذارہ کرلیتی ہی - مثلاً آکھہ کا درخت

جو ایک زہریلا درخت ہی۔ بکری اُسے اچھی طرح سے کہا لیتی ہی۔ اور یہ درخت خشکی مین زیادہ پیدا ہوتا ہی۔ اور بارش مین جلجاتا ہی۔ علی ہذا کریل کا خاردار درخت بھی کھا لیتی ہی۔ اور بغیر کسی خرچ کے مالک کو دودہ دیتی ہی۔ بقول مشہور۔ خار میخورد و شیر میدہد ٭

بکری کا چرانیوالا سخت گرمی مین نہ تو بھوکا مرتا ہی۔ اور نہ پیاسا جب اُسکو خواہش ہوئی کان پکڑا اور دودہ پی لیا۔ مگر دوسرے مویشی کا چرانے والا پانی۔ کھانیکا محتاج رہتا ہی۔ بچے اسکے چھٹے مہینے ہوتے ہین اور بحساب اوسط دو بچہ پیدا ہوتے ہین۔ سال بھر مین کُل تعداد بکریون کی پنچگنی ہوجاتی ہے۔ اسواسطے ساہوکارونکا قول ہے کہ اگر سود سے کوئی چیز آگے بڑہتی ہے تو وہ بکری ہے۔ چوپایہ جانورون مین بکری کا گوشت سب سے اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہی۔ اور بھیڑ کے مقابلہ مین نہ صرف مزہ دار ہی بلکہ پاکیزہ۔ بھیڑ گندگی ہی کھاتی ہی مگر بکری کبھی میلی چیز کے پاس نہین جاتی تاثیر مین بھی بکری کا گوشت بی مضرت ہے اور بھیڑ کا دست آور اور جبتک ایک دو مہینہ بھیڑ میلہ کھانے سے روکی نہ جائے تب تک اُسکا گوشت خالی از کراہیت نہین بکری کی کھال بھی بہت کارآمد ہی۔ یہ اعلیٰ درجہ کے لک دار چمڑہ جو ولایت سے آتے ہین۔ اُن سب مین بکری کا چمڑہ ہوتا ہے۔ اور بھیڑ کا چمڑہ اسکے مقابلہ مین کمزور ہوتا ہے۔ بکری کے بال بھی ایک قیمتی چیز ہے۔ موٹے بالون سے بڑی مضبوط رسّی بنتی ہین۔ اور نیز موٹے کمبل بناتے ہین۔ مگر باریک بال اسکے بڑے قیمتی ہوتے ہین۔ چنانچہ پشمینہ جس سے اعلیٰ درجہ کی شال بنائی جاتی ہین وہ بکریون سے ہی حاصل ہوتا ہی۔ اور ایسی بکریان کشمیر وغیرہ پہاڑ مین ہوتی ہین۔ بکری کی مینگنین اور پیشاب درختون کے واسطے بہت مفید ہین۔ اچھے کاشتکار سال بھر مین دو چار دفعہ اپنے کھیت مین بکریونکے گلہ کو بٹھاتے ہین۔ تاکہ اُنکے میلے کی کھاد کھیت مین قوت پیدا کرے۔ شیردار جانورون مین ایسا کوئی غریب جانور آسانی سے دودہ دینے والا نہین اور ابکے قحط سالی متواتر چار سالہ مین بہت سے زمینداروں کو اسی نے مدد دی ہی۔ وجوہات مذکورہ بالا سے بکری کا مفید ہونا ثابت ہی۔ ضلع ہذا کے ایسے زمینداران کو اس

غریب جانورنے انکے قحط سالی مین دودہ دیا ہی جو اس سے نفرت کرتے تھی۔ اور آنکی قحط سالی
مے خشک غدود ہر دے کو تازہ کیا ہی۔ اُمید ہی ناظرین ضرور اس مفید جانور کے ملنے کو شش
کرینگے۔ زیادہ حد آداب۔ (ڈاسن وی اس ہیر العل ویٹیرنری اسسٹنٹ رہتک)

(۲) اپنے ہمدرد اور خیرخواہ منشی فقیر علی صاحب ویٹیرنری اسسٹنٹ محکمہ امپیریل بکٹیریو
لاجیکل لیبارٹری مکتیسر ضلع نینی تال کا شکریہ کرکے التماس ہی کہ ہم پیشہ صاحبان کو ضرور ایسے نوٹ
دیکر اپنے بھائیونکو پہلے سے ہی آگاہ کردینا چاہیئے۔ ایسے ہمدرد صاحبان کی خداوند کریم ضرور
مدد کرتا ہی۔ اُمید ہی دیگر صاحبان بھی ایسا ہی کیا کرینگے۔ اور اپنے ہم پیشہ بھائیونکی بہتری
کا خیال کرتے رہا کرینگے۔ آپ صاحبان سے کچھ پوشیدہ نہین ہی کہ محکمہ کی حالت نازک ہے
اور زمانہ بھی نازک ہوتا جاتا ہے۔ کر بھلا ہو گا بھلا۔

(۳) تائید۔ لالہ جیٹھو مل صاحب ویٹیرنری اسسٹنٹ نے رسالہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء صفحہ
۱۸۷ مین جو عرض کی ہی زور سے اُسکی تائید کرکے ملتمس ہون کہ ضرور اسبارہ مین غور ہونا چاہیئے
کیونکہ دن بدن دیکھا جاتا ہی کہ نسل مویشیان خراب ہوتی جاتی ہی۔ تمام ویٹیرنرین اور
خیرخواہان ملک کو چاہیئے کہ ضرور کچھ نہ کچھ جس طرح ہوسکے کوشش کیجاوے زراعتی کانفرنس بھی
قایم ہوئی اُسمین بھی تحریک کیجاوے۔ اور جناب آقا رفامدار پرنسپل صاحب بہادر بھی جیسے کہ آپکا
خیال ہی۔ اور ہمیشہ سے امداد کرتے رہے ہین اگر مناسب سمجھین اور اُمید کلی ہی کہ کچھ نہ کچھ اس بارہ
مین غور فرماوینگے۔ ورنہ جناب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل صاحب بہادر کو تحریک کرینگے تاکہ وہ ہر
کمشنری وغیرہ مین اسبارہ مین احکام جاری کرکے ویٹیرنری اسسٹنٹان کو ذمہ وار بناکر اُن سے
رپورٹ طلب کرکے اگر اُن سے کچھ نہ ہوسکے تو اُنکی رپورٹ پر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر
ضلع کو تحریک کرنے سے بہت کچھ ہوسکتی ہی۔ مثلاً بعض گاؤن مین سانڈ بیل نہین اُسکے
بارہ مین رپورٹ ہوئی تو اُسکا کچھ پتہ ندارد اسی طرح سے اگر کسی دیہات مین خراب نسل کا
چھوٹا سانڈ ہی اُسکے لئے رپورٹ ہوئی اُسپر بھی اسی طرح سے معمولی کارروائی ہوگئی۔ اگر

ہمارے سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر اور اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل صاحب بہادر ویٹیری نیری اسسٹنٹان سے اس بارہ مین رپورٹ طلب کر کے اسپر نوٹ دیکر ضلع مین روانہ فرماوین تو بہت کچھ ہوسکتا ہی۔ امید ہے ضرور اسطرف توجہ فرماوینگے زیادہ آداب۔

(۴) تائید - قاضی غلام محمد صاحب ضلعدار نے جو مضمون صفحہ ۲۰۷ رسالہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ع مین دیا ہے۔ مین بھی اُنکے مضمون کی تائید کرتا ہون ہان اگر کالک ڈار یا وغیرہ کا کوئی نیا علاج وغیرہ ہی تو کچھ مضائقہ نہین۔ اس سے بہتر ہوگا اپنے علاج وغیرہ کے حالات کارروائی وغیرہ اندراج کے لئے روانہ کیا کرین جس سے ناظرین کو نئے حالات معلوم ہون۔

خاکسار ہیرا لعل ویٹیری نیری اسسٹنٹ رہتک

بحضور عالی جناب صاحب ایڈیٹر صاحب بہادر رسالہ انڈین ویٹیری نیری جرنل پنجاب لاہور ویٹیرنیری کالج

حضور والا - چند دلچسپ اور مفید عام عجیب غریب کیس جو ویٹیرنیری ہاسپٹل مین واسطے ملاحظہ و معالجہ شفاخانہ مین پیش ہوئے اور جنکا علاج نہایت عمدگی اور کامیابی سے ہوا اور وہ تندرست ہوگئے بلکہ ایک خاص کیس اس قسم کا شفایاب ہوا کہ جسکی کوئی اُمید صحت کی نہ تو مالک کو نہ مجھکو تھی اور وہ خداوند کریم کے فضل سے صحت یاب ہوگیا جسکا مفصل مضمون رسالہ ویٹیری نیری جرنل خاص انگلنڈ مین شایع ہوتا ہی میرے نہایت مہربان اور محسن قدردان لفٹنٹ جرنل اسپرن صاحب بہادر کے واسطے سے انگلینڈ مین شایع ہونیکو ارسال فرمایا کیونکہ صاحب موصوف کو ویٹیری نیری سائنس مین خوب دخل ہی اور آپ فرماتے تھے کہ آجتک اتنی عمر مین اس بیماری کا کوئی کیس ہمنے نہین دیکھا اور یہ مشکل بھی بہت تھا اُسکے حالات نہایت دلچسپ ہین اسلئے ہم چاہتے ہین کہ نہ صرف پنجاب کالج کی متعلم اس مضمون سے فائدہ اُٹھائین بلکہ رایل ویٹیری نیری کالج انگلینڈ کے طالب العلم بھی اس مضمون کے مطالعہ سے فائدہ اُٹھائین نیز ملک انگلستان کے لایق اور فاضل پیرین صاحبان کو معلوم ہوجاوے کہ ہندوستان مین بھی باوجودیکہ بہت تھوڑے عرصہ سے اس ملک مین یہ تعلیم جاری ہوئی

مگر ہندوستانی کیس عمدگی اور صحت سے اس پروفیشن مین ترقی کر گئی ہی مین نے منظور کیا اور اُس کیس کی ہسٹری اُردو مین تحریر کر کے جرنل صاحب بہادر کیخدمت مین لیگیلما صاحب بہادر نے عین لفظ بلفظ انگریزی مین ترجمہ فرما لیا کہ جرنل صاحب اُردو زبان سے بخوبی واقف تھے چونکہ پرسون آپ بباعث موسم گرما کلو کے پہاڑ کو تشریف فرما ہو گئے ہین اُمید ہی کہ وہان جا کر مضمون مذکورہ کو انگلینڈ ارسال فرماوینگے۔ اب مین حضور کیخدمت مین اسکا اُردو ترجمہ ارسال کرتا ہون برای نوازش اپنے قیمتی رسالہ مین جگہہ دیکر اس نیاز مند خادم کو مشکور اور معزز فرمایا جاوے اور نیز طلبہ کالج اور ہمعصر ویٹیرینری اسسٹنٹان کو مژدہ سُنایا جاوے کہ وہ بھی ایسے کیس کی ہسٹری تحریر فرمایا کرین ورنہ شفاخانہ کے آمدہ مویشیان تو میرے یہان کوئی قریب ۲۵ آووٹ ڈور اور ۵ آیا ۲۰ ان ڈور ہر ماہ مین آتے ہین مگر قابل ذکر کیس تحریر کرنے چاہئین نہ کہ فضول اناپ شناپ جو کچھ ملا لکھ دیا۔ معززین قیمتی پرچہ ہے پالا کر تمام ہندوستان مین یہی ایک سہ ماہی رسالہ حضور کی عنایت اور مہربانی سے شایع ہوتا ہی اور ہم لوگونکی خوش قسمتی ہی کہ ہم لوگ اپنے اپنے خیالات اس پرچہ کے ذریعہ سے ظاہر کر سکتے ہین اور باہمی تبادلہ خیالات کا ہوتا ہی۔ وہو ہذا۔

ہمارے ویٹیرینری ہاسپٹل ہوشیارپور کا سال یکم اپریل سے شروع ہوتا ہی

کیس نمبر ۵۳ آووٹ ڈور پیشنٹ چیزنٹ گلڈنگ ترکمان ملکیت عالی جناب خداوند نعمت مسٹر بی جی فیگن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور میرے پاس علاج کیواسطے آیا ملاحظہ کیس سے معلوم ہوا کہ مریض کی لفٹ آئی یعنی بائین آنکھ مرض آفتھلمیا سے مریض ہی اور انفلامیشن اس کثرت سے ہے کہ مریض آنکھ جھپک نہین سکتا چنانچہ اُسی وقت اسٹرنجٹ لوشن سے صاف کر کے گلیسرین آف بلاڈونا تمام آنکھ کے گرد مینٹ کیا گیا اور اٹھ ٹل بنڈیج کولڈ لوشن مین تر کر کے مریض کی آنکھ پر لگائی گئی اور سائیس کو حکم دیا کہ ٹھرا اور اندھیرے صحن مین گھوڑی کو رکھا جاوے اور ایک اپیرئینٹ بولس صبح کیواسطے بنا دیا دوسرے دن بھی خود بنگلہ پر جا کر مریض کو دیکھا تو حالت رو بہ صحت معلوم ہوئی چنانچہ وہی اوپر والا علاج گلیسرین آف بلاڈونہ دو وقت لگاتے

رہے چنانچہ ۸ یوم تک یہی علاج جاری رہا ۸ یوم کے بعد گھوڑے کی آنکھ بالکل تندرست معلوم
ہوئی مگر احتیاط کے طور پر زنک سلوشن دو یوم اور ڈالتے رہے غرض ۱۰ یوم مین گھوڑا بالکل
صحت یاب ہو گیا۔ صاحب بہادر کا ملاحظہ کرا دیا ۱۳ یوم کے بعد پھر سائیس نے مجھکو شفاخانہ
مین آکر رپورٹ کی کہ بابو جی اُسی گھوڑی کی رائٹ آئی یعنی دائین آنکھ سے خون آتا ہی اور شورش
بہت ہی بنگلہ پر جا کر ملاحظہ کرو چنانچہ مین بنگلہ پر گیا ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ کنجنکٹائی وائی ٹس
ہو گیا چنانچہ اُسیوقت شفاخانہ مین واپس آکر ایلم لوشن اور زنک لوشن ہمراہ لیا اور بنگلہ پر
پہونچا وہان جا کر پہلے آنکھ کو خوب ایلم لوشن سے صاف کیا خون وغیرہ صاف کرکے زنک
لوشن آنکھ مین ڈالدیا اور سرد بنڈیج بدستور سابقہ لگا کر چلا آیا قریب ایک ہفتہ ہی علاج جاری
رکھا انفلامیشن سے کچھ افاقہ نظر آیا مگر خون بدستور جاری آنکھ کے گرد گلیسرین بلاڈونہ بھی لگاتے
رہے مگر خون کو کچھ افاقہ نہ ہوا آخر کوکین لوشن آنکھ مین ڈالنا شروع کیا مگر اور کوئی ایکہفتہ کوکین
لوشن حسب ذیل طاقت کا ڈالتے رہے کوکین ۲ گرین روز واٹر ایک اونس مگر کچھ فائدہ نہ ہوا
آخر صاحب بہادر نے ارشاد فرمایا کہ ہم آپکو جالندہر بھیجدین۔ مینے عرض کی کہ جالندہر مین
تو کچھ فائدہ نہین البتہ اگر لاہور بھیجدین تو بہتر ہے کیونکہ وہان کل سٹاف پروفیسر صاحبان کا
نور علی نور ہی اور خاصکر ہمارے پرنسپل صاحب بہادر تو تمام ہندوستان مین اپنے فن مین
ایک واحد ویٹیری نیری سرجن ہین اسپر صاحب بہادر نے ارشاد فرمایا کہ لاہور بہت دور ہے
آپ خود ہی اسکا کوئی عمدہ انتظام کرین اور نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جرنل آسبرن صاحب بہادر
پنشنر جو یہان مقیم ہین اُنکو ویٹیری نیری سائنس مین بہت دخل ہی بہتر ہے کہ ہم کل صاحب بہادر
کو چٹھی لکھین گے آپ اُنسے مشورہ کرکے انکا علاج کرین۔ مینے تائید کی اور عرض کیا کہ ہان حضور واقعی
جرنل صاحب بہادر سے مجھکو بہت مدت سے نیاز حاصل ہی بیشک وہ ہماری پرفیشن مین بھی
بہت لائق ہین بہتر ہی کہ حضور چٹھی لکھین چنانچہ دوسرے دن صبح ۸ بجے صاحب ڈپٹی کمشنر
بہادر کے بنگلہ پر گیا صاحب بہادر نے چٹھی تحریر کرکے مجھکو دی اور مین گھوڑے کو معہ سائیس

جرنل صاحب بہادر کے بنگلہ پر گیا صاحب بہادر نے چٹھی پڑھی اور مجھسے چند سوالات کئے
جسکا جواب مین نے شافی دیا جسپر صاحب بہادر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تمہاری تشخیص
بہت عمدہ ہی اور علاج آجتک بہت عمدہ صحیح ہوا ہماری رائے مین بھی مرض کنجنکٹائی وائیٹس ہی آتا ہی صرف
یہ لوکل انفلامیشن کی وجہ سے خون آتا ہی اب بہتر ہے کہ وجی ٹیبل اسٹرنجنٹ اسمین ڈالا جاوے
مینے عرض کی کہ ٹنکچر اوپیم یا کوئین لوشن جرنل صاحب نے ارشاد فرمایا بیشک یہ ٹھیک ہی مگر
بہتر ہو کہ آپ پہلے (ٹی) انفیوزن تیز بناکر تین دفعہ یومیہ ڈالین اور گھوڑا کو ان ڈور شفاخانہ
مین کرین مینے منظور کیا اور واپس آگیا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اجازت دیدی کہ بہتر
ہے شفاخانہ مین لیجاوے چنانچہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو داخل ان ڈور کیا گیا اور ایک ہفتہ تک ٹی
انفیوزن برابر صبح و دوپہر و شام ڈالتے رہے آخر خون بند نہ ہوا اس عرصہ مین جرنل صاحب
بہادر بھی شفاخانہ مین دو تین دفعہ تشریف لاکر ملاحظہ امپ کرتے رہے مگر کوئی صورت افاقہ
نظر نہ آئی پھر جرنل صاحب بہادر نے ارشاد فرمایا کہ اب ٹنکچر اوپیم ۵ بوند اور واٹر ایک آونس بناکر دو
دفعہ یومیہ ڈالو چنانچہ ایسا ہی کیا کہ چھ یوم یہ علاج جاری رہا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا پھر مینے عرض کیا کہ حضور
اگر حکم دین تو ٹانک ایسڈ کا لوشن بناکر اور کمزور کرکے ڈالا جاوے اسپر صاحب بہادر نے ارشاد
فرمایا کہ بہتر ڈالو چنانچہ تین یوم یہ علاج بھی کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ مین بہت حیران تھا کہ ۹ سال
کی سروس مین کوئی مریض میرے ہاتھ سے لاعلاج ہوکر تو نہین گیا یا خداوندا یہ کیا ماجرا ہی آخر
مجھکو اس کیس کا مطالعہ کرتے کرتے خیال آیا کہ اتنا عرصہ جو خون جاری رہا اور جاری ہے
ہو نہ ہو تو یہ آرٹیل سائنس یعنی ناسور ہو گیا ہی اور اکریمل ڈاکٹ مین زخم ہوکر بجائے آنسو کے
ناسور سے خون جاری ہی چنانچہ مین جرنل صاحب کی خدمت مین حاضر ہوا مین نے عرض کی
کہ بہت سی ادویہ ڈال چکے کاسٹک سلوشن بھی بیچ مین ڈالدی ہی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اب میرا
خیال ہی کہ اسکی لکریمل مین ناسور ہو گیا ہی اگر حضور ارشاد فرمادین تو کل گرا کر اسکا بخوبی ملاحظہ
آنکھ کا کرکے ناسور کو کاسٹک یعنی نائٹریٹ آف سلور کی بتی سے ناسور کو جلایا جاوے اور ناسور

بند کیا جاوے چنانچہ جنرل صاحب بہادر نے فرمایا کہ واقعی آپکا خیال بہت ٹھیک ہے کل یہ
اپریشن کرو اور ہم بھی شفاخانہ مین تشریف لاوینگے چنانچہ مین نے رات کو سب سامان اپریشن کا
کر چھوڑا گھوڑی کو صرف چوکر اور دانہ دلا کر چھینکا لگا دیا تاکہ صبح گرانا ہوگا تو معدہ خالی ہو صبح
جنرل صاحب بہادر قریب ۲ بجے تشریف لائے گھوڑی کو ہابل سے گرایا گیا جب گرا چکے تو مین نے
عرض کی کہ اگر حضور حکم دین تو انڈر کلورافارم کیا جاوے جنرل صاحب بہادر نے کہا بہت مناسب
ہے کیونکہ آنکھ کا نازک معاملہ ہے چنانچہ پہلے ایک اونس کلورافارم دیا جسکا کچھ افکٹ نہ ہوا پھر ایک
ایک ڈرام سے شروع کرکے قریب ۲ ڈرام تک کلورافارم دیا گیا گویا ایک اونس ۲ ڈرام سے گھوڑا
بیہوش ہوا تب مینے آئی سپیکولم سے آنکھ کو کھولا اور بوریکس سلوشن سے آنکھ کو خوب صاف کیا خون
جاری تب مینے اسپنج سے خون کو چوس لیا نیچے سے دیکھا کہ کیلریکل سائینس نظر آرہا ہے۔ مین نے
توبرہنہ آنکھ سے دیکھا مگر جنرل صاحب مکرس کوپ کا شیشہ ہمراہ لائے تھے انہون نے اُسے
دیکھا بہت غور کے بعد فرمایا کہ بہتر اب عمل شروع کرو چنانچہ مین نے کنٹجنو کو بچھا کر کاسٹک ہولڈر
مین نٹریٹ سلور کی بتی پہلے سے لگائی ہوئی تھی خوب عمدہ طرح سے احتیاط کے ساتھ سائنس
کے مُنہ کو بند کردیا خون اُسیوقت بند ہوگیا اور کولڈ یعنی رات کا باسی پانی تھا برف کی مانند
اُسمین بوریکس تھوڑا سا ملا کر آنکھ کو اری گیشن ۱۵ منٹ تک کرایا بعد اُسکے کولڈ بنڈیج لگا کر ہابل
کھولدیا اور گھوڑا کو اُٹھایا گیا ناک پانی سے صاف کرایا چونکہ ہوادار جگہ تھی چار آدمی مالش کے
واسطے لگادئے۔ ۱۰ منٹ کے بعد گھوڑا ہوش مین آگیا چار مددگارون کے سہارے سے
اصطبل مین لے گئے جنرل صاحب بہادر بہت خوش ہو کر اپنے بنگلہ کو روانہ ہوئے اور فرمایا
کہ ہم لوسن گھاس اُسکے واسطے اپنے بنگلہ سے ارسال کرتے ہین اسکو دینا چنانچہ گھاس آئی
گھوڑا خوب مزے سے کھاتا رہا پانی وغیرہ بھی پیا خون بالکل بند تمام دن بنڈیج پانی سرد سے
تر رکھا دوسرے دن شام کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ملاحظہ فرمایا۔ بہت خوشی ظاہر
فرمائی غذا حسب ذیل دینی شروع کی اور بہت دفعہ جناب جنرل صاحب بہادر اور نیز صاحب ڈپٹی

کمشنر بہادر ملاحظہ کے واسطے تشریف لائے۔ غذا حسب ذیل شروع کی دانہ نخود ۲ ثار پختہ چوکر ایک ثار پختہ نمک ایک اونس ہے اب گھوڑی کی عام حالت کنڈیشن عمدہ ہوگئی۔ مین نے صرف کولڈ واش ہی علاج رکھا اور کوئی دوائی نہین ڈالی آخرہ ۱ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو گھوڑا بالکل تندرست ہوگیا۔ مینے جرنل صاحب کو ملاحظہ کرا کر شفاخانہ سے ۱۶ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو ڈسچارج کردیا اب گھوڑا خوب کام دیتا ہے اور اُسکی نظر بینائی وغیرہ بالکل ٹھیک ہے اس سے پہلے بھی عرصہ دو سال سے جرنل آسبرن صاحب بہادر میرے کام سے بخوبی واقف تھے اور کبھی اپریشن کرتے ہوئے مجھکو اُنہون نے نہین دیکھا اس اپریشن سے بہت خوش ہوئے اور چوتھے روز کے بعد مجھکو خوشنودی مزاج کا ایک سارٹیفکٹ اپنے ملازم کے ہاتھ چٹھی کے طور پر لفافہ مین بند کرکے ارسال فرمایا۔

خاکسار رحم الٰہی ویٹیری نیری اسسٹنٹ

امپر فوریٹ اینس

یعنی مقعد کا شوراخ مادر زاد بند

کیس نمبر ۳۰۹۔ آووٹ ڈور پیشنٹ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو ایک راس بچھڑی مادہ عمر ۲۰ یوم ملکیت ٹھاکر داس اشام فروش صدر ہوشیارپور وقت ۴ بجے شام معہ گئے مادہ شفاخانہ مین لایا بیان کیا کہ بابو صاحب میری بچھڑی ۲۰ یوم کی ہے اور جسدن سے پیدا ہوئی ہے گوبر کا رستہ بالکل بند ہے پہلے شفاخانہ مین اسلیئے نہین لائے کہ ہم ہندو دھرم مگر اب جب دیکھا کہ بچھیا لاچار ہوگئی ہے اور کوئی دم کی مہمان ہے۔ قبض سخت اور آواز بہت زور سے کیس رہی ہے۔ مینے بغور ملاحظہ کیا تو بچھڑی کے پیٹ مین ٹُمبنی معلوم ہوئی اور گوبر کرنے کو بہت زور کرتی تھی مگر نکل نہین سکتا تھا مالک سے چند سوالات کئے جنکا جواب اُس نے یہ دیا کہ پہلے پہل چار پانچ یوم ڈاس بالکل نہین نکلا ڈاس پنجابی مین (میکنم) یعنی مادر زادہ فضلہ کو کہتے ہین بعد مین جب سویٹ آئل وغیرہ دیا تو پیشاب کے راستہ سے گوبر نکلنا شروع ہوا اب دو یوم سے سخت قبض مین

مبتلا ہی براے مہربانی بہت جلد اسکا کوئی بندوبست کیجئے تاکہ اُسکی جان بچ جاوے چنانچہ اُسیوقت کمپوڈر کو حکم دیا کہ اپریشن کا سامان تیار کرے یہ نہ کہ پہلے اسکے بہت سے کیس اس قسم کے دیکھے اور اپریشن بھی کیا مگر وہ بیمار اس قسم کے ہوتے تھے کہ جسوقت بچہ پیدا ہوا فوراً مالک ہمارے پاس لے آیا یہ چونکہ ۲۰ یوم کی بچھڑی تھی اسلئے فکر ہوا اخیر بچھڑی کو گرا کر قابو کیا۔ پہلے کر دیسو سبلی میٹ سے خوب اینس کی جگہ کو صاف کر لیا بعد اُسکے ہاتھ کی اُنگلی سے ریکٹم کی جگہ کو تلاش کر کے چھوٹی ٹرو کار جو اسائی ٹیز کی اپریشن مین کام آتی ہے اُسکو تیل لگا کر خاص مقام انس پر اُس سے شگاف دیا بعد اُسکے سکارپل سے انس کا مُنہ گول کر کے اسنفر انای بنا دیا اور اُنگلی کو تیل لگا کر ریکٹم سے تمام رو کا ہوا فضلہ نکلنا شروع کیا قریب ایک پونڈ مٹی کے رنگ کا فضلہ نکلا بعد مین صاف کر کے کچھ تھوڑا سا تیل نکلنے کے ذریعہ ریکٹم مین ڈالا اور ایک اونس کسٹرائل اُس کو پلایا گیا۔ بچھڑی ہوش مین آگئی مالک کو تاکید کر دی کہ اُسکو دودہ خوب گھنٹہ گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد گائے کا پلایا کرو اور سلوشن آف پرکلورائڈ آف مرکری بنا کر دیدیا کہ اس سے صاف رکھا کرے اور دوسرے تیسرے دن ملاحظہ کرایا کرے۔ چنانچہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۱ء مالک میرے پاس بچھڑی لایا بالکل تندرست اور اصلی جگہ سے گوبر خارج ہوتا ہی۔ شکریہ ادا کرتا ہون ہاسپٹل کے آووٹ ڈور سے خارج کر دی۔ کیفیت حسب ذیل اسلئے تحریر کر دی تاکہ دیرینہ مریضان جو اس بیماری مین مبتلا ہو تو میرے ہمعصر بھائی اُسکو محروم علاج نہ خیال فرمائے بلکہ جرأت کر کے فوراً اپریشن کر دے۔ تاکہ ہمارے ہنر سے کوئی شخص محروم نہ ہو والسلام۔

خاکسار رحم الٰہی ویٹیری نیری اسسٹنٹ

اخته کرنیکی عجیب کامیابی

کیس نمبر ۱۳۱۔ ان ڈور پیشنٹ ویٹیری نیری ہاسپٹل ہوشیارپور واقعہ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو سردار علی حسین خانصاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر سب جج بریسٹر ایٹ لا ہوشیارپور نے صبح ارشاد فرمایا کہ ہمارا گھوڑہ بہت شور کرتا ہی اور نیز چھیڑتا رہتا ہی یعنی اپنی مٹر کو

ضایع کرتا ہے جس سے ہمیشہ دبلا رہتا ہے بہتر ہی کہ اُسکو اختہ کردو - مین نے عرض کی کہ بہت خوب کل آپ اُسکو ہاسپٹل مین بھیجدین سو اختہ کردیا جاویگا چنانچہ سردار صاحب بہادر نے رات کو مکان پر ہی اُسکو فاقہ کرایا اور صبح ۷ بجے شفاخانہ مین بھیجدیا گھوڑا نہایت خوبصورت اور ترکمان نسل بڑا شہ زور تھا بل سی بہت مشکل گرایا کیونکہ اُس نے اسقدر شور کیا کہ ایک ولایتی رسہ سن بل کا ٹوٹ گیا اگرچہ کسی مددگار کو چوٹ صدمہ نہین ہوا مگر مینے ایسے گھوڑے زور والے بہت کم دیکھے ہین - خیر بارے اخیر گرا کر اُسکو بھی انڈر کلورافارم کیا بعد ہونے بیہوش کے عمل کسٹریشن شروع کرکے بہت کامیابی سے اختہ کیا خون وغیرہ مطلق نہین نکلا معمولی شگاف کیوقت جو نکلا سو نکلا بعد مین داغ ایکچوئل کاٹری بہت عمدہ کردیا تھا اسلئے کوئی آٹری یا وین کیولی نہین صرف کروسیو سبلی منٹ سے صاف کرکے عیور ایڈو فارم سے ڈریسنگ لگادیا اور شام تک نگرانی کرائی کہ شاید پھٹ نہ جاوے شام کو چھوڑ دیا - پیشاب وغیرہ اصطبل مین ہی گھوڑے نے کردیا تھا اور گھاس بھی خوب کھاتا رہا دوسرے دن صبح ٹمپریچر لیا تو سرجیکل فیور ۱۰۲ معلوم ہوا ہاسپٹل کا معمولی فیور ڈرافٹ دو وقت دیا گیا اور پینے کے پانی مین پوٹاسی نٹراس ۲ ڈرام شام کو پھر ٹمپریچر لیا تو فیور ۱۰۱ درجہ تھا دوسرے دن صبح فیور بالکل نہ تھا صبح و شام ایڈو فارم سے ڈریس ہوتا رہا اور احاطہ شفاخانہ مین رول کراتے رہے کیونکہ احاطہ شفاخانہ بہت وسیع ہی انفلامیشن بالکل شروع سے آخر تک ہوا ہی نہین حالانکہ گھوڑا پختہ عمر کا تھا یعنی عمر اُسکی ۵ سال ۶ ماہ کی ہوگی اب سردار صاحب بہادر کا تقاضا شروع ہوا کہ بہت جلد اُسکو ڈسچارج کردو کیونکہ سردار صاحب بہادر کی ڈیوٹی پبلک کیلئے صبح و شام سواری کی بڑی ضرورت مینے عرض کی کہ جناب جبتک صحت کلی نہ ہوگی مین تو اُسکو ڈسچارج کرنیکا نہین کیونکہ مثل مشہور ہی کہ ہاتھ کی دی ہوئی دانت سے کھولنے پڑتی ہے - آخر ۱۴ مئی سنہ ۱۹۱۰ء ۱۷ یوم کے بعد بالکل گھوڑا صحتیاب ہوگیا کوئی زخم اندرونی بیرونی نہ رہا تب مینے ڈسچارج کردیا اب سردار صاحب بہادر خوب سواری لیتے ہین فقط ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۰ء -

اور نیز صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سی - وی - ڈی - م اور ویٹیرنری میجر جناب مسٹر ہیگر صاحب

بہادر اسسٹنٹ انسپکٹر جرنل بہادر نے بھی اس سال بلاحظہ شفاخانہ کا کیا زان بعد شفاخانہ مین کام کی نسبت اور نیز اس نیازمند ویٹیری نیری اسسٹنٹ کی بابت بہت اعلےٰ ریمارک کیا ہے جو صاحب کا ریمارک ہے کہ یہ ترقی جو آوٹ ڈور اور ان ڈور مین ہوئی محض رحیم الہی ویٹیری نیری اسسٹنٹ کی لیاقت اور کام کے شوق کی وجہ ہے۔ ایسا ہی جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر لفٹنٹ سمتھ صاحب بہادر نے بھی شفاخانہ کی نسبت اور کمترین کی نسبت عمدہ ریمارک کیا ہے

حضور کا خاکسار نیازمند شیخ محمد رحیم الہی ویٹیری نیری اسسٹنٹ درجہ اول

انچارج ویٹیری نیری ہاسپٹل ہوشیار پور

بعالیجناب فلک قباب حضور پرنور پرنسپل صاحب بہادر ویٹیری نیری کالج لاہور

وایڈیٹر انڈین ویٹیری نیری جرنل دام اقبالہ

جناب عالی - دعاگو چند کیس برای آگاہی جمیع ویٹیری نیری اسسٹنٹان ابلاغ حضور کرکے ملتمس ہے اگر آپ مناسب سمجھین تو انڈین ویٹیری نیری جرنل کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر افتخار بخشین۔

کیس نمبر ا۔ فیتجی ڈیمک السنر - بھینس سیاہ ملکیت کھوتہ رام ولد توپن رام قوم کالڑہ سکنہ بھسکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان۔ بھینس مذکور کی اینس (مقعد) پر ایک خراب قسم کا زخم تھا چونکہ بڑی دیر تک وہ دیسی معالجون کا علاج کرتا رہا۔ اور ناکامیابی کا جواب پاچکا تھا اس وجہ سے کرم پڑگئے تھے۔ اسواسطے مالک مذکور نے ایک دیسی معالج کو شفا پانیکی شرط پر بھینس کی نصف قیمت دینے کا لالچ دیا مگر پھر بھی ناکامیابی کا جواب پایا۔ چونکہ مالک مذکور بندہ سے ایک قریبی رشتہ رکھتا تھا اسلیئے ۱۰ ۔ اپریل ۱۹۱۰ء کو بندہ کے پاس آیا اور مختصر احال سناکر علاج کے لئے دوائی پوچھی۔ مگر بندہ نے سوچا کہ بغیر بلاحظہ زخم کے دوائی بتانا لاحاصل ہے۔ سو بندہ نے مالک مذکور کے ہمراہ جاکر بھینس کے زخم کو دیکھا۔ چونکہ اس قسم کے زخم بڑی دیر سے اچھے ہوتے ہین۔ اور باوجود اسکے کرم بھی بہت پڑگئے تھے دل مین سوچا اور شفا کی کم امید خیال کی۔ کوشش کو مدنظر رکھکر مالک کو تسلی دی۔ اور

بوجہ نہ ملنے کافی سامان کے معمولی بازاری ادویات اور معمولی اوزاروں مثلاً اُسترہ، موچنہ وغیرہ سے
تن تنہی یکساتھ ڈریس کیا۔ چنانچہ ہر روز پہلے گرم پانی سے دھوکر فارن باڈی کو نکالکر اور زخم کو
خوب صاف کرکے پہلے چار روز صرف ٹرپن ٹاین سے بعدہ ایک ہفتہ تک ایلم پوڈر سے ڈریس کیا۔
اور دن بدن کامیابی شہنہ دکھانے لگی۔ بعدازاں ایلم اور کوئلہ کو کوٹکر اور ملاکر بعد زخم دھونے کے
اسپر چھڑکتے رہے۔ اور مکھیوں سے بچانے کے لئے گرداگرد پر ٹرپن ٹاین لگایا۔ پرماتما کی کرپا سے
بھینس مذکور بیس یوم کے اندر شفایاب ہوگئی۔ اور محنت سپھل ہوئی۔

کیس نمبر ۲۔ گنگرین یا مارٹی فیکیشن یا مردار ہونا۔ بھینس سیاہ ملکیت کھوتا رام ولد
ٹوپن رام قوم کاٹرہ سکنہ بھکر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان بھینس مذکور کی دُم کا نچلا حصہ قریباً ۳/۴ فٹ
کے بوجہ ہونے زخم کے مُردار ہوگیا۔ چونکہ مردار کے پھیل کر ساری دُم کو مبتلا کرنیکا خطرہ تھا۔
اسلئے مالک نے ڈاکنگ کا اپریشن کرانا چاہا۔ سو میں نے حسب معمول پہلے بھینس کو کھڑے کھڑے
قابو کرکے ہیموریج کو روکنے کے لئے فیتہ باندھا۔ بعد میں بوجہ نہ ملنے ڈاکنگ مشین وغیرہ کے معمولی
اُسترہ کو لیکر اپریشن ٹھیک جوڑ سے کیا۔ بعدہ رال ڈالکر بعدہ دغنی گرم شدہ درانتی سے ہیموریج کو
روکا اور پھر پٹی لگادی۔ پھر ہیموریج سے تسلی پاکر فیتہ کھولا گیا۔ اور روزمرہ گرم پانی سے دھوکر
پھٹکری اور کوئلہ کے پوڈر سے ڈریس کرتا رہا۔ ایشور کی سہایتا سے شفایابی ہوگئی۔

کیس نمبر ۳۔ سپازموڈک کالک۔ بی سی بی میر عمر ۱۱ سال ملکیت لالہ گنپت رائے
گرداور قانونگو حلقہ چھینتہ سخت کالک میں مبتلا ہوئی۔ پہلے گھوڑی مذکور خشک دانہ نخود کی عادی
تھی اسکو ۶ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو بارش سے بھیگا ہوا سبز نخود کھیت سے کثرت کیساتھ کھلایا گیا جسکی وجہ
سے گھوڑی مذکورہ ۷ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو قبل از دوپہر مرض مذکور میں مبتلا ہوئی اور علامات کالک ظاہر
کرنے لگی جسپر مالک مذکور نے دیسی معالجوں کی رائے پر دوپہر کو مصالح دیا جو کہ یہ ہے۔ جیرا ایک پاؤ
جیری ایک چھٹانک۔ اجوائن ایک چھٹانک۔ لال مرچ ایک چھٹانک۔ نمک ۱/۲ چھٹانک سبکو ملاکر
دیا اور لال مرچ و جائنا میں رکھیں۔ آرام نہ آنے پر گڑ ایک پاؤ دیا۔ اسسے بھی آگے مالک مذکور نے

صابون دیسی ایک پاؤ۔ کھار (سجی) ایک پاؤ۔ نیم بریان گندم کا آٹا ڈیڑھ پاؤ۔ پانی حسب ضرورت سب کو ملاکر گولیان کرکے دیتا رہا اور پھر سواری کراکر اسکو پسینہ لانیکی غرض سے خوب دوڑایا۔ مگر پھر بھی ناکامیابی ہی رہی۔ آخرکار بوقت شام لالہ مالک نام زائیر ٹھواری (جوکہ بندہ کا حقیقی بھائی ہے) کو بھیجا کہ اپنے بھائی (بندہ) کو لے آؤ۔ جسوقت براتہ مذکور پیر اصحاب (جوکہ بھکر سے تین میل ہے) سے روانہ ہوکر بھکر پہنچا۔ اور بندہ کو چلنے کو کہا تو بندہ نے اس غرض سے کہ بستی مذکور مین دوائی نہ مل سکیگی۔ دوائی ساتھ لے چلنے کیواسطے تو ہسٹری پوچھی۔ براتہ مذکور نے چونکہ اچھی طرح حال سے ناواقف تھا اسواسطے مختصراً ذکر کیا۔ اور بندہ سپازموڈک کالک تشخیص کرکے مذکورہ دوائی ساتھ لیکر پیر اصحاب پہنچا۔ شراب دیسی ½ پاؤ۔ کافور ۲ ماشہ۔ ہینگ ۲ ماشہ۔ بھنگ اچھٹانک جاتے ہی گھوڑی مذکور کو دیکھا کہ عام ہوا مین ریتلی جگہ کھڑی تھی اور بندہ کے جانے سے پیشتر ایک بوتل سرکا بھی دے چکے تھے جس سے پیشاب بکمال آ گیا تھا۔ مگر قبض سخت تھی بندہ نے مالک کی ہسٹری سنکر اور علامات دیکھکر کالک تشخیص کیا۔ اسلئے مین پہلے گھوڑی مذکور کو نرم ریتلے مکان مین لیگیا۔ بعد ازان بھنگ گھٹواکر باقی ادویات کو ملاکر گھوڑی کو پلوائی گئی۔ جب ہاتھ کو تیل لگاکر بیک ریک کیلئے ریکٹم مین ڈالا تو ریکٹم کو خالی پایا۔ مگر سمال کولن کے آخری حصہ مین سخت لید کی پکی ڈاٹ لگی تھی۔ گرم پانی اور صابون کے چند حقنے بعدم اینما فنل بذریعہ بوتل کئے گئے علاوہ ازین پیٹ پر فومنٹیشن اور مالش بھی کی گئی۔ قریب ۱۲ بجے رات کے یہ سب کام کرکے سو گئے۔ پھر صبح کو اٹھکر نوکر نے کہا کہ گھوڑی کو ساری رات تکلیف رہی۔ اور ابھی تک لید نہین کی بعدم موجودگی دیگر ادویات پھر ½ ۸ بجے صبح کے میٹھا تیل ڈیڑھ پاؤ لیکر پلایا۔ اور گرم پانی تیل اور صابون کو ملاکر حقنہ کئے۔ مگر تکلیف مین کمی نہ ہوئی۔ آخرکار ۱۲ بجے بھکر سے مذکورہ بالا ادویات منگواکر اندر دی۔ شراب دیسی ایک پاؤ۔ کافور ۲ ماشہ۔ ہینگ ۲ ماشہ۔ افیون ۳ ماشہ۔ بھنگ اچھٹانک پلائی گئی۔ اور ٹہلایا گیا۔ مگر دوائی سے پیشتر نفخ بہت ہو گیا تھا آخرکار مالک بالکل مایوس ہو گئے۔ اور دیگر دوائی دینا نہ چاہا۔ مگر بندہ نے عجب حیرت مین آکر جمالگوٹہ کے بیج عدد ۳ لیکر ہمراہ ڈیڑھ پاؤ تیل کے رگڑ کر دئے۔ تھوڑی دیر بعد رفتہ رفتہ ریح اور دست خارج

ہونے لگے۔ بعد مین ۳½ بجے شام لید (جو کہ بہت سخت اور خشک تھی) کی ٹہلانے سے ½ ۴ بجے ایک ½ ۵ ایک ۶ بجے برابر لید کی۔ اور بالکل آرام ہوگیا۔ اثناء مرض مین پیشاب برابر آتا تھا مگر لید قریبًا ۲۰ گھنٹہ بند رہی تھی۔ و پرماتما کی کرپا سے محنت سپھل ہوئی جسکے معاوضہ مین ایک سند مصدقہ تحصیلدار صاحب بندوبست مع انعام عطا ہوا۔ اوم شیم۔

سب کا شبھ چنتک۔ نتیانند ویٹیرنری اسسٹنٹ حال خصتی از بھکر

بحضور فیض گنجور جناب ایڈیٹر صاحب بہادر رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل دام اقبالہٗ

جناب عالی۔ چند کیسن برای اندراج رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل ارسال بخدمت اقدس ہین اگر مناسب ہو تو براہ عنایت رسالہ مذکور مین درج فرمائے جاوین صد

العبد

صادق علیخان ویٹیرنری اسسٹنٹ فسٹ کلاس ریاست دوجانہ

کٹارل انفلوائنزا

یہ مرض ریاست دوجانہ کے تمام گھوڑون مین پھیل گیا۔ سبب یہ ہوا کہ اس سال میلہ امرتسر سے یہ خاکسار خرید کرلایا تھا جو امرتسر سے ریل مین سوار کراکر دہلی آتارے گئے اور دہلی مین نواب صاحب بہادر کا ملاحظہ ہونے کے بعد خشکی کے بابتہ ریاست کو روانہ کئے گئے اور فدوی کو حکم ہوا کہ ریاست الور مین ایک گھوڑا عربی فروخت ہوتا ہے اسکو جاکر ملاحظہ کرو اگر پسند آجاوے تو خرید لاؤ چنانچہ یہ خاکسار تو معہ ایک دفعدار محمود خان کے الور کو روانہ ہوگیا اور اسپان نو خرید جو دہلی سے ریاست دوجانہ کو روانہ کئے تھے راستہ مین بد احتیاطی سے مرض کٹارل انفلوائنزا مین مبتلا ہوگئے چونکہ کٹارل انفلوائنزا ایک متعدی بخار ہے جب گھوڑے کو ہو جلوے تو اس اصطبل کے تمام گھوڑے مریض ہوسکتے ہین جسمین بیمار گھوڑا رکھا جاوے اور ہندوستانی اس مرض کی خفیف شروع علامات کا نام کنار اور شدید علامتون کا جسمین بخار بھی ذرا تیز ہو زہرباد کہتے ہین

اورمتعدی یا غیر متعدی کو بالکل نہین سمجھتے چنانچہ اسپان نوخرید جسوقت ریاست مذکور مین پہنچے تو ایک منتظم خاندانی ناواقف نے اسپان بیمار کو تندرست گھوڑونمین بند ہوا دیا اسلیئے اور گھوڑے بھی جو جوان تھے مرض مذکور مین مبتلا ہوگئے چنانچہ جب مین الور سے واپس دہلی مین آیا تو نواب صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ دوجانہ چلے جاؤ وہان گھوڑے بیمار ہین۔ جسوقت یہ خاکسار ریاست مین پہنچا تو چودہ گھوڑے بیمار تھے علاج حسب ذیل کیا گیا چونکہ میرا خیال ہے کہ جہانتک کم قیمت دوا سے کام نکلے بہتر ہے اور مین ہمیشہ کم قیمت گھوڑون اور ٹٹوؤنپر کم قیمت اور دیسی ادویات کا استعمال کیا کرتا ہون اور قیمتی گھوڑون پر مجبوراً قیمتی ادویات خرچ کرتا ہون۔ ان ۱۴ مریضونمین ایک گھوڑا اسمی اقبال قیمتی ہے اور اسپر مرض مذکور کے سکوئلاؤ بھی کئی ظہور مین آئے اسلیئے اسکا علیحدہ بیان کیا جاویگا۔

علاج۔ عمدہ ہوادار اصطبل مین گھوڑے موجود تھے صفائی کی تاکید کی گئی اور پیاز ایک چھٹانک سے پاؤ بھر تک حسب قد و قامت دونون وقت دینی شروع کی گئی اور دانہ بکا کر سامنے رکھنے کی فہمائش کیگئی اور پینے کے پانی مین ایک ایک اونس سلفٹ آف مگنیشیا دیا گیا اور ناک مین گندہک کی دھونی بھی دینی شروع کی چندروز مین علامات مرض بتدریج کم ہوگئی اور ناک کا اخراج گاڑھا ہوگیا اور جانورون نے کھانا پینا اچھی طرح شروع کیا۔ ایک بچہ نوخرید پر مرض مذکور کا سکوئلاؤ اسٹرانگلس یعنی ہہکہ ہوگیا جسکو پولٹس لگاکر پکانیکی کوشش کیجارہی ہے اور گھوڑون سے علیحدہ کیا گیا باقی گیارہ گھوڑے اچھے ہین اب مین اس چودہوین قیمتی کیس کا بیان کرتا ہون اور اس ہہکہ کے نتیجے سے آیندہ کے رسالہ مین مطلع کیا جاویگا۔

کیس نمبر ۱۴۔ مرض کٹارل انفلوئنزا کے سکوئلاؤ کے نتایج۔ یہ وہ کیس ہے جسکی نسبت مین بیان کرچکا ہون کہ یہ ایک قیمتی گھوڑا اسپان خاصہ مین سے ہے بے تھارو بریڈ انگلش ہارس۔ یہ گھوڑا قدآور اور جسیم ہے کیونکہ دیسی ریاستونمین اسپان خاصہ کو بہت فربہ رکھنا پسند کرتے ہین اسلیئے یہ گھوڑا دیسی دستور کے موافق دو سال سے خوید مین ڈالا

گیا جسکے باعث بہت فربہ ہے ۔ اور بعد خرید کے اب بھی ایک مقدار دانہ اور راتب کی پاتا رہا تھا اور کام کچھ نہیں لیا جاتا تھا یعنی رول کیواسطے بھی نہیں کھولا جاتا تھا کیونکہ ڈیپو نکا خیال ہے کہ رول سے ایک کاغذ بھر گھوڑیکا جسم کم ہوجاتا ہے ۔ چونکہ گھوڑا بہت فربہ تھا اور جسم مین خون کی زیادتی تھی اسلئے مرض مذکور کا حملہ بھی سخت تھا ۔

علامات ۔ اوّل قدرے ٹمپریچر بڑھا ہوا بال جسم کے اٹھے ہوئے جانور سست کھانسی اور کھڑکھڑاہٹ کی آواز گلے پر خفیف ورم لیرنکس پر دبانے سے درد ظاہر ہوتا تھا علامات مذکورہ بالا بتدریج ترقی کرتی جاتی تھین ۔ ٹمپریچر ایکسو چھ تک ہو گیا تھا اور آنکھ و ناک سے پانی خارج ہوتا تھا اور پیشاب مقدار مین کم اور سرخی مایل تھا ۔

علاج ۔ اسپتال ہذا کا فیور ڈرافٹ دینا شروع کیا ناک مین گرم پانی اور کافور کی بھاپ دیگئی پیرون پر پٹیان لگائی گئی ۔ پینے کے پانی مین ایک اونس سلفٹ مگنیشیا صبح شام دیا گیا ایک اونس کلوریٹ آف پٹاس بھی پانی مین ملایا گیا گلے پر کلوروفارم لینیمنٹ کی مالش کیگئی خوراک چوکر اور سبز گھاس دیا گیا ۔ اس طرح پر پانچوین روز تک بتدریج علامات مرض کم ہوگئی اور گھوڑا تندرست ہوتا معلوم ہوا چھٹے روز گھوڑیکو صبح شام رول کرنیکی فہمایش کیگئی ۔ دوسرے روز شام کیوقت جب گھوڑا رول کیواسطے کھولا گیا تو گھوڑے نے لنگ ظاہر کیا ۔ اور داروغہ اصطبل میرے پاس دکھلانے کو لایا ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا کہ دراصل گھوڑا چارون پیرون پر لنگ ظاہر کرتا ہے گھوڑیکو ٹہلوایا تو جوڑون سے چٹخ کی آواز سنائی دیتی اور جوڑون پر ورم بھی ظاہر ہوا ہاتھ لگانے سے بہت تکلیف ظاہر کرتا تھا اور جوڑون اور پٹھونکے متعلقین عضلو نمین بھی کچھ ورم پایا جاتا تھا خصوصاً اگلے دینے پیر کے گھٹنہ پر ورم اور تکلیف زیادہ تھی اور ٹمپریچر بھی بڑھا ہوا تھا چنانچہ تشخیص کیا گیا کہ کٹارل انفلوئنزا کے عکس اثر سے مرض ہیومٹزم یعنی گٹھیہ ہو گیا ہے ۔ چنانچہ علاج حسب ذیل کیا گیا ۔

علاج ۔ جوڑون پر فومینٹ کیگئی اور کلوروفارم لینیمنٹ کی مالش کی گئی اور بلا دونہ ۔ اور

سالیسلیٹ آف سوڈا کی خوراکین دینی شروع کین پینے کے پانی مین سلفٹ آف مگنیشیا ایک اونس صبح اور ایک اونس شام ملایا گیا۔ تیسرے روز علامات گٹھیہ بالکل رفع ہوگئی اور لنگ ویسا ہی بلکہ اس سے زیادہ معلوم ہوا۔ جب غور سے دیکھا تو نہ جوڑون پر ورم پایا اور نہ ہاتھ لگانے سے درد ظاہر کیا جب گھوڑیکو تھان سے باہر نکالنے کو کہا گیا تو گھوڑا ایک قدم کود کر کہڑا ہوگیا اور بہت بیقرار ہوکر ادھر ادھر دیکھنے لگا اور تنفس بھی ابتر ہوگیا نبض بھی بڑھا ہوا تھا سائیس نے بیان کیا کہ آج اس نے پیشاب بھی بڑی مشکل سے کئی حملون کے بعد کیا ہی گھوڑے کے پیرونکی طرف خیال کیا تو ٹو پر زور ڈالکر کہڑا ہوا تھا اور اگلے پیر آگے اور پچھلے پیر پیٹ کے نیچے لاکر کہڑا ہوتا تھا سُمون کو ہاتھ لگایا تو گرم معلوم ہوئے اور سُمون پر چوٹ لگائی گئی تو تکلیف ظاہر کی بس یہ تشخیص ہوا کہ اب اسکو لیمی نائٹس ہوگیا ہے۔ چنانچہ علاج حسب ذیل شروع کیا گیا۔

اول فیورڈ ڈرافٹ کے ہمراہ بلاڈونہ اور ٹنکچر ایکونائیٹ کے ہمراہ متواتر تھوڑی تھوڑی خوراکوین دینا شروع کیا اور فوراً نعلبند کو بلا کر بمشکل تمام نعل علیحدہ کرائے اور ایڑی نیچی کرائی گئی اور سُم کی دیوارین گول کرائی گئی تاکہ تلی زمین پر ٹکتی رہے اور دیوار پر زور کم پہنچے۔ اور تھانمین بہت سا ریت اور باریک گھاس کا بستر لگایا گیا اور سائیس کو سخت تاکید کیگئی کہ اگر گھوڑا وقت معمول پر پیشاب نکرے اور پیشاب کیلئے حملہ کرکے رہ جاوے تو فوراً ہمکو اطلاع دو دوسرے روز علی الصبح سائیس نے اطلاع دی کہ گھوڑے نے جبسے دوا دینی شروع کی ہی تین دفعہ پیشاب کیا لیکن آج رات بھر گھوڑا بیٹھا نہین بڑا تردد ہوا کیونکہ اس جگہ ہابل موجود نہ تھا جو گھوڑیکو گرادیا جاتا اور رسون سے گرانے مین اندیشہ تھا کیونکہ زبردست اور قیمتی گھوڑا ہی شاید گرانے سے کوئی اور صدمہ نہ پہونچے چنانچہ فیورڈ ڈرافٹ مین بلاڈونہ اور ٹنکچر ایکونائیٹ کی خوراک بڑھا کر دیگئی اور اس خیال مین تھا کہ اگر شام تک گھوڑا نہ بیٹھا تو ایسے ہی گرادونگا لیکن دوپہر کو سائیس نے اطلاع دی کہ گھوڑا بیٹھ گیا اب اطمینان ہوا کہ گھوڑیکو بہت آرام ملیگا اور مرض مین بھی تخفیف ہوگی سائیس کو حکم دیا کہ ہرگز گھوڑیکو نہ اٹھاوے جبتک وہ چاہے بیٹھا رہے کیونکہ جسوقت گھوڑا آرام کے

لیے بیٹھا داروغہ اصطبل اور دیگر جاہل لوگون نے غل مچادیا کہ گھوڑا گر گیا۔ اب نہین بچیگا کیونکہ دیسیونکا عام خیال ہی کہ جب گھوڑا بیمار ہوکر زمین پر گر جاتا ہے تو وہ کبھی نہین بچتا۔ چنانچہ سائیس کو اس خیال سے حکم دیا گیا کہ گھوڑے کو نہ اٹھاوے کہ شاید داروغہ یا اور کوئی جاہل منتظم آدمی جو گھوڑے دیکھنے آتے ہین شاید گھوڑے کو لیٹا ہوا دیکھ کر کھڑا کردین اسلیئے سائیسونکا پہرا لگادیا کہ کسیکو گھوڑے کے پاس نہ جانے دو دور سے دیکھنے دو اور اگر گھوڑا چار گھنٹہ ایک کروٹ پڑا رہے۔ تو اسکو کروٹ دلادو دو گھنٹہ بعد سائیس نے اطلاع دی کہ گھوڑا خود کھڑا ہوگیا ہی اور کئی حملون کے بعد کھڑا ہوا ہے فیورڈرافٹ اور بلاڈونہ اور ٹنکچر ایکونایٹ کا تواتر جاری رکھا کھانیکو سبز گھاس اور چوکر دیا گیا پیرون پر پولٹس جاری رکھا دوسرے روز علی الصبح سائیس نے اطلاع دی کہ گھوڑا آج رات بھر لیٹا رہا اور کروٹین خود بدلتا رہا پھر لیٹے جاکر ملاحظہ کیا تو علامتین بہت تخفیف پائی گئی ٹمپریچر معمول سے قدرے بڑھا ہوا علاج مذکورہ بالا جاری رکھا اور پیرون پر پولٹس لگاکر چہلقدمی کرائی گئی۔ دوسرے روز نعلبندی کرائی گئی۔ اب خفیف لنگ باقی رہ گیا اسلیئے کارونیٹ پر بلسٹر لگایا گیا ہے۔ اسکے بعد پھر جو کچھ نتیجہ ہوگا آیندہ کی رسالہ کے ذریعہ مطلع کیا جاویگا کیونکہ اسکے آج سب گیریلری گلینڈ بڑھے ہوئے متورم پر درد معلوم ہوتے ہین اسلیئے اندیشہ ہی اسٹرانگلس ہوجاوے لیکن ورم خفیف ہی شاید رفع ہوجاوے کلورافارم لینمنٹ ملایا گیا اور روئی سے سینک کرکے روئی اوپر باندھی جاتی ہے۔ جو کچھ نتیجہ ہوگا آیندہ کے انڈین ویٹیرنری جرنل مین لکھا جاویگا۔

(صادق علیخان ویٹیرنری اسسٹنٹ)

بخدمت ایڈیٹر صاحب بہادر دست بستہ عرض ہے کہ آیا کتارل انفلوئنزا کے شکر اوڈ سے روماٹیزم اور اسکے بعد لیمی نائیٹس ہوجانا ٹھیک ہی یا نہین جیسا کہ اس کیس پر میری تشخیص مین آیا۔

ایڈیٹر۔ روماٹیزم کا ہوجانا ممکن ہے۔

کیس نمبر ۱۵ - از طویلہ بگیخانہ اسپرین فٹلاک جائنٹ چیسینٹ ویلر گلڈنگ یعنی سُرنگ ویلو اختہ۔

اسباب - خراب ناہموار زمین پر زور سے جھٹکا یا گیا تھا۔

علامات - سخت لنگ مٹھا متورم پُر درد دبانے سے تکلیف ظاہر کرتا تھا۔

علاج - گرم سینک کی گئی یعنی پھرانس کا بھرتا کر کے مٹھی پر باندھا جیسا کہ ہندوستانی معالج کیا کرتے ہین بعد ازان سوپ لنیمنٹ اور کلورافارم لنیمنٹ کی چند روز مالش کی گئی تین ہفتہ مین گھوڑا چین ہو گیا اور مین امرتسر کے میلہ مین گھوڑے خریدنے کو چلا گیا چونکہ نواب صاحب بہادر دہلی تشریف رکھتے تھے اسپ مذکور کو دہلی طلب کیا راستہ مین جاتے وقت سائیس کی بد احتیاطی سے فراگ پر کوئی کنکر لگ گیا جب گھوڑا دہلی پہنچا تو لنگ کرتا تھا وہان پر جو ناواقف لوگ موجود تھے نواب صاحب بہادر سے یہ کہدیا کہ گھوڑا مٹھہ سے لنگ کرتا ہے ابھی تک اسکو آرام نہین ہوا جب مین امرتسر سے واپس آیا اور اسپ مذکور کو دیکھا تو پتلی پر کنکر وغیرہ کا صدمہ پایا گیا اور مٹھہ صاف تھا جسوقت مین نواب صاحب بہادر کی خدمت مین حاضر ہوا تو یہ فرمایا کہ اسپ ٹومی کا لنگ ابھی تک نہین گیا اسکے مٹھے کو دیکھو اور اسکا علاج کرو مینے عرض کیا کہ جناب اسکے مٹھے سے لنگ نہین ہے راستہ مین کوئی کنکر وغیرہ پتلی پر لگا ہے۔ دو تین یوم مین یہ اچھا ہو سکتا ہے تب یہ حکم ہوا کہ ریاست مین گھوڑے بیمار ہین تم جلد چلے جاؤ اسکو ہم وہین بھیجدینگے اسکو بہت جلد اچھا کر کے بھیجدینا چنانچہ یہان پہنچنے پر اسکی پتلی پر لیڈ لوشن لگایا گیا اور نعلبندی اپنے روبرو کرائی گئی ایک ہفتہ مین گھوڑا چین کر کے دہلی بھیجدیا گیا۔ اور اب بگی کی نوکری دیتا ہے۔ وہ جاہل جنہون نے نواب صاحب سے یہ کہا کہ لنگ مٹھے سے ہے مہینو نمین اچھا ہوگا دیکھنے کے دلیس شرمائے ہونگے یا نہین۔ اور میرے ساتھ اس ریاست مین ہمیشہ اسی قسم کے مباحثہ رہتے ہین خدا کے فضل اور اپنے استادونکی دعا سے ہمیشہ فتحیاب رہتا ہون۔

(صادق علیخان)

کیس نمبر ۱۶۔ ایمپکشن آف دی ریومن۔ بیل سفید از باغ ریاست دوجانہ

یہ بیل جسوقت میرے پاس لایا گیا تو بیان کیا گیا کہ اسنے کھانا پینا چھوڑ دیا۔ اور سست اور بیٹھا رہتا ہے بائین طرف ریومن کو ہاتھ لگا کر دیکھا گیا تو غذا سے پر اور نعوبہ سے دبانے سے گڑھا پڑ جاتا تھا چنانچہ مرض مذکورہ بالا تشخیص کیا گیا۔ اور علاج حسب ذیل کیا گیا۔

یعنی اوّل ایک مسہل دیا گیا معہ محرک ادویات کے۔ نمک ۲ ثار سونٹھ ۱ ثار نوشادر ۱ ثار ایلوا ۲ ثار کچریان ۲ ثار شراب دیسی ۲ ثار سب ملا کر دیا گیا بارہ گھنٹہ کے بعد جانور پر نسخہ مذکور نے اپنا اثر دکھلایا اور اس طرح پر ایومن بہت خالی ہوگیا اور جانور کھانے اور جگالنے کیطرف راغب ہوگیا لیکن چونکہ بیل کمزور تھا اور باغ کے کوئے مین چلتا تھا اسلئے اسکو چند عرصہ کے لئے جین نہین کیا گیا۔ اور نسخہ ذیل جسکی ہمارے استاد جناب سید سردار شاہ صاحب نے اپنی کتاب طب مویشی مین سفارش فرماتے ہین دیا گیا سفوف کچلا ایک ماشہ اور سونٹھ نصف چھٹانک اور نمک ایک چھٹانک روزمرہ دیا گیا۔ اور ایک ہفتہ تک پاؤ ثار روغن زرد دیا جسوقت پورے طور پر طاقت پر ہوگیا اور کام دینے کے لایق سمجھا گیا جین کیا گیا۔

العبد
صادق علیخان ویٹرنری اسسٹنٹ درجہ اوّل ریاست دوجانہ ضلع رہتک

بحضور فیض گنجور جناب ایڈیٹر صاحب بہادر انڈین ویٹرنری جرنل و ویٹرنری کالج لاہور دام اقبالہ

جناب عالی۔ دو کیس بنا بر مندرجہ رسالہ انڈین ویٹرنری جرنل ارسال خدمت ہین براہ خداوندی بعد ملاحظہ رسالہ ہذا مین درج فرماوین مورخہ ۶ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء کو سوار عمر خان رجمنٹ پنجم پنجاب ترپ نمبر ۵ کے نے آکر مجھسے رپورٹ کی کہ اسوقت میری اسپ مادہ کچھ مریض معلوم ہوتی ہی اور گردن اسکی اکڑی ہوئی ہی اور نیچی کو جھکاتی ہی ہے چنانچہ مین اسیوقت اسکے ساتھ اٹھکر باہر قلعہ سے گیا (کیونکہ دانہ مین انکو قلعہ سے باہر رہتے ہین) اور گھوڑی کو جاکر دیکھا تو تشخیص معلوم ہوا کہ اسکو الیمس آف دی نیک ہے اور مسبل وغیرہ اسکی گردن کی اکڑی ہوئی تھی اور سوئی جو اسکے چبالکر دیکھی تو درد بالکل نہین جانتی تھی۔

اور سر دہنی بائین واوپر نیچے گردن کو کر سکتی تھی - اور سبب پرالیسس ہو جانیکا یہہ تھا کہ اُسدن رات کو برف باری بہت ہوئی تھی اور گھوڑون کے باندہنے کیواسطے قلعہ ڈالو میں کوئی سایہ دار تھان وغیرہ نہین ہین اسلئے ہر موسم مین باہر کھڑے رہتے ہین - مین گھوڑے مذکور کو اُسیوقت قلعہ کے اندر لی آیا اور جو ہسپتال کیواسطے دو چار تھان گرم سایہ دار بنے ہوئے تھے اُن مین لاکر اُسکو بند ہوا دیا اور خوب گرم کپڑے اُسپر ڈالدئے اور تھان کے اندر آگ خوب جلوادی اور باہر دروازہ پر چک لگا دین اور علاج ذیل شروع کیا کہ اول اسکو ایک پرگیٹو بوسس ایلوز کا بمعہ ایکڈرام ایکسٹراکٹ بلاڈونا کے دیدیا اور گردن پر فومینٹیشن گرم ریت کی پوٹلی بنا کر کرانی شروع کی بعد سینک ہو جانیکے ایمونیا لینمنٹ کی مالش کردیجاتی رہی - اور دو دو ڈرام پوٹاسی آیوڈائیڈ صبح و شام دیا گیا اور کھانیکو سبز بوسن وچوکر کا تہیلہ دیتے رہے چند روز تک یہ ہی علاج جاری رہا اور اس سے کچھ فائدہ معلوم ہوا یعنی گھوڑے کی گردن کو تھوڑا تھوڑا موڑنے لگی - اب گھوڑی مذکور کے کانونکے پیچھے بلسٹر لگانا مناسب سمجھکر امپلاسٹر کنتھراڈیز لگایا گیا جسکا بہت عمدہ اثر ہوا اور اس سے گھوڑیکی گردن اچھی طرح مُڑنے لگی جبوقت یہہ بلسٹر کی جگہ اچھی ہو گئی تو دوبارہ پھر لگایا اور اندر پیلوس نکسوامیکا ایک ڈرام صبح و شام بوس کی صورت مین دیا جس سے گھوڑی بالکل تندرست ہو گئی اور ۱۰ مئی کو ہسپتال سے جین کر کے لائین کو بھیجدیگئی اور وہ اپنا کام پریٹ کا بخوبی انجام دیتی ہے -

کیس نمبر ۲ - مورخہ ۲۴ اپریل کو تار لفٹنٹ جیمس صاحب بہادر کمانڈنگ آفیسر ڈیٹا جمنٹ رجمنٹ پنجم پنجاب کمپ والون پاس پوسٹ اسٹیشن کچھ سے آیا کہ یہان اسپ کی آنکھ زخمی ہو گئی ہے فوراً ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو یہان بھیجدو چنانچہ مجھکو اُسیوقت صاحب بہادر نے طلب کر کے تار دیدیا اور کہا تم بندوبست کر کے صبح ڈاک کے کانوری کے ہمراہ اسٹیشن کچھ مین جاؤ بموجب حکم مین اسٹیشن کچھ مین گیا اور جا کر گھوڑیکو دیکھا تو اُسکی آنکھ کا پردہ کارنیہ وبائرس پھٹکر رطوبت ایکیوس ہومرس وکرسٹلن لاین لنس باہر نکل گئی تھی - بندہ گھوڑے کو دوسرے روز کانوری کے ہمراہ کمپ ڈالو مین لے آیا اور صاحب بہادر کے ملاحظہ کرا کر کہا کہ یہہ آنکھ نکالنے کے قابل ہی سوا اسکا اور کچھ علاج نہین

ہو سکتا ملا صاحب نے حکم دیا کہ جو تم مناسب سمجھتے ہو وہ کرو۔ مینے اُسی روز سے گھوڑہ مذکور کو چوکر دینا شروع کیا اور تیسرے روز اسکو گرا کر اور کلورافارم سے بیہوش کرکے گھوڑیکی آنکھ کو خوب انٹی سیپٹک لوشن سے صاف کی اور اپریشن کر کے نکالدی جسوقت اپریشن ہو گیا گھوڑے کو ہوش مین لا کر کھڑا کیا اور پھر تھان مین لیجا کر باندہ دیا اور نوس ڈالدیا اور پانی دیا اور بعد پانی کے چوکر کا مہیلہ کھانیکو دیا اور روزمرہ دونون وقت انٹی سیپٹک ڈریس کرتا رہا بعرصہ بارہ روز مین گھوڑہ مذکورہ چنگا کرکے پوسٹ آجین کیمپ کو بھیجدیا اور وہ وہان پر اپنا کام بخوبی انجام دیتا ہے فقط

فدوی قاضی محمد عمر لینس دفعدار ویٹیرنیری اسسٹنٹ رجمنٹ پنجم پنجاب
از کیمپ وانون ملک وزیرستان

اشتہار ضروری

جملہ ویٹیرنیری اسسٹنٹان پاس کردہ پنجاب ویٹیرنیری کالج لاہور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن اصحاب کا افریقہ جانیکا ارادہ ہو۔ وہ اپنی درخواست بخدمت جناب پرنسپل صاحب بہادر پنجاب ویٹیرنیری کالج لاہور روانہ کرین تاکہ انکا نام درج رجسٹر امیدواران کیا جا کر موقع سے مطلع کیا جاوے۔

تنخواہ تا روانگی یعنی جبتک کہ جہاز مین سوار ہون بمشاہرہ ۵۵ ماہوار مع بھتہ ہر جہاز مین سوار ہو کر تاریخ روانگی سے ملیگا۔ مگر افریقہ پہونچنے پر کل بھتہ ۶۵ مشاہرہ ملتا ہے۔ راشن و کلوتنگ وغیرہ فری ہوگا۔ اور سفر خرچ بھی ذمہ سرکار ہوگا۔

المشتہر پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب ویٹیرنیری کالج لاہور

از پیشگاہ پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج

بموجب چٹھی نمبری ۱۱۵ مورخہ ۱۷ فروری سنہ ۱۸۹۷ء منجانب ریونیو سکرٹری پنجاب گورنمنٹ لاہور۔ بنام ڈائرکٹر آف لینڈ ریکارڈس وایگری کلچر پنجاب۔ تمکو مطلع کیا جاتا ہے کہ چونکہ دفتر کالج ہذا مین ایک رجسٹر کھولا جارہا ہے جس مین تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے نام جو بعد پاس کرنے کالج ہذا کے تمام اضلاع پنجاب و دیگر ممالک و سیول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ و محکمہ جات کمسریٹ وغیرہ کی مختلف جگھونمین ملازم ہین درج رہینگے۔ اس غرض سے کہ پرنسپل لاہور ویٹیری نیری کالج کو تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹون کے پتہ انکی ملازمت۔ تبدیلی۔ معزولی و تنزلی وغیرہ بمعہ وجوہات واسباب کے کماحقہ طور پر معلوم ہوتے رہین۔ لہذا بذریعہ سرکلر ہذا تمکو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم اس بات کو اپنا فرض سمجھکر ہر موقعہ معزولی یا تبدیلی وغیرہ پر کل حالات کی اطلاع دفتر ہذا مین ہر سال یکم جولائی سے پیشتر بھیجدیا کرو تاکہ تمھارا نام رجسٹر مین موجود رہے۔ درصورت سال بھر تک کوئی خبر نہ آنے کے نام رجسٹر سے خارج کیا جائیگا اور ایسی صورت مین پرنسپل صاحب بہادر ہرگز ہرگز ایسے آدمی کی سفارش دوسری ملازمت کے واسطے نہین فرماوینگے۔

نوٹ۔ جو صاحب اپنا نام شکستہ حروف مین لکھین گے یا جو ایسا بدخط ہو کہ پڑھا نہ جائیگا انکا نام بھی درج رجسٹر نہوسکیگا۔ لہذا تاکیداً مطلع کیا جاتا ہے کہ تمام دستخط یا بھیجنے والے کا پورا پتہ صاف صاف جلی حروف مین ہونا چاہیے تاکہ اندراج نام مین دقت نہو۔

مژدہ مژدہ مژدہ

اشتہار

علم و عمل فن طب اسپان باتصاویر مصنفہ ویٹیرنری کپتان ایچ ۔ ٹی ۔ پییز صاحب بہادر پرنسپل پنجاب ویٹیرنری کالج وایڈیٹر رسالہ ہذا اب چھپکر تیار ہے جسکی قیمت باوجود ایک بڑی ضخیم کتاب ہونیکے بھی (قریبًا ۶۵۰ صفحہ) فائدہ عام کے لئے صرف ۴ روپیہ (للعہ) ویٹیرنری اسسٹنٹون کیلئے رکھی گئی ہی سابکی دفعہ کتاب مذکورمین بہت کچھ ترمیم و ایزادی کے علاوہ فہرست مضامین و دیباچہ وغیرہ بھی بہت شرح دیا گیا ہے۔

نوٹ ۔ علم و عمل فن جراحی اسپان باتصاویر زیر طبع ہے۔ عنقریب چھپکر تیار ہوجاویگی ۔ قیمت اسکی بھی باوجود اسی قدر ضخیم ہونے کے ویٹیرنری اسسٹنٹون کے لئے قریبًا اسی قدر ہوگی ۔

المشتہر

پربھو لعل ہیڈ کلرک و مترجم کتب ہائے مصنفہ
ویٹیرنری کپتان پییز صاحب بہادر
لاہور ویٹیرنری کالج

یہ کتاب بدون دستخط یا مہر بندہ مال مسروقہ سمجھی جائیگی

مفصلہ ذیل کتابین کالج سے درخواست آنے پر مل سکتی ہین:-

۱- اُردو ترجمہ وی ٹی ری نی ری میٹریا میڈیکا فلیمنگ صاحب طلبا سے للعہ فی جلد
دیگرون سے ے ،، ،،

۲- ترجمہ وی ٹی ری نی ری سرجری ولیم صاحب لنڈن طلبا سے للعہ اور دیگرون سے ،، ،،

۳- ،، ،، ،، میڈیسن ،، ،، ،، ،،

۴- کیمسٹری - - - - - - - ۲ روپیہ ،،

۵- عمل نعلبندی - - - - - - عـہ ،

۶- وی ٹی ری نی ری ڈائیگرام بابت عمر و عیب نعلبندی و بیرونی اناٹمی فی نقشہ
معہ روغن و کپڑا عـہ ،

۷- ،، ،، ،، ،، بلا روغن عـہ ،

۸- مختصر قرابادین حیوانات فی جلد عـہ ،

خریدار جو بیس روپیہ کی کتابین یکدم لیگا۔ اسکو دس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا
محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

درخواست اس پتہ پر آنی چاہیئے:-

وی ٹی ری نی ری کالج لاہور
سید امیر شاہ خان بہادر اسسٹنٹ سرجن

اشتہار

مفصلہ ذیل کتابین نقد قیمت بھیجنے یا بذریعہ ویلیو پی ایبل بکٹ مصنفون سے طلب کرنے پر بھیجی جاسکتی ہین ۔

محصول بذمہ خریدار

(۱)	ویٹیرنری اناٹمی یعنی کتاب تشریح حیوانات خانگی مصنفہ خانصاحب سید مہتاب شاہ گیلانی پروفیسر پنجاب ویٹیرنری کالج طبع ثانی جسمین ۲۶۲ عمدہ عمدہ تصویرین اور ہزار صفحہ ہے قیمت فقط نو روپیہ ہے ۔	لعہ
(۲)	میزان عمر مصنفہ سید مہتاب شاہ گیلانی جسمین خانگی جانورونکی عمرین پہچاننے کے طریق بتلائے گئے ہین اور مختلف عمر کے جانورونکے جبڑون کی تصویرین دیگئی ہین ۔ قیمت فقط عمہ ہے ۔	عمہ
(۳)	فزیالوجی یعنی افعال الاعضا حیوانات مصنفہ سید مہتاب شاہ گیلانی جسمین خانگی جانورونکے اعضاء بدنی کے افعال نہایت سہل اور زود فہم ڈھنگ سے بیان کئے گئے ہین قیمت فقط (للعہ) چار روپیہ ہے ۔	للعہ

المشتہر

خانصاحب ۔ سید مہتاب شاہ گیلانی پروفیسر علم الابدان وافعال الاعضاء پنجاب ویٹیرنری کالج لاہور

اشتہار

کتب ذیل مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی ہوبس سرجن و

پروفیسر پنجاب ویٹیری نیری کالج لاہور

درخواست کرنے پر بذریعہ ویلیوپے ایبل پیکٹ روانہ کی جاسکتی ہین۔

درخواست خریداری بنام مشتہر و مصنف ہونی چاہیے۔

۱	طب مویشی طبع ثانی۔ جو بہت بڑہائی گئی ہے۔ اور اسکے آخر مین ایک نہایت عمدہ فرہنگ امراض بھی دیگئی ہے اور باینہمہ قیمت وہی رکھی گئی ہے۔	للعہ/
۲	دستور العلاج اسپان طبع ثانی۔ یہ کتاب بھی بہت بڑہائی گئی ہے لیکن قیمت وہی رکھی گئی ہے	عہ/
۳	دستور العمل تازیداری و نسل کشی اسپان طبع ثالث۔ یہ بے نظیر کتاب ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے ہاتھ مین ہونی چاہیے۔	عہ/
۴	عمل جراحی اسپان۔	عہ/
۵	طب سگان۔ کتون کے شائقینون کے لئے ایک بے بہا ہدیہ ہے۔	عہ/
۶	طب شتران نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اسکی خوبی و کارآمدگی دیکھنے پر منحصر ہے۔	عہ/
۷	فن قابلہ حیوانات یعنی گھوڑے۔ گائے بھینس۔ بھیڑ بکری۔ کتیا غرضیکہ کل مادہ جانوران کے امراض وغیرہ وضاحت سے بیان کئے گئے ہین۔ اور علاوہ مضمون فن قابلہ کے چھوٹے بچون کے امراض و علاج کا بھی مفصل بیان ہے۔ بڑی مفید اور ضخیم کتاب ہے۔	للعہ/
۸	طب مویشی زمینداری۔	عہ/
۹	رسالہ انسپکشن آف ملک اینڈ میٹ یعنی دودہ اور گوشت کے معائنہ کرنے اور اسکے اچھے یا برے ہونیکی نسبت فتویٰ دینے کا طریق وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔	عہ/

المشتہر سید سردار شاہ گیلانی

انڈین وٹیرنری جرنل

یعنے

رسالہ طب حیوانات ہند

بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء

مصنفہ

ایچ۔ٹی۔پیز صاحب ایم۔آر۔سی۔وی۔ایس۔لنڈن

مفید عام

لاہور

دی آفیشیل مشین پرنٹنگ پریس میں چھپا

یہ

سہ ماہی رسالہ

بامداد عہدہ داران

لاہور

وٹیرنری کالج

شائع

ہوتا ہے

السر ٹو لمفن جائیٹس

یعنی

زہر باد جسمین جٹین پائی جاوین

منقول از طب اسپان طبع ثانی

مصنفہ ویٹیرنری کپتان ایچ ۔ ٹی ۔ پیز صاحب ایڈیٹر رسالہ ہذا

مترجمہ لالہ پربھو لعل ہیڈ کلرک لاہور ویٹیرنری کالج

سالہائے گذشتہ مین ہندوستان کے چند حصونمین زیادہ تر شمالی مشرقی ممالک مین مگر بہت کرکے ملک برہما کے بالائے حصہ مین ایک اور مرض بھی دریافت کی گئی ہے جسکو السر ٹیو لمفن جائی ٹس کی موجودگی اور گلینڈرس فارسی کے بالکل مشابہ ہونے سے (گو بالکل اُنکے مطابق نہین ہوتا) شناخت کرتے ہین ۔

یہ مرض کوئی نئی بیماری نہین ہے ۔ گو ہندوستان مین یہ صرف چند ہی سال سے معلوم کی گئی ہے ۔ جہان اوّل اوّل صوبہ بنگال مین مسٹر مور صاحب نے اور برہما مین مسٹر ایونگ صاحب اور دیگر اصحاب نے اسکا مطالعہ کیا تھا ۔

تعریف ۔ یہ ایک خاص زہریلی ٹیکا کے ذریعہ لگ جانیوالی مرض ہے ۔ جو ایک خاص قسم کے بیج یا مائکرو آرگنزم کے باعث جس مین دوران لمفیٹک کی کیوٹی بنے اس اور سب کیوٹی نے اس اجزا ماؤف ہو جاتے ہین ۔ پیدا ہوتی ہے ۔ جو بہت عام طور پر تو بملک الجیریا حصص ہندوستان اور برہما مین مگر کسی مقررہ وسعت تک دیگر ممالک مین بھی پائی جاتی ہے ۔ گو یہ ہمارے گھوڑون خچرون اور گدھون ہی مین اکثر دیکھنے مین آئی

ہے۔ مگر نجیر فرانہ مین خصوصاً موسم سرما مین بہت عام طور پر پائی جاتی ہے۔ مرض مذکور ملک الجیریا اور برہما مین آن زوا اک قسم کا ہوتا ہے۔ مگر چند خاص اوقات اور موسمون مین دیگر اوقات کی نسبت زیادہ زور پکڑ جاتا ہے۔ آب جک تو علامات کے لحاظ سے یہ مرض قریباً بالکل ہی معمولی گلینڈرس اور فارسی کے مطابق ہوا کرتا ہے یعنی اجتماع خون اور سپھنکونے زخم اور اسی کے موافق لمفیٹک نلیان دونون امراض مین ایک ہی موافق عیان ہوتی ہین۔

علامات۔ یہ بھی مثل دیگر آبلہ انگیز امراض کے معمولی طور پر دو قسم کے علامات سے جنکو عام اور مقامی علامات کہتے ہین شناخت کی جاتی ہے اور عام علامات عموماً سخت مریضون ہی مین دیکھی جاتی ہین۔ اور سپورٹیو لمفن جائی ٹس کے قریباً تمام مریض ان امراض کے کہنہ قسم مین شمار کئے جاتے ہین۔ اسلئے انمین عام علامات اوّل تو بالکل ہی نہین اگر ہونگی بھی تو بہت ہی کم۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ عام طور پر ان عام علامات کی بہت ہی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اسمین مرض کے وقت بھی تمام تندرستی کے نشانات موجود ہو سکتے ہین۔ مگر کبھی کبھی ہم یہ بھی دیکھینگے کہ جانور تھوڑا سا کام کرنے پر ہی پسینہ پسینہ ہوگیا۔ اور رُوان کسی قدر بے رونق اور اشتہا مین بہت کمی دیکھی جاویگی۔ مگر اب تک یہ تمام بے اعتدالیان کبھی نہین دیکھی گئین۔

مقامی علامات۔ یہ بھی صرف اتنی ہی ہوتی ہین جتنی کہ عموماً دیکھی جاچکی ہین۔ مور صاحب یہان فرماتے ہین کہ اس مرض کی عام شکل یہ ہوتی ہے کہ اسمین لمفیٹک نلیان رسّی کی مانند اور بڈس یعنی گلٹیان رفتہ رفتہ السرس یا گھاؤ بنجاتے ہین۔ اور یہ علامات عموماً اگلی اور پچھلی ٹانگون کے اندرونی سطح پر پائی جاتی ہین۔ جہان تم دیکھیگے۔ کہ رسّی کے موافق ہوئی ہوئی لمفیٹک نلیان بریکیل اور انگیوئنل لمفیٹک تیون کی جانب فرداً فرداً اوپر کو جارہی ہین۔ اور نیز پسلیون اور جانبین پر بریکیل غدود کی طرف جاتی ہوئی

لکیریں بھی نظر آئینگی - اسی طرح چہرہ پر بھی گوشہ دہن سے سب میکسیلری غدود کیطرف جاتی ہوئی لکیرین نظر آویگی - بشمول ان رسی کیطرح کی لمفیٹک نلیون اور گھاؤ دار گلٹیون کے شنکرس والے زخم اور ارد گرد کے حصّو مین اجتماع خون بھی دیکھا جاویگا - مور صاحب کے بیان کئے ہوئے مریضون مین سے بہت سون مین تو لمفن جائی ٹس کی شروعات ایک خاص زخم سے ہونی بیان کی گئی ہے - اور نوکورڈ صاحب بھی چند مریضون کی بابت ایسا ہی فرماتے ہین - مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ بالکل آزادانہ طور پر کسی زخم یا چوٹ سے شروع ہو کر حملہ آور ہو سکتی ہے - عام قاعدہ ہی کہ یہہ مرض بھی بالکل فارسی کی طرح غالب آتا ہی - گو بعض وقت یہ آہستہ آہستہ حملہ آور ہو کر جانور کو بہت عرصہ تک کام کے قابل بھی بنائے رکھتا ہی - اور اکثر اوقات وقتاً فوقتاً ظہور مین آکر کسی ایک عضو پر حملہ آور ہوتا ہے - جسپر چند ہی ہفتون مین بہت سے ایبسس اور السرز پیدا ہو جاتے ہین - اور کبھی کبھی اگلی ٹانگ گردن دھڑ - شکم اور چہرہ پر بھی حملہ آور ہو کر چند ماہ مین ہی جانور کو ہلاک کر ڈالتا ہی - اب ان دونون حدود کے فی مابین ہر قسم کے اختلافات اور حالات اعتدال اچھی طرح پر معلوم کئے جاسکتے ہین - کبھی کبھی ایسا واقع ہوتا ہے کہ فیٹلاک کا جوڑ کینن ہڈی یا ہاک یعنی گامچی کچھ عرصہ کے لئے متورم ہو جاتی ہی - اور ایسی صورت مین جائے ورم پر چھوٹی گلٹیان پیدا ہو کر قد مین بڑھتی اور ملائم ہو کر پھوٹ جاتی ہین - جنمین سے کچھ پیپ جو اوّل اوّل گاڑھی سفید اور چپکیلی اور پھر بہت جلد پتلی تیل کی مانند زردی مایل یا خون آمیز ہو جاتی ہے - خارج ہونے لگتی ہے - اور بہت دفعہ اس ورم سے ران کے اندرونی سطح کے ہموار ٹانگ کی جڑ کی طرف کو ایک قسم کا خون آلودہ ورم جو ہاتھ لگانے سے گرم اور پُر درد معلوم پڑتا ہی پھیل جایا کرتا ہی - یہ ایک قسم کی سوزش دار لمفیٹک نلی کا تنہ ہوتا ہے - جو اپنے آخری جال نما پھیلاؤ سے ناوقف ہو کر جلد یا بدیر ادھر ادھر پہنچکر ملائم اور چھونے سے گندھے ہوئے آٹے کی طرح کا محسوس ہونے لگتا ہے - جس کے بعد

وہان السرز پیدا ہو کر اُن مین سے گاڑھی اور سفید پیپ بہنے لگتی ہے۔
خواہ تو ان گلٹیون مین شگاف دیا گیا ہو۔ خواہ وہ بطور خود شکستہ ہوئے ہون۔ ان سے پیدا شدہ زخم بیقاعدہ گہرا اور خمدار ہوگا۔ جسکے کنارہ متورم اُبھرے ہوئے اور ٹوٹ جانے والے ہونگے جنکے دبانے پر زخم مین سے لسدار زرد یا خون آمیز پیپ نکلیگی۔

مگر فی الحقیقت ایسے نا تندرست شینکر والے گھاؤ کا صرف اُسکی شکل کو دیکھکر فارسی کی شینکر سے تمیز کرنا ناممکن امر ہے۔ مگر یہ اُس سے اس بات مین مختلف ہوتا ہے کہ اسمین نے جسے ڈینک یعنی میلگ ننٹ قسم کی جلد پھیل جانیوالی گھاؤ کی شکل مین تبدیل ہونیکی رغبت نہیں ہوتی۔ بلکہ برخلاف اسکے انٹی سیپٹک علاج کے ذریعہ یہ بہت جلد التیام پذیر ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جب پورا سے زخمون پر کھرنڈ آنے لگتا ہے۔ تو اسکے آس پاس دیگر نئے زخم پیدا ہو کر پھر وہی حالت شروع ہو جاتی ہی چنانچہ ایک مریض کی قتلاک اور کینین ہڈی پر جو نوکرڈ صاحب کے ملاحظہ سے گذرا۔ اتنے ایبسس پیدا ہو گئے تھے کہ جنمین سے ہر ایک ایبسس پر سخت اور خفیف سا اُبھرا ہوا کھرنڈ لگ کر اپنے محیط سے علیحدہ ہو گیا تھا۔ اور یہ حصہ بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا پائرو پنکچر کے ذریعہ داغ دیا گیا ہی۔
یہ بیماری جیساکہ تحریر کیا جا چکا ہے۔ کسی خاص چیدہ مقام پر نہین پیدا ہوتی بلکہ جسم کے کسی حصہ سے شروع ہو سکتی ہے۔ مگر ترجیحاً یہ ہمیشہ ٹانگون پر اور اکثر اُنکے زیرین کنارون سے شروع ہوا کرتی ہے۔ اس کا دوران عموماً لمف کے دھار کے ساتھ ہوتا ہی۔ نوکارڈ صاحب اسکو ایک بڑا ضروری امر خیال کرتے ہین۔ کہ یہ ذہن نشین کر لیا جاوے۔ کہ ظاہرا کیسی ہی تیز چوٹ یا گھاؤ کیون نہون۔ ٹانگ کی جڑ کی لمفٹک گنگلیا اسمین کبھی ماؤف نظر نہین آتی۔ کبھی کبھی یہ حجم مین بڑھی ہوئی معلوم دینگی۔ گویا کہ تنے ہوئے ہین مگر ہم نے ابتک انمین سوزش سختی یا سپوریشن جیساکہ نوکارڈ صاحب کا بیان ہی۔ کبھی نہین دیکھے مگر یہ حالت ٹکسیر اور ڈیلے موٹ صاحبان کے مشاہدہ کے مطابق نہین ہوتی جنہون نے ثابت کیا ہی کہ بہت سے مریضون مین جبکہ مرض ٹانگون کی زیرین کناری سے شروع ہوا ہو۔

تو اُنکو غدود کے کنارون تک پہونچنے - اور اُن پر حملہ آور ہونے سے باز رکھنا بہت مشکل ہوتا ہی - اور وہ یہ بھی فرماتے ہین کہ صرف بغل کے غدود ہی اس طرح نہین - بلکہ بریکیل اور پری اسکیپولر غدود بھی ضرور ماؤف ہوجاتے ہین - اور یہی مصنف بیان کرتے ہین کہ جب اسی قسم کی گلٹیان اوّل اوّل اوپر بازوؤن مین یا ران پر نمودار ہوتی ہین تو چھاتی اور انگینول مقام کے گنگلیا جلد ہی ماؤف ہوجاتی ہین - چٹونڈار لمفن جائٹس کے گلٹے عموماً اخروٹ کے برابر ہوتی ہین - اور اُسکے گرد کے ٹشو ائیڈیما شدہ اور پُردرد ہوتی ہین جو چار یا پانچ روز کا عرصہ گذرنے کے بعد ملایم ہوکر پیپ آمیز اور جلد پتلی ہوکر مُردار ہوجاتی ہے - اور اُنمین سے سفید تیل کے مانند یا سبزی نما سفید اور ریشہ دار یا اکثر ملائی کے رنگ کی پیپ خارج ہونے لگتی ہے - اس پیپ کی شناخت کا کوئی خاص قاعدہ مقرر نہین ہے - کیونکہ ایک ہی جانور کی دو گلٹیون سے مختلف طرح کی پیپ برآمد ہوسکتی ہے -

اس سے پیدا شدہ زخم زردی مائل سبزہ رنگ کا اور لاربی شیئیش ساخت کا اور بڑی بڑی پلپلی دانون سے جنمین سے ہمیشہ ہی خراشدار پیپ اور خون آمیز اخراج نکلتا رہتا ہے آلودہ ہوتے ہین - جب یہ بیماری خود بخود بڑھتی ہے تو شروع شروع مین مقامی مگر بعد مین زیادہ زیادہ عام ہوتی چلی جاتی ہے - اور بہت سے حصہ جلد کو ماؤف کرجاتی ہی - جسپر بہت سی گلٹیان اور گھاؤ پیدا ہوکر سپوریشن ہوجاتا ہے - اور اس سپوریشن کے پھیلاؤ سے کہ جانور دُبلا ہوجائیگا - اور اشتہا معدوم ہوکر ناتندرست شکل کا دکھلائی دینے لگیگا اگر اس بیماری کا علاج کیا جاوے تو بہت عرصہ تک یہ عموماً کیوٹنس اور سب کیوٹنیس ٹشو مین ہی رہکر مقامی بیماری ہوجائیگی - سخت حالات مین اوّل ماؤف شدہ حصہ کے سوا جسم کے دیگر حصہ بھی ماؤف دکھلائی دینگے - مگر پھیپھڑون اور نتھنون کے خانون مین اسکا بالکل اثر نہ پایا جائیگا - تب چٹ دار لمفن جائیٹس کے نشانات بہت عرصہ تک بالکل مشکوک رہتے ہین اور اسلئے انکے پنہان ہوجانے سے طبعی شفا ہوجاتی ہے - لیکن چند

مریضون مین فلیگمان یعنی پھیلنے والی سوزش جسکا انجام سپوریشن ہوتا ہے جلد کی نیچے پیپ آمیز پردونکے ہو جانے سے جیسا کہ کبھی کبھی فلاک کے گرد دیکھا جاتا ہے۔ دیکھنے مین آئی ہے اسکی شناخت یہہ ہی کہ مریض حصہ کو ڈھکنے والی جلد پر سے بال گر جایا کرتے ہین ان برہنہ دہبون کا ناپ ایک دو شلنگ کے سکہ سے لیکر ہاتھ کی ہتیلی کی برابر مختلف ہو سکتا ہے۔ السریشن کے واقع ہونے سے پیشتر صرف بی بال کے صاف سطح نظر آئیگی جسکے سوائے مقام مذکور مین اور ورم یا سوزش وغیرہ کچھ نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس پیپ کے مخزن مین شگاف دیا جائے۔ تو اسمین سے کثیر المقدار پیپ خارج ہوتی ہوئی دیکھکر نہایت حیرت اور تعجب ہوگا۔

ان گلٹیون ایبسس معہ کارڈ اور رسولیونکو کھولنے سے پیدا شدہ فارسی کے مشابہ زخم دیگر زخمون سے بہت جلد تمیز کئے جا سکتے ہین۔ کیونکہ ان سب کے تلے مین زرد رنگ کی اسپنج کے موافق اجزا ہوتے ہین۔ جو بہت سے گرانیولیشن یعنی دانونکا مقام بھی ہے اور انکے کنارے ایسے بے قاعدہ ہوتے ہین۔ کہ گویا جلد کو کسی تیزاب نے کاٹ ڈالا ہی۔ اگر ان زخمونکی حفاظت نہ کی جاوے تو انمین رغبت التیام بالکل نہین ہوگی۔ بلکہ یہہ اگر گہرائی مین نہین تو قد مین ضرور بڑہجاتی ہین۔ انکے دانون کا رنگ میلا سبزی نما سا اور چھیلنے پر شرح نکل آتا ہے۔ اور خون بھی انمین سے باسانی نکلنے لگتا ہے۔

اسکے کارڈ بھی جو فارسی کے کارڈ کے مشابہ ہوتے ہین۔ اکثر پہلی گلٹیون کے نکلنے کے وقت ہی دکھلائی دیا کرتے ہین۔ مگر کبھی کبھی یہ کارڈ گلٹیون کے بعد پیدا ہوتے ہین۔ بلکہ بعض مریضون مین تو یہ کارڈ گلٹیون سے پیشتر ہی نکل آتے ہین جس مقام پر کارڈ مذکور نکلنے کو ہوتا ہے۔ وہان بوّل اوّل فیوبی کیولز اسے لیٹڈ یعنی آرٹری پر گول گول رسولیونکی قسم کا ورم دیکھا جائیگا۔ اور جب نامبردہ کارڈ کسگرو کا آیڈیا تحلیل ہو جاویگا تو متورم کارڈ کے تمام دوران مین ناہمواری یعنی کسی جا گانٹھ دار ورم اور کسی جا سکڑاؤ دیکھا

جاویگا۔ یہ گندھے ہوئے آٹے کی طرح کا ورم اوّل اوّل ایک بچے کے بازو کے برابر قد کا ہوتا ہے۔ لیکن جب ایڈیما پوشیدہ ہوجاتا ہے۔ تو کبھی بڑا انچہ کے قریب رہجاتا ہے۔ جو بشمول پُرخون او بسخت لمفٹک نلیون کے چھونے سے کم و بیش سخت گرم اور پُردرد اور کبھی ٹھنڈا اور بے حس بھی محسوس ہوا کرتا ہے۔ یہ علی العموم بہت جلد ظاہر ہو جاتے ہین۔ لیکن کبھی کبھی آہستہ آہستہ بھی پیدا ہوتے ہین۔ اور انکی گانٹھ دار ورم آٹھ دس یا پندرہ روز تک نمودار نہین ہوتے۔ وہی لمفٹک نلی کے السریشن کی وجہ سے السر کے کھل جانے کے بعد اکثر ناسور ہوجاتا ہے۔ یہ کارڈس بہت کر کے چھاتی مین گردن کے جانبین سر اور ٹانگون کی بیرونی جانب دیکھے جاتے ہین۔ یہ بیان کر آئے ہین۔ کہ ٹانگون مین انکا دوران عموماً تو اوپر کو چڑھنے والا اور کبھی کبھی نیچے کو اُترنے والا بھی ہوتا ہے۔ اور جسم کے دیگر حصونمین یہ لمف کے بہاؤ کے ساتھ دوران خون کے مرکز کے جانب پھیلا کرتے ہین مریض ٹانگون کا ورم عموماً جلد ترقی پکڑ جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ مگر بہرصورت یہ بار بار پھیلنے والے ہوتے ہین۔ مگر باوجود اپنی ظاہری تیزی کے یہ جانور کی عام حالت پر کچھ زیادہ اثر نہین پیدا کرتے۔

شروع شروع مین یہ ورم اکثر شدید قسم کے گرم گندھے ہوئے آٹے کے مانند بہت پُردرد اور باعث لنگ ہوتے ہین۔ اور بعدہ کہنہ ٹھنڈے اور بے حس ہوجاتے ہین۔ مگر تاہم یہ عملی طور پر مخل حرکت ہو سکتے ہین نیز معمولی طور پر انکے ساتھ مرض کے دیگر علامات بھی موجود ہوتے ہین۔ جنکے ذریعہ ہم اُنکی اصلی خاصیت کی شناخت مین غلطی کرنے سے باز رہ سکتے ہین۔ بالفرض اگر یہ دیگر نشانات رفع ہو کر صرف ورم باقی رہ گیا ہو۔ تو ہم کو اُنکے داغ وغیرہ کے نشانات ضرور دکھلائی دینگے۔ جو اُنکے کسی وقت موجود ہونے کا ثبوت ہے۔

تشخیص۔ نوکارڈ صاحب کے مشاہدات کا مختصر قصہ جو صاحب ممدوح نے

اس بارہ مین کئے ہین۔ دیگر کسی تجویز سے زیادہ تر قیمتی ثابت ہوگا۔ لفظ "فارسی" اصل مین جلد کے سپیور ٹیو لمفن جائیٹس کے ذریعہ شناخت ہونے والے تمام امراض پر عاید ہو سکتا ہے۔ اور سبکیوٹینس گلینڈرس لمفن جائیٹس کی کسی دیگر قسم کی نسبت بہت زیادہ عام ہونیکی وجہ سے "فارسی" کا لفظ رفتہ رفتہ کیوٹینیس گلینڈرس کے ساتھ ہم معنی ہوگیا ہے۔ (اس) ہر قسم کے سپیور ٹیو لمفن جائیٹس کے مریض بھی گلینڈرس فارسی کے مریضان کے ساتھ مخلوط کئے گئے۔ قانون گلینڈرس و فارسی ایکٹ نمبر ۲۰ مجریہ سنہ ۱۸۷۹ء کی رو سے۔ تمام جانور خواہ کسی قسم کے گلینڈرس مین مبتلا ہون۔ کسی مستند ویٹیرنرین کی تشخیص پر یکدم ہلاک کئے جانے چاہئین جسکی رائے پر مریض جانور کی ہلاکت یا رہائی کا انحصار ہوتا ہے۔ اور ایسے مریض جنمین صریح اور بالیقین تشخیص کیجا سکے۔ کم و بیش شاذ و نادر ہی ملتے ہین۔ اس لئے بہت سے مریضون پر ہمین مجبوراً کلینکل نشانات سے حاصل کئے ہوئے احتمال کی مقدار پر ہی عمل کرنا پڑتا ہے۔ مگر گلینڈرس کی موجودگی یا عدم موجودگی کا فیصلہ کرنے سے پیشتر ویٹیرنرین کو چاہیئے کہ غلط فہمی کو رفع کرنیکی غرض سے ہر قسم کی آزمایشین جو احاطۂ امکان مین ہون عمل مین لاکر فیصلہ کرے۔ اور جب تمام آزمایشون کا نتیجہ ایک ہو تو غایت درجہ کی بالیقین تشخیص سمجھنی چاہیئے۔ لیکن اگر ان مختلف آزمایشون کا نتیجہ ایک دوسرے سے مطابقت نہ کرتا ہو۔ تو ہم کو سوچنا چاہیئے کہ تفاوت کا کیا سبب اغلب ہو سکتا ہے۔ اور حتی الامکان تشخیص مین کسی قسم کی غلطی جو کسی بے گلینڈرس کے مریض گھوڑونکے خون ناحق کا باعث ہو۔ یا جسکے باعث اس بیماری مین مبتلا شدہ جانور نظر سے پوشیدہ رہکر دیگر بہت سے تندرست گھوڑون کو بھی جو اُسکے آس پاس رہتے ہون۔ بیماری لگا دیوے نہ رہنے دینی چاہیئے۔ گلینڈرس کے مشتبہ مریضون کی تشخیص کرنے کے جتنے تجربات اور وسایل اب تک معلوم ہوئے ہین۔ اُن مین سے معالج کے لئے دو تجاویز بہت ہی مفید ہین۔ ایک تو ایم اسٹراز صاحب کی تجویز ہے جس سے یہ مراد ہوتی

ہے کہ مشتبہ پیدا وار مثلاً پیپ یا ناک کا اخراج یا کسی غدود کا عرق قدرے جو ملا دئے ہوئے پانی مین ملا کر اس رقیق مرکب کو کسی نرخنازیر کی چربی ٹیم کے خانہ مین پچکاری کے ذریعہ پہونچا دین۔ جسکے دوسرے یا تیسرے دن فوطون کے مقام پر شدید ورم ہو جائیگا۔ اور اسکروٹم بھی سرخ ہو کر اسکے پاس کے ٹیشوز سے سٹ جائیگی۔ اور جانور مذکور ۱۲ سے ۱۵ روز کے اندر بلکہ کبھی کبھی صرف چار اور آٹھ ہی یوم کے اندر مر جائیگا۔ اور تشریح بعد وفات پر انگیونل تھیلی کی شدید سوزش اور سیرس جھلی متقیدی مائل زرد اور پن کی گھنڈی کے ہموافق دانون سے بھری ہوئی پائی جائیگی سب حصے سٹے ہوئے۔ انمین سے گاڑھا خون آمیز اور بیسی لس میلیائی یعنی گلینڈرس کے بیجون سے بھرا ہوا رساؤ دیکھا جائیگا۔ اُن تمام مریضون مین جنکو تیسرے یا چوتھے روز ارکائی ٹس ہو جاتا ہے۔ اُسکی تشخیص تحقیق خیال کیجاتی ہے جسپر ویٹیری نرین کو بلا کسی طرح کے شبہ کے اسوقت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جانور کو ضرور ہی گلینڈرس ہے۔

دوسرا تجربہ اسکی تشخیص مین مدد دینے کا میلین کی پچکاری کرنا ہے۔ جس سے معلومہ ری ایکشن ضرور پیدا ہوگا۔ جسکی بابت اس سلسلہ مین (استعمال ملین برائے تشخیص) تشریحاً بیان کر آئے ہین۔ جسکا مختصر قصہ یہ ہے کہ گلینڈرس کے مریضون مین ملین کی پچکاری کرنے سے اُس مقام پر چند گھنٹون کے اندر ایک گرم تناؤ دار اور بہت پُر درد سوزشدار ورم پیدا ہو جائیگا۔ جو ہمیشہ تو کسیقدر پھیلا ہوا اور اکثر بہت بڑے حجم کا ہوتا ہے جب ملین سیپٹک نہین ہوتی۔ یا نیز پچکاری بھی سیپٹک طریق سے نکیجا دے۔ تو اس ورم مین سپیوریشن کبھی نہین پیدا ہوتا۔ جسکا حجم بھی ۲۴ سے ۳۶ گھنٹہ کے اندر بڑھ جاتا اور کچھ دنون تک قایم رہ کر پھر آہستہ سے اور رفتہ رفتہ معدوم ہو جاتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی جب ورم نمودار ہوتا ہے تو جانور کی عام حالت بھی بہت کچھ متغیر ہو جاتی ہے۔ یعنی وہ سست اور افسردہ دل اور اُسکے چہرہ پر فکر کے آثار دکھلائی دینے لگتے ہین جلد بے رونق

کوکھ لگی ہوئی اور تنفس تیز اور اشتہا مفقود ہو جاتی ہے۔ بلکہ کبھی کبھی لرزہ یا عضلاتی تشنج بھی خصوصاً ٹرائی سیپس اکسٹنسر بریکیائی اور گردل عضلات مین تشنج بھی دیکھا جائیگا۔ اور جانور کی اُس مصیبت اور طاقت کا جسکے ضایع ہو جانے اور کثیر ضعف سے جو جانور پر غالب آتا جاتا ہے۔ ہمارے دل پر بڑا اثر پڑتا ہے۔ مگر بعض گھوڑے کی حالت جو بہت ہی عجیب دار اور شریر ہوتا ہے۔ بالکل بدلجاتی اور اُسکے آس پاس کے آدمیون کو بالکل متغیر نظر آیا کرتی ہی۔ ان عام اصولون سے آرگینک ری ایکشن ظاہر ہوتا ہے۔ مگر ہمیشہ یہ اچھی طرح پر واضح نہین ہوتا۔ گو فی الواقع ہم انکی تیزی کے بہت بڑے بڑے اختلافات نوشت کر سکتے ہین۔ لیکن یہ بھی کامل طور پر کبھی پوشیدہ نہین ہوتے۔ بشمولات ارگینک ری ایکشن ایک قسم کا تھرمل ری ایکشن بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو کبھی پوشیدہ نہین ہوتا۔ چند گھنٹون مین ٹمپریچور رفتہ رفتہ بڑھ جاتا ہے مثلاً حالت اصلی سے ۱۹۵ زیادہ ہو کر پھر دو درجہ اور پھر ۲۹۵ درجہ بڑھ جاتا ہے۔ یہ بڑھاؤ جو ملین کی پچکاری کرنے کے آٹھوین یا بارہوین گھنٹہ بعد شروع ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ تک جاری رہتا ہے۔ بلکہ بارہ یا تیرہ گھنٹہ کے اندر اور بعض مریضون مین پندرہوین گھنٹہ مین بھی اپنی حد نہایت کو پہنچ جاتا ہے یہ معلوم کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ گلینڈرس کے جانورون مین ملین کی پچکاری سے پیدا شدہ علامات کچھ عرصے تک قایم رہتی ہین۔ یعنی پچکاری سے ۲۴ یا ۴۸ گھنٹہ بعد ضعف طاری ہو جاتا۔ اور ٹمپریچور حالت اصلی سے کچھ بڑھا ہوا رہتا ہے۔

برخلاف اسکے تندرست جانورون مین اگر زیادہ مقدار مین بھی ملین کی پچکاری کیجاوے تو کچھ اثر نہ معلوم ہوگا۔ یعنی ٹمپریچور بھی اصلی حالت پر رہیگا۔ اور جانور کی عام حالت مین بھی کوئی تبادلہ نہ واقع ہوگا۔ صرف اتنا ہوگا کہ پچکاری کے مقام پر ایک چھوٹا سا اڈیمائٹس ورم نمودار ہو کر مقام مذکور قدرے گرم اور خفیف سا پُر درد ہو جائیگا اور یہ اڈیما بجائے بڑھنے کے بہت جلد کم ہو کر بالکل غائب ہو جائیگا۔ یعنی ۲۴ گھنٹہ سے بھی کم عرصہ مین

اِسلئے ملین کے ذریعہ ۸ نہ گھنٹہ سے کم عرصہ مین بالیقین تشخیص کی جاکر بیطار تحقیق کر سکے گا کہ آیا گلینڈرس ہی یا نہین۔ لہذا اب یہ ثابت ہوا کہ بالا مندرجہ تجاویز مین سے کوئی سہا طریق عمل مین لانے پر معالج چند ہی روز مین ٹھیک ٹھیک تشخیص کر سکتا ہی۔ مگر حتی الامکان ملین کی پچکاری کرنیکو ترجیح دینا اور بدرجہا بہتر سمجھنا چاہیئے۔ اور نیز خنازیر کو انٹراپری ٹونیل قسم کا ٹیکا لگانا بھی ایسی ہی تشخیص ہے۔ جسکے اسباب درج ذیل ہین:۔

تجربہ سے ظاہر ہوا ہی کہ چند بلا گلینڈرس کے امراض مثلاً اسٹرانگلس پیچوٹری ایمفی سیما اور سیلانو سس وغیرہ مین بھی ملین کے استعمال سے ٹمپریچر بہت کچھ بڑھ جاتا ہے۔ اور گو کہ یہ بڑھاؤ صرف تھوڑے ہی عرصہ تک قایم رہتا ہو۔ اور اسکے ساتھ آرگنک ری ایکشن بھی جو گلینڈرس کی تشخیصی علامت ہے۔ نہین ہوتا۔ تاہم اس سے تجربہ کر کے تحقیق کرنے مین کافی دھوکہ ہو سکتا ہے۔ اِسلئے اگر اسکے ساتھ ہی ہمنے کسی خنازیر کو انٹراپری ٹونیل پچکاری کے ذریعہ ٹیکا لگا دیا ہو۔ جسکے بعد اسمین کسی قسم کا ری ایکشن نہ پیدا ہوا ہو۔ تمام قسم کے اشتباہ دور ہو جائینگے۔ جسپر بیطار مذکور تحقیقاً نتیجہ نکال سکیگا۔ کہ گلینڈرس بالکل نہین ہی۔ گو برخلاف اسکے انٹراپری ٹونیل قسم کا ٹیکہ لگانے سے سٹائیپیکل ری ایکشن ہمیشہ ہی نہین ہوتا۔ اور کبھی کبھی بڑھ بھی جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ کسی غلیظ مادہ مثلاً ناک کے اخراج یا سپیور ٹیو پیر ٹیونائیٹس سے جس سے کہ ٹیکہ شدہ خنازیر آرکائیٹس کے ظاہر ہونے سے پیشتر ہونے سے پیشتر ہی ہلاک ہو جاوے عمل کیا گیا ہو۔ بعض حالات مین جب کسی خنازیر کی پیری ٹونیم مین کسی مشتبہ مریض کی ناک کے اخراج سے ٹیکہ لگایا جاوے۔ تو وہ ۲۴ سے ۳۶ گھنٹہ کے اندر فوت ہو جائیگا۔ اِسلئے یہ ضروری ہے کہ ہمیشہ دو خنازیروں کو ٹیکہ لگانا چاہیئے اُن مین سے ایک کے تو پری ٹونیم مین اور دوسرے کی رانون کی جلد مین لگانا چاہیئے۔

علاوہ برین آرکائیٹس کا انٹرو پری ٹونیم پچکاری کرنے کے بعد واقع ہونا اسقدر مفید نہین ہوتا جتنا کہ وہ قبل اسکے ہوتا۔ اپنے تجربہ سے مین یہ ضرور کہہ سکتا ہون کہ سنہ ۱۸۹۲ء سے جب سے کہ

مین گلینڈرس اور فارسی کے مطابق ہونے والے مرض السرٹولمفن جائیٹس کا مطالع کر رہا ہون۔ یہہ دیکھا ہے کہ اگر اسکی ریپ کسی جانور کی پیری ٹونیم مین بذریعہ پچکاری داخل لیجاوے تو اس سے بھی بعینہ گلینڈرس کے مطابق ارکائٹس پیدا ہو جائیگا۔ مگر ارکائٹس کی ان دونون قسمون کی مشابہت بالکل یکسان نہین ہوتی۔ جو کہ بہت اچھی بیکٹیریالوجیکل امتحان سے ہم خود ان کے مابین تمیز کر سکتے ہین۔ لیکن بیکٹیریالوجیکل امتحان ہر ایک بیطار کو ہمیشہ بہم نہین پہونچ سکتا۔ لہذا لمفن جائٹس کی علامات کے تشخیص کرنے مین اس سے بہت کچھ فرق پڑ جاتا ہی۔ یکم اکتوبر ۱۸۹۲ء کے بعد الفورٹ ویٹیرینری سکول سے ۶۷ گھوڑے جن پر کہ فارسی کا شبہ تھا ہمارے پاس بھیجے گئے جنمین سے ہر ایک گھوڑے پر بغرض تصحیح تشخیص ذیل کا مجرب علاج عمل مین لایا گیا۔ اول امتحان بذریعہ ملین دویم کسی نر خنازیر مین مریض کی ریپ سے انٹروپیری ٹونیل قسم کا ٹیکہ لگانا سویم مختلف طریق مثلاً آلو۔ شوربہ۔ جیلیبارب یعنی جیلیے ٹینائزڈ سیرم پر اسکی ریپ کو بونا منجملہ ۶۷ مشتبہ گھوڑون کے اونٹ کی سیرم سے ٹیکہ شدہ خنازیرون کو پھر آرکائیٹس شروع ہوگیا اور صرف تینتالیس ۴۳ مین ملین کا ری ایکشن ہوا۔ اور یہ ہی تینتالیس ۴۳ جانور گلینڈرس اور فارسی مین مبتلا تھے۔ علاوہ برین سپیورٹولمفن جائیٹس کے سولہ مریضون مین ایک خاص بی سیلس باعث مرض دیکھا گیا ہے۔ جسکی بابت گو ابتک کچھ بیان نہین کیا گیا۔ مگر اُس کی شکل سے اُسکو گلینڈرس کے بے سیلس سے بآسانی تمیز کر سکتے ہین۔ نیز اُسکی زراعت سے اور اسوجہ سے بھی گرّیم صاحب کے سلیوشن مین وہ علیحدہ داغ نظر آئیگا۔ تمیز کیا جا سکتا ہے۔

اسلئے السرٹولمفن جائیٹس کے تمام طریق سے پورے طور پر آزمایش کر لیجاوے۔ کیونکہ جیسا کہ مندرجہ بالا مریضون کی کیفیت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر مسٹر نوکرڈ صاحب اُنکی بابت صرف انٹروپیری ٹونیل قسم کا ٹیکہ لگانے سے ہی مطمئن ہو جاتے۔ تو اُس آزمایش سے یہ غلط فہمی ہو گئی ہوتی کہ وہ سب ہی گھوڑے گلینڈرس کے مریض تھے۔ مگر خوش قسمتی سے

ملین کے ٹیکہ نے جو زہری انکیشن کی عدم موجودگی مین بعدہٗ بغرض تصحیح عمل مین لایا گیا تھا۔ کچھ اثر نہ کیا۔ جیبیر صاحب ممدوح اس سخت غلطی کھانے سے بچ گئے۔ اور اس فارسی کے مشابہ ہونیوالے لمفن جائیٹس کو اُسکی اصلی سبب کی طرف تحویل کیا۔ بلحاظ ایک قسم کی احتراز آزمایش کے جس سے زہریلے مادہ کی انٹروینیری ٹونیل قسم کی پچکاری کرنے سے تین یا چار روز بعد سپیورٹو آرکائیٹس کے پیدا ہونیکی طرف راغب ہونا مراد ہے۔ یہ سپیورٹیو لمفن جائیٹس بھی گلینڈرس ہی کے طریق پر بڑھتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ سپیورٹیو لمفن جائیٹس مین ملین کے استعمال سے کسی قسم کا ٹائی پیکل ری ایکشن پیدا نہین ہوتا۔ نوکرڈ صاحب کے مریضون مین اس آزمایش سے ہندوستان مین بھی اسمین نفی کے علامات ہی پائی گئین۔

گو مور صاحب نے اپنے مریضون پر یہ تجربہ نہین کیا۔ اور نہ صاحب موصوف اس طریق کے معتقد تھے۔ مگر انکے جانشین مسٹر مارٹن نے تجربہ سے ثابت کیا کہ اس آزمایش سے کوئی مریض گلینڈرس کا نہ نکلا۔

مور صاحب نے اپنے بیان پر جو اُنہون نے اُسکی خصوصیت اور مرض کی خاص علامات کے بارہ مین لکھا ہے۔ اُسکو گلینڈرس اور فارسی سے تمیز کرنے کے لئے ذیل کی شناخت بتلائی ہین۔

اوّل تو اس مین بخار کا بالکل نہ ہونا یا کم از کم تیز بخار کی عدم موجودگی۔ دوئم جانور کا تندرست دکھلائی دینا۔ سوئم اشتہا بحالت اصلی۔ چہارم ایسے ابھرونکا نمودار ہونا جنمین گرینولیشن کے ذریعہ رغبت التیام دکھلائی دیوے۔ پنجم تندرست پیپ یعنی چھوٹے سے چھوٹے ایبسس یا گلٹی سے نکلی ہوئی پیپ بھی گاڑھی ملائی کے مانند دیکھنے مین سفید رنگ کی ہوتی ہے۔ ششم علاج کے بعد جانور کی حالت کا رو بہ صحت ہونا۔ ہفتم ٹیکہ کرنے کے بعد گلینڈرس اور فارسی کا حایل نہ ہونا۔

بیسی لس کا پتھا جینک یعنی بیماری پیدا کرنیوالا فعل۔ نوکرڈ صاحب کے

بیان کے مطابق بیسی لس یعنی گلینڈرس کا زہر ٹیکہ لگانیکے قابل ہی گو ٹیکہ کے نتایج جانور (معمول) کے اقسام کی اور نیز ٹیکہ لگانے کے طریق کے مطابق مختلف ہو سکتے ہین۔ مگر اسی مضمون پر مسٹر مور صاحب کے تجربات وثوق کے ساتھ منفصلہ انکاری بتلائے گئے ہین نر خنازیر اس عمل کو بہت اچھی طرح قبول کرنیوالا جانور ہے۔ اور صرف اس ہی مین تشخیصی علامات بہت واضح طور پر معلوم کی جا سکتی ہین۔ اگر ایک قطرہ پیپ کو ایک کیوبک سینٹی میٹر جوش دئے ہوئے پانی مین ملا کر اس خون آمیز مرکب کی پانچ کیوبک سینٹی میٹر سے کسی نر خنازیر کے خانہ بیری ٹنیل مین پچکاری سے داخل کیا جاوے تو چند روز مین بڑا شدید آرکائی ٹس پیدا ہو جائیگا۔ جسکو گلینڈرس کے آرکائی ٹس سے جو اسی طور پر پیدا کیا گیا ہو۔ تمیز کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسمین آسکروٹم اور فوطہ متورم گرم تناؤدار پُر درد اور بنفشہی رنگ کا ہو کر سٹ جاتا ہی۔ اور اس قسم کا آرکائی ٹس عموماً تیسرے روز نمودار ہو جاتا ہے۔ گو کبھی کبھی ٹیکہ لگانے سے ۳۶ یا ۴۸ گھنٹہ بعد ہی پیدا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ کبھی کبھی دیر مین یعنی چوتھے یا پانچوین روز بھی پیدا ہو سکتا ہی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اختلافات اُن بیجوین کی تعداد کے مطابق ہوتے ہین۔ جو پیپ مین موجود تھے۔ بلکہ شاید اُنکے زہر کی طاقت سے بھی کچھ تفرقہ ہو جاتا ہو۔ مگر عموماً جبکہ ٹھیک وقت پر آرکائی ٹس ہو جاتا ہے۔ تو خنازیر چھ یا آٹھ روز کے اندر جلدی سے فوت ہو جاتے ہین۔ برخلاف اسکے جب آرکائی ٹس دیر مین پیدا ہو۔ تو موت بھی آہستہ آہستہ وقوع مین آئے گی۔ اور اسی قسم کے اختلافات گلینڈرس کے آرکائی ٹس کے ظاہر ہونے کے وقت بھی دیکھے جاتے ہین۔ اسکی علامات مین ویجائی نیلس کی شدید سوزش اُسکی اندری جھلی کے دونون ٹکڑون کا ریشہ دار رساؤ سے پُر ہو جانا ہے۔ جو بہت جلد خون آمیز ہو کر ایسا معلوم دینے لگتا ہے۔ کہ گویا سوکھا ہوا فوطہ ایک گاڑھی خون آمیز پیپ کے برتن مین تیر رہا ہی۔ بعض مریضون کا فوطہ تک کر بالکل ہی ضایع ہو جاتا ہے۔ پیپ کی بناوٹ

گلینڈرس سے پیدا شدہ آرکائی ٹس کی نسبت اسمین تیز ہوتی ہے۔ اور اسکی پیپ بھی اُسکی نسبت زیادہ رقیق ہوتی ہے۔ نیز ریشہ دار رساؤ اور پیپ دونون مین بیسی لس کی مقدار بھی ہمیشہ بہت زیادہ ہوتی ہے۔

آرکائی ٹس کے علاوہ ایسے خنازیر کی تشریح بعد وفات مین اور کوئی علامت نہین دیکھی جاتی اگر پیری ٹونیم مین کچھ رقیق مادہ جو چپکیلا اور لسدار ہوتا ہے۔ بھرا ہوا اور مینسٹری مین اِدھر اُدھر پیپ کے دھبے دیکھے جائینگے نیز رساؤ اور پیپ دونون مین مائی کروب بے شمار ہوتے ہین جب ٹیکہ شدہ جانور فوت نہین ہوتا تو ہم معمولی طور پر یہ معلوم کرتے ہین کہ اسکروٹم مین بہت سی کم و بیش ہونے والی باتین موجود ہین یا اسکروٹم آگے کی نسبت نیلی ہو کر اُس مین السر پیدا ہو جائینگے وبعدہٗ تھوڑی سی خون آمیز پیپ زخم مین رہکر اُسکے بعد رفتہ رفتہ ایک ریشہ دار بیقاعدہ سا داغ بنکر وہ اپنے ملحقہ ٹیشوز سے سٹ جاتی ہے۔ مسٹر نوکرڈ صاحب ایسے خنازیرون کو جو پچکاری کرنے سے کئی ماہ بعد تک کامل تندرستی کے ساتھ زندہ رہتے رہے ہون اکثر ہلاک کر دیا کرتے ہین۔ اور کبھی کبھی تشریح بعد وفات کے وقت بھی اُنمین کوئی علامت نہین پائی جاتی۔ مگر بسا اوقات اُنکی مینسٹری تلّی یا جگر وغیرہ مین سپوریشن کے دو یا تین مرکز دیکھے بھی گئے ہین۔ غرضیکہ یہ ایبسس خواہ کتنی ہی مدت کے ہون۔ زندہ بیسی لس ان مین ہمیشہ ہی موجود رہتے ہین۔

پیری ٹونیم مین زہر کی خالص پیداوار کی پچکاری کرنے سے کسی قدر مختلف نتایج پیدا ہونگے یعنی اس سے جانور عموماً ۲۴-۳۶ یا ۴۸ ہی گھنٹہ کے اندر بہت تیز بخار ہونیکے بعد فوطہ مین کوئی علامت ظاہر ہوئے بدون ہی فوت ہو جائیگا۔ اسکی تشریح بعد وفات کرنے مین آنت کی سُرخی اُسکا ہوا سے پھولجانا اور پیری ٹونیم مین کثرت سے رساؤ جو قدرے لعابدار اور ادھر اُدھر سے کچھ خون آمیز ریشون سے پُر تھا مینسٹری سے سٹا ہوا یا جگر اور ڈایفرام کے مابین پناہ گزین دکھلائی دیا۔ اس پیپ مین تو بیشمار مائکروب موجود تھے۔ مگر رساؤ مین بہت

بہت ہی کم تھے۔ مگر زیادہ کثرت سے زیرین پولی نکلیر سیلز مین پائی جاتی تھی۔ دوسرا تین کوئی علامت نہ دیکھی گئی۔ اور بہت جلد موت وقوع مین آنیکا صرف یہ سبب بیان کیا جاسکتا ہے۔ کہ معلومہ منکروب مین بہت کچھ زہریلا مادہ جذب ہو چکا ہوگا۔ گھوڑے خر اور خچرون مین سبکیوٹینس ٹیکا لگانے سے جو خواہ پیپ کا لگایا گیا ہو۔ یا اسکی کاشت کا ایک ایبسس پیدا ہو جاتا ہے۔ جو چھ سے دس یوم کے اندر پھوٹ جاتا۔ اور اسمین سے گاڑھی خون آمیز پیپ خارج ہوا کرتی ہے۔ بعض مریضون مین قدرتی امراض کے موافق السر یٹیو لمفن جائیٹس کی رغبت بھی ہوتی ہے۔

گھوڑون مین انٹراوینس یعنی وریدمین اسکی کاشت کی پچکاری لگانا بے سود ہوتا ہی۔ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہی کہ قدرے بخار ہو کر دوسرے روز رفع ہو جاوے۔

کینٹے جین یعنی زہر متعدّی - یہ مرض اسکے زہر کے اڑنے سے دوسرے جانورونکو نہین لگ جاتا ہے۔ بلکہ مقررہ زہر کے ادخال سے ہی لگتا ہے۔ اور اس بارہ مین ٹرنوکارڈ صاحب اور نکسیر صاحب اور ڈیلے موٹ صاحب کے طبی مشاہدات اور تجربات نے اس مین کوئی شبہ باقی نہین رہا۔ نکسیر صاحب کے ذیل کے تجربات جو ٹیکہ لگانیکے ذریعہ عمل مین لائے گئے۔ دلچسپ ہین۔

پہلا تجربہ - مورخہ ۱۴ نومبر ۱۸۹۲ء کو ایک خر باشندۂ ملک الجیریا کے دو مقام پر سب کیوٹینس پچکاری کے ذریعے اسکی آل کرنین عضلات مین ٹیکہ لگایا گیا۔ جسکے بعد دونون ٹیکہ کے زخم جلدی سے مندمل ہو گئے تھے ۱۵ نومبر کو انکا کوئی نشان باقی نہ رہا۔ پھر انتیس ۲۹ روز بعد یعنی ۱۳ دسمبر ۱۸۹۲ء کو دو کھرنڈ کے کھل جانے پر گھاؤ آلودہ حالت نکل آئی اور ان زخمون کے گرد پیپ سے فارسی کی شکل کے کارڈ جیسے متورم گانٹھ سے پیدا ہو گئین تھین اور گلٹیان بھی جلد پیدا ہو کر پک گئین۔

۳۰ دسمبر کو داہنی ٹانگ پر گیارہ اور بائین ٹانگ پر آٹھ گلٹیان موجود تھین۔ انکو داغ دیکر

اینٹی سیپٹک اشیاء سے ڈریس کیا گیا۔ چنانچہ مابین علاج کے چھ گلٹیان اور نمودار ہو گیئن غرضیکہ یکم فروری تک جانور کو شفاء کلی ہو گئی۔

تجربہ دوم۔ ایک بارہ سالہ طربا شندہ الجیریا کے ران کی اندرونی سطح پر بسٹری کے ذریعہ آٹھ شگاف کر کے ہر طرف کی ران پر چار چار ٹیکہ کیئے گئے۔ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کو سب چھوٹے چھوٹے زخم پر کھرنڈ آ گئے اور آٹھ روز سے کم عرصہ مین وہ بالکل تندرست ہو گئے۔ پھر اکتالیس روز بعد یعنی ۲۵ فروری کو اخروٹ کے قد کے برابر آٹھ گلٹیاں اور نمودار ہوئین۔ اور دس مارچ کو بائین ران پر پانچ اور دائین جانب پر دو نئی گلٹیان اور نمودار ہوئین۔ اب پہلی آٹھ گلٹیان تو پک گیئن جنکو ایکچیول کاٹری کے ذریعہ داغ دیکر اینٹی سیپٹک ڈریس کرنیسے پچیس اپریل تک کامل شفایابی ہو گئی مگر بائیں گلٹیون کے نکلنے کے بعد دائین جانب کے انگیونئل غدود خون سے پُر اور اُن پر ایبسس پیدا ہو گئے۔ اور جس جانور سے یہ ٹیکہ کرنیوالا مادہ لیا گیا تھا۔ ایک ہفت سالہ خچر تھا۔ جسکے بائین ہاک پر دوسری جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کو تین گلٹیان نکلی تھین۔ اور جسکے بعد ۲۵ فروری کو دس گلٹیان اور دس مارچ کو پانچ اور زیادہ برآمد ہوئین۔ بیس مارچ کو ران کی اندرونی سطح بالکل گلٹیون سے پُر ہو کر انگیونئل غدود پر بھی حملہ آور ہو گیئن۔ اور اُس مریض کا علاج ایکچیول کاٹری اور اینٹی سیپٹک ادویات سے ہوتا رہا۔ اور آرسنک کھلایا جاتا رہا۔ آخرکار جانور ۲۵ اپریل کو شفایاب ہو گیا۔

تجربہ سوم۔ ایک گیارہ سالہ فرانسیسی خچر جسکو فٹلاک آنے کی نوسیس ہو گیا تھا۔ اور جو اچھا موٹا تازہ تھا۔ دس دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو اُسکے دونون کندھے کی نوک سے ایک انچ نیچے اُل کرینن عضلات مین دو چھوٹے سب کیوٹینئس شگافون کے ذریعہ ٹیکہ لگایا گیا اور یہ شگاف بسٹری کے ذریعہ کر کے جلد مین سوئی سے دو تھیلی بنا کر تین کیوبک سینٹی میٹر پیپ استعمال کی گئی۔ ان دونون زخمون پر پورے طور سے کھرنڈ آ گئے اور دس روز بعد ٹیکہ کا کوئی نشان معلوم نہین دیا۔ پھر ٹیکہ لگانے سے چالیس روز بعد یعنی ۲۳ جنوری کو بایان کھرنڈ اُتر گیا۔ جسکے تین دن بعد دایان بھی اُتر گیا۔ پھر یکم فروری کو بائین زخم کے مقابل ایک گلٹی

نمودار ہوئی۔ اور آٹھ فروری کو کل ٹانگ اور بازو پر کسی قدر اڈیمیٹس ورم دیکھنے مین آیا۔ چنانچہ چھ روز بعد دائین طرف بھی ایسا ہی واقع ہوا۔ اور اٹھائیس فروری کو ہر ایک گھاؤ کے گرد تین بڑی بڑی گلٹیان پیدا ہوگئین۔ تب ماؤف حصّون کو داغ دیکر دو دفعہ روزمرہ انٹی سیپٹک ڈریس کرتے رہے۔ مگر جانور گیارہ اپریل تک جبتک کہ کل چھبیس گلٹیان جنمین سے دس تو دائین جانب اور سولہ بائین جانب اچھی طرح پر نہ بڑھگئین۔ روبہ شفا نہ ہوا۔ اس جانور مین ایک بارہ سالہ عربی گھوڑے کے مادہ سے جو آٹھوین حوصار رجمٹ کا تھا ٹیکہ لگایا گیا تھا۔ یہ جانور ہسپتال ہذا مین فارسی کے موافق پرخون ہوجانیکے لئے جو اگلی دائین ٹانگ پر فارسی کارڈ اور گلٹیون سے جلد بھر گئی تھی داخل کیا گیا تھا۔ جن سے آخر کار ۲۵ جنوری ۱۸۹۵ء کو کامل شفایابی ہوکر اسکے بعد کوئی علامات مرض ظاہر نہین ہوئین۔

ٹیکسیر اور ڈیل موٹ صاحبان کے ٹیکہ لگانے کے تجربات سے بہت کچھ سالم نتایج نکلے ہین۔ لوکرڈ صاحب کے تجربات سے بھی یہ ہی بات ثابت ہوتی ہے۔ مگر مور صاحب کے ٹیکہ لگانے کی کوشش میرے خیال کے مطابق اسوجہ سے ناکامیاب رہی۔ کہ اُن کا طریق درست نہین تھا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ایک مریض پر جسکو اُنہون نے ۲۹ مارچ ۱۸۹۵ء کو ٹیکہ لگایا تھا۔ اور جو ایک دفعہ مندمل ہوکر ۱۸ اپریل کو پھر کھُل گیا۔ اور جس کے ساتھ دو متورم لمفٹک نلیان اور خفیف سے زخم بھی تھے اُنہین کامیابی ہوئی ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جلد مین کافی گہرائی تک شگاف نہین دیا گیا تھا۔

پروگ موسیس یعنی فال۔ فال مرض پر ہمیشہ ہی کچھ نہ کچھ توجہ دینی چاہیئے۔ یہ بیماری اکثر انڈولنٹ قسم کی اور آہستہ آہستہ بڑھنے والی ہوتی ہے۔ جس مین مریض جانور کچھ عرصہ کے لئے کام کے ناقابل ہوجاتا ہے بلکہ چند مریضون کی تو ٹانگین بھی متورم ہوکر ان پر تکلیف دہ گہنڈ سے بنجاتے ہین اس مرض کی شدت کا اندازہ عموماً علامات کے موقعہ اُنکے درجہ اور تعداد سے کیا جاتا ہے۔ اموات کی تعداد بھی خاصی زیادہ یعنی ۱۵ فیصدی

ہوتی ہے۔ جو زیر علاج مریضونکا معمولی اوسط دریافت کیا گیا ہے۔ اگر احتیاط اور ہوشیاری سے علاج کیا جاوے تو علامات کی زیادتی کی حالت مین بھی عموماً شفایابی آسان ہوتی ہے۔ مگر اس مرض کا دوران سست ہوتا ہے۔ جو عموماً دو یا تین ماہ تک جاری رہتا ہے۔ اور خود بخود رفع بھی نہین ہوجاتا۔ بلکہ جسم کی تمام سطح پر پھیل جانیکی طرف مرغوب پایا جاتا ہے۔

علاج - اس مرض کی شفا کے لئے بہت سے اندرونی علاج کام مین لائے گئے۔ مگر سب بے سود رہے۔ مگر بیرونی علاج عموماً بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ جیسے ہی ٹانگون یا جسم پر گلٹیان نمودار ہون۔ اُسی دم اُن کو تیز نوکدار کارٹری سے جہانتک ممکن ہو زیادہ گہرائی تک جلا دینا چاہئیے۔ جس سے تمکو پیپ کے کامل طور پر خارج ہو جانے کا یقین ہوجاوے اور نیز گلٹیون کی نئی پیدائش بھی رفع ہوجاوے۔ اور اس عمل کے لئے ایکچوئل کارٹری کے برابر دوسری کوئی کارٹری مفید نہین ہوسکتی۔ ایسے فنگائیڈ بڑھاؤ کی ہلاکت کی تحقیق کرنے کے لئے ایک دفعہ داغ دینا کافی نہین ہے۔ اسلئے ایسے مریضون مین بار دیگر ضرور داغ دینا چاہیئے۔ ان گلٹیون کے برآمد ہوتے ہی جہانتک ممکن ہو۔ انکو ہلاک کر دینا ضروری ہے تاکہ انکے آس پاس کی لمفیٹک نلیون مین چھوت کا پھیلاؤ جہانتک ممکن ہو محدود رہے۔

جب داغ دیا جا چکے تو ہم کو چاہیئے کہ زخمون کو کلورائیڈ آف زنک یا کریوکین یا کسی دیگر اینٹی سیپٹک چیز سے اینٹی سیپٹک طریق پر ڈریس کر دیوین۔ اور زخم کی حالت کے موافق اسٹریجنٹ وغیرہ مثلاً پھٹکری ایسٹیٹ آف لیڈ۔ تارپین کا تیل اور دیسی لین بھی جیسی کہ مور اور گن صاحبان نے سفارش کی ہے۔ استعمال مین لاوین کیرو سیو سبلی میٹ بھی فی الواقع ایک نہایت مفید ڈریسنگ ہے۔ ان فنگس قسم کے بڑھاؤ کو ضروری خیال کرکے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تاوقتیکہ انکو قابو مین نہ لایا جاویگا۔ شفایابی کی اُمید نہین کی جاسکتی۔

ان بیرونی چارہ جوئیون کے عمل مین لانے سے پیشتر ہمکو چاہیئے کہ زخمون کو کامل طور پر صاف

کرلیوین۔ اور موسم گرما مین جبکہ مکھیان تکلیف دہ ہوتی ہین۔ تو بہر نوع انکو زخمون پر نہ بیٹھنے دینا چاہیے جو یا تو انکو ڈھک رکھنے کے ذریعہ یا کوئی دوائی جس سے مکھیان نہ آوین لگائے رکھنے سے عمل مین آسکتا ہے بشمول دیگر علاج کے آب قلزم کا غسل بھی اس بیماری مین بہت ہی مفید بتاتے ہین۔ جس سے زخمون پر بہت ہی جلدی کھرنڈ آجاتے ہین۔

اسکے کارڈس اور گلٹیون کی بیخ کنی جو مرض مذکور کے دفعیہ کا بہت ہی عمدہ ذریعہ سفارش کیا گیا ہے۔ ہمیشہ آسانی سے عمل مین نہین لایا جا سکتا ہے۔ جس سے بسا اوقات بڑے بڑے گہرے زخم پیدا ہو کر انکے کھرنڈ بیڈول ہو جاتے ہین۔ باوجود بہت ہی عمدہ علم تشریح اعضاء ہونیکے بھی خون دینے والے زخم مین ورائید شریان اور اعصاب کو زخمی ہونے سے باز رکھنا جو مریض لمفیٹک نلیون کے پہلو بہ پہلو ہوتی ہین اکثر مشکل ہوتا ہے اور اس امر سے یا اور بھی زیادہ اغلب ہو گیا۔ کہ اس سوزشدار ورم سے جو ان لمفیٹک نلیون کو محیط کرتا ہے۔ اسکے ارد گرد کے اعضاء اپنی اصلی جگہ سے ہل جاتے ہین۔

ان ورمون اور رسولیون کا علاج بہت دشوار ہے۔ اور مرض مذکور کے ان دونون اقسام کا انتظام بہت خوفناک اور مشکل ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ان رسولیون مین بہت زیادہ پیپ جمع ہوتی ہے جو اسکے ٹیشوز مین کم و بیش گہرائی تک واقع ہوتی ہے۔ اور اسکے خارج ہو جانے کے بعد عموماً یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ تمام جوڑے ہوئے زخم مندمل ہو کر رفع ہو گئے ہین آبلہ انگیز یا ویسی کنٹ یا محرک ادویات کے متواتر استعمال کے بعد جو ایبسس کو جلد پکانے کی غرض سے عمل مین لایا جاتا ہے۔ نشتری اور کارٹری کے ذریعہ ہم ایبسس مذکور کو کھول ڈالتے ہین۔ مگر ایسے حالات مین اگر اجتماع پیپ کے کم و بیش مکمل ہونے سے پیشتر بہت جلد یہ داغ عمل مین لایا جاوے تو کبھی کبھی اس سے خراب اثر بھی ہو جاتا ہے۔ لہذا ایسے حالات مین داغ دینے سے مریض ٹیشو کے بالائی پرت ضایع ہو کر ملحقہ حصون مین سوزش اور انکی نشو نما کی تیزی بڑھ جاتی ہے۔ اسلئے ایسے حالات مین ویسی کنٹ ادویات اس غرض سے استعمال کرنی چاہئین۔ کہ داغ دینے سے پیشتر ایبسس مذکور پورے طور پر پیدا

ہو جاتی ہے۔ مگر کبھی کبھی یہ وسایل ناکافی ہوتے ہین چنانچہ ایسے مریضون مین ٹکسیر صاحب بہادر
نے انکی بیخ کنی کا علاج متواتر عمل مین لایا کیونکہ مریض حیوانون پر یہ دستکاری بہت دفعہ کی
گئی۔ اور ہمیشہ مفید ثابت ہوئی جسمین تمام لاڈے شیش ٹیشو کو نشتری سے کاٹنے کے بعد زخم کے
اندرونی حصہ مین سرخ گرم لوہے سے باین غرض داغ دیا جاتا ہے۔ کہ اجزاء خون نہ ہونے پاوے
اور مریض ٹیشو ضایع ہو جاوین۔ چنانچہ جس زخم کا اس طرح علاج کیا جائیگا وہ جلد مندمل ہو جائیگا۔
پھیلے ہوئے ورم کا دفعیہ ہمیشہ مشکل ہوتا ہے۔ اور چونکہ کرختگی زیادہ ہوتی ہی اسلئے
آبلہ انگیز بلسٹر کے لگانے اور آیوڈائیڈ آف پوٹاس اور آرسینک کے کھلانے سے بھی کچھ اثر
نہین ہوتا۔ لیکن اگر حصہ سخت نہ ہوا ہو تو آبلہ انگیز بلسٹر سے ہی یہ ورم عموماً رفع کئے جا سکتے
ہین۔ جانورون کو جبکہ وہ زیر علاج ہون۔ ملایم غذا مقویات اور مصفی خون ادویات مثلاً
آرسینک دینا چاہیئے۔

تشریح مریضان۔ ذیل کے دو مریضون کی کیفیت سے جنکا لوکرڈ صاحب نے حوالہ
دیا ہے۔ اسکی بہت مختلف اقسام کی بابت جو اسمین دیکھی جاتی ہین۔ ایک بہت عمدہ خیال
پیدا ہوتا ہے۔

اول ایک چودہ سالہ اسپ مادہ۔ ۲۱ مئی سنہ ۹۶ء کی صبح کو مریضہ تین ٹانگون
سے کھڑی ہوئی دیکھی گئی۔ اور پچھلی داہنی ٹانگ کو ٹو پر سے آرام دیتی ہوئی۔ اور فٹ لاک سے
لیکر ہاک سے کسیقدر نیچے تک ٹانگ متورم پائی گئی۔ اور دیکھا تو معلوم ہوا کہ ورم مذکور
ایڈی میٹس قسم کا گرم اور بہت پُر درد تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ گذشتہ شام تک مریضہ کام کرتی
رہی اور ۲۲ تاریخ کو یہ ورم زیادہ واضح اور ایسا پُر درد بھی نہ تھا۔ ۲۳ تاریخ کو فٹلاک کی
اندرونی سطح پر ایک چھوٹا ایبسس کھل گیا جسکے بعد وہان ایک گہرا خوفناک زخم ہو گیا۔ پھر
۲۴ تاریخ کو اسی قسم کی تین گٹھیان ہاک کی اندرونی سطح پر اور نمودار ہوئین۔ جو کم و بیش ہونیوالی
تھین مگر پُر درد نہین تھین۔

اور یہ ایک قسم کے خون آمیز کارڈ کے ذریعہ جو سفینا کے ساتھ اُنکے درمیانی حصّہ کی جانب جاتا ہے ملحق تھین۔ ۱۵ر تاریخ کو ران کی یہ تینون گلٹیان بھی پھوٹ کر انمین سے کسیقدر زرد رطوبت جاری ہوگئی۔ جو خون آمیز اور رقیق تھی۔ جسکے بعد وہان پر چھوٹے ناتندرست سے گھاؤ ہوگئے۔ لمفنگ نالی نسبتاً زیادہ سیلینٹ ہوتی ہی۔ جسکی سطح پر چار گول کم و بیش ہونیوالے ورم جو ہاک کے سابقہ ورمون کے مشابہ تھے نمودار ہوگئے۔ پھر ۲۶ر مئی کو ران کی اندرونی سطح پر کی گلٹیان بھی اسی طرح زخم آلودہ ہوگئین۔ جبکہ مالک مریضہ کو مدرسہ ہذا مین جہانکہ وہ بحالت اشتباہ لازریٹ یعنی کوڑہی خانہ مین بھیجی گئی تھی لایا۔ تو اُسوقت اُسکی ٹانگ سوجی ہوئی ایڈیمیٹس گرم اور پُر درد تھی۔ ران کے اندرونی سطح پر ہاک سے پیرینیم تک ام انگلی کے برابر ایک کارڈ کھڑا ہوا تھا۔ جسکا دوران خون آمیز اور اُسکے اجزاء کرخت دکھلائی دیتے تھے۔ جو ٹھیک سفینا کے دوران کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ ہاک پر کارڈ مذکور مین تین گہرے السر جنکا مرکز ایک سکّہ فرانسیسی کے برابر ہوگا اور جن مین سے زرد خون آلودہ رقیق اور لیسدار پیپ جاری تھی نظر آنے لگی۔ اور ران کی اندرونی سطح پر کارڈ ہذا کے نیچے بھی اسی طرح کے دو گھاؤ اور اُنسے کسیقدر اونچے اخروٹ کے برابر تین گانٹھ تھین۔ جو بظاہر کم و بیش ہونیوالی تو تھین۔ مگر ابھی اُن پر گھاؤ پیدا نہین ہوئے تھے۔ ان سب کے بعد فٹلاک کے اندرونی سطح پر اور میٹی ٹارسل حصّہ کے نیچے بھی ہمکو بہت سے شکستہ زخم جو بعینہ سابقہ زخمون کے مشابہ ہونگے دکھلائی دئیے اُنمین گنگلیا سخت نہین ہوگئی تھی ان علامات سے ہمکو مرض فارسی کا شبہ ہوگیا۔ اسلئے ران کی اندرونی سطح پر کسی ایک گلٹی مین سے کسیقدر پیپ لیکر آلو پر یا سیرم پر اور جانور کے گوشت کو پانی مین اوبال کر بنائی ہوئے شوربے پر بویا گیا۔ اور دو حشرات زیر کی پری ٹونیم مین اسکی پچکاری کے ذریعہ ٹیکہ بھی لگایا گیا۔ اور اسکے ساتھ ہی اسپ ملدہ مذکور کو بذریعہ ملین کے بھی امتحان کیا گیا۔

چنانچہ نتیجہ امتحان ملین یہ ہی۔ کہ ٹیکہ لگانے سے پیشتر اصلی ٹمپریچر جو ۱۰۲٫۳ درجہ تھا۔

اُس سے ۹ گھنٹہ بعد ۳۷٫۰ اور ۱۲ گھنٹہ بعد ۳۸٫۰ اور ۱۵ گھنٹہ بعد ۳۸٫۴ و ۱۸
گھنٹہ بعد ۳۹٫۵ اور ۲۱ گھنٹہ بعد ۳۸٫۴ ہوتا گیا ۔ ۹ ہن اتفاقی کے کل دوران مین جانور
تندرست نظر آتا رہا ۔ اور مقامی اِیڈیما بھی بہت کم اور دباتے سے صرف خفیف سا معلوم
دیتا تھا ۔ جو ۲۴ گھنٹہ مین رفع ہوگیا قصہ کوتاہ ملین سے کسی طرح کا عضوی یا گرم
رسمی ایکشن پیدا نہ ہوا ۔ خنازیر کی پری ٹونیم مین اسکے ٹیکہ لگانے کے نتائج ۲۹ مئی
سے یا ٹیکہ لگانے سے ۴۸ گھنٹہ بعد ٹیکہ شدہ خنازیرون مین شدید قسم کا ارکائی ٹس
واقع ہوا ۔ اور اسکروٹم کا مقام گرم پُر درد اور نیل گون اور فوطہ اپنے غلفون مین سے ہوئے
نظر آتے تھے ۔ غرض ۳۰ تاریخ کو ورم مذکور اس سے بھی زیادہ پھیلا ہوا اور پُر درد ہوگیا ۔
آخرش ایک خنازیر ہلاک کرکے اُسکی لاش کا امتحان کرنے پر معلوم ہوا کہ ٹیونیکا ویجی نیلس
کے غلاف ایک گاڑھے خون آمیز رساؤ سے باہم چپکے ہوئے اور موٹے اور سوزش دار مینڈری
مین کثیر التعداد چھوٹے چھوٹے خون آمیز مرکز بھرے ہین ۔ اور پری ٹونیم مین کسی قدر لسدار
رطوبت ہے جو پیپ کے چھوٹے خون آمیز مجمعہ سے پُر اور گریم نیلو ٹیر کے طریق سے
رنگ آمیز ہین ۔ اور پری ٹونیم اور مینڈری کی ٹیونیکا ویجی نیلس کی پیپ مین مختلف قسم کی
بسیلی کی چھوٹی چھوٹی مقدارین کثرت سے موجود ہین جنکے اجتماع کا داغ نیل گون
ہوگیا ہے ۔

پیداوار ۔ ۲۷ مئی کو بوئے ہوئے آلوؤن پر خفیف سی خشک سفوف کی طرح
کی پیداوار نکلی ۔ جو گلینڈرز کی پیداوار سے بہت مختلف تھی ۔
گھوڑے کی سیرم پر جو کیاری مین بوئی گئی تھی سفید رنگ کے گول اجسام بہت زیادہ
مقدار مین پیدا ہوئے اُس بوئے ہوئے شوربے کی بوتلون کی تہ مین خاک کے طور پر
چھوٹا سا سفید غلہ سا جمع ہوگیا ۔ جسکو ہلانے سے وہ رقیق شوربے کے اندر معلق نظر آتا تھا
اس کی تمام زراعت مین خالص قسم کی چھوٹی بیسی لس کی پیداوار ہوگئی جو گلینڈرس

کی میسی لس سے بدین وجہ باسانی شناخت کی جاسکتی تھی کہ انہین گریم صاحب کے طریق سے بہت جلد داغ لگ جاتا تھا۔

تشخیص - لہذا ان تجربات سے ہم تحقیق کر سکتے ہین - کہ السر ٹیو لمفن جائیٹس جس کی بابت ابھی بیان کیا گیا ہے - گلینڈرس کے قسم کے مرض نہین ہے۔

دوران مرض - جب تشخیص ایک مرتبہ عمل مین آچکی تو اسپ مادہ کو بہت احتیاط سے محفوظ رکھا - اور یہہ کم و بیش ہونیوالی گلٹیان روز بروز پھوٹتی رہین۔ اور تمام السرز کو تین فیصدی کریسل کی گرم سلوشن سے صبح و شام ڈریس کر کے اور اسی دوائی مین پٹیان بھگو بھگو کر انکو ڈھکتے رہے چنانچہ اس علاج سے تمام السرز کے اوپر اتنے جلدی کھرنڈ آگئے کہ جائے حیرت تھی - چند ہی روز مین زخمون کے اوپر پہلی جلد آگئی - مگر ایک داغ رہ گیا - جسپر بال نہ آگے - لیکن چونکہ ہم اپنے السرز کی مرمت ہوتی جارہی تھی - اوپر کی نئی گلٹیان بھی جو سوزش دار لمفیٹک نلیون مین واقع تھین اسی طرح جلد جلد التیام پذیر ہوتی اور ویسے ہی جلدی داغ وغیرہ سے بکل ہو کر اچھی ہوتی گئین

گروان (جنگاسے) کی گنگلیا بالکل ماؤف نہ ہوئی۔

یہ نشان پچھلی دائین ٹانگ تک ہی محدود نہ رہا اور پانچ جون کو بائین جانب کی آٹھوین اور نوی پسلیون کے ہموار سطح پر مٹھی کے برابر سپٹک ورم جو انڈولنٹ اور ہر طرف سے کم و بیش ہونے والا تھا - عیان ہوا - اور شگاف دینے سے اس مین سے کثیر المقدار سفید پیپ جو ظاہرا اچھی دکھلائی دیتی تھی - اور بکٹیریا لوجیکل امتحان سے اس مین بہت سے بیسی لس بھی پائے جاتے تھے - خارج ہونے لگی - نیز گریم کے طریق سے بھی اسکا داغ لگتا تھا۔

لیکن اگر اس بڑی تھیلی کو کریسل کی سلوشن سے باحتیاط دھولیا جاوے تو وہ چند روز مین مندمل ہوکر اُسپر کھال جلد آجائیگی۔ ساتوین جون کو اسی قسم کی تھیلی دار رسولی جو حجم مین سابق سے بھی بڑی تھی۔ بائین ران کے بیچ پر نمودار ہوئی۔ جو رفتہ رفتہ حجم مین بڑھتی گئی۔ حتے کہ ۱۱۔ جون کو اُس مین شگاف دیا گیا۔ اور تب اُسمین سے ۲۰۰ گرام یا $6\frac{1}{2}$ اونس پیپ خارج ہوئی۔

۱۲۔ جون کو پچھلی دائین فٹلاک پر جو کامل صحت پاچکی تھی۔ گرم پُر درد اور بڑے حجم کا ورم نمودار ہوگیا۔ جس مین پیچھے اور سامنے کی طرف تین مقام پر شگاف دئے گئے۔ تب اُس مین سے زردی مائل لسدار پیپ خارج ہوئی۔

۱۴۔ جون کو جو ایبسس کہ سابق مین کھولے جاچکے تھے۔ بہت ناتندرست نظر آئے۔

۱۵۔ جون کو فٹلاک کے السر زود صحت ہوتے جارہے تھے۔ برخلاف اسکے اگلے بائین کینن ہڈی کی بیرونی جانب ایک کم و بیش ہونیوالی گانٹھ دکھلائی دی۔ جس مین سے شگاف دینے پر خون آمیز گاڑھی پیپ جس مین بہت سے پُرتاثیر بیسی لس موجود تھے۔ خارج ہوکر ایک گہرا السریٹیڈ وونڈ جو بہت ناتندرست شکل کا تھا۔ باقی رہ گیا۔ جو ۲۵۔ جون تک رفع نہوا۔

۲۰۔ جون کو اسی قسم کا چھوٹا ایبسس اسی ٹانگ کی کینن ہڈی کے اندرونی سطح پر نکلا۔ جو بہت جلد پھوٹ کر ایک گہرے السر مین تبدیل ہوگیا۔ جو پورے طور پر مندمل ہونے سے پیشتر چند دنون تک حایل رہا۔

۲۶۔ جون کو ایک کم و بیش ہونیوالی گرم اور پُر درد رسولی چھاتی پر اسٹرنم کے نیچے اور کسی قدر بائین جانب کو دکھلائی دی۔ جو یکم جولائی کو پھوٹی۔ اور اُسمین سے بہت زیادہ پیپ خارج ہوکر ایک گہرا اور گھاؤ دار زخم جو ناتندرست شکل کا ہوتا ہے۔ اسکے بجائے رہ گیا۔

۲۹۔ جون کو اگلی دائین فٹلاک بھی متورم گرم اور پُر درد پائی گئی۔ اور جانور بہت بیچین تھا اور متواتر خفیف کالک کے درد ظاہر کرتا تھا۔ یعنی بار بار اُٹھتا اور لیٹتا اور اپنی کوکھ کیطرف دیکھتا تھا۔

یکم جولائی کو فلاک پر تین نئے ایبسس اور پیدا ہوئے۔ جنکی بجائے گہرے السر باقی رہ گئے۔ دوسری جولائی کو بائین ران کے اندرونی سطح پر ایک متورم لمفٹک نالی جو ایک بڑے گرم اور پُر درد اور کم و بیش ہوجانے والی رسولی تک جو حیوانہ مین منقسم معلوم ہوتی تھی۔ جاتی تھی جسمین شگاف دینے پر سرخ خون آمیز درد خفیف سی گاڑھی پیپ جسمین بہت سے پُر تاثیر بیسی لس تھے۔ خارج ہوئے۔

۶ر جولائی کو بائین پچھلی ٹانگ بھی بہت زیادہ متورم اور پُر درد تھی خصوصًا لمفٹک کی جانب زیادہ نظر آئی۔ اور ساتوین تاریخ کو ہاک کے آگے اور پیچھے چھوٹے چھوٹے ایبسس کے پھوٹنے سے السر زبن گئے۔ اور ۸ر جولائی کو دائین ران کی اندرونی سطح پر جو پورے طور پر شفایاب نظر آنے لگے تھے۔ اور نئے السر زپیدا ہوگئے۔

غرض ۱۹ر جولائی تک بہت کم تبدیلی دیکھی گئی۔ اور یہ السر بھی رفتہ رفتہ کھرنڈ آلود ہوتے گئے۔ مگر جانور بیمار ہی سا نظر آتا رہا۔ گو کچھ کھانے لگا۔ مگر بہت ہی لاغر تھا۔ اور کبھی کبھی گرگری کی علامات بھی ظاہر ہوتی تھین۔ لیکن یہ درد کچھ خفیف مگر دیرپا تھے۔

۱۹ر جولائی کو جانور تین ٹانگ پر کھڑا تھا۔ اور پچھلی بائین ٹانگ پر بالکل بوجھ نہ ڈالتا تھا۔ کیونکہ تمام ران مین تناؤ اور ورم ہونے کے علاوہ وہ دبانے سے بہت پُر درد بھی تھی۔ اسلیئے جانور کو ذبح کیا گیا۔

تشریح بعد وفات ۔ بائین پستان سے شروع ہوکر کرورل اپونیوروسس تک پھیلا ہوا۔ اور اس حصہ کے عضلات مین انفلٹریشن شدہ ایک بڑے حجم کا ایبسس پایا گیا۔ اس مین خون کے دھبون سے ملی ہوئی رقیق پیپ تھی جسمین خالص قسم کے بہت سے بیسی لس موجود تھے۔

کنگلیا بھی کسی قدر انفلٹریٹڈ اور انگلی کے قد کا ایک لمفٹک کارڈ جو جسم کے گردمعہ موٹے گوشت دار غلافون کے ایڈیما شدہ پایا گیا۔ اور خون آمیز پیپ سے جو بائین خصیۃ الرحم

سے نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی - لبریز تھا - اور جو آٹھ سے دس سنٹی میٹر تک ایک گردہ کے ایبسس مین جو چڑیا کے انڈے کے برابر حجم مین تھی لگتا تھا - گردون مین مختلف حجم کے بہت سے ایبسس جو قد مین مٹر کے وانہ سے لیکر چڑیا کے انڈے کے برابر تک تھے پیدا ہو گئے جنمین سے صرف ایک ایبسس مین ۱۳۰ کیوبک سینٹی میٹر گاڑھی ملائی کی مانند خوش رنگ پیپ تھی - جس مین ٹسبی لس کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی - یہ تمام ایبسس کورٹیکل حصہ مین مقیم تھے - جنکی دیوار سخت ٹیشو کے ایک پتلے غلاف سے بنی ہوئی تھی - اور جنکے درمیان اُس عضو کے ٹیشو بھی بحالت اصلی محفوظ تھے اور جنکے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُن مین کوئی ضروری تغیر واقع نہین ہوا - پرے مڈس یعنی مخروطی او بہار تندرست اور پیلوس بحالت اصلی اور مثانہ صاف نن ایل بیومی نس قارورہ سے پُر تھا - اور جگر اور تلی مین کوئی نشان نہین پایا جاتا تھا - پھیپھڑے بھی خوبصورت تندرست گلابی رنگ کے ملایم اور لچک دار تھے - اور بہت باریک امتحان کرنے پر بھی اُنمین کوئی ٹیوبرکل یا ایبسس نہین ملا -

برانکو نیومونیا مین پانچ چھوٹے مرکز اخروٹ کے قد کے برابر ہوتے ہین - جسکے مرکز مین شگاف دینے سے پلمونیری آرٹری کے جو سفید کرخت گہرے اور شاخ دار کلاٹ سے رُکی ہوئی تھی - دو حصہ ہو جاتے ہین - خنازیر کو ٹیکہ لگانے اور اُسکی پیداوار سے یہ ظاہر ہوگا کہ اس کلاٹ مین لمفن جائیٹس کے خاص مائکروب شامل ہین - اور گردہ کے ایبسس سے خارج شدہ پیپ بھی ایسی ہی زہریلی اور خالص پیداوار ہوتی ہے - لیکن دل کے خون اور تلی کی رطوبت سے پیداوار بالکل نہین ہوتی - پس مشاہدہ مندرجہ بالا سے ذیل کی باتین معلوم کی جاتی ہین -

اوّل - خون آمیز اجتماع کا بڑھنا اور جلد تحریک پانا -

دوئم - خراب شکل کے السرز پر جلدی سے کھرنڈ آجانا -

ہوئیم۔ گنگلیا کے متعلقہ نشانات کی عدم موجودگی حالانکہ چھوت کا زہر بذریعہ لمفیٹک نالیون کے تمام جسم مین پھیل چکا ہے۔

دوسرا تجربہ۔ جو ایک ۱۲ سالہ پرچرون نسل کے گھوڑے پر کیا گیا۔ اس جانور کی پچھلی دائین ٹانگ پر سالہا سال تک سخت قسم کا ورم رہا۔ جسپر چھوٹے چھوٹے ایبسس نکل نکلکر آپ سے آپ ہی پھوٹ پھوٹ کر چھوٹے چھوٹے السرز بنکر وہان ناہموار داغ سے بنگئے۔ ان داغون پر بال بالکل نہ تھے۔ اور یہ سیلینٹ بھی تھے۔ اور جانور کام بھی کر رہا تھا جب مریض مذکور مدرسہ ہذا مین لایا گیا۔ تو اُسکی پاسٹرن مین ایک گہرا شگاف پایا گیا۔ جہان اجزاء عضو مذکور مین نقصان ہو چکنے کے سبب لنگ بھی پیدا ہو گئی تھی۔ فتلاک سے ہاک کے مقام تک کا حصہ اپنی اصلی جسامت سے دوچند اور ٹخنون کا مقام بہت سخت ہو کر وہان مزمن اور ناہموار داغ پیدا ہو گئے تھے جو پُر درد بالکل نہ تھے اور بیرونی میٹی ٹارسس کے سر پر بھی ایک اخروٹ کے قد کا ایبسس تھا جو دوسرے روز فجر کو پھوٹ کر اُس مین سے ریشہ دار زردی مایل پیپ رسنے لگی جس سے گہرا گوشت آلود اور ناتندرست شکل کا زخم پیدا ہو گیا۔ اور ران کے اندرونی سطح پر بھی اسی قسم کا ایک اور ایبسس جو اس سے بھی سخت تھا نظر آیا مگر یہ خفیف سا پُر درد اڈیما شدہ اور ظاہرا طور پر کم و بیش ہونیوالا تھا اور اس ایبسس سے سفینا کے ہمراہ ایک سوزشدار لمفیٹک نالی گذرتی ہے۔ مریض مذکور بھی لازریٹ یعنی کوڑھی خانہ مین مرض فارسی کا مشتبہ سمجھ کر بھیجا گیا تھا۔

چنانچہ حسب دستور ہمنے اس مریض کو بھی ملین سے امتحان کیا اور اُسیوقت ایک چیدہ ایبسس کے مرکز سے قدرے خالص پیپ لیکر دو نرخناز پر کو ٹیکہ کیا گیا۔ علاوہ برین اسی پیپ کو مختلف (یعنی آلو۔ سیرم اور شوروے وغیرہ پر) طور پر بویا بھی گیا۔

آزمایش بذریعہ ملین۔ اسکی پچکاری کرنے سے پیشتر جانور کا ٹمپریچر ۱۰۰ء۸ تھا جسکے ۹ گھنٹہ بعد ۱۰۳ء۶ - اور ۱۲ گھنٹہ بعد ۱۰۴ء۳ - اور ۱۵ گھنٹہ بعد ۱۰۵ء۳ - اور ۱۸ گھنٹہ

بعد ار ۲۹۔ اور ۱۲ گھنٹہ بعد ۳۰۸٫۹ ہو گیا مگر ابتک گھوڑا اچھی حالت مین اور خوراک خوب کھا رہا ہی۔ اور مقامی ایڈیما جو بالکل پُر درد نہ تھا ۸۴ گھنٹہ مین بالکل جاتا رہا۔ لہذا ملین کے امتحان سے علامات انکاری ثابت ہوئین۔

ٹیکہ۔ ہر دو ٹیکہ شدہ خنازیرون مین تیسرے روز سوپرشل ار کائیٹس پیدا ہو کر وہان سخت گرم۔ اور تناؤ دار ورم ہو گیا جو سُرخ نیلگون رنگ کا اور دبانے سے پُر درد تھا۔ ٹیوبیکا ویجی نیلس کی پیپ مین جو بذریعہ ایک پیٹی (ایک قسم کی طبی نالی) کے لیگئی تھی گلینڈرس کے تسبی لس بالکل نہ تھے مگر دیگر قسم کے تسبی لس جو گریم صاحب کے طریق سے بہت جلد دھبے دار ہو جاتے تھے بہت تھے۔

پیداوار۔ انمین سے کسی پیداوار مین تسبی لس ملیائی بالکل نہ تھی برخلاف اسکے لمفن جائیٹس کے تسبی لس انمین بہت تھے اسلئے ہم تحقیقاً یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ مریض مذکور کو گلینڈرس نہین ہے۔ لہذا اس گھوڑے کو اُسکے مالک کے پاس واپس بھیجا گیا جو اُسی وقت سے برابر اپنا کام انجام دے رہا ہے۔ باوجودیکہ اُسکی پچھلی داہنی ٹانگ پر کبھی کبھی کوئی چھوٹا ایبسس بھی نکل آتا ہے جو کریسل لوشن کے لگانے سے بہت جلد مندمل ہو جاتا ہی۔

مور صاحب کے تجربات.

پہلا مریض۔ ۲ر فروری سنہ ۱۸۹۴ء کو توپخانہ کے گھوڑے نمبر ۴۲ پر تجربہ کیا گیا۔ اسکی بائین پسلیون پر ۹۔ ایبسس اور لمفٹک نلیان متورم پائی گئین جنکی اصلیت ایک خفیف سا برہنہ زخم تھا۔ مریض کو علیحدہ کر کے میرے ملاحظہ سے کچھ روز سابق تک سارجنٹ فیریر ان السرون پر لگاتا رہا اور جب مین نے ملاحظہ کیا تو اُن مین رغبت اندمال پائی گئی۔ جو ٹشو کے گرینولی ہو کر کھڑا ہو جانے سے ظاہر ہوتی تھی۔ اور بلا شبہ یہ بہت کچھ پلٹس لگانے سے ہوا مگر فارسی کے حالات سے اسمین بہت اختلاف پایا جاتا تھا۔ اسی لیئے مریض

کو بنگال ویٹیری نیری کالج مین برائے علاج بھیجا گیا مگر وہان اُسکے ٹمپریچر مین کچھ بڑھاؤ نہ ہوا یکم مارچ کو گردن کے بائین جانب السر اور گلٹیان نمودار ہوئین۔

۶ اپریل کو مریض کی حالت زیادہ خراب تھی۔ اور بائین جانب کی لمفٹک نلیون کے دوران کے ساتھ اور کوکھ مین انگیونل غدود کی طرف اور بھی زیادہ السر اور گلٹیان دکھلائی دین اور ورم بھی زیادہ ہو گیا۔ قضیب کی شید پر بھی ورم تھا۔ اور گردن کی بائین جانب بہت زیادہ السر اور گلٹیان ہو گئین جو فی الواقع ایک نفرت انگیز نظارہ تھا اور جسکو ناقابل شفا قرار دیکر یہ معلوم ہوتا تھا کہ آخر انجام اسکو ہلاک کرنا پڑیگا۔

۵ مئی کو ویٹیری نیری کپتان گن صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ اب مریض روز بروز روبصحت ہوتا جارہا ہے۔ اور اسکا ٹمپریچر بھی نارمل ہو گیا ہے۔

۲۴ مئی کی رپورٹ بھی یہی ہے کہ روز بروز افاقہ نظر آتا ہے۔

۱۵ جون کو پھر رپورٹ ہوئی کہ بہت افاقہ ہی اور السر بھی آہستہ آہستہ مندمل ہوتے جارہے ہین

۶ جولائی کو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا کہ بہ نسبت پچھلی دفعہ کے ملاحظہ سے اب بہت ترقی ہی اور السر قریباً تمام التیام پذیر ہو گئے اور جانور کی حالت بہتر ہی۔ اور ٹمپریچر بھی نارمل ہو گیا۔

۳۰ جولائی کو پھر روبصحت ہونے کی رپورٹ آئی۔

۱۰ ستمبر کو شفا پاکر شفاخانہ سے خارج کیا گیا۔

یہ ایک بہت خراب قسم کا مریض تھا کیونکہ اسکے تمام السرون کو داغنی سے داغ دینا پڑا۔ اور واقعی زیر علاج بھی بہت عرصہ تک رہا گو شفایابی نہایت عمدہ ہوئی جسکی وجہ یہ معلوم ہوئی ہی کہ گھوڑا وحشی تھا۔ اس موقع پر یہ بھی بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ داغنی کا عمل معمولی طور پر کلوروفارم سنگھانے کے ذریعہ کیا گیا تھا۔

دوسرا مریض۔ یکم مارچ سنہ ۱۸۹۹ء کو توپخانہ کا گھوڑا ۳۵ داخل ہوا۔

یہ جانور عمر مین ۶ سالہ ریمونٹ کے لئے سال گذشتہ مین ۱۳ فروری کو اگلی بائین فٹلاک کے

لگیمنٹ کی موچ بر ساقی کے زخم اور فٹلاک کے زخم کے معالجہ کے لئے داخل ہسپتال کیا گیا اس زخم سے بر یکیل غدود تک لمفٹک نلیون کے دوران کے ساتھ لمفٹک کی لکیرین اور السرز بھی نمودار ہو گئے۔ نیز پچھلی بائین ٹانگ کی ایک رگڑ سے جو ہاک کی بیرونی وجاہت کے اوپر تھی متورم لمفٹک نلیئن اور السرز بھی نمودار تھے۔ ٹیمپر چیور بحالت اصلی تھا مریض کو برائے معالجہ بنگال ویٹیری نیری کالج مین بھیجا گیا۔

۱۱۔ اپریل۔ مریض کی حالت مین نمایان ترقی ہے۔ اور بہت سے السرز بھی کامل طور پر التیام پذیر ہوتے چلے جا رہے ہین۔ اور ملوث ٹانگون پر بھی ورم کی بہت کمی ہو گئی

۵۔ مئی کو ترقئ صحت جاری۔

۱۲۔ جون کو روبصحت اور السرز گو تمام مندمل تو نہین ہوئے لیکن تندرست نظر آتے ہین۔ اور ٹیمپر چیور بحالت اصلی ہو گیا۔ اور جانور اچھی حالت مین نظر آنے لگا۔

۶۔ جولائی کو اور بھی نمایان ترقی اور قریبًا تمام السرز کا التیام پذیر ہو جانا ظہور مین آیا اور گذشتہ معائینہ کی نسبت اب اسکی حالت مین مجھے نمایان ترقی نظر آتی ہے۔ جو آخرش ۱۹۔ اگست کو شفایاب ہوا۔

یہ گھوڑا پھر کبھی بیمار نہین ہوا اور پچھلی دفعہ جب مین نے اسکو دیکھا تو بہت ہی اچھی حالت مین پایا۔ بلکہ جب یہ گھوڑا اوّل اوّل توپخانہ مین لایا گیا تو کسیقدر لاغر تھا۔ مگر بیماری کے بعد بہت کچھ فربہ ہو گیا تھا۔

تیسرا مریض۔ یکم مارچ ۱۹۰۴ء توپخانہ کا گھوڑا ۹ء۔

اسکی پچھلی دائین ٹانگ متورم اور ران کی اندرونی سطح پر ایبسسز اور السرز پائے جاتے تھے۔ ہاک کی پچھلے مقام پر دو یا تین السرز مندمل ہو چکے تھے بلکہ فٹلاک کے پس پشت بھی ایک بہت چھوٹا السر جو صرف ایپی ڈرمس کے نیچے نظر آتا تھا۔ التیام پذیر ہو گیا تھا۔ اس مریض کا ٹیمپر چیور ۱۰۲ درجہ تھا جسکو برائے معالجہ بنگال ویٹیری نیری کالج مین بھیجا گیا۔

۱۱- اپریل کو اسکی حالت مین بلحاظ اندمال آلسرز بہت نمایان ترقی معلوم ہوتی تھی۔ لیکن جب سے مین نے مریض مذکور کو آخری دفعہ معائنہ کیا تھا۔ اب پچھلی ماؤف ٹانگ زیادہ متورم معلوم پڑتی ہے۔

۵- مئی کو ترقی صحت بدستور جاری۔

۱۵- جون کو حالت پھر خراب نظر آئی یعنی ٹانگین بہت زیادہ متورم اور لمفٹک نلیون مین ظاہرا طور پر گہرے ایبسسس پیدا ہوگئے۔

۴- جولائی کو مریض مذکور ناقابل صحت سمجھ کر ہلاک کر دیا گیا اور حسب ہدایت وٹیرنری کپتان گن صاحب بہادر مین نے امتحان تشریح بعد وفات کرنے مین گلینڈرس کا خفیف سے خفیف نشان بھی نہ پایا۔ گو پھیپھڑون۔ جگر۔ تلی اور گردون کا بہت غور سے امتحان کیا گیا۔ مگر ان سب کو کامل طور پر تندرست پایا۔ اور ٹریکیا و ناک کی جھلی بھی اُسی طرح تندرست حالت مین تھین۔ بہت سے اعضاء کا مجموعہ کپتان گن صاحب بھی بیکر اس کو پیتھلاجیکل امتحان کرنیکی غرض سے ہمراہ لے گئے۔ ٹبیا کی فیشیا کے دو انچہ موٹا ہوجانیکی وجہ سے مریض ٹانگ بہت دراز ہوگئی تھی۔

چوتھا مریض - یکم مارچ ۱۹۰۴ء توپخانہ کا گھوڑا نمبر ۹ تنگ کے پیچھے ایک جانب پر ایک لکیر یا کارڈ معہ تین چھوٹے السرز کے پائی گئی۔

یکم اپریل کو شفا پاکر ہسپتال سے خارج ہوا۔ مگر کچھ زاید عرصہ کے لئے زیر نگرانی ہی رکھا اس مریض کو بخار کبھی نہین ہوا اور نیز یہ ہمیشہ ہی فربہ نظر آتا رہا اور اشتہا بھی اس گھوڑے کی کبھی ضایع نہین ہوئی۔

پانچوان مریض - ۲۰- مارچ ۱۹۰۴ء توپخانہ کا گھوڑا نمبر ۲ ناک، اور دائین رخسارے پر چھوٹے ایبسس اور رگڑ کی خراش کے نشانات پائے جاتے تھے۔ جو سب میکسیلری مقام پر ایک ایبسس سے ملحق ہورہے ہین آخر یہ ایبسس پھوٹ کر راغب بہ اندمال معلوم ہوتا ہے

۱۱ - اپریل کو ترقی صحت بدستور جاری -

۵ رمئی کو دائین رخسارے اور گوشۂ دہن کے ایبسس بلکہ میگسیلیری مقام کے ایبسس بھی قریباً مندمل ہو گئے - صرف خفیف سا ورم باقی رہکر ٹیمپر چیور بحالت اصلی آگیا -

۱۵ رجون کو صحت مین ترقی ہوتی جا رہی ہے - صرف ایک حال مین پیدا شدہ چھوٹے ایبسس سے فی الحال کسیقدر پیپ خارج ہوتی ہے - مگر ٹیمپر چیور بحالت اصلی ہے -

۶ رجولائی کو رخسارون پر کے السرز مندمل ہو گئے - مگر تمام چہرے پر گوشۂ دہن سے لیکر استخوانی جبڑے زیرین کے بڑے گوشہ تک ورم ابھی باقی رہتا ہے - کوئی تازہ ایبسس پیدا نہین ہوا - اور ٹیمپر چیور بحالت اصلی اور جانور فربہ ہے -

۳۰ رجولائی کو چہرے پر ایبسس نمودار ہوئے جو پہلے سے بدتر حالت مین تھے اور چونکہ مریض ایک بوڑھا گھوڑا تھا - جو عنقریب ہی نکال دیا جاتا - اسلیئے ویٹیری نیری لفٹننٹ کلارک صاحب نے جو بیری بجائے ایام رخصت مین قایم مقام رہے - اسکے آیندہ علاج سے ناامید ہو کر مریض کو ہلاک کر ڈالا - اور صاحب ممدوح نے امتحان تشریح بعد وفات کرنے مین گلینڈرس کی علامت بھی کوئی نہین دیکھی -

چھٹا مریض - ۱۵ رمارچ ۱۸۹۷ء کو توپخانہ کا گھوڑا نمبر ۵۷ اس کی گردن کے بائیں جانب کے نیچے بریکیل غدود کے پاس جیوگلروین سے ذرا اوپر گرہ دار رسّی کی مانند لمفٹک نلیون کی دوسری لکیر پھیلی ہوئی نظر آئی جسکی وجہ سے مریض مذکور سب سے علیحدہ رکھا گیا - یہ ایک خشک نظر آنیوالے صاف کٹے ہوئے السرز سے جو بائین کان کی بیخ کے متصل حایل تھا - نکلتی تھین - اور ایسے السر کا قطر قریباً نصف انچہ کے تھا - جو بالکل فارسی کے السر سے مشابہت رکھتا تھا مگر صرف نکتہ کی رگڑ سے پیدا شدہ ایک برساتی کا زخم تھا - اسی طرح ایک برساتی کے زخم سے جو بائین فٹلاک کے مقابل تھا - اسی طرح کی گانٹھ دار رسّی کے مانند لمفٹک نلیون کا دوسرا سلسلہ بریکیل غدود کیطرف جاتا ہوا نظر آتا تھا -

۱۱ر اپریل کو مریض مذکور کی گلٹیون مین سپوریشن کی رغبت بالکل نہ تھی۔ اسی طرح دو ہفتہ سے زیادہ عرصہ تک اسکی حالت مین کسی قسم کا اچھا یا برا تغیر واقع نہ ہوا۔ اور چونکہ گلٹیان بہت چھوٹی چھوٹی اور بیشمار موجود تھین۔ مین نے انکو کاٹری کے ذریعہ نہ کھولا بلکہ اول اول ایک مسہل دیکر بعدہٗ پوٹاشی بائی کرومیٹ دیتا رہا۔

۵ر مئی کو وہ رسّی کے موافق لمفٹک نلیئن اور گلٹیان تو اسی حالت مین تھین۔ مگر پکی نہ تھین۔ اور ٹیمپریچر بھی بحالت اصلی رہا۔

۱۵ر جون کو حالت بدستور اور ٹنکچر آیوڈین کا لیپ کیا گیا۔

۶ر جولائی کو ویٹیری نیری لفٹنٹ کلارک صاحب رپورٹ کرتے ہین کہ لمفٹک نلیان ابھی تک بہت کچھ سابقہ حالت ہی مین ہین۔ گو ایک یا دو گلٹیون مین سپوریشن کے خفیف سے آثار دکھلائی دینے لگے جس مقام پر ٹنکچر آیوڈین کا لیپ کیا گیا تھا وہ کسی قدر زیادہ ملایم تھا۔ اور مریض کو فرائی سلفاس ۳ ڈرام اور پوٹاشی نائیٹراس ۳ ڈرام روزمرہ دیا گیا۔

۱۲ر جولائی کو چونکہ لمفٹک نلیون اور گلٹیون مین پکنے کی کوئی علامت نظر نہ آتی تھی اسلیئے کلارک صاحب موصوف نے سب کی سب کاٹری کے ذریعہ کھولڈالین۔ اور بعدہٗ سب زخمون کو کلورائیڈ آف زنک کے سلوشن سے ڈریس کیا گیا۔

۱۹ر اگست کو تمام زخم مندمل ہو رہے ہین۔

۱۴ر ستمبر کو تازی گلٹیان اور السر اور نمودار ہوئے۔ جنکے لئے دوبارہ ڈریسنگ کرنیکی ضرورت پڑی کیونکہ اگرچہ یہ خراب مریض تھا۔ مگر شفا کی امید مجھکو کامل تھی۔

۱۵ر اکتوبر کو امروز جب مریض کا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ اسکے بائین نتھنے مین جلد اور ناک کی جھلی سے اتصال پر نصف انچہ قطر کا ایک برساتی کا زخم موجود ہے علاوہ ازین ناک کی جھلی پر نصف درجن السرز مختلف قد کے اور بہت سے پھوڑے ٹیوبرکلز جو یکے بعد دیگرے گھاؤ بنتے جارہے ہین۔ بایان سب میگسیلری غدود بڑا ہو گیا اور بائین نتھنے سے

خفیف سا اخراج بھی ہونے لگا اور گذشتہ ایک یا دو یوم کے اندر ٹمپریچر بھی بہت بڑھ گیا
چنانچہ قریباً دو سال تک مین ان تغیرات کو بغور دیکھتا رہا۔ اور آخرکار ناک کی علامات والا
مریض مجھے مل ہی گیا۔ مین نے رپورٹ کی کہ مریض مذکور گلینڈرس کا بیمار ہے۔ چنانچہ
اسکو ہلاک کرکے کلارک صاحب موصوف نے اور مین نے امتحان تشریح بعد وفات کیا اور
نتھنون کے السرز کے ماسواء جھلی بابت مین کہہ سکتا ہون کہ وہ صرف ناک کی جھلی کی
زیرین تہائی مین واقع تھے۔ ہمنے پھیپھڑون مین بھی بہت سے خستہ علامات دیکھین جو
مقابلتاً بہت کم تھین اگرچہ اسکے گلینڈرس کا مریض ہونیکی بابت ہمارا کامل اطمینان
ہوچکا تھا مگر یہ بہت ہی آہستگی سے غالب آنیوالا سرد قسم کا مرض تھا۔ اسکے بعد بھی مجکو
مریض مذکور کا خیال اکثر آتا رہا۔ اور چونکہ مین اسکے بعد کے وقوعات سے بھی واقف تھا اور تجربات
ٹیکا لگانا وغیرہ بھی کرچکا تھا۔ اسلئے مین صرف اس بیان پر ختم کرتا ہون کہ میری تشخیص
غلط تھی اور مریض گلینڈرس کا بیمار نہ تھا چنانچہ سپوریٹو لمفن جائیٹس کا مرض تو ابتک
جاری رہا۔ مگر گلینڈرس کو ظاہر کرنیوالی ناک کی علامات بالکل معدوم ہوگیئن۔ اب اس
برساتی کے زخم کی طرف جو جلد اور ناک کی میوکس جھلی کے اتصال کی لکیر پر تھا مین تمہاری
خاص توجہ مبذول کرنا چاہتا ہون یعنی جبکہ سپوریٹو لمفن جائیٹس کے دیگر مریضون کے السرز
اور گلٹیان ایک برساتی السر سے برآمد ہوئی تھین تو اس مریض مین کیون ایسا نہین ہوا۔
باوجودیکہ اسکے السرز ایک میوکس ممبرین پر تھے۔ تاہم انکی شباہت گلینڈرس کے اصلی شنکرس
السرز کے مطابق نہ تھی۔ گو اس مرض کی آہستہ آہستہ ترقی کرنیوالی سرد قسم سے بہت کچھ مطابقت
رکھتی تھی۔ پھیپھڑون کے ٹکڑے اور پنیردار اجزاء کے خصئے وٹیرینری کپتان گن صاحب
کی خدمت مین بھیجے گئے جنہون نے مجھے اطلاع دی کہ پروفیسر ہافکن صاحب کو بھی
گلینڈرس کا بیسی لس انمین کوئی نہین ملا۔ یہ مریض ۱۳ ساله گھوڑا تھا۔ اور اسکا علاج
جو واقعی بہت سخت تھا زاید از ۷ ماہ جاری رکھا گیا۔

مین نے اس مریض کی بابت بہت کچھ بیان کرنیکی کوشش کی مگر مین اب مطمئن ہوا کہ اسکو گلینڈرس نہ تھا - اگر متعدی گلینڈرس سے اصلی سپنوریٹیو لمفن جائیٹس کو تمیز کرنے مین بہت مشکل در پیش آتی ہے -

ساتوان مریض - ۲۱ اپریل سنہ ۱۸۹۴ء توپخانہ کا گھوڑا ۱۵۹

اس مرض کی ایک دوسری صورت بھی پیش آئی - اور گلینڈرس اور فارسی کی بابت خود اپنے تجربہ سے بھی مجھے معلوم ہے کہ اسکی بابت عام خیال ایسا ہی ہے - یہ شکل ایک شدید قسم کی دفعتاً ظاہر ہونے والی لنگ ہے جو گٹھیا کے موافق جوڑون مین شناخت کی جاتی ہے چنانچہ ایسے مریض مین کئی روز تک تو مین جائے لنگ ہی نہ معلوم کرسکا - گلینڈرس اور فارسی مین فیمرو ٹبیل جوڑ کی سمی لیونر کارٹیلج یعنی چاند کی شکل کی کریان اور کیپشولر لگیمنٹ کے سرے بھی اس شدید لنگ کے تلاش کرنے کے لئے بہت مناسب مقام خیال کئے گئے ہین چنانچہ کل کے روز مین نے پچھلی بائین ٹانگ کے اسی جوڑ مین لنگ دریافت کی گلینڈرس اور فارسی کے مریض کے میگسلری مقام مین ایک چھوٹا ایبسس اور السر ہوجاتا ہے جو بہت بڑا اور اوّل اوّل گہرائی نما نہین ہوتا بلکہ صرف چھوٹا اور اتھلا سا ہوتا ہے جو چند روز مین خود بخود پھوٹ کر ایک چھوٹا سا السر رہجاتا ہے جو دیگر زیر علاج مریضون کے السرز کے بالکل مشابہ ہوتا ہے پھر اسی قسم کا ایک اور السر بائین میٹا ٹارسل ہڈی کے بیرونی جانب نمودار ہوا۔

مریض کا ٹمپریچر ۱۰۲ سے ۱۰۳ درجہ تک مع اتنے سخت لنگ اور شدید درد کے بڑھ گیا کہ ایسے متعدی اور خاص قسم کی بیماری مین اس ٹمپریچر کے اس سے بھی زیادہ بڑھجانیکی اُمید کی جاتی تھی اور نہ تو نامبردہ ایبسس کا اخراج ہی کم ہوا اور نہ لنگ اور نہ ٹمپریچر گھٹا - اسلئے ماؤف جوڑون پر مینے ایک بلسٹر لگایا -

۵ مئی کی رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے -

اگرچہ روماٹیزم کا مریض سمجھکر داخل کیا گیا تھا لیکن مجھے شبہ تھا کہ مبادا کسی متعدی

بیماری مین مبتلا نہ ہو۔ گذشتہ رپورٹ کے بعد اسکا ٹیمپریچر ٹانگون مین شدید درد کے سبب ۱۰۱ سے ۱۰۳ تک مختلف رہا اور جانور دن کیوقت زیادہ تر لیٹا رہتا تھا۔ اور لاغر ہوتا گیا۔ دو دفعہ اس کا ٹیمپریچر ۱۰۴ درجہ تک بھی بڑھ گیا جسکے ساتھ خفیف سی اندرونی تکلیف بھی جو آہستہ آہستہ ہوتی رہی۔ جو میری رائے مین تلی مین کچھ خرابی یا غالباً چھوٹے چھوٹے ایبسس بنجانیکی وجہ سے ہوگی انکا ٹیمپریچر چارٹ بھی بہت دلچسپ تھا بلکہ شاید میری رپورٹ کی نسبت اسکے ملاحظہ سے زیادہ علم ہوسکتا تھا۔ اور گذشتہ دو روز مین مریض مذکور بہت چین سے رہا۔ لنگ بھی کم رہی۔ اور خوراک بھی اچھی کھائی۔ غرضیکہ ہر طرح سے ترقی صحت نظر آئی۔ اور ریگسلری مقام کا چھوٹا ایبسس اور السر بھی قریباً مندمل ہوگیا۔

مجھکو قوی اُمید تھی۔ اور گمان بھی تھا کہ مریض مذکور مر جائیگا۔ نیز یہ بھی خیال تھا کہ اس کے اِمتحان تشریح بعد وفات سے کچھ مفصل کیفیت بھی معلوم کی جاسکے گی۔ لہذا خون کو بذریعہ خوردبین امتحان کرنے سے سوائے خون کے سفید دانون کے کثیر مقدار کے اور کچھ نہ پایا گیا۔

۲۵ جون کو ویٹیرنری لفٹنٹ کلارک صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ گذشتہ رپورٹ کے بعد مریض نے اور زیادہ ترقی کی ہے۔ چنانچہ درد اور لنگ بالکل جاتی رہی۔ نیز خفیف سا تناؤ دار ورم جو انٹرنل پٹیلا کے اسٹریٹ لگیمنٹ کے اندر کی طرف واقع ہوگیا تھا۔ رفع ہوگیا۔ اور مٹی ٹارسل مقام کا السر بھی مندمل ہونے لگا۔ سوائے اسکے اور کسی قسم کا ایبسس بنتا ہوا نظر نہین آتا تھا۔ اور ٹیمپریچر نارمل تھا۔

۶ جولائی کو کلارک صاحب موصوف کی رپورٹ کا خلاصہ اس طرح پر ہے کہ پچھلے بائین مٹی ٹارسل کا السر مندمل ہوگیا مگر ہان کے اندرونی طرف کا ورم پھر نمودار ہوا۔ اور بائین بازو کے اندرونی جانب بھی ورم ہوگیا مگر لنگ بالکل نہ رہی تھی ان دونون ورمون پر ٹنکچر آیوڈین کا لیپ اس غرض سے لگایا تھا کہ وہ جذب ہو جاوین مگر چونکہ یہ ابتک اپنی حالت مین رہے اسلئے پھر مینے بن آیوڈائیڈ آف مرکری کا ایک سو آٹھ کی نسبت کا بلسٹر لگایا۔

۱۴ جولائی کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ دونون بڑھاؤ جنکا ذکر گذشتہ رپورٹ مین کیا گیا ہے اب بالکل تندرست معلوم ہوتے ہین۔ چنانچہ ۲۰ جولائی کو مریض مذکور ہسپتال ہذا سے شفایاب ہوکر خارج ہوا مگر چند روز تک اور زیر نظر رکھا گیا۔ یہ ایک عجیب مریض تھا جسکی صحتیابی پر مجھکو نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ اگر یہ تغیرات کسی گلینڈرس کے لسٹڈ مین واقع ہوتے تو اسکو ضرور ہلاک کرنا پڑتا۔ مگر اندرونی درد کے دو متواتر حملون سے جنکے ساتھ ٹمپریچر بھی ۱۰۴ درجہ تک بڑھگیا۔ گو صرف ایک ہی روز تک ایسا رہا۔ میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ یا تو تلی مین چھوٹے ایبسس کے ہوجانے سے یا اسکے پھٹ جانے سے ایسا وقوعہ ہوا۔ چنانچہ بمقام کانپور وبائے گلینڈرس کے دو موقعون پر مین نے ایسا دیکھا بھی تھا جو امتحان تشریح بعد وفات سے زیادہ تحقیق ہوگیا۔ یہ گھوڑا بالکل ہڈیونکا ڈھانچہ تھا مگر رفتہ رفتہ اچھا فربہ ہوگیا جسکا رُوان بھی بارونق ہوکر جانور مذکور واپس توپخانہ ہوا۔ یہ گھوڑا اچھی نسل کا تھا اور آسٹریلیا مین ایک ایسے آدمی نے اسکو پالا تھا جسکے گھوڑے ہمیشہ مشہور ہوتے ہین۔

کیس نمبر ۱۲ ۔ ۱۵ جون سنہ ۱۸۹۷ء کو توپخانہ کا گھوڑا ۱۰۲ داخل ہسپتال ہوا۔ جس پر کلاک صاحب موصوف کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ یہ جانور ۲۵ مئی کو آیا اور تب اسکی بائین فلاک کے سامنے بہت بڑا ورم تھا (اغلباً کسی ایبسس کے بننے سے ہوگا) اور درد اور لنگ بھی زیادہ تھی۔ چنانچہ ماؤف حصہ پر بلسٹر لگایا گیا۔ مگر چونکہ ۷ جون تک ورم مذکور اسی حالت مین رہا اور ٹانگ کا بالائی حصہ بھی متورم ہونے لگا۔ لہذا مین نے مریض کو علیحدہ کرنا مناسب سمجھکر اسکو علیحدہ تھان مین پہنچاکر ایلوز باربیڈوز (مصبر) کی ایک پوری خوراک کھلادی۔

اس جلاب کے دینے سے دوسرے روز اسکا ٹمپریچر ۱۰۲ ہوکر اگلے روز نارمل ہوگیا اور اسکے بعد بھی اسی درجہ تک (نارمل) رہا۔ پھر ۹ جون کو بائین ران کے اندرونی طرف کی لمفیٹک نلیون کی لکیرین جوکہ فارسی کارڈ کی طرح متورم تھین نمودار ہوئین جو چڈون سے لیکر گھونچ تک پھیلی ہوئی

تھین اور اس لکیر کے ساتھ ساتھ گلٹیاں بھی بہت جلد پیدا ہو گئیں جنمین سے پیپ خارج ہونے لگی۔ چنانچہ انکو کاربالک لوشن سے صاف اور ویسلین و روغن تارپین مسے ڈریس کیا گیا جواب اندمال پذیر ہوتی جا رہی ہین۔ جانور کی اشتہا بھی روزافزون ہی اور وہ خود بھی فربہ ہوتا جاتا ہے۔

۶ جولائی کو کلارک صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوا کہ مریض مذکور بہت کچھ رو بصحت ہے اور قریبًا تمام السرز مندمل ہو گئے۔ مگر ماؤف ٹانگ ابھی تک متورم ہی گو اسمین لنگ بالکل نہین رہی۔ ٹمپریچر بھی ابھی نارمل ہی اور جانور فربہ بھی ہوتا جا رہا ہے۔ اس مریض کو سوائے آیلوز کی ایک خوراک کے اور کوئی دوائی نہین دیگئی اور یہ بھی مرض کے اوّل اوّل معلوم کرنے سے پیشتر دیگئی تھی اور السرز کا بھی انکے پھوٹنے کے بعد بہت جلد صرف نائٹریٹ آف سلور کے ذریعہ علاج کیا گیا تھا۔ غرض عملی طور پر مین نے دانستہ کچھ علاج نہین کیا یہ دیکھنے کو کہ آیا بلا علاج بھی شفا ہوتی ہے یا نہین۔ چنانچہ ۳۰ جولائی کو بعد شفایابی ہسپتال سے خارج کیا گیا۔

کیس نمبر ۱۳ ۔ ۲۵ جون سنہ ۱۹۰۱ء کو توپخانہ کا گھوڑا ۱۸۳ داخل ہسپتال ہوا۔ داخلہ کے وقت اسکا اگلا بایان بازو متورم اور اسی بازو پر شیتھ کے متصل دو چھوٹی چھوٹی گلٹیان بھی صاف دکھلائی دیتی تھین اور حرارت جسمانی ۱۰۲ درجہ تک تھی مگر لنگ بالکل نہ تھی اوّل آیلوز کی ایک پوری خوراک دیکر بعدہٗ بائی کرومیٹ آف پوٹاش کا لوشن امع نائٹریٹ آف پوٹاش دیا گیا جس سے چندروز بعد اسی لکیر مین دو بڑی گلٹیون کے ساتھ اور اُنکے کسی قدر نیچے دو اور گلٹیان نمودار ہوئین۔ تب تمام گلٹیون پر ریڈ آیوڈائیڈ آف مرکری کا بلسٹر لگایا گیا۔

۳۰ جولائی کو یہ گلٹیان پھوٹ گئین اور ہر ایک مین سے قدرے پیپ خارج ہونے لگی۔ مگر دو اور تازی گلٹیان پیدا ہوئین جن مین سے ایک تو ہنٹی ٹارسل کے درمیانی مقام پر اور دوسری فٹلاک کے جوڑ کے اندرونی طرف پھوٹی اور اب تمام ٹانگ بہت زیادہ متورم معہ کچھ درد اور لنگ کے نظر آرہی ہے۔ اور السرز کو کلورائڈ آف زنک لوشن سے ڈریس کیا جاتا ہی۔

۱۴ ستمبر مریض ابتک زیر علاج ہی اور کلارک صاحب کی آخری دستکاری کے بعد بھی چند تلازی گلٹیان پیدا ہوئین - اسلیئے ۱۶ تاریخ کو پھر اپریشن کرنا پڑا -

گھوڑا ۵۱ بہت سخت قسم کا مریض ہی - مگر جہانتک بیماری کا تعلق تھا بعد شفایابی خارج ہسپتال ہوا - گو اسکے بعد سوزش اور فلکسر ٹنڈن کی شیتھ کے موٹا پڑجانے سے وہ ہلاک کیا گیا - یہ جانور عمر کے لحاظ سے نیز اس وجہ سے کہ اسکے گھٹنہ کے جوڑ کا انکلوسس ہوگیا تھا - توپخانہ سے نکالا جانے کو ہی تھا اس واسطے بھی اسکا زیادہ عرصہ تک زندہ رکھنا مناسب خیال نہ کیا گیا - مگر اسکی بابت مین مطمئن ہونیکو تھا کہ السرٹو لمفنجائیٹس کے مرض سے وہ شفایاب ہوگیا تھا جسکی تشریح بعد وفات کرنے سے تمام اندرونی اعضا اچھی طرح سے تندرست ثابت ہوئے یہی جانور ۱۲ روز تک زیر علاج رہا اور اس کے السرز اتنے گہرے تھے کہ سلعت ہونے سے ٹنڈنس یعنی نسوں کا برسہ کھل گیا -

کیس نمبر ۱۴۱ - ۲۱ جولائی ۱۹۰۱ء کو توپخانہ کا گھوڑا ۱۰۳ داخل ہسپتال ہوا بوقت داخلہ اسمین ایک چھوٹا سا برساتی السر نظر آیا جو مُنہ کے بائین گوشہ پر تھا اور زخم کے اردگرد کی لمفٹک نلیان متورم اور سخت - نیز سب میکسیلیری غدود متورم تھے - حرارت جسمانی نارمل اور جانور کی حالت اچھی دکھلائی دیتی تھی کھاتا پیتا اچھی طرح تھا -

۲۴ تاریخ کو سب میکسیلیری مقام کے ایبسس پر پلسٹر لگایا گیا جس سے ایبسس مذکور ۲۷ تاریخ کو خود بخود پھوٹ گیا - اور اسمین سے بودار پیپ خارج ہونے لگی اور ایک گلٹی جو گوشۂ دہن کے اوپر تھی فوراً پھوٹکر برساتی السر مندمل ہونے لگا -

(باقی آیندہ)

رسے کے ذریعہ گھوڑے کو گرانا

گھوڑے کو رسہ سے گرانے کے کئی طریقے ہیں۔ سب سے آسان اور عام پسند طریقہ یہ ہے کہ ایک مضبوط اور نرم رسا بیس یا پچیس فیٹ لمبا لیں اور اس کو دوہرا کریں اور دوہرے سرے سے دو یا تین فیٹ چھوڑ کر چھلے کی طرح گرہ دیں تاکہ ایک پھندا یا حلقہ گھوڑے کے گلے میں ڈالنے کے قابل بنجائے۔

اب رسے کے دونو آزاد سرے گھوڑے کی چھاتی پر سے دونو اگلے اطراف کے درمیان سے نکال کر پیچھے لے جائیں۔ اور ہر ایک رسہ کو ایک پچھلے پیر کی گامچی کے باہر کی طرف سے اندر کو گھما کر سامنے لیجائیں اور کندھے کے باہر سے لیجا کر گلے کے حلقہ سے گذار کر پھر پیچھے لیجائیں۔ اور دونو طرف ایک ایک یا دو دو آدمی ایک ایک سرے کو زور سے کھینچے تاکہ گھوڑا پچھلے پیروں کے آگے نکلجانے سے گرجاوے۔ اب جس طرف کو گرانا منظور ہو۔ گھوڑے کے سر اور دم کو اسی طرف کو کھینچنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ گھوڑا گرجاوے۔

جب گھوڑا گرجاوے تو گامچی والے رسوں کو خوب کھینچیں تاکہ پچھلے اطراف کے سم کہنی کے برابر آجائیں۔ تب ایک مضبوط گرہ دیکر باندھ دیں۔ بعض اوقات زیادہ مضبوطی کی غرض سے رسوں کو حلقہ سے گذار کر پیچھے لیجاتے اور کھونچ کے جوڑ سے گھما کر پھر حلقہ میں لاتے اور گرہ دیتے ہیں۔ اور اگلے اطراف کو بھی حلقہ کے رسے سے جکڑ دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی طریقے ہیں۔ جنسے گھوڑے کو رسے کے ساتھ گراتے ہیں مگر یہاں فقط اسی ایک طریقہ کا بیان کافی ہے۔

گائے بیل کو رسّے کے ذریعہ گرانیکا طریقہ

گائے بیل کو بھی رسے کے ذریعہ گرانے کے کئی طریقے ہین مگر سب سے زیادہ عام پسند یہ ہے کہ ایک دس گز لمبا رسّا لیکر اُس کا ایک سرا بیل کے سینگوں کے گرد لپیٹ کر باندھ دیں اور آزاد سرا گردن کے ساتھ ساتھ لیجا کر پہلے چھاتی کے گرد ایک بل دیں اور پھر پیچ دیکر ذرا آگے بڑھائیں۔ اور اُسی طرح کا ایک بل پیٹ کے گرد دین اور پھر پیچھے لیجا کر زور سے کھینچیں اب جسطرف بیل کو گرانا منظور ہو۔ اُسی رخ کو اُس کے سر۔ دُم اور رسّے کو کھینچیں تاکہ بیل اُسی طرف کو گر جاوے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پہلے رسے کا ایک سرا بیل کے اگلے پیر کی ایک گامچی کے گرد باندھ کر اور اُسی طرف سے اوپر لیجا کر پیٹھ سے گھما کر پیٹ کے نیچے سے لیجائیں۔ اور اُسی طرف کے پچھلے پیر کی گامچی سے گھما کر دوسری طرف کو کھینچیں اور ایک مددگار اگلے پیر کو رسّے کے ذریعہ اوپر کو اُٹھاوے۔ اس طرح پر ایک طرف کی دونوں اگلی پچھلی ٹانگیں کھینچی جانے سے اُسی طرف کو بیل گر جائیگا مصنف اپنے پرکٹس مین بڑے بڑے مضبوط اور زور آور جانوروں کے گرانے کے لئے یہی طریق استعمال کرتا ہے۔

تیسرا طریقہ۔ جو بہت مضبوط بھینسوں کے گرانے میں اکثر کارآمد ہے یہ ہے کہ بھینس کے پچھلے اطراف میں کھونچ سے اوپر رسّے کا ایک مضبوط پھندا یا ناٹا ڈالدیں اور ایک لمبا رسا لیکر اُس کے ایک سرے سے بھینس کی اگلی گامچیوں کو باندھ دیں اور آزاد سرا اُس کے پیٹ کے نیچے سے لیجا کر اور پچھلی ٹانگوں کے درمیان سے نکالکر اور پھندے سے گھما کر سامنے کی طرف لیجائیں اور اگلے اطراف کے درمیان سے گذار کر آگے کو زور سے کھینچیں تاکہ پچھلے اطراف آگے کو کھچ آویں اب ایک مددگار جانور کے سر اور دوسرا دُم کو اُس طرف جدھر گرانا منظور ہو کھینچے۔ اس طریق سے بڑے مضبوط اور ضدی جانور بھی آسانی سے گر جاتے ہین۔

چوتھا طریقہ گرانے کا یہ ہے کہ پہلے بیل کی ایک اگلی ٹانگ کو (کامچی سے) رسّے سے باندھ کر اوپر اُٹھا رکھیں اور باقی رسّے کو دو یا تین دفعہ چھاتی اور پیٹ کے گرد لپیٹ کر اور رانوں کے درمیان سے گذار کر زور سے پیچھے کو کھینچیں اس سے بیل گر جائیگا جب گائے بیل یا بھینس گر جاوے تو اُس کی اگلی ایک ٹانگ کو جو نیچے کی طرف ہو چھوڑ کر باقی تینوں ٹانگوں کو کامچی سے اوپر خوب کس کر باہم باندھ دیں اور ایک یا دو مددگار اُس کے سینگ پکڑ کر سر کو نیچے دبائے رکھیں اور ایک مددگار دُم پکڑ کر ران کو دبائے رکھے۔

جب گائے بیل کو گرایا جاوے تو اُس کے گرتے ہی ایک مددگار اُس کے ایک سینگ کو پاؤں سے دبائے رکھے اور ایک سینگ کو ہاتھ سے پکڑے رہے اور دوسرا مددگار فوراً اُس کی دُم کو بالائی ران کے نیچے سے آگے کو نکال کر کھینچے رہے تاکہ باندھ دینے سے پہلے جانور نہ اُٹھ کھڑا ہو۔

ہابل کے ذریعے گھوڑا گرانے کا طریقہ

ہابل کئی قسم کا ہوتا ہے اور کئی طرح سے بنتا ہے مگر عام قاعدہ اور طریق استعمال سب کا ایک ہی ہے انگریزی ہابل میں ۴ عدد مجمے چمڑے کے۔ فی مجمہ دو ٹکڑے چمڑے اور ایک بکسوئے اور دو آہنی چھلوں سے مرکب ہے۔ ایک چار یا پانچ فیٹ لمبی زنجیر لوہے کی ایک کمانی دار ہک اور ایک آٹھ دس فیٹ لمبا مضبوط رسا ہوتا ہے۔ تین مجمے تو ایک ہی شکل اور ساخت کے ہوتے ہیں مگر چوتھا مجمہ جس کو ماسٹر یا بین ہابل کہتے ہیں اور پہلے کامچی میں ڈالا جاتا ہے کچھ تفاوت رکھتا ہے یعنی اس میں آہنی چھلے کے سامنے ایک شگاف دار بڑھاؤ زنجیر کے پہلے حلقہ کے اٹکانے اور اس میں چابی لگانے کیلئے بنا ہوا ہوتا ہے۔

گھوڑے کو پہلے بچھالی وغیرہ کے بستر کے پاس کھڑا کر کے اُس کے چہرے پر اندھیری چڑھا دیتے ہیں اور تکتہ اور لگام چڑھا کر اُس کے سر کو مضبوط پکڑے رکھتے ہیں۔ اور مددگاروں کے ذریعہ چاروں گامچیوں پر ایکدم مجمے چڑھا دیتے ہیں۔ مگر احتیاط یہ ہے کہ جسطرف

گرانا مطلوب ہو ماسٹر ہابل کو اُسکے مخالف طرف کی اگلی ٹانگ مین پہلے لگا کر اُسمین زنجیر کو چابی کے ذریعہ اٹکائیں اور اس ٹانگ کو کسی قدر زمین سے اوپر اٹھائے رکھیں اور باقی مجبوں کے بکسوؤں کو ٹانگ سے باہر کے رُخ رکھیں اور چمڑے کے تسمے پچھلے آگے کو اور اگلے پیچھے کو مڑے ہوئے ہوں۔ تاکہ جس ٹانگ کو ہابل سے نکالنا چاہئیں بلا تکلیف فوراً نکال سکیں۔

بعض اوقات بے آرام یا ڈرپوک گھوڑوں کو ہابل لگانا مشکل ہوتا ہے۔ اُسوقت اُن کے بالائی ہونٹ یا کان پر پوزمال چڑھا کر اینٹھ دیتے ہیں۔ ہابل لگاتے وقت شور و غل کی آواز نہ ہو۔ اور بہت نرمی اور دلاسے سے کام لیں اور ہابل ڈالنے کا کام جہانتک ممکن ہو جلد پورا کریں۔ اور ماسٹر ہابل کی زنجیر اور رستے کو باقی تینوں مجبوں کے چھلوں سے نکالکر باہر کیطرف کھینچے رکھیں اور ایک مددگار گھوڑے کے گرنے کی مخالف جانب کی بغل سے ایک نواڑ کا ٹکڑا نکالکر اور اُسکے دونو آزاد سرے اُسکے دھڑ سے نکالکر دوسری طرف سے کھینچے۔ اور ساتھ ہی ایک مددگار سر کو اور دوسرا دُم کو اُسی جانب کو زور سے کھینچیں جدھر گرانا مطلوب ہو۔ پھر آہستگی سے اُسکی چاروں ٹانگیں آپسمیں ملادیں اور رستے اور نواڑ کو دو یا تین مددگار زور سے کھینچیں اس عمل سے گھوڑا فوراً گر جاویگا۔ اُسوقت یہ احتیاط رکھیں کہ گھوڑا اچھلنے نہ پائے اور نہ گردن کے بل گرے جب گھوڑا گر جاوے تو زنجیر کو کھینچ کر اُسکے چاروں پیروں کو آپس میں ملا دینا چاہیئے۔ اُسکے بعد کانی دار ہک زنجیر کے حلقہ میں ڈالدیں تاکہ زنجیر کھسک کر ہابل ڈھیلا نہ ہو جائے۔

اگر عمل آختہ گری یا کسی اور ایسے ہی عمل جراحی کے لئے جس مین پچھلی ٹانگ کو سامنے کھینچ کر باندھنا ہو گرانا مطلوب ہو۔ تو گرانے سے پہلے گھوڑے کے گلے میں ایک مضبوط حلقہ (موٹا رسا یا چمڑے سے منڈھا ہوا) جو اسی مطلب کے لئے بنا ہوا ہوتا ہے ڈال دیتے ہین اور گھوڑے کو گرا کر اُسکی دہنی پچھلی ٹانگ کو ہابل کے مجبہ سے نکالکر اُسپر نواڑ یا مضبوط رستے کا پھندا لگائیں اور اُسکا دوسرا سرا گردن کے حلقہ سے گذار کر اور گامچی کے پاس سے لیجا کر کھینچ سے گھمائیں اور گھوڑے کی پیٹھ کی طرف ایک مددگار اُسے زور سے کھینچے رکھے۔ (باقی آئندہ)

گھوڑوں اور دوسرے جانوروں کو دوا دینے کا طریقہ

اس کے مختلف سات طریقے ہیں :-

۱-مُنہ کی راہ دوا دینا

گھوڑوں کو مُنہ کی راہ دوا کھلانے پلانے کے چار مختلف طریقے ہیں :-

اوّل - ادویات کوٹ کر اور شیرہ یا شہد وغیرہ میں گوندھ کر باریک کاغذ میں لپیٹ کر گولی (بال یا بولس) کی صورت میں -

گولی دینے کا طریقہ :- دائیں ہاتھ کی آستین چڑھا کر تین انگلیوں میں حسب موافق تصویر نمبر گولی پکڑیں اور خود گھوڑے کی داہنی طرف سے ہو کر بائیں ہاتھ سے اُسکی زبان باہر کھینچ کر اور نچلے جبڑے کے داہنے کنارے کے اس مقام پر اپنی مٹھی قایم کریں - جو دانتوں سے خالی ہے - اور زبان کی نوک اوپر کو لوٹائیں - اس سے گھوڑا مُنہ بند نہیں کر سکتا - اب داہنے ہاتھ کو جسمیں گولی ہے پھرتی سے گھوڑے کے مُنہ کے اندر لیجا کر گولی اُسکے حلق میں زبان کی جڑ پر رکھدیں اور ہاتھ باہر نکال لیں - اور زبان بھی فوراً چھوڑ دیں - زبان کے پیچھے کو کھچ جانے سے گولی فوراً اندر چلی جاویگی - اگر گولی باقاعدہ حلق میں ڈالدیجائے تو گھوڑا خواہ اُسکے نگلنے سے کتنی ہی نفرت یا اُسکے نکالدینے کی کوشش کرے نہیں نکال سکتا - اور مجبوراً نگلجاتا ہے - جب زبان چھوڑ دو تو وہ ہاتھ گھوڑے کی ناک پر اور داہنا ہاتھ ٹھوڑی پر رکھ کر بائیں طرف گردن پر نظر رکھو تاکہ گولی کو اندر جاتے دیکھ لو - بعض گھوڑوں کی عادت ہوتی ہے کہ دیر تک گولی کو مُنہ میں رکھتے ہیں اور نگلتے نہیں - اُسوقت پانی کی بالٹی دکھاؤ یا سبز چارہ یا قدرے دانہ وغیرہ دکھلاؤ :- اگر گولی دینے والا پورا تجربہ کار نہ ہو تو اُسے ایک مددگار کی بھی ضرورت ہوتی ہے - جو گھوڑے کی بائیں طرف کھڑا ہو کر اُسکے مُنہ کو دونو ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ذریعہ کھولے رکھے اگر گھوڑا بہت تکلیف اور دقت سے گولی لے تو اُسکے مُنہ میں تالو کش (بالنگ ایرن) لگا کر گولی

دین۔ اس سے گھوڑے کا منہ کھلا رہیگا۔ اور ہاتھ کٹنے کا اندیشہ نہیں ہوگا۔ تالوکش لگانیکا طریقہ عملی طور پر بخوبی سیکھنا چاہئیے۔

کتوں اور بلیوں وغیرہ کو انسان کی طرح چھوٹی گولی (پل یا پلیٹو) بناکر نگلا دیتے ہیں یا عرق بناکر پلاتے ہیں۔

دوم۔ ادویات کو کوٹ کر سفوف (پوڈر) کی صورت میں اور عمدہ طریق سفوف کہلانیکا یہ ہے کہ جانوروں کی غذا میں ملا دیا جاوے۔ تاکہ اپنی خوراک یا راتب وغیرہ کے ہمراہ اسکو بھی کھاجائیں مگر بہت کڑوی اور بدذائقہ ادویات کو جانور رغبت سے نہیں کھایا کرتے۔ بلکہ انکے سبب سے خوراک بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ اسلیئے ایسی دوائی بھی گولی یا عرق کی صورت میں دیجایا کرے تو بہتر ہے۔

سوم۔ ادویات کو پانی وغیرہ میں رگڑ کر عرق کی صورت میں پلائیں۔ گھوڑے کو عرق پلانیکی (ڈرافٹ یا ڈرنچ) ترکیب یہ ہے کہ عرق پلانے کے لئے ایک پوزمال اور ایک معمولی بوتل کی (اگر چمڑے سے منڈھی ہوئی ہو تو بہتر ہے) ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے گھوڑے کے منہ میں ایک پوزمال لگا کر ایک مددگار بائیں طرف کھڑا ہو کر اسکا سر اوپر کو اٹھا رکھے۔ اور دوا پلانے والا گھوڑے کی جانب راست کھڑا ہو کر اپنے داہنے ہاتھ میں دوا کی بوتل لیکر بائیں ہاتھ سے اسکا گوشہ لب باہر کو کھینچ کر گال اور دانتوں کے درمیان ایک خالی جگہ بنائے اور اسمیں تھوڑی تھوڑی کرکے دوا ڈالے۔ اس طرح آہستہ آہستہ گھوڑا دوا پی جاتا ہے۔ اگر منہ نہ ہلائے تو بوتل کا سر گھوڑے کے تالو سے ملیں۔ اور منہ ہلائیں اور گلے پر اوپر سے قدرے نیچے کو مالش کریں۔ اس سے دوا پینے لگتا ہے۔ اگر دوا پلانے کے وقت گھوڑا کھانسے تو فوراً اسکا سر چھوڑ دیں ورنہ سانس کی نلی میں دوا چلے جانے سے نقصان کا احتمال ہے۔ دوا پلانے کیوقت گھوڑے کا سر اسقدر اونچا رکھیں کہ اسکے منہ سے دوا نہ گر جاوے۔ زیادہ اونچا رکھنے سے گھوڑا تکلیف ظاہر کرتا ہے۔ اور دوا بھی سانس کی نلی میں چلی جاسکتی ہے۔ چھوٹے ٹٹوؤں اور غریب گھوڑوں کو جو آرام سے کھڑے رہیں پوزمال لگانیکی کچھ ضرورت نہیں پڑتی۔

گائے بیل کو اکثر اسی طرح یعنی عرق کی صورت میں دوا پلائی جاتی ہے۔ اور گولی بالکل نہیں

دیجاتی۔ اور پلانے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

ایک مددگار جانور کا سر پکڑکر اُسے قابو رکھے۔ دوا پلانے والا شخص اپنے ہاتھ میں بانس کی نال یا ڈرینچنگ ہارن دوا سے پکڑکر جانور کی داہنی طرف کھڑا ہوکر اور بایاں ہاتھ جانور کے مُنہ کے سامنے گھماکر اُسکی بائیں باچھ سے نچلے جبڑے کو اسطرح پکڑے کہ انگوٹھے سے مُنہ میں زبان کو دبا رکھے اور باقی سب انگلیاں جبڑے کے نیچے رہیں۔ اب زور سے بیل کا مُنہ اور سر داہنی طرف پھیر کر اُسکی گردن کو خم دے اور خود خم کے درمیان کھڑا ہوکر نال کا مُنہ جانور کے مُنہ میں داخل کرکے دوا اُلٹ دے ساری دوا ایک دم اندر چلی جاویگی۔ اگر بوتل سے دوا پلانا ہو تو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور دو انگلیوں سے جانور کے نتھنے قابو کرکے اُسکے سر کو داہنی طرف گھماکر اوپر کو اُٹھائیں اور داہنے ہاتھ سے بوتل کے ذریعہ آہستہ آہستہ دوا اُسکے مُنہ میں چھوڑیں۔ جانور پیتا جاویگا مگر مویشی میں عام قاعدہ نال سے دوا پلانے کا ہے۔

کُتے کو بھی اکثر دوا پلائی جاتی ہے جسکا طریقہ یہ ہے۔

کُتے دوا کھلانے پینے میں بڑے ضدی ہوتے ہیں اُنکو دوا پلانے کا قاعدہ یہ ہی کہ کُتے کو اپنی رانوں کے اندر دباکر کھڑا کریں۔ اور اُسکے سر کو مضبوط قابو کر رکھیں۔ مددگار کو چاہیے کہ کُتے کے دونو گال باچھوں کے قریب اندر کو دباوے تاکہ وہ دانتوں کے اندر آجاویں اس ترکیب سے مُنہ کُھلجاتا ہے۔ اب آہستہ آہستہ دوا مُنہ میں ڈالدیں۔ اگر ایسا نہ ہوسکے تو اُسکی داہنی باچھ کو باہر کیطرف کھینچکر اُس میں دوا ڈالیں۔ اگر کُتا کٹکھنا ہو تو پہلے اُس کے مُنہ پر فیتہ لپیٹ کر اوپر سر کے پیچھے باندھ دیں اور پھر گوشۂ لب کو باہر کھینچکر اُس میں دوا ڈالیں۔

چہارم۔ لعوق یعنی چٹنی (الیکچوری) کی صورت میں۔ ہر ایک قسم کے جانوروں کو چٹنی چٹائی جاتی ہے۔ مگر زیادہ گھوڑوں کو۔ اور مُنہ اور گلے کی بیماریوں میں گائے بیلوں کو بھی۔

۲۔ ناک کی راہ دوا دینا۔

اکثر امراض تنفس میں ناک کی راہ مختلف ادویات یا گرم پانی وغیرہ کی بھانپ دیتے ہیں

دُھواں سنگھاتے ہیں اور جانور کو بیہوش کرنے کے لئے کلورافارم اور ایتھر سنگھاتے ہیں۔ بچوں کے نشش میں جب ہوس کے مرض میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو انکے مارنے کیلئے سلفیورک ایسڈ یعنی گندھک کا بخار اور کلورین ہوا سنگھاتے ہیں۔ مقامی امراض مثلاً نیزل گلیٹ وغیرہ میں اور جونک نکالنے کے لئے بھی کئی قسم کے سفوف بذریعہ آلہ نیسل انسفلیٹر اور رقیق عرقیات بذریعہ آلہ نیزل ارگیٹر کے نتھنوں میں داخل کرتے ہیں۔

۳۔ مقعد کی راہ حقنہ کے ذریعہ دوا دینا

جب جانور بہت کمزور ہو یا نگل نہ سکے تو بعض اوقات محرک ادویات اور پتلی آش کا حقنہ (اینیما) کیا جاتا ہے۔ اور جب بہت قبض اور قولنج کا مرض ہو یا اندرونی آلات شکم میں کہیں سوزش اور درد ہو تو ہمیشہ گرم پانی۔ صابون۔ تیل وغیرہ کا حقنہ کیا جاتا ہے۔ اور درد موقوف کرنیوالی ادویات مثلاً افیون وغیرہ کو حل کرکے اندر پہنچایا جاتا ہے علاوہ حقنہ کے مخدر ادویات مثلاً بلاڈونا وغیرہ کا شافہ (سپازیٹوری) بنا کر بھی مستقیم آنت میں رکھدیا جاتا ہے تاکہ درد میں افاقہ ہو۔

۴۔ نرخرہ کی راہ دوا پہنچانا

کبھی شش وغیرہ کی بیماری میں نرخرہ کے اندر بذریعہ آلہ ہیوڈرمک سرنج یا چھوٹے ٹروکا کے ذریعہ دوا پہنچائی جاتی ہے۔ تاکہ براہ راست موقع مرض پر پہنچکر جلد اپنا اثر پیدا کرے اس کو اصطلاح میں انٹراٹریکیل انجکشن کہتے ہیں۔

۵۔ ورید اور شریان میں دوا پہنچانا

جب دوا کا فوراً اثر پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو باریک سرنج کے ذریعہ رگوں میں پچکاری کرتے ہیں اسکو انٹراوینس اور انٹرا آرٹیریل انجکشن کہتے ہیں علاوہ ادویات کے بعض اوقات جبکہ مریض کمی خون کے سبب ناتواں ہو جاوے ایک خاص آلہ کے ذریعہ خون بھی رگ میں داخل کیا جاتا ہے۔ اس کو اصطلاح میں ٹرینس فیوزنگ کہتے ہیں۔

(باقی آیندہ)

مرسلہ ایس غلام حسن خان ہوس سرجن ویٹرنری کالج لاہور

امسال ۱۹۱۰ء تعطیلات تابستان (سمرو کیشن) میں نیاز مند بتاریخ یکم جولائی اپنے وطن مالوفہ یعنی گجرات میں جانے کا اتفاق ہوا - اور مورخہ ۲ جولائی کو اسپ مادی برنگ کمیت ملکیت راجہ سلطان خان ساکن بھوئی ضلع گوجرات کسی عارضہ میں مبتلا ہوکر میرے ملاحظہ کیواسطے آئی - مالک سے دریافت کیا گیا کہ اس کو کیا شکایت ہے - اُس نے جواب دیا کہ مریضہ جب اپنی غذا یعنی گھانس یا دانہ کھاتی ہے تو مُنہ میں چبا کر اُگل دیتی ہے اور دن بدن دُبلی ہوتی جاتی ہے - اولاً راقم نے مریضہ کا مُنہ کھولکر مولرز اور دانتوں وغیرہ کا امتحان کیا - بخوبی امتحان کرنے سے معلوم ہوا کہ تیسرا مولر مریض ہے اب امتحان تو کر لیا مگر دیہات میں اوپریشن کرنے کا کوئی اوزار وغیرہ نہیں ملتا تھا اسواسطے بندہ مجبور تھا - مگر تاہم مولر کا نکالنا ضروری تھا - بعد غور و خوض کے ایک تدبیر مولر کو نکالنے کی سوجھی وہ یہ کہ ایک مضبوط رسّا لیکر مریضہ کو ایک خاص طریقہ سے گرا دیا اور معمولی ایسے چاقو یعنی قلم تراش لیکر تیسری مولر کے عین بالمقابل جلد کے باہر شگاف دیا - پھر ایک لوہار کی سنّی منگوا کر شگاف مذکور میں داخل کر دیگئی - اور ڈاڑھ کو بذریعہ سنّی پکڑ کر بکوشش عظیم نکالدیا گیا - بعد ازاں ایلم لوشن یعنی عرق پھٹکری تیار کر کے زخم مذکور کو صاف کر دیا - اور مالک کو فہمایش کی گئی - کہ مریضہ کو بجائے گھانس اور دانہ کے نرم اور لطیف غذا مثلاً ستو یا گروئل یا آرد گندم کی پکا کر دینی چاہیئے - دوسرے دن پھر ویسے ہی زخم کو صاف کیا گیا - اور کیمفر آئل (جو کہ ایک حصّہ کیمفر اور چھ حصّہ تل تیل لیکر اُسی وقت تیار کیا گیا تھا) کی ایک بتّی تر کر کے زخم کے اندر لگائی گئی - اس طرح پر روزمرہ زخم کو صاف کر کے کمفر آئل کی بتّی کا استعمال جاری رکھا - ۵ جولائی کو زخم اندمال پکڑنے لگا اور بالکل ہموار ہونے لگا - اسکے بعد

کیمفرائل سے ڈریس کرنا موقوف کر دیا اور صرف عرق پھٹکری سے ہی صاف کرنا شروع کیا۔ ۲۵ جولائی کو زخم بالکل اچھا ہو گیا۔ گھانس اور دانہ دینے کی اجازت دیگئی۔ ۳۰ جولائی کو مریضہ بالکل صحت یاب ہو گئی اور مالک کام اچھی طرح سے لینے لگا۔ راقم کے اس واقعہ کے مشتہر کرنیکا مدعا یہ ہی کہ دیگر برادران ہم پیشہ پر مخفی نہ رہے کہ ایسے وقت جبکہ کوئی اوزار وغیرہ اوپریشن کے لئے موجود نہ ہو تو حکمت عملی سے وہ مرحلہ متصوطی کرنا چاہیئے۔

راقم راجہ غلام حسن خان ہوس سرجن پنجاب ویٹیری نیری کالج لاہور

کیس نمبر ۲ مرض ذیابیطس میں اوپیم کا استعمال

اسی سنہ ۱۹۰۱ء ماہ جولائی کی تعطیلات میں راقم نے اپنے گاؤں میں مسمی کرم دین حجام سکنہ موضع ملوٹ ریاست جموں کی ایک گھوڑی کمیت کا علاج کیا۔ مالک مذکور کا بیان تھا کہ یہ گھوڑی دن بھر پانی بہت پیتی ہے اور پیشاب بہت خارج ہوتا ہے۔ اور غذا وغیرہ اچھی طرح کھاتی پیتی ہے۔ مگر دن بدن دُبلی ہوتی جاتی ہے۔ علامات مذکورہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مریضہ مرض ذیابیطس میں مبتلا ہو رہی ہے۔ ناظرین کو یہ تو معلوم ہے ہی کہ انگریزی ادویات جو آجکل اغلباً ہماری پریکٹس میں مستعمل ہیں دیہات میں کہاں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ خیر علاج سے تو گریز نہیں تھا۔ توکل بخدا مالک سے فہمایش کی گئی کہ صرف خشک گھانس اور تھوڑی مقدار میں چو کر دیا کرو۔ اور نسخہ ذیل تجویز کر کے صبح وشام دینا شروع کیا۔ اوپیم نصف ڈرام۔ السی کا آٹا چار ڈرام۔ راب حسب ضرورت۔ ایکہفتہ کے معالجہ کے بعد معلوم ہوا کہ مریضہ کو قدرے آرام ہے۔ نسخہ مذکورہ بالا متواتر جاری رکھا الغرض دس دن کے بعد پیشاب حالت اصلی پر ہو گیا۔ اور غذا نے بھی اپنا اثر دکھانا شروع کیا یعنی گھوڑے کا جسم روز بروز فربہ ہونے لگا۔ نسخہ مذکورہ تبدیل کر کے سلفیٹ آف ائرن ایک ڈرام کامن پانی میں دینا شروع کیا۔ اور ساتھ ہی دانہ وغیرہ

کی ممانعت بند کر دی۔ پھر تو مریضہ دن دونی اور رات چوگنی ہونے لگی۔ ۲۰ اگست کو گھوڑی بالکل تندرست ہو گئی۔ اور پہلی شکایات بالکل رفع ہو گئیں۔ جہانکہ انگریزی ادویات میسر نہ ہو سکیں وہاں مرض ذیابیطس میں اوپیم کا استعمال میری رای میں از حد مفید ہوگا۔

کیس نمبر ۳

انہیں ایام تعطیلات جولائی سنہ ۱۹۱۰ء راقم کو مسمے الہ داد خان نمبردار ساکنہ نورنگ تحصیل کہاریاں ضلع گوجرات نے اپنا گھوڑا لا کر دکھایا۔ اور بیان کیا کہ چند دن ہوئے اس گھوڑے کو اختہ کرایا گیا تھا مگر بعد ازاں معلوم ہوا ہے کہ زخم سے پیپ تھوڑی مقدار میں نکلنی شروع ہو گئی ہی۔ خدا معلوم کیا باعث ہے۔ کمترین نے اسکو قابو کر کے پروب کے ذریعہ زخم کا امتحان کیا معلوم ہوا کہ اسکروٹم میں سائنس ہے۔ کیونکہ پروب دو انچ اندر چلا گیا تھا اسواسطے چاقو لیکر اسکروٹم میں شگاف دیکر سائنس کو کھول دیا۔ اور زخم کو بورکس لوشن سے صاف کر کے کمفر آئل بنا کر بتی داخل کر دی۔ اور مالک کو کہا کہ دونو وقت گھوڑے کو رول کر لیا کرو۔ دو دن تو مالک نے گھوڑا میرے پاس رکھا۔ اور دونو وقت صبح و شام بورکس لوشن سے دھو کر کمفر آئل سے ڈریس کرتے رہے پھر مالک گھوڑا اپنے مکان پر لیگیا۔ اور میں نے اس کو صرف کمفر آئل بنا کر دیدیا۔ کہ صبح و شام لگایا کرو۔ دس دن کے بعد مالک نے گھوڑا دکھایا۔ زخم بالکل بند اور خشک اور گھوڑا تندرست تھا۔ پس مالک کو سواری کی اجازت دیدی فقط

کیس نمبر ۴

مسمے دیوان جلی خاں ساکنہ موضع ٹینجری ریاست جموں کی ایک اسپ مادی برنگ سمند (ڈن) میرے پاس موضع بریہ میں ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کو آئی۔ مالک مذکور کے بیان سے ظاہر ہوا کہ گھوڑی کی ذہنی آنکھ کے بالائی پپوٹے میں ایک بڑی رسولی ہی۔ وہ آنکھ کو بالکل کھول نہیں سکتی۔ ملاحظہ کرنے سے بھی ثابت ہوا کہ واقعی واٹ (مسا) کے آغاز سے رفتہ رفتہ ٹیومر بنگیا ہے۔ بنا بر مندرجہ بالا رات پھر گھوڑی کو افاقہ دیکر صبح کے وقت رسّے سے گرا کر

آنکھ کو پہلے بورکس لوشن سے صاف کیا۔ بعدازاں چاقو سے جلد شگاف دیکر ٹیومر علیحدہ کرکے نکال لیا۔ ٹیومر کا وزن ایک اونس سے کم نہ ہوگا۔ بعدازیں اسی عرق سہاگہ سے صاف کرکے اور روئی اسی لوشن میں تر کرکے آنکھ پر رکھی اور پیڈ رکھکر بنڈیج باندھ دیا۔
دوسری صبح کو بنڈیج کھولکر زخم کو صاف کرکے ایلم لوشن سے ڈریس کیا۔ پھر مالک کو بورکس لوشن اور ایلم لوشن بناکر دیدیے کہ عرق اول سے آنکھ کو صفا کرکے عرق دوم روئی کے ذریعہ آنکھ پر لگاکر پٹی لگا دیا کرو۔ پھر مالک اپنے مکان پر گھوڑی کو لیجاکر حسب فہمایش علاج کرتا رہا۔ ۱۲ اگست کو میرے پاس لایا۔ تو زخم بالکل مندمل ہوکر اچھا ہوگیا تھا۔ اور گھوڑی اپنی آنکھ کو برابر تندرستوں کی طرح کھولتی اور بند کرتی تھی۔ الغرض مالک کو اجازت سواری کی دیگئی اور کہا کہ گھوڑی بالکل تندرست ہے۔

راقم قدیمی خیرخواہ ماجہ غلام حسن خان سنیر ہوس سرجن ویٹیرنیری کالج لاہور

ویٹیری نیری اسسٹنٹ صاحبان و نامہ نگاران رسالہ ہذا

اوّل۔ نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں اُمید اس معروضہ پر ذرا غور کرینگے اوّل قدرے اپنا حال عرض کرکے آخیر میں اصلی مطلب ظاہر کرونگا۔ انڈین ویٹیری نیری جرنل ماہ اپریل ۱۹۱۰ء میں مہربان پنڈت جیٹھو مل صاحب نے تحریر کیا تھا کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گجرانوالہ کی مہربانی اور نظر عنایت سے وہاں پر ویٹیری نیری ڈسپنسری قایم ہوگئی اور اس سے پہلے اضلاع انبالہ۔ لدھیانہ۔ ہوشیارپور۔ امرتسر۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ میں قایم ہو رہی ہیں۔ جنکا کام بہت اچھا اور خاطرخواہ چل رہا ہے۔ اور دن بدن ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اور احکام بالادست بھی انکا ملاحظہ کرکے خوش اور تعریف تحریر کر رہے ہیں۔ مجھے ضلع رہتک ایک بہت چھوٹا سا ضلع ہے۔ یہانتک کہ ایک ریلوے اسٹیشن

ہونے سے بھی سوائے چند یکوں کے اور کوئی گاڑی سواری نکے لیئے نہیں ہے ۔ صرف چند معمولی ٹم ٹم حکام ضلع وغیرہ کی ہیں ۔ البتہ مویشی گائے بیل قدرے نہیں ۔ یہاں پر بھی اور جگہونکی مانند ایک معمولی کوٹھری احاطہ تحصیل میں شلوتری کیلئے مقرر تھی جسمیں قدرے دوائی اور خود رہ سکے ۔ کچھ عرصہ بعد دوائی اور خود رہنے کا انتظام نامناسب اور بے قاعدہ ظاہر کرکے دوائی خانہ کے لئے دوسری کوٹھری تجویز کی گئی ۔ نا یکے سال زیادہ ضرورت ظاہر کرکے پوری طور پر ویٹیری نیری ڈسپنسری ایک مختصر بنائی گئی اور چار اصطبل مریضان انڈور کے لیئے طیار ہوگئے اور مددگار کے لئے درخواست درپیش ہے امید اسکا بھی بجٹ منظور ہو کر جلد ملجائیگا اور خاکروب سقہ کو بھی قدرے اجرت دیکر کام کرنے کے لئے اجازت ہوگئی ۔ اگر پرماتما کو منظور ہوا اور حکام کی مہربانی ہوئی تو کچھ عرصے کے بعد خاصی ڈسپنسری ہوجاویگی ۔ اب میں دیگر ہمعصر بھائی صاحبان سے عرض کرتا ہوں کہ جہاں جہاں وہ کام کرتے ہیں ضرور انکے لئے دوائی اور رہنے وغیرہ کا سامان مہیا ہو رہا ہوگا بلکہ بعض جگہ ایسے ہیں جہاں پر ڈسپنسری کا ہونا ضروری اور کچھ مشکل بات نہیں تھوڑی سی ہمت اور کوشش سے مکمل دوائی خانہ بن سکتا ہے ۔ مثلاً دہلی ۔ گوڑگاوان کرنال ۔ حصار ۔ جالندہر ۔ گورداسپور ۔ پٹھان کوٹ وغیرہ جنوبی پنجاب میں یہ ایسی جگہ ہیں جہاں پر خاطر خواہ ہر قسم کا سامان موجود ہے ۔ امید ہے اسی طرح سے خواہ حکام ضلع یا سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر سے عرض معروض کرکے ویٹیری نیری ڈسپنسری قایم کرکے آپ صاحبان ویٹیری نیری جرنل کے ذریعہ اطلاع دینگے ۔ امین ۔ امین ۔ امین ۔

دویم ۔ ضروری اصلی غور طلب عرض نامہ نگاران رسالہ ہذا اور ان صاحبان ہم پیشہ جو ہمارے میں سے لایق اور ہوشیار ہیں اور کچھ کر سکتے ہیں ۔ انکے آگے التجا ہے کہ آپ صاحبان کو کچھ محکمہ کا حال معلوم ہے یا نہیں اوّل تو امید ہے معلوم ہوگا پھر نامعلوم کیوں خواب غفلت میں پڑے ہیں یا آپ صاحبان کو دیکھنا لگ رہا ہے کہ جب محکمہ کل ہند کا ایک ہو جاویگا

تو پنجاب کے لئے بھی وہ ہی قواعد درجہ تنخواہ وغیرہ کے ہوویں گے - آپکا ایک وہ بھی خیال ہے کہ ایک حاکم کی طرف سے دو قانون نہیں ہونے چاہیئے - مگر صاحبان ہر ایک صوبہ کو اپنا اپنا اختیار ہے وہ چاہے سو کرے - افواہاً سنا ہے کہ ہمارے سابقہ انسپکٹر جنرل صاحب بہادر جناب قویئر پیل صاحب نے جو بہت کفایت شعار تھے اُنہوں نے پنجاب کے ویٹیری نیری اسسٹنٹوں کے لئے جناب سپرنٹنڈنٹ صاحبان سے مبلغ عنٰہ اول درجہ کی تجویز کرائی ہے - خدا اِن بیکس غریب فرقہ پر رحم کرکے یہ تجویز نامنظور کراوے - گو گورنمنٹ پنجاب میں بھی یہ معاملہ پیش ہو گیا ہوگا - جو بھی کفایت شعار ہے مگر اُنکو انصاف کرکے خدا کا خیال کرکے آگے منظوری کے لئے تجویز کرنی چاہیئے اور اُمید ہے ضرور اِس قابل رحم بے زبانوں کے معالج فرقہ پر نظر عنایت کی ہوگی اور گورنمنٹ انڈیا جہاں منظوری ہوگی اور وہ انصاف پسند ہیں - اُمید ہے ضرور فرمائیگی - پرماتما کرے ضرور اُنکے دل میں انصاف کے ذریعہ رحم پیدا ہو کر پھر جدید انسپکٹر جنرل صاحب بہادر مارگن صاحب جیسے کہ بہت رحم دل اور انصاف پسند سنا ہے - رائے کے لئے معاملہ واپس کیا ہو کیونکہ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء کو تو قطعی اُمید تھی کہ محکمہ کا نتیجہ نکل آویگا - مگر ابتک نہیں نکلا اسلئے ضرور دال میں کالا معلوم ہوتا ہے - اسلئے آپ صاحبان میں سے کسی ایک صاحب کو اپنے کل ہم پیشہ صاحبان کی طرف سے معرفت جناب پرنسپل صاحب بہادر - انسپکٹر جنرل صاحب بہادر کے ذریعہ گورنمنٹ میں اپنی التجا پہونچانی چاہیئے - کیونکہ گورنمنٹ کو بخوبی معلوم ہے کہ پنجاب لاہور ویٹیری نیری کالج کے ویٹیری نیری اسسٹنٹان نے سرکار کو کسقدر جنگ میں امداد دی اور اب دے رہے ہیں - اور اپنے تجربہ کار ہر ایک ضلع میں بخوبی معالجہ اپریشن گشت اور دیگر کارروائی کیا اچھی طرح سے کر رہے ہیں کہیں کسی قسم کی شکایت نہیں سنی - جگہ بجگہ ویٹیری نیری ڈسپنسری قائم کرا کر اُن میں خاطر خواہ کام اور ترقی کر رہے ہیں - دیگر جگہ اور کالجوں میں آفسری کر رہے ہیں - جنکی خود جناب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نے اپنے سالیانہ جلسہ ویٹیری نیری کالج لاہور

میں زبان مبارک سے تعریف کری تھی۔ تو ایسے شخصوں کے لئے کچھ زیادہ حق ہونا چاہیئے نہ کہ
کمی اب احکام جاری ہونے اور محکمہ کے قواعد نکلنے میں ذرا ہی کسر باقی ہے صرف دم پھنس
رہی ہے۔ اُمید ہے ضرور جلد کوئی صاحب ہم میں سے اس طرف توجہ کر کے کوشش کریگا۔
اور کُل ویٹیرنری اسسٹنٹان کی طرف سے درخواست پرنسپل صاحب بہادر کے گذاریگا۔ ورنہ
پھر جب ہاتھ سے چڑیا نکل جاویگی تو پھر کیا حاصل۔ پیچھے واویلا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا
امید پر با تمام ضرور کسی کے دل میں رحم کر کے اس طرف توجہ کرائیو۔

اوّل تو اُمید ہی ہمارے مہربان ہمدرد خیر خواہ سید سردار شاہ صاحب گیلانی ضرور اس بارہ
میں کوشش کرینگے۔ جو کچھ ہونا ہے ہم لوگوں کی تقدیر مگر اپنی طرف سے تو ضرور آپ درخواست
جملہ ویٹیرنری اسسٹنٹان کیطرف سے دیدینگے اور اس بات کے لئے کوئی ویٹیرنری
اسسٹنٹ نارضامندی ظاہر نہیں کریگا۔ آپ سے ہم لوگوں کو بہت کچھ اُمید ہے۔ اگر تجویز بالا
درست ہے تو ضرور بضرور ایک درخواست دیدینگے ورنہ درخواست کا مضمون بنا کر اور کسی صاحب
کے پاس بھیج دینگے یا بتلا دینگے جو درخواست تحریر کر کے پرنسپل صاحب بہادر کی خدمت
اقدس میں حاضر ہو جاوے۔ اور مجھ جیسے کو حکم ہو سب طرح سے حاضر ہوں۔ اب آپ
صاحبان کی مرضی۔ کیونکہ مضامین وغیرہ جو تحریر ہوتے ہیں اُن سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

آپ صاحبان کا نیاز مند ہیرا لعل
ویٹیرنری اسسٹنٹ رہتک

بحضور جناب ایڈیٹر صاحب

جناب عالی۔ اگر راے عالی میں مناسب ہووے تو درج رسالہ انڈین ویٹیرنیری جرنل فرماویں فقط

محمد شریف ویٹیرنیری اسسٹنٹ سیول ویٹیرنیری ہسپتال شمالی پنجاب ضلع شاہپور

استفسار

کیس نمبر ۱۶ مرسلہ جناب صادق علی خان صاحب ویٹیرنیری اسسٹنٹ ریاست دوجانہ ضلع رہتک مندرجہ رسالہ انڈین ویٹیرنیری جرنل ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء صفحہ ۳۴۱ میں جو نسخہ آپنے مسہل کا تجویز فرمایا ہے۔ میری نظر سے گذرا اسمیں نوشادر و سونٹھ کا وزن ایک ایک سیر ہے جو ذرا زیادہ معلوم ہوتا ہے اور کچریاں سے کون دوائی مقصود ہے اور انکا فایدہ کیا ہوتا ہے۔ براے مہربانی ویٹیرنیری اسسٹنٹ صاحب موصوف اطلاع بخشیں کہ کیا یہ وزن بیل کی ایک خوراک کیواسطے ٹھیک ہے۔ سیر مستعملہ ۱۶ چھٹانک یا ۳۲ اونس کا ہی یا کوئی اور سیر ہے جہانتک نیازمند کا خیال ہے یہ وزن بہت زیادہ ہے کیونکہ جنجبر کی خوراک ۲ اونس ہے اور نوشادر کا قریب ۱ اونس کے ہے پس وزن استعمال شدہ چندرچند زیادہ معلوم ہوتا ہے اور اسقدر وزن کا دینا غیر ضروری ہے کیونکہ نوشادر مسہل کی امداد کے واسطے چندان ضروری نہیں البتہ جگر کے امراض کیواسطے خالی از فایدہ نہیں جنجبر بھی ایک ممد و دافع پیچش ہے۔ لہذا بحضور جناب ایڈیٹر صاحب نہایت ادب سے التماس ہے کہ اس کیس کیطرف نظر ثانی فرماکر ان ہر دو ادویہ کی خوراک کی بابت اپنی راے عالی سے مستفید فرماویں۔

محمد شریف ویٹیرنیری اسسٹنٹ
ضلع شاہپور

ایڈیٹر۔ ہماری رای میں نامہ نگار نے ادویات کے اوزان لکھنے میں غلطی کی ہی۔ اگر ایسا ہی ہی تو امید ہی کہ نامہ نگار صادق علیخان اسکو تسلیم کرینگے اور دوسرے ایشو میں خود اسکی تصحیح کرینگے

تعریف انڈین ویٹیری نیری جرنل اور

شکریہ عالی جناب ایڈیٹر صاحب بہادر رسالہ ہذا

اور کچھ عرض حال بھی مودبانہ گذارش ہے مصرع

—— کہتی ہے ہمکو خلق خدا غائبانہ کیا ——

اِدھر ہز ایکسیلنسی حضور ویسرا بہادر گورنر جنرل ہند کے سکرٹری صاحب بہادر کی چٹھی اسمی عالیجناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر ہند سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ واسطے ترقی حُسن خدمات ویٹیری نیری اسسٹنٹان محکمہ ملٹری ٹرانسپورٹ درجہ بندی اور عزت افزائی ہوئی گویا گورنمنٹ آف انڈیا نے کمال مہربانی اور دریا دلی فرماکر اس غریب اور بیکس گروہ کی قدردانی فرمائی جس سے دل ماشاد چشم ما روشن - کیونکہ اپنے ہمعصر بھائیونکی بھلائی ہوئی نیز ابھی جلسہ تقسیم انعام و سندات لاہور ویٹیری نیری کالج پر ہمارے صوبہ کے حاکم اعلےٰ ہز آنر جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے اپنی دریا دلی سے ہمارے آقا نامدار عالیجناب ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر کی حُسن کارگذاری کی ازحد تعریف فرمائی اور کامیاب شدہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان کو قیمتی نصیحت فرماکر ارشاد فرمایا کہ ”تمہارا پیشہ ایک معتبر اور ممتاز ہے کیونکہ قادر مطلق کی مخلوق حیوانات کی جان کی حفاظت کرنیوالے بھی انسانی ڈاکٹران سے درجہ دویم پر ہے“ - بیشک حضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کا ارشاد نہایت قیمتی ہے کیونکہ انسان کُل دُنیا کی پیدا کی ہوئی چیزوں کا سردار اور افضل ہے - مگر حیوان بھی اُس قادر مطلق نے انسانی آسایش کیواسطے بنائے ہیں - اور حیوانی ڈاکٹر عزت کے خیال سے بیشک درجہ دویم میں ہے مگر علاج حیوانی میں جو جو تکلیف ڈاکٹر کو اُٹھانی پڑتی ہے وہ ہم ہی لوگ جانتے ہیں - سب سے پہلے حیوانوں کے پاس جانا جو بالکل اپنا نفع نقصان نہیں جانتے اپنے آپکو انکی ہر قسم کی

حرکت سے پہنچنا۔ دوئم حیوان کھڑا ہے اور ہم اپنی ہر ایک طاقت کو اسکی تشخیص پر لگائے ہوے ہیں۔ علامات سے تشخیص کر کے ہمنے نتیجہ اپنی طبیعت کو دیا ہے کہ فلاں مرض ہی اور یہ علاج اسکے واسطے ٹھیک ہوگا پھر بھی کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے کیونکہ یہ زبان زمانے سے تو کچھ کہتا نہیں البتہ مالک کی مہربانی ہی کہ کچھ حالات بتلاوے ورنہ خیر اس سے کچھ بحث نہیں۔ خوشی اس بات کی ہی کہ ہز آنر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر جو ہمارے صوبہ کے بادشاہ وقت ہیں انکے خیال مبارک میں اس ڈپارٹمنٹ کی محبت تو ہی۔ اُدھر آفریں ہے ممالک مغربی و شمالی کے صوبہ کی گورنمنٹ کے۔ باوجودیکہ ویٹیری نیری کالج قایم تو ہوا پنجاب یعنی لاہور میں مگر شروع محکمہ سبار وٹیٹ پہلے وہاں قایم ہو کر گریڈ وغیرہ بھی مقرر ہو گئے اور اسی گریڈ سے تنخواہ بھی شروع ہو گئی اور انسپکٹر صاحبان بھی مقرر ہو گئے چنانچہ اسی کالج کے طفیل سے وہاں دو آدمی منتخب ہوئے اُمید ہے کہ بہت جلد زیادہ ہونگے۔ پنجاب میں ہنوز روز اول ہے دیکھئے پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے ممالک مغربی و شمالی کیا۔ ٹرنسپورٹ کیا۔ جسقدر ترقی اور عزت ویٹیری نیری اسسٹنٹان کو حاصل ہوئی یہ سب ہمارے آقا نامدار عالی جناب ایچ۔ ٹی پیز صاحب بہادر کی سعی اور کوشش اور مہربانی کا نتیجہ ہے ورنہ کالج تو سنہ ۱۸۸۲ء سے قایم ہوا آجتک کسی صاحب نے اس قسم کی کوشش نہ کی جیسا کہ حضور نے کمسریٹ افسران کی خدمت میں سفارش فرما کر بجائے ڈیم فول سلوتری کے ڈاکٹر کے درجہ تک پہونچا دیا یہ کام سوائے حضور کے کوئی صاحب نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سب خوش حالی حضور والا کا طفیل ہے۔ اس کل کارروائی کو یکجا جمع کر کے جب دل خوش ہوتا ہے تو بیساختہ زبان حال سے نکلتا ہی۔

شعر
تم سلامت رہو ہزار برس ✦ ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اب بڑی آداب سے التماس ہے کہ حضور والا نے ملٹری افسران کی خدمت میں ویٹیری نیری اسسٹنٹان کی عرض پر سفارش فرمائی ہی اور خداوند کریم کے فضل سے اور حضور کی نوازش

نوٹ۔ یہ اشارہ پرنسپل صاحب بہادر پر جنکو ہر وقت اپنے شاگردوں پر سوائے مہربانی کے اور کوئی فکر نہیں۔

بیچارے سلوتری جنگو ٹرانسپورٹ کے جمعدار اور درابی بھی حقیر سمجھتے تھے بلندی پر چڑھ گئے خداوند کریم حضور کو اس نیکی کا اجر مرنے اسلامی خیال کے مطابق دنیا میں بھی عزت و اقبال میں ترقی دیگا اور آخرت میں بھی جو سب سے زیادہ آرام کی جگہ ہے جسکو ہم لوگ جنت کہتے ہیں خداوند کریم ایسا کرے آمین ثم آمین۔ ایسے ہی ایک عرضی اگر حضور ارشاد فرماویں تو پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈ ویٹیری نیری اسسٹنٹ اپنے حال زار کی حضور کی خدمت بابرکت میں ارسال کردے تو اسپر یہ حضور والا صرف اتنا ہی مبارک فرماویں کہ اس عرضی پر ضرور مہربانی کی نظر سے غور ہونی چاہیئے۔ بس اتنے میں ہم سب کا بیڑا پار اور حضور کی یادگار جب تک گویا دنیا قایم تب تک یہ احسان تازہ۔ عرضی بہت مختصر ہونا چاہیئے جس میں تین امور ہوں

امر اول گریڈ تنخواہ ممالک مغربی کے برابر سفر خرچ بھی انکے برابر۔

امر دویم نوکری پنشن ایبل ہو۔

امر سویم جیسا کہ ہر ایک صیغہ کے ملازمان بعد لینے پنشن کے زمین وغیرہ گورنمنٹ سے عطا حاصل کرتی ہیں ویسا اس صیغہ کا بھی تسلیم کیا جاوے۔ بس زیادہ کچھ نہیں زیادہ زور پنشنل سروس ہونیکا دیا جاوے باقی محکمہ جات کی خوش حالی دیکھکر ہمکو کوئی حسد نہیں مگر اپنی حالت کا درست کرنا بھی ہمیں اپنا فرض ہے۔ آج ہر ایک سوسائٹی میں سلف ہلپ کا مسئلہ پیش ہے کہ خدا انکی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرے تو آخر ہم بھی پر فضل من ہے ہمکو بھی اپنی عرض معروض حضور کی خدمت میں ہی کرنی ہے۔ شعر

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

یہ کام حضور کے انجام پہونچانیکا ہی۔ حضور کے توسل سے ہم لوگ سب کچھ کر سکتے ہیں ورنہ حضور کے بغیر ہم ایک قدم بھی آگے نہیں اٹھائینگے جو کچھ منشاء مبارک ہو۔ برائے خداوندی ایڈیٹوریل نوٹس میں ظاہر فرمائی جاوے تاکہ تسلی ہو اگر حضور کی منشاء ہو محکمہ کی مثل برآمد پر تو پنشنل سروسز کا ہونا تو محال ہوجاویگا۔ البتہ گریڈ میں کچھ تبدیلی آج سے ۲۰ برس تک شاید

ہو جاوے کیونکہ ہسپتال اسسٹنٹوں کا فعل قریب ۲۰ یا ۱۵ سال کے بعد ترقی گریڈ کی ہوئی غرض بڑے آداب سے التماس ہی کہ حضور والا اپنی زمانے جو کچھ ہو ظاہر ضرور فرمائیے والسلام

حضور کا نیاز مند۔ خادم شیخ رحم الہی ویٹیری نیری اسسٹنٹ
انچارج صدر شفاخانہ ہوشیار پور

قسمت کی خوبی دیکھیئے کیا ٹوٹا ہے کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

اس خاکسار کی بابت چٹھی جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سی۔ وی۔ ڈی پنجاب سے اسامی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدیں مضمون آئی بحکم جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر رحم الہی ویٹیری نیری اسسٹنٹ ۳۱ اگست سنہ ۱۹۱۰ء کو بمقام مکٹیسر ضلع نینی تال واسطے سیکھنے تعلیم ٹیکہ مویشیان بحضور جناب ڈاکٹر لیگارڈ صاحب بہادر حاضر ہو جاوے چنانچہ کمترین نہایت خوش ہوا کہ اچھا ہے علمی ترقی ہوگی اور مجھکو شوق بھی مطالعہ کا از حد ہی مگر قسمت کی بات جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم تحریری دیا کہ جب تک کوئی آدمی رحم الہی کی جگہ لاہور کالج یا دفتر سی۔ وی۔ ڈی۔ امرتسر سے نہ آجاوے تب تک رحم الہی نہ جاوے۔ چنانچہ چٹھیات لکھنے کی کالج سے تو نیز سے جواب آیا کہ کوئی آدمی فارغ نہیں اس سے خوشی ہوئی کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ بہت ہمعصر بھائی احاطہ کالج میں بیکار پھرا کرتے تھے آج آقاء نامدار جناب مسٹر پییز صاحب بہادر پرنسپل کا مبارک عہد ہی۔ آنکی نیک نیتی کا باعث ہے کہ کوئی آدمی فارغ نہیں۔ ادھر صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سی۔ وی۔ ڈی کے دفتر سے تار آیا کہ جاوید علی ویٹیری نیری اسسٹنٹ آمیگر جلد رحم الہی کو سبکدوش کریگا۔ مینے سب تیاری اسباب وغیرہ ضروری ہمراہ لیجانیکا کر لیا اور شیخ فقیر علی اور شیخ امیر احمد صاحبان سے بذریعہ

خط و کتابت مکٹیسر کے حالات بھی دریافت کرے کہ وہان کس کس چیز کی ضرورت ہوگی جب بس میں پورا کامیاب تھا کہ ۲۵ اگست سنہ ۱۹۱۰ء ایک چٹھی جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کے دفتر سے آئی کہ جاوید علی آنا منظور نہیں کرتا اور کالج میں اُمید نہیں کہ آدمی کوئی فارغ ہو کیا انتظام کیا جاوے یہانسے لکھا گیا واقعی کالج میں کوئی آدمی نہیں جیسا انتظام ہو آپ کرین چنانچہ ۲۶ صدر کو ضروری درجہ کا تار آیا کوئی آدمی نہیں ملتا۔ اِسلئے رحم الٰہی کا جانا ملتوی کیا جاتا ہے جس سے مجھکو بہت صدمہ ہوا عشہ ۲۵ یا سنہ ۳۰ روپیہ خرچ کرکے سامان سفر پہاڑی گرم کپڑے اور ضروری ضروری برتن خوشی خوشی خریدے کئے مگر آب دانہ کی بات خدا جانے آمین کیا بہتر ہی ہو اور ہر ایک کام وقت پر موقوف ہے۔ **شعر**

رکھتی ہو اپنا وقت مناسب ہر ایک شے	✤	تعریف تا کجا پس و پیش تا بہ کے	

(خاکسار رحم الٰہی)

بحضور فیضگنجور عالیجناب خداوند نعمت جناب ایڈیٹر صاحب بہادر رسالہ انڈین ویٹیرنیری جرنل ممالک ہند و پنجاب لاہور ویٹیری نیری کالج

جنابعالی - چند دلچسپ کیس آمدان ڈور داووٹ ڈور ہوشیارپور ویٹیری نیری ہاسپٹل جنکا علاج نہایت کامیابی سے ہوا ارسال خدمت کرتا ہوں۔ کچھ مضمون خوبی اور تعریف رسالہ جسکی نسبت عام لوگونکی رائے ہے اور جو میرے خیال ناقص میں آئی چند ضروری گذارش متعلقہ محکمہ ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ جو پنجاب میں بہت جلد قایم ہونیوالا ہے اور کچھ گذارش حال اپنا مکٹیسر جانا اور پھر ملتوی ہونا گویا اس طرح میرے مضمون کے تین حصہ ہو گئے ہیں۔ برائے نوازش اور خداوندی ہر سہ مضمون کو اپنے قیمتی رسالہ میں جگہ عطا فرما کر اس خادم کو اپنی مہربانی اور نوازش سے مشکور ممنون فرمائیے فقط

شیخ محمد رحم الٰہی ویٹیری نیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس
انچارج ویٹیری نری ہاسپٹل ہوشیارپور

کیس اووٹ ڈور پیشنٹ نمبر ۱۱۹۲ سالانہ بی ویلر میر ملکیت عالیجناب مسٹر جی۔ ایم سنی صاحب بہادر ڈویژنل فوجداری سشن جج قسمت ہوشیار پور واقعہ ۲۹ اگست سنہ ۱۹۰۱ء کی شام کو جناب صاحب بہادر اور مسٹر لفٹننٹ نولین صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر ضلع ہوشیار پور ویٹیری نیری شفاخانہ میں گاڑی پر تشریف لائے اور مجھکو فرمایا کہ ہماری گھوڑی بیمار ہے اسکو ملاحظہ کرو اور نیز یہ بھی بتلاؤ کہ اسکو کیا بیماری ہوگئی اور نیز کس باعث سے ہوئی مینے عرض کی بہت اچھا ابھی مفصل حال عرض کرتا ہوں۔ چنانچہ ٹم ٹم سے گھوڑی کھولا کر ملاحظہ کیا تو بدن پر آرسٹے گیریا کی علامات معلوم ہوئی صرف نک یعنی گردن پر اور ٹانگوں پر مینے ہاتھ پھیر کر معلوم کیا کہ مرض ارٹی کریا ہے چنانچہ ہر دو صاحبان کی خدمت میں یہی عرض کر دیا گیا جو سٹارچ یعنی نشاستہ کی قسم کی اشیا زیادہ استعمال کرکے جانور سے کام کم لیا جانیکے سبب ہو جاتا ہے۔ میری اس تشخیص کو صاحب ممدوح نے مان لیا کہ بیشک ہم ۳ ثار پختہ دانہ نخود اور ایک ثار پختہ جو کر دیتے ہین اور کام بالکل کچھ نہیں صرف کبھی کبھی شام کو دو تین میل ٹم ٹم میں ہواخوری کیواسطے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ حسب الارشاد اسکا علاج کیا گیا۔ اور سائیس کو حکم دیا کہ رات کو گھوڑی کو صرف ۲ ثار جو کر گندم پانی میں ڈال دینا اور سبز گھاس تھوڑی مقدار میں دینا اسکو مسہل کی دوائی دیجاویگی۔ پھر صبح ایک اپرینٹ بولس حسب ذیل بنا کر اپنے سامنے دلایا۔ نسخہ بیربیڈوز ایلوز (۳ ڈرام)۔ کلومل (۱۰ گرین)۔ جنجر پوڈر (ایک اونس) ولایتی۔ گلاسیرین اور آرد السی حسب ضرورت ملا کر گھوڑی کو دیا اور سائیس کو حکم دیا کہ پانی جسوقت گھوڑی چاہے پئیے۔ مگر دانہ بالکل نہیں دیا جاویگا۔ گھاس سبز بھی کم مقدار میں شام کو اگر گھوڑی حسب عادت دانہ کے وقت شور کرے تو صرف جو کر یک ثار پختہ گرم پانی میں بھگو کر دینا ورنہ کچھ ضرورت نہیں چنانچہ سائیس نے ۶ بجے شام رپورٹ کی کہ گھوڑی چوکر بالکل نہیں کھاتی اور گھاس عمدہ طرح سے نہیں کھاتی۔ مینے جا کر ملاحظہ کیا تو معلوم ہوا کہ مسہل میں گھوڑی کیواسطے ایلوز کا استعمال ہوتا ہے جس سے

نوشیا یعنی دل متلاتا ہے۔ صبح قریب سات بجے گھوڑی کو لید نرم شروع ہوئی اور شام تک خارج ہو گئی۔ گھاس خوب کھانے لگ گئی اور چوکر بھی دوسری شام کو خوب کھایا ورم جوارٹی کریا کا جا بجا تھا وہ بہت کم ہو گیا اور دوسری صبح کو بدستور سابقہ لید آنی شروع ہوئی یعنی جس نے تندرستی کی حالت میں لید بنکر آنے لگی تب مینے تیسرے یوم خوراک کا حسب ذیل انتظام کر دیا۔ جئی یعنی دانہ جو ۳ ۱۰ ثار پختہ) چوکر (۱۰ ثار پختہ) نمک (ایک اونس) تین دفعہ دن میں گرم پانی میں بھگو کر اور پینے کے پانی میں سلفٹ آف مگنیشیا (ایک اونس) صاحب بہادر یکم ستمبر کو روانہ شملہ ہو گئے۔ گھوڑی بالکل تندرست ہو گئی ہے رجسٹر اوٹ ڈور سے خارج کی گئی۔

کیس نمبر ۲ ہمراہ ان ڈور پیشنٹ مسمی غلام علی سکنہ ہوشیارپور واقعہ ۸ راگست سنہ ۱۹۰۱ء گری بار قیدی قیمتی پونی مرض اسٹرانگلس میں سخت مبتلا ہو کر ریاست منڈی جو ہوشیارپور سے قریب ۸۰ میل جانب پہاڑ ہے لایا مالک نے بیان کیا کہ منڈی سے دو پڑاؤ ادھر کی طرف گھوڑا کو یہہ مرض یعنی جسکو اُسے خناق کہتے ہیں ایک بڑا بلٹر سا گلے کے نیچے شروع ہوا مگر مینے کچھ خیال نہیں کیا تیسرے پڑاؤ پر پہونچکر معلوم ہوا کہ گھوڑا دانہ گھاس کھانے میں کچھ کمی کرتا ہے چنانچہ میرے ساتھ گوار جو خچروں کا علاج کیا تے ہیں۔ اُنہوں نے کالی زیری وغیرہ کی لیپ کر دی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا مگر دانہ گھاس کچھ کچھ کھاتا رہا۔ تیسرے یوم تحصیل اونہ کی پڑاؤ پر جب پہونچے تو دانہ گھاس کھانا بالکل بند ہو گیا۔ آج اونہ سے آئی ہے اور آپ کے پاس لایا ہوں چنانچہ مینے بہت غور سے ملاحظہ کیا تو مرض اسٹرانگلس بڑی زور سے شروع گلے میں سخت انفلامیشن۔ بدن پر ہاتھ لگانے سے فیور جانور اپنے ہوش میں نہ تھا اُسیوقت بذریعہ تھرمامیٹر ٹمپریچر لیا گیا فیور ۱۰۴ ڈگری ۶۰ لگا منہ سے شروع ناک سے زرد رطوبت جاری اُسیوقت ایک فیور ڈرافٹ شفاخانہ کا معمولی بنا کر دیا گیا اور گلے پر پولٹس دو دو گھنٹہ بعد لگانی شروع کی نک پر گرم سٹیم کی بانپ شروع کی چنانچہ شام تک ایپسس کی شکل کچھ

نرم ہوئی۔ مگر تمام رات یہ علاج جاری رکھا صبح ایبسس بہت عمدہ پختہ ہوگیا چنانچہ قریب دائمی نوک دار نشتری سے نشتر کیا گیا بہت سا غلیظ بدبودار پیس اور سیاہ کلاٹ نکلا جس سے جانور کو ہوش آیا بعد ہ شش زخم کو خوب صاف کرکے معمولی کاربالک آئل سے ڈریسنگ لگایا گیا اور ایک سلاین الیکچوری کا بولس جسمیں پوٹاسی کلوراس (۲۰ گرین) ملاکر معہ ٹنکچر اکونایٹ (۱۰ قطرہ) ملاکر دیا پھر قریب ۴ بجے ٹمپرچر لیا تو ۱۰۱ ڈسمل ۴ تھا پینے کے پانی میں سالٹ ایک اونس دیا گیا سینگ بند کردیا کیونکہ انفلامیشن دو یوم کے دن رات کوشش سے بالکل فرو ہوگیا صرف کھانسی باقی تھی۔ جسکے باعث فیور ڈرافٹ بند کرکے سلاین الیکچوری کلوریٹ آف پوٹاس دو دفعہ دن میں دیتے رہے اور صبح سالٹ ایک اونس اور دوسرے وقت پوٹاسی نیٹراس ایک ڈرام پینے کے پانی میں دیتے رہے اور صبح و شام انٹی سیپٹک ڈریسنگ لگاتے رہے آج واقعہ ۱۲ اگست ۱۹۱۶ء کو فیور نارمل ہوگیا صرف کھانسی اور زخم کا علاج جاری ہے۔

۲۰ اگست ۱۹۱۶ء زخم خفیف باقی رہا۔ ۲۵ صدر کو جانور بالکل تندرست ہوگیا شفاخانہ سے ڈسچارج کردیا۔

کیس نمبر ۱۲۰ ان ڈور پیشنٹ گری سی بی ہیر ملکیت سردار وبام سنگھ صاحب انسپکٹر پولیس ہوشیار پور انکا فرزند منشی دلیپ سنگھ ڈپٹی انسپکٹر ضلع حصار سے رخصت پر آیا ہوا تھا واقعہ ۱۷ اگست ۱۹۱۶ء کو سردار صاحب کی سواری کی گھوڑی پر واسطے سیر شہر کوچوں میں سے گیا جب کوتوالی کے قریب پہونچا تو ایک یکہ سامنے سے آتا تھا گھوڑی بھڑک کے گرگئی پھر دو اگلی ٹانگیں زمین پر گریں دونوں نے جانٹ کی جلد بالکل برہنہ ہوگئی یعنی کھال اتر کر گوشت نکل آیا گویا صاف بروکن نہ ہوگئی انکے صاحبزادہ کو بھی خفیف چوٹ لگی۔ مگر گھوڑی کا بہت نقصان ہوا چنانچہ فوراً میرے پاس لائے گھوڑی بہت مشکل سے شفاخانہ تک پہونچی خیر میں نے اسی وقت اری گیشن سے کولڈ بنڈیج شروع کرکے دو کنسٹبل کی ڈیوٹی لگائی گئی صبح سے شام تک جلد کی رنگت بدلی اور میں نے غور سے امتحان کیا کہ اوپن جانٹ کی نوبت تو نہیں ہوئی مگر ملاحظہ سے معلوم ہوا

کہ کوئی برسہ نہیں کھولا جس سے سنوویل کے نکلنے کا اندیشہ ہو چنانچہ ۱۴ یوم برابر یہی علاج جاری
رہا چونکہ اصطبل میں کھڑی تھی خوراک اسکی تبدیل کی گئی صرف ایک ثار پختہ دانہ نخود اور ایک ثار
پختہ چوکر نمک ایک اونس اور پینے کے پانی میں پوٹاسی نیٹراس ایک ڈرام ڈالتے رہے۔ ۱۴ یوم
کے بعد انسپکٹر صاحب دورہ پر تیار تھے انہوں نے تقاضا کیا کہ اب سرکاری کی گھوڑی ہے
مہربانی کر کے ڈسچارج کر دی۔ چنانچہ ۲۷ اگست سنہ ۱۹۱۰ء کو ڈسچارج کی گئی یہ کیس اسلیئے تحریر کیا کہ
وسپر نہ آیڈ دخارم نہ کا مبالک آیل نہ زنک انٹمنٹ کوئی دوائی سوائے ٹھنڈے پانی کی
استعمال نہیں کی گئی پانی سے ایسے کامیابی ہوئی کہ مجھکو نہایت خوشی حاصل ہوئی اور میں بڑے
زور سے اپنے ہمعصر صاحبان کی خدمت میں اس قسم کے مریض کا علاج بذریعہ کولڈ واٹر کرنے کی
سفارش کرتا ہوں کیونکہ اس علاج سے اپریشن ہونیکا بالکل اندیشہ نہیں ہوتا جو جانٹ کی جگہ
ہونے سے طرح طرح کی برسات میں خرابی ڈالکر آخیر جب جوڑ میں پیپ پڑ جاوے تو سوائے اوپن
جانٹ کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا اور اوپن جانٹ کا علاج سوائے شوٹ یعنی گن شاٹ کے
کوئی ہو نہیں سکتا جسکو ہندوستانی مالک بہت برا خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی گھوڑوں
کے ڈاکٹر موت کا حکم بہت جلد لگا دیتے ہیں اسلیئے ہم انکو وہ علاج کرنا چاہیئے جو بالکل
سادہ اور سراسر فائدہ بخش ہو اس علاج کے بعد مجھکو اپنے مہربان محنت سے نہ ڈرنیوالے
محسن مسٹر بلیکن سو صاحب بہادر پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور کا وہ ارشاد یاد آیا ایک دن
پریکٹس میں اپنی ادویہ کا ذکر فرماتے ہوئے مجھکو فرمایا کہ رحم الہی ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ یہ جو
سیروں اور منوں چربی موم وغیرہ خرید کر کے آنٹمنٹ وغیرہ بنائے جاتے ہیں صرف پیور واٹر یعنی
خالص پانی ہی سے زخم اچھے ہوا کرینگے مگر یہ ضرور ہی کہ محنت بہت درکار ہوگی کیونکہ پانی
کے علاج سے کامیابی جب ہو سکتی ہی کہ ہر وقت پانی زخم پر پڑتا رہے اور ڈوش کرنے والے آدمی
گھبراتے ہیں۔ میں انکو معمولی بات خیال کرتا تھا مگر جب میں نے بہت سے جانوروں پر تجربہ
کیا تو بہت بڑی کامیابی ہوئی اب وہ گھوڑی بالکل ٹھیک ہو گئی اور کوئی نشان انجن کی

بروکن نی کا نہیں ہے یہہ ہسٹری بھی دلچسپ ہے اسلئے ابلاغ حضور کی گئی۔ براہ مہربانی اپنے موقر ہونیکے تول رسالہ میں جگہ دیجاوے۔

رحم الہی ویٹیری نیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس ای لے
ویٹیری نیری ہاسپٹل ہوشیارپور

مضمون برائے اندراج رسالہ ویٹیری نیری جرنل

ہارسکنس۔ یا افریقہ ڈزیز

یہ ایک خاص قسم کا تپ نما مہلک مرض ہے۔ ایک قسم کی زہر سے جو گھاس میں شبنم کے ہمراہ پائی جاتی ہے۔ جسم میں سرایت کرجانے سے وقوع میں آکر یکدم جانور کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ چونکہ اسکا اثر جسم کے مختلف اعضاء پر ہوتا ہے۔ اسواسطے اسکو مختلف ناموں یعنی ایڈامیل پلمونری اور ہنک سے موسوم کرتے ہیں۔ عموماً یہ مرض ماہ مارچ۔ اپریل مئی اور جون میں یعنی موسم برسات میں جبکہ سبز گھاس چراگاہ میں ہوتا ہے۔ پائی جاتی ہے۔ خصوصاً اپریل اور مئی میں اسکا زیادہ زور ہوتا ہے۔ اور ایسی جگہوں میں یہاں کہیں جنگل اور سوہی پلیس یعنی ترائی والی جگہوں میں جہاں نیلا گھاس ہوتا ہو دیکھنے میں آئی ہے۔ وقت انکیوبیشن عموماً چھ ہفتہ اور خیال کیا جاتا ہے۔ مگر پلمونری قسم میں صرف چار پانچ گھنٹہ کے اندر سفوکیشن ہی میں موت وقوع میں آتی ہے۔ پہلے پہل ہم لوگ ہارسکنس کے بالکل جاہل نہیں تھے۔ اور صرف تسلی خلائی کے مسئلہ کی تقلید میں جسکے بارے میں میرے مہربان ہم سفر بابو فخرالدین ویٹیری نیری اسسٹنٹ نے ویٹیری نیری جرنل بابت جنوری ۱۹۰۹ء کے صفحہ ۲۰ پر درج کرایا ہے ثابت قدم تھے مگر جب مارچ ۱۹۱۰ء میں اس منحوس مرض نے ہمارے ٹرانسپورٹ میں قدم رنجہ فرمایا تو ہمکو مجبوری اسکی اطاعت کرنی پڑی۔ اس ناگہانی آفت سے اسقدر کثیر تعداد جانوروں کے ہلاک ہوئے کہ جسکی تفصیل درج کرنیسے زبان قاصر

ہے۔ چونکہ یہہ بیماری ایک عجوبہ قسم کی تھی۔ لہذا بحکم ٹرنسپورٹ افسر صاحب بہادر ایک تار بخدمت ڈاکٹر سٹوروی صاحب بہادر سابق ویٹرنری آفیسر یوگنڈا پر و بکثرت ٹرنسپورٹ برائے دریافت حالات مرض مذکور الصدر کے بھیجے گئے اور ہمنے بذریعہ ٹیلیفون ویٹرنری اسسٹنٹ پرچہ بکثرت سے جنکے اسماء نامی گرامی وقت بوقت درج رسالہ ہو چکے ہیں۔ اس مرض کے بارے میں گفتگو کی مگر کسی طرف سے تسلی بخش جواب ملا۔ آخرش ایک انگریزی پرچہ جسمیں معہ القاب جناب کرنیل جے۔ اے۔ نن صاحب بہادر ہمارے سابق پرنسپل صاحب نے جو آجکل لنڈن کے وار آفس میں ممتاز ہیں ہارس سکنس کا مضمون وضاحت کے ساتھ درج کرایا ہوا تھا ملاحظہ سے گذرا جس سے قابل اطمینان نتیجہ ظہور میں آئے۔ کہ واقعی ہارس سکنس اسی کا نام ہی جسکے ہزارہا جانور جنوبی افریقہ میں نذر ہو چکے ہیں اور اس ملک میں بھی اپنا خوب جوبن دکھا رہی ہے۔ پچھلے سال اس مہلک مرض سے ہمارے ٹرنسپورٹ میں ۱۱۰ راس خچریں ضایع ہوئیں۔

کرنیل نن صاحب بہادر لکھتے ہیں کہ اگر ایک دفعہ اسکے حملہ سے جانور بچ نکلے تو پھر کبھی اسپر حملہ نہیں ہوتا۔ جس سے جانور کی قیمت ۵ گنا بڑھجاتی ہی مگر اس ملک میں کئی ایک جانور جو پر سال بیمار ہو چکے تھے دوبارہ اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ مگر بہت خفیف شکل میں ؟۔

علامات۔ چونکہ اسکا اثر جسم کے مختلف اعضاء پر ہوتا ہے۔ اس واسطے مختلف علامتو نسے شروع ہوتی ہی۔ یعنی جب یہہ ایڈامینل شکل میں ظاہر ہوتی ہے تو جانور خفیف قسم کے درد شکم ظاہر کرتا ہے۔ باربار اٹھتا بیٹھتا۔ کمی اشتہا دیا دبی پیاس قبض ٹمپریچر کا یکدم بڑھکر ۱۰۵ سے ۱۰۷ تک ہو جانا۔ آنکھ ممبرینا نکٹی ٹائنز پر ٹیکیا اور آنکھوں سے خونی ڈسچارج جانور روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔ پلمونری قسم میں خاص قسم کی دبی ہوئی کھانسی۔ ناک سے دم یعنی منہ کے جھاگ کی طرح کا سفید اخراج جو رفتہ رفتہ غلیظ اور خون آمیز ہوتا جاتا ہے سینہ پر اسکل ٹیشن کرنیسے ایک قسم کی سیٹی کی آواز۔ دم لیتے میں مشکل ڈیلا سوج کر سرخ مثل گلاب آئی۔ ہیوٹونکا متورم ہونا مارٹبل منٹ متورم مثل گیند کے جو ٹھیک ہند کی تشخیص علامت ہے۔ چہرہ اور گردن کا یکدم متورم

ہو جانا ۔مرتے وقت تک گھاس کھانے میں ۔بعض اوقات شورنگ ۔

علاج ۔ در اصل کوئی مفید نہیں ہے ۔مگر انٹی سیپٹک اور ڈوس انفکٹنٹ ادویات کا استعمال کرنا چاہیئے ۔سلفیٹ آف میگنشیا پینے کے پانی میں دیکر آنتوں کو آزاد رکھنا ضروری ہے ۔آرسنک کے استعمال کرنے سے عموماً فائدہ ہوتا ہوا دیکھا گیا ہے ۔ تھک ہڈ میں وقت پر پرگیٹو کا استعمال کرنا سریع العصر پایا گیا ۔پلونری قسم میں موقعہ پر بلیڈنگ اپریشن کرنے سے عمدہ نتیجہ کی توقع کیجاتی ہے ۔ٹنکچر ڈیجٹلس ٹرپن ٹاین آئل اور کاربالک ایسڈ مع پل آئل میں ملا کر دینے سے بہت سی جانیں جانبر ہوئیں ۔

ڈیجٹلس کلوریٹ پوٹاس اور کاربالک ایسڈ کا ملا کر دینا بھی مفید پایا گیا ۔پرمنگی نٹ آف پوٹاس اور کریازوٹ بھی استعمال کیا گیا ۔کرنیل ن صاحب بہادر ٹنکچر ارنیکا اور یوکالپٹس آئل کے دینے کی سفارش کرتے ہیں ۔نتھنوں کو ٹار سلوشن سے ڈریس کرنا چاہیئے ۔جبکہ بیماری پھیلی ہوئی ہو تو جانوروں کو ۹ یا ۱۰ بجے تک چراگاہ میں نہ چھوڑنا چاہیئے تاوقتیکہ شبنم خشک ہو جاوے ہر حالت میں خشک گھاس کا دینا ضروری ہے ۔ایک یورپین صاحب بہادر آمدہ از جنوبی افریقہ جنکو جانوروں کے علاج معالجہ میں کسقدر دسترس تھی فرماتے ہیں کہ کاربونیٹ آف امونیا توبرہ میں ڈال کر تھک ہڈ قسم میں انہلیشن کرنا چاہیئے ۔

پوسٹ مارٹم اگزمی نیشن ۔ابڈامی نل کیوٹی کھولنے پر سرخ رنگ کی گدلی رطوبت سے پُر ۔معدہ میں جابجا پٹیاں نیز السر بلوبرک ارنیس میں عموماً السر ۔چھوٹی اور بڑی آنتیں عموماً کنجسٹڈ ۔سیکم میں چھوٹے چھوٹے خون کے دھبے ۔جگر کنجسٹڈ تلی کسیقدر بڑھی ہوئی اور پھیکے رنگ کی ۔گڈنیز کنجسٹڈ مثانہ گدلے زرد رنگ کے پیشاب سے پُر اور اسکی استری جھلی میں جابجا خون کا ایکونوسس ۔تھوریکس کیوٹی میں لائکوار سنگوس کا انفلٹریشن ۔اسمیں کبھی ایک لف کے ٹکڑے ۔لنگس کا بہت حصہ کنسالڈ اور اسپر چھوٹے چھوٹے مٹر کے دانے کے برابر ناڈیولس اور جابجا خون کے دھبوں سے ملفوف اگر لنگس کو چھیڑا جاوے تو اسمیں کا رقیق

خون آمیز جھاگدار رطوبت کا اخراج ٹرکیا اور لیرنگس خوم سے پُر۔ پرُی کارڈیک سیک میں سرخ زرد رنگ کی رطوبت کا اجتماع اور اسپر خون کے دھبے۔ ہائی پر ٹرافی اف دی ہارٹ۔ دونوں بطن سیاہ خون کے کلانٹ سے پُر گلہے گاہے انمیں بجائے خون کے فائبرن کلاٹ پائے جاتے ہیں۔ انکے پیپلری مسلز پر خون کے چھوٹے چھوٹے نشان۔ دماغ کنجسٹڈ۔ ریگر مارٹس۔

نوٹ - چونکہ یہ مرض جنوبی افریقہ میں عام ہوتی ہے۔ لہذا بخدمت ہمعصر ویٹیرنری اسسٹنٹان جو آجکل جنوبی افریقہ میں ہیں معروض ہوں کہ مرض مذکور کے مفصل حالات سے جو جنوبی افریقہ میں انکے مشاہدہ سے گذرے ہوں بذریعہ ویٹیرنری جرنل درج فرماکر مشکور فرماوینگے ؟۔

کمترین بدرالدین ویٹیرنری اسسٹنٹ جالندہری
حال ملازم ٹرنسپورٹ یوگنڈا ریلوے (مشرقی افریقہ)

بعالیخدمت جناب پرنسپل صاحب بہادر ویٹیرنری کالج لاہور

جناب عالی - بندہ کچھ حال مرض ہارس سکنس کا جو میرے دیکھنے میں آیا ہے۔ تحریر خدمت کرتا ہے۔ یہ تحریر کالج کی درسی کتابوں کے طریق پر عمل میں آئی ہے۔ اگر ان مضامین میں کچھ غلطی ہو تو معاف فرمانا۔ کیونکہ میں نے ہارس سکنس کے کیس اسوقت دیکھے ہیں۔ جبکہ انکی زندگی میں چند دن یا چند گھنٹہ ہی باقی رہگئے ہیں اور جانور بالکل بیمار ہو کر قابل توجہ ہو گیا ہے۔

ہارس سکنس

تعریف مرض - ہارس سکنس جنوبی افریقہ کے گھوڑوں گدھوں خچروں کی ایک مہلک لنگس ڈیزیز ہے۔ جسکا نتیجہ اکثر موت ہوتا ہے۔ اسمیں لنگس کے ٹشوز اور کیپلری برانکائی اور پلورل سیک میں سیرم اکسوڈیشن ہوجاتا ہے۔ اور اسیوجہ سے مریض دم بند ہو کر مرجاتا ہے

یہ مرض جنوبی افریقہ کے ملکوں کے سوا۔ اور کہیں ہوتا ہوا نہیں سنا گیا۔ اسکی جائے ظہور اکثر ملک کیپ کالونی۔ ناٹال۔ اورنج ٹرنسوال ہی ہیں۔ اور تعجب نہیں کہ موزنبیق۔ بچوانالینڈ وغیرہ ملکوں میں بھی ہوتا ہو۔ کیونکہ یہ ملک بھی جنوبی افریقہ ہی کے ملک ہیں۔ اور سطح سمندر سے ملحق بھی ہیں۔

اسباب مرض۔ خاصیت ملکان۔ جنوبی افریقہ سب سے بڑا قدرتی سبب ہے۔ نشیب چراگاہیں جنگلی زمین تقریباً ہمیشہ مرطوب ہی رہتی ہو۔ ایسی گھاس جانوروں کو کھلانا۔ جو خشک ہونے سے پہلے گٹھے بنائی گئی ہو۔ جنوبی افریقہ کا وہ موسم جسمیں رات کو سردی ہوتی ہے اور شبنم زیادہ پڑتا ہے اور دن نسبتاً گرم ہوتا ہے۔ چنانچہ ملک ٹرنسوال میں یہ مرض ماہ اگست سے شروع ہوتا ہے۔ اور اپریل میں ایسا رہجاتا ہے جیسا کہ شروع شروع میں اگست میں ہوتا ہے جنوری فروری مارچ کے مہینوں میں یہ مرض خوب ترقی پر رہتا ہے۔ زیادہ تر اس مرض کا بندہ نے فروری اور مارچ میں دیکھا ہے۔ اس مرض کا سب سے پہلا کیس جو میری نظر سے گذرا۔ ایک جیسنٹ دیلر گلاڈنگ ہارس تھا۔ یہ کیس ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۹ء کو مقام مڈل برگ میں واقع ہوا۔ جسکے بعد اس مرض کا سلسلہ ہوسپیٹل ہذا میں جاری ہوگیا۔ اور بعض بعض موقعوں پر اسکے کیس ظاہر ہونے لگے۔ مگر مقام مذکور پر سوائے اسکے کہ چراگاہ کو تبدیل کر دیا گیا۔ اور کوئی قابل تحریر بندوبست نہیں کیا گیا اس سے چنداں فائدہ نہیں ہوا۔

گھوڑوں کو علی الصبح جبکہ شبنم گھاس پر موجود ہو چرائی پر چھوڑ دینا بھی اسکا ایک بہت بڑا سبب معلوم ہوتا ہے۔

علامات مرض۔ جانور اچھا بھلا چنگا دکھائی دیتے دیتے یکدم بالکل سست ہو جاتا ہے شروع میں تھوڑی دیر کے لیئے ناک سے پانی کے موافق ڈسچارج ہوتا ہے۔ جو بہت جلد زردی مائل جھاگوں میں تبدیل ہو جاتا ہے مریض کو دیکھتے دیکھتے اسکی ناک سے بڑے بڑے زردی مائل جھاگ گرنے لگ جاتے ہیں۔ آنکھوں سے بھی پانی کے قطرے ٹپکتے ہوئے ہوتے ہیں۔ ناک کے

اخراج کی زیادتی کے سبب مریض کو دم کشی میں سخت تکلیف ہو جاتی ہے۔ دم زور سے لینے کی وجہ سے پسلیوں کے درمیانی نشیب و فراز بالکل ہموار نظر آنے لگتے ہیں۔ مریض سر اور گردن نیچے کی طرف مثال پلیورنجائی ٹس کے سیدھا رکھتا ہے تمام ظاہرا جھلیاں کنجسٹڈ ہوتی ہیں۔ نمونیا کی تمام علامات (سوائے حالتِ بخار کے) ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر بخار کی حالت ہارس سکنس میں نمونیا کی طرح نہیں ہوتی۔ نمونیا میں ٹمپریچر تقریبًا۔ ایک ہی درجہ پر رہتا ہے۔ اور تبدیلی اسوقت واقع ہوتی ہے جسوقت نمونیا کم و بیش ہو جاتا ہے۔ مگر ہارس سکنس کے مریض کا ٹمپریچر ایک درجہ پر نہیں رہتا۔ اسمیں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد تغیر ہوتا رہتا ہے۔ ہارس سکنس کے مریض کے ٹمپریچر کا تبدیل ہونا (نمونیا کے مریض کے ٹمپریچر کی طرح) مرض کے کم و بیش ہونے پر منحصر نہیں ہوتا۔

بعض کیسوں میں زبان متورم ہو کر نیل گوں ہو جاتی ہے۔ بعض میں کالک کی علامتیں دیکھی جاتی ہیں۔ ٹمپنی بھی اکثر ہو جاتا ہے۔ دم لینے میں خراٹے کی آواز سنائی دیا کرتی ہے۔ آخیر درجہ میں دماغی علامات بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مریض اکثر اندھا ہو جاتا ہے اور پاگلوں کے موافق اپنے سر کو زمین پر مارتا رہتا ہے۔ کبھی بیٹھ جاتا ہے۔ کبھی بیتاب ہو کر لیٹ جاتا ہے۔ اور موت کے قریب جیسا کہ ہونا چاہیے۔ بڑی ہی بے چینی اور تکلیف ظاہر کرتا ہے آخر کار دم بند ہو کر مر جاتا ہے

علاج مرض۔ جب یہ مرض المرقوم ہمین کے بڑے عظیم الشان ہوسپٹل میں پھیل گیا تو ڈاکٹروں نے مختلف دوائیں دیکر تجربہ کرنے شروع کر دیے۔ بعض نے ان مریضوں کو سٹمولنٹ کی بڑی بڑی خوراکیں دیں۔ بعض نے قوی انٹی سپٹک ادویات سے چارہ جوئی کی۔ مگر کوئی بھی مفید ثابت نہ ہو سکی اور سب تدابیر بے سود نکلیں۔ مسٹر وائٹ صاحب سول ویٹیری سرجن کی ایک بڑی عمدہ عرب گھوڑی مرض ہذا میں ماخوذ ہوئی۔ صاحب موصوف نے اسکا علاج شروع میں سٹمولنٹ ادویات کی بڑی بڑی خوراکوں سے کیا۔ جب ان سے کچھ فائدہ نہ دیکھا۔ تو صاحب بہادر نے ڈیڑھ اونس پیور کاربالک ایسڈ معہ ۵ ڈرام کلورافارم کے ڈیڑھ پائنٹ واٹر میں ملا کر گھوڑی کو پلا دیا۔ کاربالک ایسڈ کی اتنی بڑی خوراک معہ کلورافارم کے دیتے دیکھ کر میرے ہوش خطا ہو گئے اور میں خیال کرنے لگا

کہ گھوڑی کو ہارس سکنس سے پہلے کاربالک ایسڈ ہی تمام کر دیگا۔ اور کلورافارم مزید برآن۔ نسخہ مذکور دینے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کوئی ایک پائنٹ خالص کاربالک ایسڈ سے خشک گھاس کو تر کیا۔ اور ایک بڑے سے نوز بیگ میں قریب تین چوتھائی کے گرم کھولتا ہوا پانی ڈالا۔ پھر اسمیں یہ کاربالک گھاس جو پہلے تیار کر لیا گیا تھا۔ پانی مذکور کے اوپر رکھکر اسکے اوپر معمولی خشک گھاس کو رکھا مذکورہ بالا ترکیب سے نوز بیگ کو تیار کر کے گھوڑی کے منہ پر بھپارے کیلئے چڑھا دیا۔ نتیجہ سوائے ہلاکت کے اور کچھ بھی نہ نکل سکا بعد مرنے کے مذکورہ ذیل علامات پائی گئی

پوسٹ مارٹم ہارس سکنس:۔ لنگس پر ایک قسم کے زردی مائل دھبے ہوتے ہیں لنگس کے ٹشوز میں زردی مائل سیرم کا ایکسوڈیشن ہو جاتا ہے۔ پلورل سیک میں بھی علیٰ ہذا سیرم چھن جاتا ہے۔ کیپلری بران کائی میں پانی کے موافق رطوبت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ کارڈیل سیک کی فلوئیڈ رطوبت وزن میں زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب مریض کی علامات مرض میں کالک بھی شامل ہو تو بعد مرنے کے معدہ میں گیاسٹرائٹس کے نشان پائے جاتے ہیں۔ اسپلین کی صورت میں بھی تغیر پایا جاتا ہے۔ اسکا وزن اور قد کسی قدر اصل سے بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ مرض زیادہ لنگس ہی سے متعلق ہے۔ اسواسطے زیادہ تغیر تبدیل بہ نسبت اور اعضاء رئیسہ کے لنگس ہی میں ہوتا ہے۔ مگر افسوس یہ مرض ابتک تو لاعلاج ہی ثابت ہو رہا ہے اور اپنے حملوں سے بیچارے بے زبان جانوروں کی جانیں کھو رہا ہے۔ ابتک اسکا کوئی مفید علاج نہیں نکلا جسکے ذریعہ چارہ جوئی ممکن ہو۔

حفظ ماتقدم۔ حفظ ماتقدم جو ہارس سکنس کے لئے فیلڈ ویٹیری ہسپتل نمبر ۹ الزفون ٹین میں کیا گیا۔

جب مرض ہذا نے ہوسپٹل نامبردہ میں سخت شدت اختیار کی۔ اور سلوتری کی بلیڈی فول ڈائمیر کہنے والے مہربان ڈاکٹروں کی تمام طبابت ناکامی میں ختم ہو چکی تو حفظ ماتقدم کے لئے مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

جو گھاس کہ نیم خشک ہوتی تھی ۔ گھوڑون کو دینی بند کر دیگئی ۔ گھوڑے علی الصباح چرائی پر جانیکے بجائے گیارہ بجے کے قریب جبکہ گھاس شبنم سے پاک ہو کر خشک ہو جاتی ہے چرنے کے لئے چھوڑے جانے لگے ۔ چراگاہ کو تبدیل کر دیا گیا ۔ رات کو فینائل لوشن سے ڈیسنفکٹ کئے ہوئے نوز بیگ گھوڑوں کو چڑھائے جانے لگے ۔ جب فینائل لوشن بھی چنداں مفید ثابت نہوا ۔ تو بجائے اسکے سٹرانگ کریا زوٹ لوشن سے نوز بیگ ڈیسنفکٹ کئے جانے لگے جس سے مرض مذکور بہت کچھ رک گیا مگر ساتھ ہی اسکے ٹرنسوال میں سردی کا موسم بھی شروع ہو گیا ۔ یہ بندوبست تقریباً وسط اپریل سے شروع کیا گیا ۔ جسکے کچھ دن بعد ماہ مئی شروع ہو گیا جو ٹرنسوال کے ایام سرما کا پہلا مہینہ ہے ۔ اور چونکہ یہ مرض سردیوں میں معدوم ہو جاتا ہے ۔ اسواسطے تدابیر مذکورہ بالا کا ٹھیک نتیجہ نکالنا مشکل ہو گیا ۔

گلینڈرس ۔ فارسی

ہارس سکنس کے ساتھ ہی ساتھ مرض گلینڈرس اور فارسی بھی گھوڑوں میں پھیل گیا یہ تینوں مرض ایسے لاعلاج جمع ہو گئے ۔ جنہوں نے سرکار کے مال اور بیچارے بے زبان جانوروں کی جانوں کا بہت کچھ نقصان کیا ہارس سکنس تو سردیوں کے آتے ہی اپنی مدت پوری کر کے کوچ کر گیا ۔ مگر گلینڈرس اور فارسی سدا بہار درخت کی طرح تاہنوز سرسبز ہیں ۔

مرض گلینڈرس کے یوں تو بندہ نے بہت سے کیس دیکھے ہیں ۔ مگر ایک کیس کو اس حالت میں دیکھا جبکہ اسکی ناک میں بجائے السریشن کے ناڈیولز تھے ۔ بحکم ڈاکٹر صاحب بہادر یہ کیس مشتبہ لائن میں بند ہوا پایا گیا ۔ ہر روز کے دیکھتے رہنے سے معلوم ہوا کہ اسکے ناڈیولز عرصہ سات یوم میں گلینڈرس السریشن میں تبدیل ہو گئے مرض فارسی کے بارے میں دیکھا گیا ۔ کہ اس مرض کا حملہ داہنی ران پر بھی ہوتا ہے ۔ فارسی السر کبھی کبھی معمولی اینٹی سپٹک ڈریسنگ سے اچھے بھی ہو جا سکتے ہیں ۔ مگر ایک السر کے اچھا ہونے پر چار السر اسکی جگہ اور پیدا ہو جاتے

ہیں۔ انکی پیداوار نہیں رک سکتی۔ یہہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر فارسی کیس ایک مدت تک زندہ رکھا جاوے۔ تو فارسی السر پھیلتے پھیلتے نیر ہنڈ کے فلاک تک آجاوینگے۔ اور آخیر میں نتیجہ الفن ٹائیٹس ہو جاویگا۔ اگر غلطی کا شبہ نہو تو میں یہ بھی تحریر کر سکتا ہوں کہ فارسی اور گلینڈرس۔ جیساکہ روزمرہ کے مشاہدہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

انفکیشس (ہوا سے اڑکر لگنے والے) مرض نہیں ہیں۔

مرض لمفن جائنٹس کے بارے میں یہ لکھنا غیر ممکن معلوم نہیں ہوتا کہ اس مرض کا حملہ چاروں پیروں میں سے ہر ایک پر ہو سکتا ہے۔ یہہ ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ کہ یہ مرض صرف پچھلے بائیں پیر ہی پر حملہ آور ہوتا ہے۔ باقی تین پیروں میں سے کسی پر حملہ نہیں کر سکتا۔ اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ اسکا حملہ ہر پیر پر واقع ہو سکتا ہے۔

پلورو نمونیا کینٹجیس بھی ان ممالک میں کثرت سے ہوتا ہے۔ اور کیوں نہو۔ اس طرف کے گائے بیلوں کے قدرتی ڈیل ڈول کا ڈھانچہ ہی پلورو نمونیا کینٹجیس کے پیدا کر لینے کا ایک ہو زوں سبب ہے۔ یہاں کے گائے بیلوں کی پسلیاں بہت بیڈول لمبی لمبی ہوتی ہیں۔ ان میں بہت ہی کم خم ہوتا ہے۔ چھاتی تنگ۔ پسلیاں ایسی بڑھی ہوئیں کہ نسبتاً ہیٹ زمین سے زیادہ اونچا معلوم ہوتا ہے۔ مویشی کی اگلی طرف بہ نسبت پیچھے کے بھاری دکھائی دیتی ہے گردن لمبائی میں کم ہوتی ہے۔ سینگ بہت ہی لمبے لمبے ہوتے ہیں۔ دونوں سینگوں کے درمیان بالوں کا ایک غیر معمولی سا اٹھا ہوا گچھا نظر آتا ہے۔ ٹھوڑی بھی لمبی سی ہوتی ہے۔ ٹانگیں جسم کے مقابلہ میں چھوٹی ہوتی ہیں۔ دوڑنے یا میدان میں تیز مشکل سے ہوتی ہے چھاتی اور پسلیوں کی بناوٹ تو بہت ہی بیڈھنگی سی ہوتی ہے۔ جسکو دیکھتے ہی پلورو نمونیا کینٹجیس کا مضمون یاد آجاتا ہے۔ مرض مذکور کی زیادتی۔ اسی وجہ سے اس طرف زیادہ معلوم ہوتی ہے کہ انکے سینہ کی بناوٹ خراب ہے۔ غرض جب یہ مرض اس طرف پھیل گیا۔ اور یہ بھی جو انکو لاعلاج ہی ہو۔ اسواسطے حفظ ما تقدم کے لئے۔ مویشیوں میں ٹیکے کئے جانے لگے۔

مسٹر رابرٹ صاحب سول وٹیرنری سرجن نے جو ایسے ایسے تجربہ کرنے کے ایک اچھے شایق ہیں بڑی ہوشیاری کے ساتھ پلورو نیومونیا کنٹیجیس کا تندرست لیمف پیدا کر کے بیلوں کی ایک بڑی تعداد کو مرض مذکور کے تدارک کے لئے ٹیکا کیا۔ ٹیکا معمولی جگہ پر دم کے دوسرے تیسرے فقرے کے قریب۔ اس طرح سے کیا گیا کہ فیتہ کو (ٹیپ) لیمف میں تر کر کے۔ ایک نیڈل کے ذریعہ جو خاص اسی کام کے لئے مخصوص تھی مقام مذکور میں داخل کر دیا۔ اور پھر قریب پونے انچہ کے فیتہ کو دم کے اندر ہی چھوڑ کر کاٹ دیا۔ یہ فیتہ دم کے اندر ہی رہا کسی نے اسکو نکالا بھی نہیں۔ حتے کہ ٹیکے کے زخم مندمل ہو گئے نتیجہ یہ ہوا کہ کئی ایک بیل مرض مذکور میں مبتلا ہو کر مر گئے۔ باقیوں کو بھی مشتبہ خیال کرنا چاہیئے تھا۔ مگر ان پر چنداں غور نہ کی گئی۔ فقط تجربہ سے ثابت ہوا کہ اس طرف کنٹیجیس اور مہلک امراض بہ نسبت اور ممالک کے زیادہ ترقی پذیر ہوتے ہیں۔ اور ان امراض میں بیچارے بے زبان جانوروں کی بے شمار جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔ الاماں۔ ساوتھ افریقہ کیا ہے گویا بیچارے بے زبان جانوروں کے مہلک اور کنٹیجیس مرضوں کا ایک عظیم الشان گودام ہے فقط

جنابعالی۔ اگر ان مضمونوں میں غلطیاں ثابت ہوں تو براہ مہربانی معاف فرمانا کیونکہ اس جگہ سلوتریوں کا حال زار رحم کے قابل ہے۔ اگر گویم مشکل وگر نہ گویم مشکل۔ مہربان حاکموں کا بلیڈی فول۔ ڈامیر کہنا تو ایک معمولی بات ہے۔ اب نوبت دست درازی تک پہنچ گئی ہے۔ تمام دن کام میں مرنے کے لئے بھی فرصت عنقا ہے اور اسپر طرہ حاکموں کی مذکورہ بالا مہربانیاں اور بھی آگ میں تیل کا کام دیتی ہیں۔ بیچاروں کو اتنی فرصت نہیں کہ کوئی کام ہوش و حواس سے کر سکیں۔ اگر حاکم یا لائین آفیسر ایسی سختی جیسی کہ سالوتریوں پر ہو رہی ہے۔ ایک معمولی سائیس پر کرے تو وہ لائن سے بھاگ جا سکتا ہے۔ سالوتری بیچارہ اگر لائن سے بھاگتا ہے۔ تو مجرم ہوتا ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب کی سخت سست باتوں اور دست درازیوں کا جواب دیتا ہے۔ تب بھی سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ بس سوائے ایکے اور کچھ بھی بن نہیں پڑتی کہ ڈاکٹر صاحب کے ہر وقت کے بے قصور

جو رو ہمنا برداشت کرے۔ سالوتری بیچاروں کا لقب سالوتری ہی ایک مہمل لقب اسواسطے اہل لقب پہلے اہل ہوئے۔ ہملوں کے ساتھ جو سلوک کہ کیا جاوے بجا ہے۔ اور جو سختی ان پر روا رکھی جاوے زیبا ہی۔ یہ بات بندہ شکایتاً تحریر نہیں کرتا۔ کیونکہ حاکم اور محکوموں ہیں ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ لیکن اگر نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو ہمارا فرقہ اس بے عزتی کے لایق نہیں ہے۔ جو کہ فی الحال کی جا رہی ہے۔ ہم بیشک محکوم ہیں۔ لیکن ہم اپنے ہمعصر دوسرے محکوموں کو بھی دیکھ رہے ہیں کہ انکے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جاتا۔ مثلاً ہاسپٹل اسسٹنٹ کو حاکم بلا قصور ہر گھڑی سخت و سست نہیں کہہ سکتا۔ مانا کہ ہماری قدر ہاسپٹل اسسٹنٹ کے برابر نہیں ہو سکتی۔ مگر ایسا بھی نہ ہونا چاہیئے۔ کہ بلا قصور علاوہ سخت و سست کہنے کے سالوتریوں پر دست درازیاں جیسی کہ کیجا رہی ہیں کی جایا کریں۔ اس غریب فرقہ کی داد فریاد اور کون سن سکتا ہے۔ اور کس کو غرض پڑی ہے کہ اس لاوارث فرقہ کی دادخواہی کرے۔ جب بیچارے زیادہ تنگ کئے جاتے ہیں۔ کالج ہی کو لکھ دیتے ہیں۔ کالج ہی انکی داد فریاد سنے۔ دوسرا کوئی نہیں سنے گا۔

مکرر عرض ہے کہ اگر ان مضامین میں کہیں خلاف لکھا گیا ہو۔ یا کوئی اور نا قابل تحریر کلمہ سہو سے تحریر میں آگیا ہو تو براہ عنایت و مہربانی معاف فرمانا فقط

مرسلہ محمد مصطفیٰ ویٹیری نیری اسسٹنٹ
از الزفون ٹین فیلڈ ویٹیری نیری ہوسپٹل نمبر ۳ سکشن اے۔

بحضور فیض گنجور جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج دام اقبالہ

جناب عالی

مندرجہ ذیل کیس اور اخبار ارسال بحضور کرکے التماس ہی کہ درج رسالہ انڈین ویٹیری نیری جرنل فرماکر ممنون و مشکور فرماویں۔

ربیز (دیوانگی)

ایک راس اسپ نر زیر سواری احمد خان سوار نمبر ۲ جسکو کچھ عرصہ سے سٹرینگلس کے باعث ناسور (فچولا) ہوگیا ہوا تھا بمراد علاج ہسپتال میں لایا گیا۔ ناسور کو کھولکر حسب دستور علاج شروع کیا گیا۔ جوکہ قریب اچھا ہونے کے تھا اور دو چار روز تک گھوڑے کو ڈسچارج کرتا تھا کہ ایک روز ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء کو بوقت ۸ بجے صبح کے جبکہ کمترین حضور نوابصاحب بہادر دام اقبالہ کے خاصہ بیمار گھوڑوں کو دیکھ بھال کرا رہا تھا۔ تو ہسپتال میں آکر معلوم ہوا کہ اسپ مذکور کو ناک پر کتے نے کاٹا ہے۔ کتے کے ناخنوں کے زخم اسپ مذکور کی ناک پر پانچ چھہ جگہ پر علیحدہ علیحدہ نظر آتے تھے اور ایک زخم دانتوں کا بالائی لب تھا بخیال اسکے کہ دیوانہ کتا نہو۔ زخموں کو صاف کرکے نیٹریٹ آف سلور سے جلا دیا گیا۔ اور کتا مذکور کی تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ دیوانہ کتا تھا اور مارا گیا ہے۔

پس اسپ مذکور کی خوب طرح سے حفاظت کی گئی۔

اسپ مذکور خوب دانہ گھاس کھاتا رہا۔ اور پانی پیتا رہا۔ مگر دن بدن جسم کمزور ہونے لگا مورخہ ۲۱ اگست کو خلاف معمول گھوڑا کی طبیعت کسیقدر بدلگئی جوکہ اسکے کانوں کے ادھر ادھر کرنے سے جیسا کہ کسی عجیب آواز کو سننے کے لئے گھوڑے کیا کرتے ہیں سے معلوم ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد آدمی کے پاس جانے سے جوش میں آکر کاٹنے کو حملہ کرتا۔ اور اپنی ٹانگیں مارتا۔ اسوقت اسکو پانی پلایا گیا اور دانہ کہلا کر ایک احاطہ میں باندھ دیا گیا۔ تاکہ اسکے نقصان پہنچانے کا خوف نرہے اور گھاس ڈال دیا گیا۔

کمترین کو تو یقین ہوگیا کہ اسکو دیوانگی ہوگئی ہے۔ مگر بمصداق مصرع

کون سنتا ہے طوطی کی نقار خانہ میں

تمام رسالہ میں شور مچ گیا کہ گھوڑا دیوانہ نہیں ہے۔ اسکی عادات پہلے سے ایسی ہیں۔ اور

یہ گھوڑا ذرا اکھڑا ہے۔ یعنی (تلخ مزاج)۔

علامات - ۲۱ اگست سنہ ۱۹۱۰ء - پانی پیا - دانہ کھایا - گھاس کھاتا تھا مگر کم - جب اسکو ذرا سا ڈرایا یا چڑایا جاتا تو وہ خوف زدہ ہو کر ذرا پیچھے ہٹ جاتا اور پھر حملہ کرتا اور جوش میں آتا - سانس جلد جلد لیتا تھا پیاس کی شدت کے باعث اپنا منہ اور ناک پانی میں ڈبو دیتا - جسم پسینہ پسینہ اور لرزہ -

۲۲ اگست - جوش جو کہ پہلے کچھ زیادہ وقفہ سے ہوتا تھا اب جلد جلد ہونے لگا - جب جوش کم ہو جاتا تو وہ گھاس کو کھانا شروع کرتا - مگر پھر جوش شروع ہو جاتا - پیاس کی شدت -

۲۴ اگست - جوش بہت بڑھ گیا - اپنے جسم کو کاٹتا تھا - خاصکر پچھلی دائیں ٹانگ کو نہایت جوش سے کاٹتا تھا حتے کہ سم علیحدہ ہو گیا - بیٹھتا - لیٹتا - اور اٹھ کھڑا ہوتا پچھلے اطراف میں فالج ہو گیا جس سبب سے اٹھنے میں سخت تکلیف ظاہر کرتا - مگر جوش میں آکر وہ کھڑا ہو جاتا اور ہنہناتا تھا - اور پینس کو غلاف قضیب سے نکالتا اور اسکو کاٹتا تھا -

اب رسالہ میں یقین ہونے لگا کہ واقعی یہ دیوانہ ہو گیا ہے - اسکو گولی سے مارنیکی تجویز ہو رہی تھی کہ وہ تمام رات سخت جوش میں رہا - جوش جو وقفہ سے ہوتا تھا اب متواتر ہونے لگا - زنجیر جس سے وہ باندھا ہوا تھا توڑ ڈالا - اور اپنی آہنی میخ پچھلی ٹانگ اور پینس اور خصیوں کو کاٹ کاٹ کر کھا گیا -

۲۴ اگست - تمام تکلیفات سے نجات پا کر بوقت ۶ بجے صبح کے اسکا روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا -

پوسٹ مارٹم - خون سیاہ ٹار کے رنگ کا خون میں سرخی کا نام و نشان نہ تھا - دل میں سیاہ خون مثل ٹار کے جما ہوا - چربی کی بہت ہی تعداد قریب ایک پونڈ کے دل سے نکلی - لنگس کے کناروں پر کنجیسچن - سسٹم میں سے بہت سی تعداد کرموں کی نکلی - معدہ اور آنتوں کی ممبرین پر کنجیسچن - دماغ میں کنجیسچن - سپلین - کڈنی - لور معمولی حالت میں تھے -

سنا ہے کہ دو بھینس کو بھی دیوانہ کتے نے کاٹا تھا جو فوت ہو گئیں تھیں -

کنٹرن شاہ محمد خان ہوشیارپوری وٹیرنری اسسٹنٹ رسالہ اردلی نواب صاحب بہادر دام اقبالہ بہاولپور

بحضور جناب پرنسپل صاحب بہادر ویٹیرنری کالج لاہور

گر قبول افتد زہے عز و شرف

جناب عالی ۔ کمترین اکثر رپورٹ ہائے ویٹیرنری اسسٹنٹان رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل میں بے رحمی انسان یا حیوان دیکھکر متعجب ہوتا تھا لیکن اب خود تصدیق کرنا پڑا ۔

لہذا گذارش ہے کہ براہ مہربانی کیس ہذا درج رسالہ مذکورہ بالا فرمایا جاوے ۔

واقعہ ۲۵ جون سنہ ۱۹۰۱ء کو علی الصباح اجنٹ جناب منتہ بہادر چند صاحب وکیل سکنہ مگیانہ اصطبل سانڈان سرکاری تحصیل جھنگ میں جائے سکونت کمترین پر آیا کہ آپکو جناب متہ صاحب موصوف بلاتے ہیں ۔ بندہ نے دریافت کیا کہ کیا خدمت ہے اُسنے بیان کیا کہ سائیس نے گھوڑی کو مصالح دینا شروع کیا اور گھوڑا کھاتا نہیں تھا اسواسطے نوکر نے لکڑی سے کھلانا شروع کیا تو اُس کے مُنہ میں زخم ہو گیا ہے اور خون جاری ہے ۔ خیر کمترین کو احوال معلوم ہو گیا کیونکہ اس قسم کے کئی ایک کیس بندہ کے دیکھے ہوئے تھے ۔ (بعض بعض زمینداران کی کانٹے دار اور نوک دار لگام سے گھوڑیوں کے مُنہ میں زخم تالو میں ہو کر میرے پاس ہمورج جاری ہو کر آئے اور جلدی علاج سے شفایاب ہوئے ہیں ۔) اسوقت کمترین نے ایک تالو کش اور ۲ عدد داغنی اختہ کرنیکی اور ایک عدد پونڈ مال ہمراہ لیکر روانہ ہوا موقع پر جا کر دیکھا گھوڑا بیچارہ حیران کھڑا ہے ۔ مُنہ سے خون فوارہ کی طرح جاری ہے ۔ اور مالک مذکور بھی پاس کھڑے ہیں اور گھوڑے کے مُنہ پر پانی سرد ڈلواتے ہیں لکڑی کا معائنہ کیا تو وہ قریبًا ۲ بالشت طویل اور چھوٹی انگلی کی برابر موٹی اور ایک کنارہ چاقو کی طرح تیز تھا گھوڑے کا مُنہ کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اوّل مورڑھنہ کی انتڑی کٹ گئی ہے ۔ اور زخم ۱/۲ حصہ انچہ کا ہو گیا ہے ۔ اور تالو کش لگا کر جو آدمی اسجگہہ کھڑے تھے اور متہ صاحب موصوف کو دکھلایا گیا وہ دیکھکر بہت حیران ہوئے ۔ فدوی نے ۲ گٹھری گھاس جمع کرایا اور ایک عدد کمل اور ایک رسہ پچھاڑی منگا کر گھوڑے کو

گرایا اور منہ میں تالو کش لگا کر ایک مددگار کو پکڑایا اور خود پہلے زخم کو ایک کپڑے سرد پانی میں بھگو کر خون کو صاف کیا اور انترڈی کو ہاتھ سے دبا رکھا اور پہلے داغنی گرم کر کے ایکچول کاٹری (یعنی فائر) لگایا) اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا بعد ازاں سفوف پھٹکری زخم پر ڈال کر اوپر سے سرد پانی کی گدی لگا کر دبایا اس سے بھی فایدہ نہ ہوا پھر ٹنکچر آف آسٹیل ایک اونس منگا کر روئی تر کر کے لگائی اس سے قدرے فائدہ ہوا مگر جب گھوڑی نے منہ ہلایا تب پھر خون جاری ہو گیا۔ پھر برف کی تلاش کی مگر نہ ملی اسلئے کمترین نے نائٹریٹ آف پوٹاس (ایک چھٹانک) ایمونیاں کلورائیڈ (ایک چھٹانک)۔ سرد پانی (۸ چھٹانک) منگا کر دونوں کو ملا کر ایک لوٹہ میں ملا کر اور ایک گدی رائی کی تر کر کے لگائی اور روپہ سے دبا رکھا تو ۵ منٹ میں خون بند ہو گیا مگر فدوی کا تمام بدن خون سے تر ہو گیا بعد ازان گھوڑی کو چھوڑ کر سر پر پانی سرد لگایا گیا اور منہ میں چھینکا لگایا اور ۸ چھٹانک ستو ۴ ثار پانی میں گھول کر پلائے گئے اسی طرح ۴ مرتبہ دن کو شام کو سبز گھاس اور ۴ عدد انڈے اور ایک سیر دودہ پلایا گیا اور ۳ دن تک اسکی خبر گیری کی مالک نے اسوقت مبلغ صہ انعام دیا فقط

راقم نیاز کمترین عمر الدین ضلعدار سول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ
شمالی پنجاب ضلع جھنگ معروضہ ۸ جولائی ۱۹۰۶ء

بحضور فیض گنجور جناب والا شان منبع جود و کرم سلمہ اللہ تعالےٰ
جناب پرنسپل صاحب بہادر لاہور وٹیرنری کالج و ایڈیٹر رسالہ ہذا

جناب عالی۔ فدوی نہایت ادب سے ملتمس ہے کہ چند کیس جو کمترین کی زیر علاج رہکر صحتیاب ہوئے ہیں رسالہ انڈین وٹیرنری جرنل میں براہ خاوندی درج فرمائے جاویں:

کیس نمبر ۱۔ ایک راس گھوڑا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات کا جو نہایت ہی تیز رو اور خوبصورت پوہلو کا اخیر جولائی ۱۹۰۶ء کو بعارضہ اسپرین فلکسر پرفورنیز بیمار زیر علاج

فدوی کے رہا۔ اوّل تو گھوڑا اسقدر لنگڑا ہو گیا تھا کہ تھوڑا سا تو زمین پر رکھکر قدم اٹھاتا تھا۔ ابتدائے علاج میں ڈپٹی چند روز رہی ذرا بھی فرق نہ پڑا بعد ششجای ماؤف سرد ہو ہتے پر ٹنکچر آیوڈین ہفتہ عشرہ استعمال ہوتا رہا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا فدوی نے چند یوم کولڈ سلوشن بنا کر بنڈیج تر کرکے لگانا شروع کیا اور اونچی ایڑی کا نعل بھی لگا یا گیا جس سے بہت سا فرق دن بدن پڑنے لگا۔ نیز ٹنکچر آیوڈین جائے ماؤف پر کئی روز لگایا گیا۔ پھر نعل مذکور اوتار کر دس بلدہ یوم صبح وشام ایک ایک مشک سرد پانی کی دھار چھوڑی گئی اور رول شروع کر دیا حتے کہ گھوڑا بالکل صحتیاب ہو گیا ہی اور نعل ہر چہار لگا کر ڈسچارج کیا گیا ہے۔

کیس نمبر ۲۔ سانڈنی ٹرل عرب ڈسٹرکٹ بورڈ برنگ سرنگ عمر ۹ سالہ متعینہ اصطبل صدر گجرات ماہ جولائی سنہ حال کو یکایک لمی نائی ٹس سے بیمار ہو گیا چونکہ سانڈ مذکور نہایت ہی بھاری جسم تھا جسکو پانچ سیر دانہ روزانہ ملتا تھا پہلے دانہ بند کرکے صرف دو سیر چوکر روزانہ دکھا گیا اور ہر دو اگلے پاؤں جو بیمار تھے چوکر کی گرم پلٹس لگانی شروع کر دی۔ اندرالپسم سالٹ ہر روز ۶ اونس دینا شروع کیا چھ سات شروع بعد قدرے آرام معلوم ہوا علاج بدستور شروع رکھا ایکماہ بعد سالٹ مذکور بند کیا گیا مگر لنگ داہنی اگلی ٹانگ میں قدرے رہا تین چار یوم بعد پھر مرض عود کر آئے پھر سالٹ مذکور ۴ اونس روزانہ خوراک میں دینا شروع کیا کئی دن بعد اصطبل سے نکالا تو دیکھا کہ اسی داہنے اگلے پاؤں سے لنگ کرتا تھا اور پاؤں مذکور دوسرے کی نسبت زیادہ گرم بھی تھا۔ گرمی کو رفع کرنیکے واسطے سرد پولٹس لگانی شروع کر دی جب ہفتہ بعد دیکھا تو گرمی کم ہے اور لنگ بدستور ہی تو پلیسٹر مرکری کا روزی بینڈ پر لگا دیا۔ جسکا عمدہ اثر ظہور میں آیا۔ بعد گزرنے اثر پلیسٹر کے سانڈ مذکور کو نکلوا کر قدم قدم چلایا تو لنگ نہیں تھا پھر کچی سڑک پر تھوڑا تھوڑا رولی کرنیکا استعمال شروع کیا ہفتہ عشرہ بعد ہلکی ڈلکی کرائی گئی تو ٹھیک معلوم ہوا اب مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۱ء کو نعل بند سے اگلے پاؤں میں چوڑے نعل اور پچھلوں میں معمولی نعل لگا دئے اور ڈلکی کرائی گئی۔ تو بالکل ٹھیک ساونڈ معلوم ہوا اب سانڈ مذکور دیگر سانڈان

کے ساتھ پوری رول کرتا ہے اور صحتیاب ہو گیا ہے۔

کیس نمبر ۳ نمبر مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۰۱ء مسمے شمس دین ولد لکھن قوم زمیندار ویرائچ ساکن جاموں بورہ تحصیل گورت بمعہ اپنی بیوی ایک گائے برنگ پیلی دودھال معہ بچہ عمر تخمیناً چہ سالہ مظہر کے پاس ۱۴ میل مسافت طے کر کے لائے اور بیان کیا کہ ہماری گائے کو گل گھوٹو ہو گیا ہے برائے خدا کچھ علاج بتلائے کمترین نے گائے مذکور کی حالت دیکھی تو ورم یا گرمی گلے پر نہ تھی اور تھوڑی تھوڑی کھانسی کرتی تھی بوقت کھانسی جسم کو گائے سکیڑ لیتی تھی اور آنکھ سے آنسو جاری تھے کھانا بالکل بند تھا اور گردن سیدھی کر کے کھڑی ہوتی تھی اوپر نیچے گردن کرنے سے کھانسنا اور منہ سے رال گرانا شروع ہو جاتا تھا۔

بہت متفکر ہو کر پھر مالک سے پوچھا کہ رات کو کچھ گائے نے چارہ کھایا تھا۔ عورت جو گائے کے پاس ہی کھڑی دیکھ رہی تھی۔ اسنے بیان کیا کہ رات کو بنولہ مینے دئے تھے۔ خوب طرح کھائے اور تھوڑی چھوڑ کر کھانسنا شروع کر دیا بعد ازاں کچھ نہیں کھاتی اور نہ پیتی ہے۔ دودھ بھی خشک ہو گیا ہے فدوی کو گمان ہوا کہ آہنی سلائی یا سوئی شاید کھا گئی ہو۔ پھر اس عورت سے پوچھا کہ کوئی سوئی یا سلائی بنولوں میں تمنے رکھی ہو اور پھر نہ نکالی ہو سوچکر کہنے لگی کہ میری دوشیزہ لڑکی کے ہاتھ بڑی سوئی تھی معلوم نہیں کہ اسنے کہاں رکھی تھی۔ پس مجھے کامل یقین ہو گیا کہ وہی سوئی بڑی۔ گائے کھا گئی ہے اسوقت بہت سے اشخاص جمع تھے پھر فدوی نے کہا کہ اب اگر گلے میں سوئی ہے تو نکل پڑیگی ورنہ تمہاری قسمت اسوقت بالنگ آئرن میرے پاس نہ تھا میں کڑاہی آہنی کا کنڈا جو گول ہوتا ہے لوہار سے منگوایا اور گائے کو گرا کر اسکے منہ میں کنڈا مذکور دیکر ایک زمیندار کو کہا کہ اسکو ہلنے نہ دینا کمترین نے ہاتھ اندر ڈالا جب فیرنگس کے قریب انگشت شہادت پہونچی تو تھوڑا سرا سوئی کا انگلی کو ٹکرایا پھر انگوٹھے اور انگلی مذکور سے سوئی کو کھینچکر باہر نکال لایا اور گائے کو چھوڑ دیا حاضرین بہت خوش ہو کر آفرین و تحسین کرنے لگے اور عورت اس سوئی کو دیکھکر شکرانہ ادا کر کے بولی بس یہی سوئی تھی جو میرے

لڑکے کے ہاتھ میں کل تھی سنگائے مذکور اٹھ کھڑی ہوئی ادہر اپنے بچہ کو چاٹنے لگ گئی مالک کو میں نے کہا تھوڑی چربی اپنے آگے رکھو وہ مٹھی بھر چربی لاکر گلے کے آگے ڈالکر پیار گائے کو کرنے لگ گیا تو گائے نے وہ چربی دو تین لقمہ میں ختم کر دی مالک اور اسکی عورت اب پوچھنے لگی کہ اب کیا علاج اس زخم کا کریں - میں نے کہا بس اب کوئی علاج نہیں اور نہ اسکو کوئی ہرج ہے یہ کہکر ہر دو میاں بیوی گائے لیکر اپنے موضع کو روانہ ہوگئے اور ہزار ہزار دعائیں دیتے گئے - سوئی مذکور ارسال بخدمت حضور والا کرتا ہوں -

فدوی خوشی محمد ویٹیرنری اسسٹنٹ از صدر گجرات پنجاب - ۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء

بحضور عالیجناب ایچ - ٹی - پینر صاحب بہادر پرنسپل

ویٹیرنری کالج لاہور دام اقبالہٗ

جناب العالی - گذارش یہ ہے کہ حضور فیض گنجور کے قیمتی مفید عام رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل بصفحہ ۳۳۳ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء کا اشتہار ضروری پڑھکر نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ یہ بطفیل بحضور عالیجناب ایچ - ٹی - پینر صاحب بہادر پرنسپل ویٹیرنری کالج پنجاب کی کوششوں کا نتیجہ ہے جو کہ اس غریب جفاکش فرقہ پر بھی عالیجناب گورنمنٹ ہند نے ایک انصافی کی نظر فرماکر ویٹیرنری اسسٹنٹوں کی تنخواہ معہ الونس ۱۲۵ روپیہ ماہوار اور خوراک و کپڑا ملک جنوبی افریقہ میں سب کو دینا منظور فرمایا ہے خداوند کریم عالیجناب صاحب پرنسپل بہادر کالج مذکورہ بالا کو محفوظ و سلامت رکھے اور کالج ہذا کے عہدہ داران کی ترقی ہووے - سننے میں آیا ہے نہایت درجہ کی خوشی حاصل ہوئی -

اب حضور سے اشتہار ضروری کی نسبت تابعدار کی التجا ہے کہ خاکسار کا بھی ارادہ ملک افریقہ کے جانیکا ہے اور اس بارے میں صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سیول ویٹیرنری ڈیپارٹمنٹ

اضلاع مغربی شمالی و اودھ سے بھی عرض کیا ہے اسلئے حضور سے گذارش ہے کہ تابعدار کا نام رجسٹر امیدواران میں درج فرمایا جاوے اور وقت ضرورت کے تابعدار کو معرفت صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر مذکور بالا کے طلب فرماویں میں غریب پروری ہوگی زیادہ حد ادب فقط

عرضی

۳۰ اگست سنہ ۱۹۰۱ء — تابعدار شیخ علی محمد وٹیرنری اسسٹنٹ و انسپکٹر گلینڈرس ضلع بنارس جگت گنج

مرض گلینڈرس

— جناب عالی —

حسب الحکم صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر سیول وٹیرنری ڈیپارٹمنٹ اضلاع مغربی شمالی و اودھ ڈیو بابوگڑھ معرفت جناب صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر ضلع بنارس تابعدار نے کل گھوڑے ہائے شہر و چھاونی بنارس کے قریب تین سو گھوڑوں کا ملاحظہ کیا تو صرف ایک گھوڑا مہاراجہ صاحب بہادر بنارس مقیم رام نگر کا بتاریخ ۳۰ جون سنہ ۱۹۰۱ء کو مشتبہ گلینڈرس پایا تین روز تک برابر تابعدار نے اس مریض مذکور کا معاینہ کیا تو علامت ذیل پایا۔

اوّل ناک سے رطوبت جو اخراج ہوتی تھی زردی مائل قدری سبز تھا اور تین روز کے بعد خون آمیز اخراج جاری تھا اور جبڑے کے اردگرد چپکا ہوا تھا۔

دوئم ناک کے نتھنے کی جھلی پر۔ ناڈیولس ہوکر بعدہٗ السریشن ہوگیا تھا یعنی سیپٹم ناسی پر۔

سوئم حرارت بدنی لگاتار بڑھتی گئی ۱۰۶ درجہ تک پہونچگئی اور عرصہ دراز تک قایم رہی۔

چہارم لمفیٹک گلانڈز یا میکزلری۔ گلانڈز چسپیدگی سے نچلے جبڑے کی ہڈی سے سٹ گئے تھے اور متورم تھے۔ تو ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کو تابعدار نے صاحب مجسٹریٹ بہادر کو رپورٹ دیا کہ یہ مریض ٹھیک مبتلائے گلینڈرس ہے اسلئے بموجب ایکٹ کے اسکو ہلاک کردینا لازمی ہے حکم ہوا کہ ہلاک کردو تابعدار نے ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء کو گولی سے ہلاک کردیا اور چھ فٹ گہرا گڑھا کھدوا کر دفن کروا دیا اور تھان کی بھی بخوبی صفائی کروادی۔ ڈس انفیکٹ کیا۔

(شیخ علی محمد وی۔ اے۔ و انسپکٹر گلینڈرس ضلع بنارس)

چیدہ خبریں

بمراد اندراج رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل

اخبار وطن مطبوعہ ۱۶ راگست سنہ ۱۹۰۱ء میں نہایت افسوس سے پڑھا گیا کہ پچھلے دس سالوں میں دو کروڑ اسی لاکھ مویشی کے کچے چمڑے ہندوستان سے ممالک غیر کو گئے۔

پچھلے سال ہندوستان سے ایک لاکھ بارہ ہزار ٹن ہڈیاں ممالک غیر کو گئیں۔ اور جو کچھ ہندوستان میں کھپا وہ علیحدہ رہا۔ یہ قحط اور وبائی امراض کا کرشمہ ہے۔

التماس ضروری

رسالہ انڈین ویٹیرنری جرنل جو کہ تمام ویٹیرنری اسسٹنٹان کے واسطے نہایت عمدہ معیار ہے اور امید ہے کہ ہر ایک ویٹیرنری اسسٹنٹ اسکو نہایت شوق سے دیکھتا ہوگا اور اسکی خریداری کیواسطے یا تو وہ خود اپنی گرہ سے یا بوساطت اپنے افسران اعلے کے اسکی خریداری کا نہایت شایق ہوگا۔

چونکہ رسالہ میں کوئی شرایط خریداری و قیمت و محصول ڈاک وغیرہ درج نہیں ہوتی اسلیئے اسکی قیمت کے دریافت کرنے اور اپنے افسران کی خدمت میں رسالہ ہذا کی خریداری کیواسطے تعداد رقم کے منظور کرانے میں نہایت دقت ہوتی ہے۔ اسلیئے التماس ہے کہ رسالہ ہذا کی شرح قیمت وغیرہ اوّل صفحہ پر درج فرمائی جایا کرے تاکہ خرچ سالانہ رقم یا ششماہی وغیرہ سے اپنے افسران بالادست کی خدمت میں عرض کر کے منظوری رقم لیجایا کرے۔

رسالہ ہذا میں تمام ویٹیرنری کتب کی شرح قیمت وغیرہ تو درج ہوتی ہے مگر خاص رسالہ کے شرایط قیمت وغیرہ کا درج نہونا تعجب انگیز ہے۔ مورخہ ۲۹ راگست سنہ ۱۹۰۱ء۔

الراقم کمترین شاہ محمد خان ہوشیارپوری ویٹیرنری اسسٹنٹ رسالہ اردل نواب صاحب بہادر بہاولپور دام اقبالہ

ایڈیٹر۔ چندہ سالانہ رسالہ طب حیوانات ہند بشرح ذیل ہے:—

دیسی ریاستوں ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ۔ وافسران افواج ۔ و رؤسا سے بشرح سے پہلے سالانہ معہ محصول ڈاک اور ویٹیری نیری اسسٹنٹان ملازمان ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ سے جبکہ یہ تحقیق ہوا کہ چندہ رسالہ ہذا ویٹیری نیری اسسٹنٹان مذکوران کو جیب خاص سے دینا پڑتا ہے تو اُنکے لئے معہ محصول ڈاک سالانہ صرف ہے ہے ۔ یاد رہے کہ چندہ سالانہ ہر سال پیشگی وصول ہونے پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل یعنی قیمت طلب پارسل ہی رسالہ مذکور بھیجا جاسکتا ہے ۔

افریقین خبرین

بدریا در منافع بے شمار است		اگر خواہی سلامت بر کنار است	

مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو جو جہاز نامی سٹوز بمبئی پورٹ میں دوسرے جہاز کے ٹکرانیسے ٹوٹ کر سمندر میں ڈوب گیا تھا اُسمیں میرے کرم فرمائے ہمسفر ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹیری نیری اسسٹنٹ یوگنڈا ریلوی ٹرنسپورٹ اسوار تھے ۔ جو بعد حصول رخصت چہار ماہ اپنے وطن پنجاب کو جارہے تھے مگر خدا کا شکر ہی کہ اُنکو کسی قسم کا صدمہ نہیں ہوا اُنہوں نے کشتی میں کود کر اپنی عزیز جان بچائی ۔ اُنکی زبانی جہاز کے غرق ہونیکا وقت سُنکر جسم کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۔ اب شاہ صاحب نے مورخہ ۲ جون سنہ ۱۹۱۰ء کو وطن سے واپس آکر اپنے کام کا چارج لیا ہے ۔

میاں نور بخش صاحب ویٹیری نیری اسسٹنٹ یوگنڈا پروٹکٹوریٹ ٹرنسپورٹ بعد اختتام میعاد ملازمت واپس پنجاب کو چلے گئے ہیں ۔ دعا کرتا ہوں کہ سمندر کا سفر خیریت سے سرانجام ہو ۔ اُنکی بجائے سید غلام حسین جو جونیر ہوس سرجن لاہور ویٹیری نیری کالج میں تھے بمشاہرہ ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار پر ایکسال کے واسطے تشریف لائے ہیں ۔

تصحیح ۔ ویٹیری نیری جرنل ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۲۰۹ پر ڈیڑہ سو روپیہ ماہوار ۱۵۰ جو تابعدار کی تنخواہ

درج ہے سو معروض ہوں کہ ہم ویٹرنری اسسٹنٹان یوگنڈا ریلوے کو مبلغ دو صد روپیہ بتفصیل ذیل ملتا ہے: مبلغ ایکسو بیس ۱۲۰ روپیہ تنخواہ ماہوار - مبلغ ساٹھ روپیہ کمپنی الاؤنس ماہوار - اور مبلغ بیس ۲۰ روپیہ پروونزن الاؤنس ماہوار - اور راشن فری - علاوہ بریں ایکماہ تنخواہ ایکسال کی ملازمت کے بعد بطور انعام -

عرض

تابعدار بدر الدین ویٹرنری اسسٹنٹ مشرقی افریقہ

مرسلہ لالہ پربھو لعل ہیڈکلرک پنجاب ویٹرنری کالج

۱ - فوجی ویٹرنری افسران و سیول ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ - اب یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ آیندہ سے جو ویٹرنری افسر محکمہ سیول ویٹرنری میں تعینات ہوا کرینگے وہ افواج اور توپخانوں سے نہیں لئے جائینگے بلکہ لنڈن و ایڈنبرا ویٹرنری کالجوں سے پاس کرنیکے بعد فوراً محکمہ مذکور میں ملازم ہو کر آیا کرینگے - بلکہ نئے قواعد کی رو سے موجودہ فوجی ویٹرنری افسران سے بھی دریافت کیا گیا ہے کہ آیا نئے قواعد کے بموجب وہ محکمہ سیول ویٹرنری ہی میں رہنا پسند فرماتے ہیں یا اپنی فوجی ملازمت پر واپس جانا چاہتے ہیں - اب دیکھئے کون کون صاحب واپس جاویں اور کون کون محکمہ سیول ویٹرنری میں ہی رہنا پسند فرماتے ہیں -

۲ - ہمارے حضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صوبہ پنجاب آنریبل سر میکورتھ ینگ صاحب بہادر نے اپنی دریادلی سے ایک کوٹھی مبلغ نو ہزار روپیہ کو خرید کر کے کالج ہذا میں بھی شفاخانہ امراض متعدی کھولا جانا منظور فرمایا ہے - یہ ہمارے آقا و نامدار کپتان پیز صاحب بہادر کی دلی خواہش اور کوشش کا نتیجہ ہے کہ آخرکار بڑی جد و جہد کے بعد سرگرمی سے خط و کتابت کر کے اور ایسے امراض کی تعلیم کے فواید واضح طور پر سرکار کو دکھلا کر پنجاب میں یہ ضروری شفاخانہ قایم کرا ہی دیا -

۳ - اب سرکار نے ایک تیسرا ویٹرنری سرجن بھی پنجاب کے لئے منظور فرما لیا ہے جسکا دفتر

وصدر مقام شاید لاہور یا دہلی ہوگا۔ سنا ہی کہ ویٹیرنیری لفٹنٹ اکر صاحب عہدہ مذکور پر ممتاز ہونگے۔ ہم انکو دلیسی مبارکباد دیتے ہیں۔ جب صاحب ممدوح ممتحن ہوکر یہاں تشریف لائے تو ہمکو ان سے نیاز حاصل کرنیکا موقع ملا تھا۔ نہایت ہی لایق اور عمدہ فاضل افسر ہیں اور نیز زبان اردو بھی صاحب ممدوح نہایت عمدہ بولتے ہیں۔

۴ — کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب میں بھی اب محکمہ ماتحت سیول ویٹیرنیری قایم ہوگیا ہے یعنی مثل صوبہ ممالک مغربی و شمالی کے یہاں بھی ویٹیرنیری اسسٹنٹان کو حسب تعداد زمانۂ ملازمت و سفارش افسران اعلی انسپکٹر وغیرہ کی ملازمت کے لیے چنگر اضافہ تنخواہ وغیرہ کیا جاویگا۔ ویٹیرنیری اسسٹنٹون کو چاہیئے کہ ابھی سے عمدہ کارگذاری کرکے اپنے افسران بالادست کو نہایت خوش کریں۔

۵ — نہایت خوشی کی خبر ہے کہ بموجب منظوری سکرٹری آف اسٹیٹ جو کہ حاملین فوجی رینک کی بابت دیگئی ہی۔ (کہ بجاے دس سال کے ۹ سال کے بعد تو لفٹنٹ سے کپتان اور بجاے بیس سال کے ۱۸ سال کی ملازمت کے بعد کپتان سے میجر ہوا کرینگے) ہمارے آقائی نامدار جناب ویٹیرنیری کپتان ایچ۔ ٹی۔ پییز صاحب بہادر بھی اگست آیندہ سے ویٹیرنیری میجر ہو جائینگے۔ یہ تو حق ہی خداوند کریم مبارک کرے بلکہ خاص خدمات کے صلہ میں سرکار کو کچھ خاص اعزاز مثلاً D. S. O. یا C. I. E. وغیرہ عطا کرنا چاہیئے کہ صاحب ممدوح نے کس جانفشانی اور دلی کوشش سے معیار تعلیم کالج ہذا کو دن دونی رات چوگنی ترقی کرکے دکھلائی ہی یعنی دو سالہ سلسلۂ تعلیم سے اب سہ سالہ سلسلۂ تعلیم ہوگیا ہی اور سرحدی جنگ و مہم چین و جنوبی افریقہ کے لئے ویٹیرنیری اسسٹنٹ بہم پہونچانے میں کسقدر جانفشانی اور دانشمندی سے کام کیا ہے کہ باوجود ہندوستان میں اور بھی کتنے ہی ویٹیرنیری اسکول وغیرہ ہونے کے کسی مدرسہ سے محکمہ ٹرنسپورٹ کو اسقدر امداد نہیں مل سکی جتنی کہ کالج ہذا نے بوساطت آقاے نامدار موصوف ملی ہے۔

۶ ـ محکمہ سیول ویٹرنری کے سالانہ رپورٹ میں دیگر ویٹرنری مدارس کے نتایج کو کالج ہذا کے نتایج سے مقابلہ کرنے میں عالیجناب میجر بارگن صاحب بہادر ہمارے نئے انسپکٹر جنرل صاحب محکمہ سیول ویٹرنری ہند ذیل کی کیفیت درج فرماتے ہیں۔

نقشۂ نتیجۂ امتحان

نام مدرسہ	تعداد پاس	تعداد فیل	فیصدی تعداد پاس
ویٹرنری اسکول بنگال	۱۳	۰	۱۰۰ فیصدی
پنجاب ویٹرنری اسکول لاہور	۵۲	۳	۹۴٫۵۴
راجپوتانہ ویٹرنری اسکول اجمیر	۱۷	۸	۶۸٫۰۰
بمبئی ویٹرنری اسکول	۶	۴	۱۲۰٫۰۰

فقرہ نمبر ۱۲۴ - اگر بلحاظ فیصدی تعداد پاس یافتہ طلباء کے دیکھا جاوے تو بنگال پھر تمام مدرسوں میں اوّل رہا مگر جب پنجاب ویٹرنری کالج لاہور کے نتیجہ پر غور کر کے یہ دیکھتے ہیں کہ لاہور میں بنگال سے چو گنے طلباء شامل امتحان ہو کر کامیاب ہوئے تو نتیجہ پنجاب ویٹرنری کالج ہی سب سے زیادہ اطمینان بخش تصور کرنا چاہیئے۔

فقرہ نمبر ۱۲۵ - اجمیر اسکول کا نتیجہ سالگذشتہ سے کچھ بہتر رہا یعنی تعداد پاس یافتہ میں قریبًا ۲ فیصدی کا اضافہ ہو گیا۔

فقرہ نمبر ۱۲۶ - موافق سالہائے گذشتہ کے بمبئی کے ویٹرنری کالج کا نتیجہ امسال بھی سب سے اخیر نمبر پر رہا جس سے تعداد پاس یافتہ فیصدی ۶۰ نکلتی ہے یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ سالگذشتہ کے ہندسہ جات سے امسال اضافہ تو ۱۳ فیصدی کا ضرور ہے۔ مگر تعداد پاس سال تمام کے لیئے اسقدر کم تر ہے کہ سوائے افسوس کے اور کچھ اظہار نہیں کر سکتے ہیں یعنی باوجود محنت و خرچ کثیر کے سال تمام کے بعد صرف ۶ طلباء پاس ہوئے حالانکہ سالگذشتہ میں ۹ کامیاب ہوئے تھے۔

نقشہ تعداد مریضان انڈور آؤٹ ڈور

نام مدرسہ ہسپتال	انڈور مریضان		آؤٹ ڈور مریضان	
	۱۹۰۱	۱۹۰۰	۱۹۰۱	۱۹۰۰
بنگال	۱۱۶۹	۷۵۲	۹۳۴	۸۳۹
لاہور	۹۵۶	۷۳۶	۳۵۸۵	۳۱۰۳
اجمیر	۲۵۰	۲۳۶	۵۴۱	۳۶۴
بمبئی	۱۵۴۰	۱۰۸۵	۵۹۲	۸۳۹

فقرہ نمبر ۱۲۸ - میں انسپکٹر جنرل صاحب بہادر تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کل آؤٹ اور ان ڈور کی میزان اکٹھی کیجاوے، تو منجملہ بالا مذکورہ ہسپتالوں کے سب میں پنجاب ویٹیری نیری کالج اوّل ہے جہاں ۴۵۴۱ مریضان کا علاج کیا گیا اور یہ ترقی نہایت اطمینان بخش ہے۔

مرسلہ

پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب ویٹیری نیری کالج

ہمارے پاس ممالک غیر سے اور نیز ہندوستان کے تمام حصص سے برائے ملازمت محکمہ کمسریٹ ٹرانسپورٹ اسقدر درخواستیں آئی ہیں کہ کوئی آدمی بیکار نہوتے سے سب کو افسوس کے ساتھ جواب دینا پڑا۔ مگر تاہم ہمارے اشتہار پر چند ویٹیری نیری اسسٹنٹوں نے ملازمت جنوبی افریقہ منظور کی اور ذیل کے ویٹیری نیری اسسٹنٹان معرفت دفتر ہذا محکمہ مذکور میں ملازم ہو گئے

۱ - ہمیر سنگھ — محکمہ کمسریٹ بریلی

۲ نواب علی خان
۳ رحمت اللہ خان
۴ محمود خان
۵ یعقوب خان

} ملازمت جنوبی افریقہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء

۶	تقی حسین	محکمہ کمسریٹ انبالا
۷	رگھو ناتھ سنگھ	ملازمت جنوبی افریقہ بروز اگست سنہ ۱۹۰۱ء
۸	عبدالواحد	
۹	فضل الہی	
۱۰	فقیر عبدالرحمن	
۱۱	تھاماس جونیر ہاؤس سرجن	۲۰ ستمبر ملازمت سروس گرانٹی ٹکیل مقام لائل پور
۱۲	قمرالدین بٹ	بمشاہرہ ۵ روپیہ ماہوار مع بھتہ مقرر ہوئے۔

نوٹ۔ اب کے سال بوجہ نہ ہونے کسی امیدوار کے کالج ہذا کی دونوں جگہ جونیر ہاؤس سرجن کی بمشاہرہ ۱۶ روپیہ ماہوار خالی پڑی ہیں۔

مرسلہ پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب ویٹیری نری کالج لاہور

اشتہار ضروری

جملہ ویٹیری نری اسسٹنٹان پاس کردہ پنجاب ویٹیری نری کالج لاہور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن اصحاب کا افریقہ جانیکا ارادہ ہو وہ اپنی درخواست بخدمت جناب پرنسپل صاحب بہادر پنجاب ویٹیری نری کالج لاہور روانہ کریں تاکہ انکا نام درج رجسٹر امیدواران کیا جاکر موقع سے مطلع کیا جاوے تنخواہ تا روانگی یعنی جبتک کہ جہاز میں سوار ہوں بمشاہرہ ۴۰ روپیہ ماہوار مع بھتہ ہے جہاز میں سوار ہو کر تاریخ روانگی سے ۶۰ روپیہ اگر افریقہ پہنچنے پر کل بھتہ ۹۰ روپیہ بمشاہرہ ملتا ہے۔ راشن دھوونگ وغیرہ فری ہوگا۔ اور سفر خرچ بھی ذمہ سرکار ہوگا۔

مشتہر پربھو لعل ہیڈ کلرک پنجاب ویٹیری نری کالج لاہور

از پیشگاہ پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیری نیری کالج

بموجب چٹھی نمبری ۱۱۵ مورخہ ۱۷ فروری ۱۸۹۰ء منجانب ریونیو سکرٹری پنجاب گورنمنٹ لاہور۔ بنام ڈائرکٹر آف لینڈ ریکارڈس وایگری کلچر پنجاب۔ تمکو مطلع کیا جاتا ہے کہ چونکہ دفتر کالج ہذا میں ایک رجسٹر کھولا جارہا ہے جس میں تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹوں کے نام جو بعد پاس کرنے کالج ہذا کے تمام اضلاع پنجاب و دیگر ممالک و سیول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ و محکہ جات کمسریٹ وغیرہ کی مختلف جگہوں میں ملازم ہیں درج رہینگے۔ اس غرض سے کہ پرنسپل لاہور ویٹیری نیری کالج کو تمام ویٹیری نیری اسسٹنٹوں کے پتہ اُن کی ملازمت۔ تبدیلی معزولی و تنزلی وغیرہ بمعہ وجوہات و اسباب کے کما حقہ طور پر معلوم ہوتے رہیں۔ لہٰذا بذریعہ سرکلر ہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہو کہ تم اس بات کو اپنا فرض سمجھکر ہر موقعہ معزولی یا تبدیلی وغیرہ پر کل حالات کی اطلاع دفتر ہذا میں ہر سال یکم جولائی سے پیشتر بھیجدیا کرو تاکہ تمہارا نام رجسٹر میں موجود رہے ورنہ بصورت سال بھر تک کوئی خبر نہ آنے کے نام رجسٹر سے خارج کیا جائیگا اور ایسی صورت میں پرنسپل صاحب بہادر ہرگز ہرگز ایسے آدمی کی سفارش دوسری ملازمت کے واسطے نہیں فرماوینگے۔

نوٹ۔ جو اصحاب اپنا نام شکستہ حروف میں لکھیں گے یا جو ایسا بدخط ہو کہ پڑھا نہ جائیگا انکا نام بھی درج رجسٹر نہو سکیگا۔ لہٰذا تاکیداً مطلع کیا جاتا ہے کہ نام دستخط یا بھیجنے والے کا پورا پتہ صاف صاف جلی حروف میں ہونا چاہیئے تاکہ اندراج نام میں دقت نہو۔

مژدہ مژدہ مژدہ

اشتہار

علم و عمل فن طب اسپاں با تصاویر مصنفہ ویٹیرنری کپتان ایچ۔ٹی۔ پییز صاحب بہادر پرنسپل پنجاب ویٹیرنری کالج و ایڈیٹر رسالہ ہذا اب چھپکر تیار ہے جسکی قیمت باوجود ایک بڑی ضخیم کتاب ہونے کے بھی (قریباً ۵۰۰ صفحہ) فائدہ عام کے لئے صرف پانچ روپیہ معہ محصولڈاک ویٹیرنری اسسٹنٹوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ ابکی دفعہ کتاب مذکور میں بہت کچھ ترمیم و ایزادی کے علاوہ فہرست مضامین و دیباچہ وغیرہ بھی بہت مشرح دیا گیا ہے۔

نوٹ۔ علم و عمل فن جراحی اسپاں با تصاویر زیر طبع ہے۔ عنقریب چھپکر تیار ہو جاویگی۔ قیمت اسکی بھی باوجود اسی قدر ضخیم ہونے کے ویٹیرنری اسسٹنٹوں کے لئے قریباً اسی قدر ہوگی۔

المشتہر

پربھو لعل ہیڈ کلرک معہ مترجم کتب ہائے مصنفہ ویٹیرنری کپتان پییز صاحب بہادر لاہور ویٹیرنری کالج

بیہ کتاب بدون دستخط یا مُہر بند مال مسروقہ سمجھی جائیگی

مفصلہ ذیل کتابین کالج سے درخواست آنے پر ملسکتی ہیں :-

۱- اردو ترجمہ وی ٹی ری نی ری میٹریا میڈیکا فٹلی ڈن صاحب طلبا سے للعہ فی جلد
دیگروں سے صہ " "

۲- ترجمہ وی ٹی ری نی ری سرجری ولیم صاحب لنڈن طلبا سے للعہ دیگروں سے ہے " "

۳- " " میڈیسن " " " " " " "

۴- کیمسٹری . . . . . . ۲ پیسے "

۵ عملی نعلبندی . . . . . عمار "

۶- وی ٹی ری نی ری ڈائیگرام بابت عمر وعیب نعلبندی و بیرونی اناٹمی فی نقشہ
معہ روغن و کپڑا عمار "

۷- بلا روغن عمہ "

۸- مختصر قرابادین حیوانات فی جلد عمار

خریدار جو بیس روپیہ کی کتابیں یکدم لیگا۔ اسکو دس روپیہ فیصدی کمیشن دیا جاویگا

محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

درخواست اس پتہ آنی چاہئے :-

وی ٹی ری نی ری کالج لاہور

سید امیر شاہ خان بہادر اسسٹنٹ سرجن

اشتہار

مفصلہ ذیل کتابیں نقد قیمت بھیجنے یا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل

مصنفوں سے طلب کرنے پر بھیجی جا سکتی ہیں

محصول بذمہ خریدار

(۱)	ویٹیرنری اناٹمی یعنی کتاب تشریح حیوانات خانگی مصنفہ خانصاحب سید مہتاب شاہ گیلانی پروفیسر پنجاب ویٹیرنری کالج طبع ثانی جس میں ۲۶۲ عمدہ عمدہ تصویریں اور ہزار صفحہ ہے قیمت فقط نو روپیہ ہے۔	لله
(۲)	میزان عمر مصنفہ سید مہتاب شاہ گیلانی جسمیں خانگی جانوروں کی عمریں پہچاننے کے طریق بتلائے گئے ہیں اور مختلف عمر کے جانوروں کے جبڑوں کی تصویریں دیگئی ہیں۔ قیمت فقط ایکروپیہ ہے۔	عسم
(۳)	فزی آلوجی یعنی افعال الاعضا حیوانات مصنفہ سید مہتاب شاہ گیلانی جسمیں خانگی جانوروں کے اعضاء بدنی کے افعال نہایت سہل اور زود فہم ڈھنگ سے بیان کئے گئے ہیں قیمت فقط چار روپیہ ہے۔	للعه

المشتہر

خانصاحب۔ سید مہتاب شاہ گیلانی پروفیسر علم الابدان وافعال الاعضاء پنجاب ویٹیرنری کالج لاہور

اشتہار

کتب ذیل مصنفہ سید سردار شاہ گیلانی ہوس سرجن و پروفیسر پنجاب ویٹیری نیری کالج لاہور

درخواست کرنے پر بذریعہ ویلیو پے ایبل پیکٹ روانہ کی جاسکتی ہیں

درخواست خریداری بنام مشتہر و مصنف ہونی چاہیئے۔

۱	طب مویشی طبع ثانی۔ جو بہت بڑھائی گئی ہے۔ اور اُسکے آخر میں ایک نہایت عمدہ فرہنگ امراض بھی دیگئی ہے اور با اینہمہ قیمت وہی رکھی گئی ہے۔	للعہ/
۲	دستور العلاج اسپاں طبع ثانی۔ یہ کتاب بھی بہت بڑھائی گئی ہے لیکن قیمت وہی رکھی گئی ہے	عہ/
۳	دستور العمل تازیداری و نسل کشی اسپاں طبع ثالث۔ یہ بے نظیر کتاب ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے ہاتھ میں ہونی چاہیئے۔	عہ/
۴	عمل جراحی اسپاں۔	۸/
۵	طب سگاں۔ کتوں کے شایقینوں کے لئے ایک بے بہا ہدیہ ہے۔	عہ/
۶	طب شتر نل۔ نہایت عمدہ کتاب ہے اسکی خوبی و کارآمدگی دیکھنے پر منحصر ہے۔	۸/
۷	فن قابلہ حیوانات جسمیں گھوڑے۔ گائے بھینس۔ بھیڑ بکری۔ کتیا غرضیکہ کل مادہ جانوران کے امراض وغیرہ وضاحت سے بیان کئے گئے ہیں۔ اور علاوہ مضمون فن قابلہ کے چھوٹے بچوں کے امراض و علاج کا بھی مفصل بیان ہے۔ بڑی مفید اور ضخیم کتاب ہے۔	للعہ ۸/
۸	طب مویشی زمیندار حق۔	[illegible]
۹	رسالہ انسپکشن آف ملک اینڈ میٹ۔ جسمیں دودھ اور گوشت کے معائنہ کرنے اور اُنکے اچھے یا بُرے ہونیکی نسبت فتویٰ دینے کا طریق وضاحت سے بیان کیا گیا ہے	عہ/

المشتہر سید سردار شاہ گیلانی

IMPERIAL ... LIB